UNIVERSAL LIBRARY
OU_224148
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ف - ر/۸۲۳ Accession No. ۱۸۲۱۹ 18219

Author رینالڈس

Title فسانہ لندن مترجمہ ظفر علیخان جلد اول

This book should be returned on or before the date last marked below.

فسانۂ لندن

یعنے

انگلستان کے جادو نگار قصہ نویس مسٹر رینالڈز کی مشہور کتاب

مسٹریز آف لنڈن

کا

Checked 1976

سلیس اور فصیح اردو ترجمہ

جو

رسالہ افسانہ کے پہلے بارہ نمبروں سے بصورت کتاب مرتب کیا گیا

مترجمہ

جناب مولوی ظفر علیخان صاحب بی۔اے (علیگڈھ) مترجم سیر ظلمات

جنگل مین منگل۔ خیابان فارس وغیرہ وغیرہ وایڈیٹر افسانہ ودکن ریویو

جلد اوّل

مطبع شمسی حیدرآباد دکن میں محمد ابراہیم خان اکبرآبادی کے اہتمام سے چھپا

مخزن

لاہور سے ہر انگریزی مہینے مین ایک بار شایع ہوتا ہے ملک کے مستند اور مشہور نامہ نگارون کے علاوہ ایک معقول تعداد نئے اور ہونہار اہل قلم کی اسکی اعانت مین مصروف ہے یونیورسٹیون کی ڈگریان پائے ہوئے اصحاب جنکو آجتک ملکی علم ادب سے غافل سمجھا جاتا تھا شوق سے اسکے بنانے مین شریک ہو رہے ہین اور کوئی رسالہ ایسا نہین ہوتا جسمین کم از کم دو چار مضمون ڈگری یافتہ اصحاب کی طرف سے نہ ہون۔ مضامین عام دلچسپی کے ہوتے ہین۔ اور کوشش کیجاتی ہے کہ ہر قسم کے مذاق کے لیئے کچھ نہ کچھ ہر پرچہ مین موجود ہو۔ رسالہ کا حجم ۲۰×۲۲ کی تقطیع (مع سرورق) چونسٹھ صفحہ کا ہے قیمت عمدہ دبیز کاغذ پر بلا محصول ۳ہے اور دوم درجہ کے کاغذ پر (۲ عہ) ہے۔

اس حجم کا کوئی اور اردو رسالہ ایسی لکھائی اور چھپائی کے ساتھ ان قیمتون پر نہین دیا جاتا محصول ڈاک ہر دو صورت مین چھ آنا سالانہ ہے درخواست خریداری کے ساتھ پیشگی قیمت یا ویلیو پے ایبل کی اجازت آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہین۔ نمونہ کے پرچہ کے لیئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئین۔

شیخ عبد القادر بی اے مالک و ایڈیٹر لاہور

زمیندار

ہندوستان مین اپنی قسم کا پہلا اخبار ہے جو زمینداروں کے اغراض و مقاصد کی حمایت اور انکے حقوق کے تحفظ اور علم زراعت کی اشاعت کی غرض سے مہینے مین چار مرتبہ لاہور سے شایع ہوتا ہے اسکے مضامین خود ہمارے مقاصد اور مساعی کی وکالت کر رہے ہین۔ ملک کے معزز اہل قلم ہندو مسلمان اسکے معاون ہین۔ اگرچہ اس اخبار کو نکلے ہوئے صرف پانچ مہینے ہوئے ہین۔ لیکن اس تھوڑے سے ہی عرصہ مین اس نے پبلک مین اس قدر قبولیت حاصل کی ہے کہ ملک کا کوئی حصّہ نہین جس مین اسکے خریدار نہون۔ کم استطاعت معاونین سے اخبار کی قیمت صرف ۳ہے اور ذی استطاعت اصحاب سے ۵ روپیہ سالانہ رکھی گئی ہے۔ شرح طبع اشتہارات کے متعلق ہم سے خط و کتابت کیجائے۔

المشتہر

سراج الدین احمد مالک و ایڈیٹر زمیندار

لاہور

بسا اوقات نشیات خریدنے کے لئے اپنے اور اپنے بچون کے کپڑے گرو رکہتی ہین۔

(۴) جیل خانہ جہان سوسائٹی کی خرابیون کے کشتے اپنے اون جرائم کا کفارہ دیتے ہین جن کے ارتکاب پر گرسنگی اور مایوسی نے اون کو مجبور کیا۔

(۵) محتاج خانہ جہان مفلس و قلاش۔ عمر رسیدہ اور بے یار و مددگار اشخاص اپنے دردسے سٹپٹتے ہوئے سرون کو فرش خاک پر رکہنے اور کڑہ کڑہ کر مرجانیکے لیئے جاتی ہین

اسی شہر کے ایک حصے مین بہت سے محل واقع ہین جہان سے راتون کو نغمے کی خوش آیند صدائین آتی ہین۔ جن کے کمرون مین بیش قیمت قالینون کے فرش پڑا رہتا ہے۔ جن کے نعمت خانے طلائی و نقرئی ظروف سے معمور ہین۔ جن کے گودامون مین معتدل اور گرم ممالک کا آب جان پرور بھرا ہوا ہے۔ جن کے مکین مخملی شامیانون کے نیچے استراحت کرتے ہین اور سہر کہانے کے وقت پر ربع مسکون کی نعمتین نوشجان فرماتے ہین اور جن کی ہر خواہش زبان پر آتے ہی پوری ہوجاتی ہے

یہہ تناقض اور اختلافات اس درجہ وحشت انگیز ہین کہ چشم انصاف اون کے نظارہ کی تاب نہین لاسکتی۔

اس شہر کی پیشانی پر ہمیشہ ایک بدلی چہائی رہتی ہے جس کو صبح صادق کی مروحہ جنبانی ایک ساعت کے لیئے بہی کسی دن منتشر نہین کرسکتی اور وہ اس لئے کہ کہین آسمان پر اوس کی رسوائی نہ ظاہر ہوجائے۔ اس غدار شہر مین جس کے ہزارہا مینار حد نگاہ تک سر بہ فلک کشیدہ چلے گئے ہین اور اوس کی بے پایان وسعت و عظمت کی شہادت دے رہے ہین۔ امیر کی بیٹی ناز و نعم مین پرورش پاتی ہے اور عیش و طرب کے ساتہہ مہد سے لحد مین جا آرام کرتی ہے درحالیکہ مفلس کی بیٹی پیدا ہوتے ہی آنکہہ کہول کر افلاس کی ڈراونی صورت دیکہتی ہے اور آخر کار اپنی عصمت ایک قرص نان پر بیچ دیتی ہے۔

غربا کے افلاس اور بیکسی کی یہہ حالت ہے کہ عورتین اپنے ننہے دودہ پیتے بچون کو شدت یاس مین اپنی خشک چہاتیون سے چپٹاتی ہین - کم عمر نازک اندام لڑکیان طلوع آفتاب سے آدہی رات کے بہی بہت بعد تک اپنی طاقت کو مشقت مین زائل کرتی ہین اور پہر پو پہٹتے ہی کام مین مصروف ہوجاتی ہین اور اوس وقت تک محنت کرتی رہتی ہین جب تک کہ شمع کی دہندلی روشنی کوٹھری کی برہنہ دیوارون پر نہین پڑنے لگتی - فرش زمین تک بہی اوس بار غم کی گرانی سے دب کر نالہ کرتا ہے جس کا اوٹہانا اس شہر سراپا تناقض کے نشیب و فراز مین غربا کی قسمت مین لکہا ہے

اس عظیم الشان شہر کی اخلاقی لغت مین صرف دو الفاظ مشہور ہین کیونکہ کل نیکیان ایک مین مجتمع ہین اور کل برائیان دوسرے مین اور وہ الفاظ یہہ ہین -

دولت | عسرت

اس شہر مین جرم کی کثرت ہے - دار المجذوبین - دار القامہ - جیلخانہ اور تنگ و تاریک کوچے انواع و اقسام کی بے عنوانیون سے اوسی طرح بھرے پڑے ہین جسطرح محل - کوٹھیان - کلب گھر - پارلیمنٹ اور پادریون کے مکانات اپنے مختلف درجے اور مختلف رنگ کی سیہ کاریون سے آلودہ ہین - لیکن ہم جرم اور سیہ کاری کو اون کے اصلی نامون سے کیون یاد کرین - جبکہ اس شہر مین جس کا ہم ذکر کر رہے ہین وہ دولت اور عسرت جیسے معنی خیز الفاظ مین ضم ہوگئے ہین - جرائم کی سنگینی کے دہبہ کا مدار اون اشخاص پر ہے جو اون کا ارتکاب کرتے ہین - اور یہی وجہہ ہے کہ دولتمند اشخاص کل اخلاقی بے عنوانیان بے باکی سے کر سکتے ہین حالانکہ غربا اپنے متمول پیشرون کے نقش قدم پر چلنے کی وجہہ سے قیدخانون مین ڈالے اور زنجیرون مین جکڑے جاتے ہین

اس عجیب تناقض سے بھرے ہوے شہر سے دو سڑکین نکلتی ہین جو دو مختلف مقامات کو جاتی ہین - ایک چکر کاٹتی ہوئی جرم - فریب - بدکاری - اور عیاشی کے تمام نجس

مقامات مین ہو کر گذرتی ہے اور دوسری اگرچہ اونچی نیچی چٹانون اور تکلیف دہ ٹیلون پر سے پیچ کہاتی ہوئی جاتی ہے لیکن اوس کے کنارے پر جا بجا نیکی اور پاکبازی کی فرودگاہین بنی ہوئی ہین۔

ان سڑکون پر دو نوجوان سفر کر رہے ہین جو ایک ہی مقام سے روانہ ہوے ہین۔ لیکن ایک پہلی سڑک پر اور دوسرا دوسری سڑک پر چلا جا رہا ہے۔ دونون اسی بلا کے تناقض والے شہر سے آئے ہین اور متخالف سمتون مین تقدیر کے پہیئے کی لیکھہ پر چلے جا رہے ہین۔

وہ بلا کے تناقض والا شہر کہان ہے ؟

یہہ نوجوان کون ہین جو ان متخالف سمتون مین چلے جا رہے ہین ؟

اور وہ منزل تقدیر کس جگہہ واقع ہے جس پر یہہ سڑکین اونہین پہونچائین گی ؟

پہلا باب

فسردہ بگرفتہ لندن را بہ طرف شہر و بام و در + نم ابر و دم باد و آفت برق و غو تندر

ہمارا قصہ ابتدائے جولائی ۱۸۳۱ء سے شروع ہوتا ہے۔

رات تاریک اور طوفان خیز تھی۔ آفتاب میلے نافرمانی رنگ کے بادلوں مین جو تھوڑی دیر کے لئے اپنے سنہرے ذرّون کا رقص دکھا کر سیاہ اور ڈراونے ہو گئے تھے غروب ہو چکا تھا۔ آسمان کے لاجوردی حصے جو غروب آفتاب کے قبل کہین کہین نظر آتے تھے اب اون سیاہ گھنگھور بادلون سے ڈھک گئے تھے۔ جنہین طوفان اپنی کمینگاہ بنایا کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا جنگ عناصری شروع ہونے سے پہلے وہ اپنی ہیولانی صفین آراستہ کر رہے ہین۔

اسی طرح روے زمین پر بھی رسالے اور پلٹن کے دستے صف آرا ہوتے ہین تاکہ اون کے متفقہ حملے کی قوت کا اثر زیادہ خوفناک اور زیادہ ناقابل مدافعت ہو جائے۔

ان سیاہ اور مہیب بادلون کا شامیانہ لندن پر تنا ہوا تھا اور اس عظیم الشان پایۂ تخت کے گلی کوچون مین بلا کا حبس تھا اور ہوا کا ایک جھونکا بھی کسی طرف سے نہ آتا تھا ہر چیز سے طوفان کی علامتین نمودار تھین۔ امرا کے محلون اور غربا کے جھونپڑون کی کھڑکیاں کھلی ہوئی تھین جن مین زن و مرد یہ سمان دیکھنے کے لئے جمع تھے اور سہمے ہوئے بچے اون کے پیچھے کھڑے تھے۔

حبس کی شدت بتدریج بڑھتی گئی اور آخر کار مینہہ کے بڑے بڑے قطرے فرش زمین پر دو دو تین تین انچ کے فاصلے سے گرے اور بجلی کی لپک اون آتشین اژدہون کی خمدار زبان کی طرح جن کا ذکر ہم مشرق کے سحر و طلسمات کے

قصوں میں پڑھا کرتے ہیں کالے بادلوں میں سے دفعتہً نمودار ہوئی۔ اس کی تھوڑی ہی دیر بعد رعد کی گرج نے صحرا ایسا سے فلک پر گونج کر اور کبھی کم ہو کر اور کبھی اوس رتھ کے آہنین پہیوں کے شور کی طرح جو کسی ناہموار سڑک پر سے گذرتا ہو بلند ہو کر اپنی خوفناک کڑک سے کانوں کو سُن کر دیا اور کیا معصوم اور کیا خاطی سب کے دلوں کو ہلا دیا۔ اور پھر جس طرح دور جا کر رتھ کی گڑگڑاہٹ موقوف ہو جاتی ہے اسی طرح یہہ بھی بند ہو گئی۔ اس کے بعد یکبارگی ہر چیز پر سناٹا چھا گیا کچھ دیر ٹھیر کر بجلی نے پھر گنبد گردون کو منور کیا اور پھر رعد کی بے سُر صداؤں نے جن میں سے ایک صدا بہت سی آہنین سلاخوں کو ایک ساتھ ملا کر کھنکھنانے کی آواز سے مشابہ تھی بایۂ تخت کی ہر صدائے بازگشت کو شمال سے جنوب اور مشرق سے غرب تک جگا دیا۔

اس مرتبہ اس ہیبت ناک سکوت کو بارش کے طوفان نے توڑا اور گلیوں میں پانی کا سیلاب بپا کر دیا۔ ہوا کا نام تک نہ تھا۔ مینہ بخط راست موسلا دھار برس رہا تھا جس سے طراوت اور تازگی ایک نئی کیفیت پیدا ہو گئی جو پہلے کی دم گھوٹنے والی گرمی کے مقابلے میں نہایت خوشگوار اور سرور انگیز تھی۔ یہہ کیفیت ویسی ہی تھی جیسی کہ جلتے ہوئے ریگستان میں ایک سرسبز اور شاداب خطے میں چشمے کے کنارے پہونچ کر کسی مسافر کو محسوس ہوتی ہے۔

لیکن بجلی بدستور کوندتی رہی اور بادل گرجتا رہا۔ طوفان کی پہلی شورش کے وقت ہزارہا مرد عورتیں اور بچے ادہر ادہر ہر سمت میں دوڑتے پھرتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وبا کے خوف سے بھاگے جا رہے ہیں۔ ان میں ایک شخص ایسا تھا جس کی ظاہری ہیئت پر نظر ڈالتے ہی ممکن نہ تھا کہ دیکھنے والا بلا اختیار اوس کا معترف اور گرویدہ نہو جائے۔ اوس کا جوانی کا عالم تھا اور بظاہر سولہ سال سے زیادہ عمر نہ تھی۔ اگرچہ اوس کا قد اس سن و سال کے لڑکوں سے زیادہ لمبا تھا

لیکن اوس کی کم سنی کی دلیل اوس کے چہرے کا زنانہ اور نوخیز حسن تہا جو صباحت اور نزاکت مین ایک کم عمر لڑکی کے چہرے کی طرح تہا۔ اوس کے لمبے۔ گھنے خوبصورت سُنہرے بال جن مین کہین کہین پیچ وخم کی وجہہ سے سیاہی مائل رنگت پیدا ہوگئی تہی اوس کے بٹن دار چست نیلے فراک کوٹ کے کالر اور شانون پر لہرا رہے تہے اور اون کے افراط اور رنداپن کو کسی قدر اوس کی ٹوپی کے چوڑے کنارے چہپائے ہوئے تہے۔ ٹوپی بالکل سر کے پیچہے کی جانب رکہی ہوئی تہی جس سے اوس کی بلند پر ذکاوت اور چمکتی ہوئی پیشانی جس پر تکلف سے مانگ نکلی ہوئی تہی نظر آتی تہی۔ اوس کا فراک کوٹ جو اکہرے بیش کا تہا اور جس مین گلے تک بٹن لگے ہوئے تہے اوس کے نازک جسم کے تناسب کو نہایت خوبی سے ظاہر کرتا تہا۔ اوس کے شانے کشادہ اور ایسے گول اور سڈول تہے جو جنس اُناث مین علامت حُسن سمجہے جاتے ہین۔ اوس کے چمکدار چہوٹے سے بوٹ کی ایڑیون مین ہمیز لگے تہے اور اوس کے ہاتہہ مین ایک سبک سواری کا چابک تہا۔ مگر وہ پا پیادہ اور تن تنہا تہا اور جب بجلی کی چمک نے اوس کی بہوری دلفریب آنکہون کو خیرہ کیا تو وہ جلد جلد بازار اسمتہہ فیلڈ کے نجس اور غلیظ چوک مین سے گذر رہا تہا۔ شاعرانہ تخیل اس نوجوان کو ایک ایسے خوشنما پہول سے تشبیہ دیتا جو گہورے پر اُگا ہوا ہو۔

اس نوجوان نے چارون طرف خوفزدہ نگاہ ڈالی اور اوس کے رخسارے تمتما اوٹہے۔ ایسا معلوم ہوتا تہا کہ وہ رستہ بہول گیا ہے اور نہین جانتا کہ آنے والے طوفان سے بچنے کے لئے کہان جا کر پناہ لے۔ بادل اوس کے سر پر گرجا اور ایک لمحہ کے لئے اوس کے جسم پر لرزہ طاری ہوگیا۔ اوس نے ایک آدمی سے رستہ دریافت کیا لیکن جو جواب اوسے ملا وہ گستاخانہ اور فحش تہا۔ اوس کو پہر کسی سے رستہ پوچہنے کی جرأت نہوئی اور طوفان کی آمد آمد کو تمکنت آمیز حقارت

سے دیکھتا ہوا اطمینان کے ساتھہ تن تبقدیر آگے روانہ ہوا۔ اوس نے اپنی رفتار
بھی آہستہ کر دی اور حقارت خیز تبسم نے اوس کے لبون کو کچھہ دیر کے لئے
جنبش دی جس سے یکبارگی ایسا معلوم ہوا کہ گویا دو گلاب کی پتیون مین موتیون
کے دانے رکھے ہوئے ہین۔ اوس کا سینہ جو خوب اوبھرا ہوا تھا دب جاتا
اور اوٹھہ اوٹھہ آتا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کبیدگی پریشانی اور تنفر کی مختلف
کیفیات کو جو اوس کی حالت موجودہ کا نتیجہ تھین فرو کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

ایسے کم سن نازک اندام اور بھولے بھالے لڑکے کے لئے رات
کے وقت شہر کے ایک نجس حصے مین اثنار طوفان مین رستہ بھول جانا اور
ایک رذیل بدمعاش کا گستاخانہ فقرہ سننا کوئی خفیف سا واقعہ نہ تھا جسے ممکن تھا
کہ ایک تجربہ کار اور زمانہ دیدہ شخص نظرانداز کر دیتا۔ اوس نے چاہا کہ اگر کوئی
کرایہ کی گاڑی اوسے مل جائے تو اوسی پر سوار ہو کر اپنے گھر چلا جائے لیکن
اس وقت ایک بھی گاڑی کہین نظر نہ آتی تھی۔ اس پر طرہ یہہ کہ ہر طرف مکانون کے
دروازے بند تھے اور تاریکی لحظہ بہ لحظہ بڑھتی جاتی تھی۔

القصہ کوچہ گردی کرتا ہوا یہہ دلفریب اجنبی اتفاقیہ طور پر اون تنگ اور نجس
گلیون کی بھول بھلیون مین جا پہونچا جو بازار سمتھہ فیلڈ کے شمالی و مغربی زاویہ کے
متصل ہین۔ ایسی متوحش نواح مین اس وقت یہہ نوجوان بھٹکتا پھر رہا تھا۔ اور بظاہر
اس خیال سے سخت متاثر معلوم ہوتا تھا کہ انسان ایسے ایسے کثیف اور متعفن
مقامات مین بھی رہ سکتا ہے۔ اوس نے سڑک کے دونون جانب کے مکانات
کو نہایت ہی تعجب۔ خوف اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا جس سے پایا جاتا تھا کہ اس نے
اس سے پہلے کبھی ایسے مکانات نہ دیکھے تھے جن کی صورت ہی کہے دیتی
تھی کہ افلاس اور سیہ کاری اپنی بری سے بری شکل مین یہان رہتی ہے۔

اِس اثنا مین برابر بجلی چمکتی رہی اور بادل گرجتا رہا یہان تک کہ مینہہ یکایک زور سے برسنا شروع ہوا اور نوجوان محض باتباع حرکت اضطراری اور بلا کسی ارادے کے جھپٹ کر ایک مکان کی سیڑہیون پر چڑہ گیا۔ جوان تنگ۔ تاریک اور غلیظ گلیون مین سے ایک گلی کے کنارے پر تہا جس کی وحشت بار شکل رہ رہ کر کسی تنگ کھڑکی مین سے آنے والی روشنی یا بجلی کی چمک سے نظر آجاتی ہتی۔ دروازے کا چھجہ کسی قدر آگے کو نکلا ہوا تہا جس کے نیچے مینہہ سے کسی قدر پناہ مل سکتی ہتی۔ نوجوان دب سمٹ کر دروازے سے لگ کر کہڑا ہوا ہی تہا کہ کواڑ بھیٹ سے کھل گئے اور وہ دہلیز مین چارون شانے چت گرتے گرتے بچا۔ حواس بجا ہونے کے بعد نوجوان کو ایک گونہ خوشی ہوئی کہ بارش سے بچنے کے لیے اوسے چھجے سے زیادہ محفوظ مقام تو مل گیا۔ مگر اس کوفت و پریشانی سے وہ نہایت درجہ خستہ و ماندہ ہو رہا تہا اور اوس کے قویٰ ایسے نہ تھے کہ تکان کی صعوبت کے زیادہ دیر تک متحمل ہو سکتے اِس لیے اوس نے تاریکی سے جو اوسے ہر طرف سے گہیرے ہوئے ہتی نکل کر مکان کے اندر اس خیال سے جانا چاہا کہ اگر اوس کے اندر کوئی متنفس ہوا تو اوسے بیٹھنے کو ایک کرسی دینے سے انکار نہ کرے گا اور اگر کوئی نہ ہوا تو زینے پر ہی بیٹھنے کو جگہہ مل جائے گی۔ اس خیال سے ٹٹولتا ٹٹولتا وہ آگے بڑہا اور کچھہ دیر کے بعد اوس کا ہاتہہ ایک کمرے کے دروازے پر پڑا۔ جسے کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔ اتنے مین بجلی کی چمک نے جو معمول سے زیادہ روشن ہتی اور دیر تک رہی سارے کمرے کو جس مین تاریکی چھائی ہوئی ہتی منور کر دیا۔ نوجوان نے چارون طرف جو نظر ڈالی وہ تیزی مین اوس چمک سے کم نہ ہتی جس مین گرد و پیش کی چیزین کچھہ دیر کے لئے اوسے نظر آگئین تہین۔ اس کمرے مین کسی قسم کا سامان نہ تہا۔ مگر فرش کے وسط مین اوس مقام سے جہان وہ کہڑا تہا تین فٹ کے

فاصلے پر ایک سیاہ مربع شکل اوسے نظر آئی۔

بجلی کی چمک موقوف ہو گئی اور اوس کے گرد پہر اندہیرا چہا گیا۔ اس لئے اوسے یہہ نہ معلوم ہو سکا کہ وہ سیاہ مربع شکل کیا تہی جو صاف اور نمایان طور سے فرش پر نظر آئی تہی۔

نوجوان پر اس سے جو خوف کی کیفیت طاری ہوئی وہ ناقابل بیان ہے۔ اوسکی پیشانی پر پسینہ بہنے لگا۔ پاؤن لڑکہڑانے لگے اور چند قدم پیچہے ہٹ کر وہ سہارے کے لئے چوکہٹ سے لگ کر کہڑا ہو گیا۔

وہ اس وقت ایک غیر آباد مکان کے اندر خوفناک مکان مین تن تنہا تہا۔ اوسکی پریشانی کے دوبالا کرنے کے لئے قتل ہائے نیم شبی کے دہشت ناک قصے جو اوس نے پڑہے یا سنے تہے اوسے یکایک یاد آ گئے اور واہمہ خلاق نے اون خوفناک جرائم کی وارداتون کو فرش پر کی اوس مہیب شکل سے مفہوم جس کی حقیقت وہ سمجہہ نہ سکا تہا متعلق کر دیا۔ وہ حالت بیداری مین یہہ ڈراونا خواب جو کابوس خیالی سے زیادہ مہیب تہا دیکہہ رہا تہا کہ اتنے مین سڑک سے سامنے کے دروازے کی طرف سے کچہہ آدمیون کے جلد جلد قدم بڑہائے ہوئے آنے کی آہٹ سنائی دی اور کچہہ دیر مین وہ بلا توقف دہلیز مین داخل ہوئے۔ نوجوان اون کے داخل ہونے کے ساتہہ ہی دبے پاؤن کمرے کے دوسرے کنارے کی طرف سرک گیا۔ اوس کا جسم پسینے مین شرابور تہا اوس نے ہاتہہ سے زینے کو ٹٹولا۔

قدمون کی آہٹ قریب آ گئی۔ وہ ہرن کی سی پہرتی سے ایسے دبے پاؤن زینے پہ چڑہ گیا کہ نوواردون کو جو خود بہی زینے پہ لگے تہے اوس کی موجودگی کا مطلق علم نہوا نوجوان اوپر پہونچا اور جلد جلد کمرے کے دروازون کو ٹٹولتا ہوا آگے آگے فانا ایک حجرے مین داخل ہوا جو مکان کے عقب کے حصے مین تہا۔ اوس نے دروازہ

بند کرلیا اور اپنی پوری طاقت سے اوس کو ٹیکا دے کر کہڑا ہو گیا۔ لیکن بیچارے کو یہہ خیال نہ تہا کہ اوس کا نازک جسم باوجود اپنی پوری طاقت کے معمولی قوت کے انسان کے ایک دہکے کی تاب نہ لا سکتا تہا۔

اس اثنا مین نو وارد زینے پر چڑہ آئے۔

دوسرا باب

پرانے مکان کے اسرار

ہمارے نوجوان کی خوش نصیبی سے اون لوگون نے جو ابہی ابہی مکان مین داخل ہوئے تہے اوس کمرے کے دروازے کے کہولنے کا قصد نہ کیا۔ جس مین اوس نے پناہ لی تہی۔ وہ سیدہے بڑہے ہوئے چلے گئے اور بلا کسی تامل کے جس سے ظاہر ہوتا تہا کہ وہ اس مکان کی چپہ چپہ زمین کو اچہی طرح جانتے ہین اونہون نے پہلی منزل کے سامنے والے حجرے کا رخ کیا۔

تہوڑی دیر مین کسی چیز کے رگڑ کہانے کی آواز دیوار کے قریب آئی اور اوس کے ساتہہ ہی اوس کمرے مین جہان نوجوان چہپا ہوا تہا روشنی کی شعاعین پڑنے لگین اوس نے خوف زدہ ہوکر اپنے چارون طرف نظر دوڑائی اور اوس دیوار مین جو دونو کمرون کے درمیان حائل تہی ایک چہوٹا سا مربع دریچہ دیکہا۔ یہہ دریچہ فرش سے پانچ فیٹ بلند تہا اور اس لئے نوجوان اوس مین سے جہانک کر دیکہہ سکتا تہا کہ دوسرے کمرے مین کیا ہو رہا ہے۔

ایک شمع کی روشنی مین جو ایک میلی چیڑ کی میز پر جل رہی تہی نوجوان نے دو آدمیون کو دیکہا جن کی ظاہری وضع سے اوس کا خوف و اضطراب اور بڑہ گیا۔ اون کا لباس

ادنی ترین پیشہ درون کا سا تہا - ایک شخص فرغل نما کوٹ موٹے چمڑے کی گیٹس اور تسمہ دار بوٹ - اور دوسرا غفت کپڑے کا شکاری کوٹ اور لمبی پتلون پہنے تہا دونون کے دونون کثیف ستہے اور اون کی حجامت بڑہی ہوئی تہی ان مین سے جو شکاری کوٹ پہنے تہا اوس کی داڑہی خوب گنجان تہی لیکن بظاہر شانہ سے آشنا معلوم ہوتی تہی - دوسرا داڑہی منڈاتا تہا - لیکن تین چار دن سے اوس پر استرا نہ پہرا تہا - دونون قوی ہیکل اور تنومند ستہے اور اون کی چہرون سے ترش روئی استقلال اور خونخواری برستی تہی -

جس کمرے مین وہ داخل ہوئے وہ سرد بھیانک اور بوسیدہ تہا - سامان کی قسم سے اوس مین ایک توچیڑ کی میز تہی جس کا اوپر ذکر کیا جاچکا ہے اور تین ٹوٹی پھوٹی کرسیان تہین جن مین سے دو پر یہہ آدمی بیٹہہ گئے - لیکن یہہ کرسیان اس طرح سے رکہی ہوئی تہین کہ دروازے کہلے ہونے کی وجہہ سے زینہ ان دونون آدمیون کو نظر آسکتا تہا اور اس لئے نوجوان نے اس وقت زینے کی راہ سے فرار ہوجانا خلاف مصلحت سمجہا -

اب ان دونون شخصون مین یہہ گفتگو شروع ہوئی :-

فرغل نما کوٹ والا شخص - "ہان یار بل ! لاؤ تو برانڈی"-

دوسرا شخص جو بل کے نام سے پکارا گیا تہا (اپنے کوٹ کی جیب سے شراب کی بوتل نکال کر ترش لہجے مین) "ڈک ! تجہے تو ہمیشہ نشہ ہی کی پڑی رہتی ہے - تیرے منہہ سے ہر وقت بوتل لگی رہنی چاہئے ! مگر یہہ کہ نیکی جم ابہی تک کیون نہین آیا - اور یہہ دروازہ کس گدہے نے کہلا چھوڑ دیا -

ڈک " معلوم ہوتا ہے کہ جم یا ہمارا اور کوئی ساتہی یہان آیا ہے اور دروازہ کہلا چھوڑ گیا ہے - مضائقہ نہین اس سے تو اور شبہہ رفع ہوتا ہے "

بل (کچھہ تامل کرکے) "آؤ پہلے حصۂ بجا لائین۔ اس کے بعد ذرا شراب وڑائین گے اور اس نئے معاملے کے متعلق بات چیت کرین گے"

ڈک "اچھا تو پرپرزے جھاڑ ڈالو"

یہہ کہہ کر اوس نے اپنے فرغل مین سے کئی بلندے نکالے جن کے اوپر بادامی کاغذ لپٹا ہوا تھا۔ دوسرے شخص نے بھی اسی طرح اپنے کوٹ کی جیبون مین سے کئی بلندے نکالے اور سب میز پر رکھدئے اس کے بعد ایک عجیب اور پراسرار کارروائی شروع ہوئی۔ شکاری کوٹ والا شخص آتشدان کے قریب گیا اور اپنی جیب مین سے ایک پیچ کش نکال کر اوس نے اوس سے آتشدان کی زنگ آلود جالی کے پیچ کھولے۔ اور جالی کو اپنے مقام سے ہٹا دیا جس سے ایک بہت بڑا مربع جوف نظر آیا۔ اس مین دونون آدمیون نے اپنے اپنے بلندے رکھدئے اور پھر جالی بدستور لگا کر پیچ کس دئے۔ اس کے بعد فرغل نما کوٹ والا شخص دیوار کے اوس حصۂ کی طرف بڑھا جو دونون کھڑکیون کے درمیان تھا۔

نوجوان نے پاس کے کمرے مین سے اب پہلی مرتبہ دیکھا کہ ان کھڑکیون کے کواڑ بند ہین اور دروازون اور سوراخون پر بادامی رنگ کا موٹا کاغذ لگا ہوا ہے

ڈک نے دیوار کے اوس حصے پر ایک خاص طریقے سے ہاتھہ رکھا جس سے ایک تختہ اپنی جگہہ سے ہٹ گیا اور ایک بڑی الماری نظر آئی جس مین سے اونہون نے نفیس کھانا۔ گلاس۔ پائپ اور تمباکو نکالا اور تختے کو پھر بند کرکے میز پر کھانا کھانے بیٹھہ گئے

ان عجیب واقعات کے مشاہدے سے بیچارے نوجوان پر جو خوف طاری ہوا وہ بیان سے باہر ہے۔ ناظرین خود اوس کا اندازہ کرلین۔

اوس کی عقل نے اوسے بتایا کہ وہ بدمعاش چورون کے جو ممکن ہے کہ قاتل ہون مسکن مین ہے جس مین ہر قسم کی بداعمالی کے چھپانے کے مخفی ذرائع موجو

ہین۔ اوس نے اپنی آنکہہ اوس کہڑکی سے جس مین سے اوس نے یہ عجیب واقعات دیکہے تہے ہٹالی اور جس کمرے مین وہ چہپا ہوا تہا اوس کے چارون طرف دیکہا۔ اوسے یہہ خوف ہونے لگا کہ کہین ایسا نہ ہو کہ جہان وہ کہڑا تہا وہان بہی اوس کے پاؤن تلے سے کوئی تختہ سرک جائے اس خیال کے آتے ہی اوس نے بے اختیار نیچے دیکہا اور ایک چور دروازہ اوسے نظر آیا جس سے اوس کے ہوش جاتے رہے۔ دروازے کے موجود ہونے مین کچہہ شک نہ تہا جو صاف نظر آرہا تہا اور کم و بیش تین فٹ لمبا اور دو فٹ چوڑا اور جو کہٹے سے کچہہ نیچے دہسا ہوا تہا۔

چور دروازے کے پاس ایک چیز پڑی ہوئی تہی جس کی طرف نوجوان کا خیال گیا اور جس سے اوس کا خوف اور دوبالا ہو گیا۔ یہہ ایک چہری تہی جس کا پہل لمبا اور نوکدار مثل خنجر کے تہا۔ اس پہل کی نوک پر کوئی تین انچ تک ایک خاص قسم کی زنگ چڑہی ہوئی تہی جسے دیکہہ کر نوجوان کانپ اوٹہا۔ اور دل مین کہنے لگا کہ یہہ خون تو نہین جس سے یہہ آلۂ ہلاکت آلودہ ہے۔ ایسے مقام مین خفیف سے خفیف بات بہی اوس کے اندیشون اور وسوسون کی تحریک کرنے کو کافی تہی۔

نوجوان دونون آدمیون کی آوازین سن رہا تہا اور جب اوس نے دیکہا کہ یہان سے بچ نکلنے کی ابہی تک کوئی صورت نظر نہین آتی تو گو اوس پر خوف طاری تہا پہر بہی اوس نے ان لوگون کی باتین کان لگا کر سننے کا ارادہ کیا۔

بل کو اوس نے یہہ کہتے سنا:۔ "ڈک آؤ اب دوسرے معاملے کا ذکر کرین"

ڈک:۔ یہہ کام تو تم نے شروع کیا ہے"

بل:۔ "مگر وہ اس کا سارا حال مجہہ سے بیان کر چکا ہے اور اس لئے اوس کا تذکرہ کرنے مین کچہہ قباحت نہین۔ وہ مکان ایلنگٹن کی سڑک پر قصبہ کینٹ

اور لوٹر ہالو سے کیچ مین ہے"

ڈک:- "مگر وہان رہتا کون ہے"

بل:- "ایک بڑی موٹی اسامی ہے۔ اوس کا نام مارکہم ہے اور وہ بہت بڈہا ہے۔ اوس کے دو بیٹے ہین جن مین سے ایک فوج مین نوکر ہے اور دوسرا کوئی پندرہ سال کا ابہی بچہ ہے"

ڈک:- "تو اوس سے کچہہ اندیشہ نہین مگر یہہ تو بتا نوکر چاکر کتنے ہین؟"

بل:- "صرف دو مرد اور تین عورتین ہین۔ مردون مین ایک تو بڈہا خانساما ہے جس سے ہاتہ نہین جاتا۔ ہان دوسرا جوان ہے۔"

ڈک:- "بس اتنے ہی ہین؟"

بل:- "ہان۔ اب سنو۔ ہم تم اور رحیم مل کر آسانی سے چہاپہ مار سکتے ہین تو پہر کس دن ٹہیرے؟"

ڈک:- "کل رات ہی سہی۔ آج کل اندہیری بہی ہے اور دوسری جگہہ کام کا بازار بہی مدہم ہے"

بل:- "اچہا یون ہی سہی۔ اور یہہ لو مین بڈہے مارکہم کے مکان پر چہاپہ مارنے کی کامیابی کا پیالہ پیتا ہون"

یہہ کہہ کر چور برانڈی کا ایک قدح چڑہا گیا اور اوس کے ساتہی نے بہی اوس کی تقلید کی۔ اس کے بعد وہ ادہر اودہر کی باتین کرنے لگے۔

ڈک:- "بہول گیا اس مکان مین عجیب عجیب تماشے نہین ہوئے"

بل:- "ہان کیون نہین ہوئے۔ یہہ وہی جونتہن کا مکان ہے جس سے اوس کو بڑی دلبستگی تہی اور جونتہن راز کے چہپانے مین بڑا ہوشیار رہتا"

ڈک:- بیشک دوسرے کمرے مین چور دروازے کے نیچے جو تہ خانہ ہے

اوس کی راہ سے بہت سے مردے پھینکے جاچکے ہین"

بل ہان اور کسی کو اون کا حال تک معلوم نہ ہوا۔ مگر اب تو اس دروازے مین کیلین لگادی گئی ہین اور عرصہ سے اوس کے کھلنے کی نوبت ہی نہین آئی۔

آفت زدہ نوجوان دوسرے کمرے مین سے یہہ باتین سُن کر مارے خوف کے زمین مین گر گیا۔

ڈک :۔ "مگر کیلین کیون لگادی گئین ؟"

بل :۔ اس لئے کہ اب مسافرون کے یہان نہ ٹھیرنے سے یہہ مکان غیر آباد پڑا رہتا ہے اور اس چور دروازے کی ضرورت نہین پڑتی۔ اس کے علاوہ اگر ہم کو اس سہل ترکیب کی ضرورت ہی پڑی تو دوسرا۔"

اس موقع پر بادل کے زور سے گرجنے کی وجہہ سے اس فقرے کا باقی حصہ نوجوان کے سننے مین نہ آیا۔

ڈک :۔ مین نے سُنا ہے کہ شہر کے اس حصہ مین بہت کچھہ تغیر و تبدل ہونے والا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو ہم کو اپنا بوریا بدہنا کہین اور لے جانا پڑے گا۔"

بل :۔ ارے ایسے اڈّے ہمین بہت سے معلوم ہین جن مین ہم بے کھٹکے رہ سکتے ہین اور پہر مزا یہہ کہ پولیس کی نظر کے تلے۔ کیونکہ جتنا ہم پولیس کے پاس ہون گے اتنا ہی ہم کو کم خوف ہوگا۔ بہلا کون جانتا ہے کہ اس محلہ مین اور ریجنٹ اسٹریٹ اور سیفرن ہل مین بہی ایسے ایسے مکان ہین۔ یار قسم ہے کہ جب یہہ بات ہمارے تمہارے سننے مین آتی ہے کہ یہہ کونسل والے اور پارلیمنٹ کے ممبر اوٹھہ کر پولیس والون کی تعریف کے پل باندہ دیتے ہین اور کہتے ہین کہ دنیا بہر مین لندن کی پولیس سے بہتر کوئی پولیس نہین اور بڑے دہڑلے کے ساتھہ یہہ رائے دیتے ہین کہ پولیس کی جمعیت پر خوب روپیہ خرچ کرنا چاہیئے تو مارے ہنسی کے

ہمارے پیٹ مین بل پڑ پڑ جاتے ہین "

ڈک: "اور بیس سال سے ادہر تو کوئی تبدیلی و بدلی ہوتی بہی نہین - سرکار کا قاعدہ ہے کہ جب اوسے کوئی نیا انتظام کرنا ہوتا ہے تو مدتون پہلے سے اوس کا ذکر کیا جاتا ہے "

بل: "لیکن یہہ واضح رہے کہ جب ایک دفعہ ردوبدل شروع ہوگیا تو میر تمہارے مکان کی خیر نہین - اگر اونہون نے یہہ گہر کہود ڈالا تو میرے دل کو بڑا صدمہ ہوگا - مگر ہمارے گہر کا برا چاہنے والے یہہ نہ سمجہین کہ صحیح سلامت بچ کر نکل جائین گے - ذرا اگر اس کی ایک کڑی کو تو چہو کر دیکہین - دس بارہ کو پکڑ کر جوڑ گڑ ہے مین نہ جہونک دیا ہو تو میرا نام بل نہین "

ڈک: "راج مزدور جب اس مکان کو گرانے کے لئے آئین گے تو ایسی ایسی عجیب باتین ظاہر ہون گی کہ دنیا حیران رہ جائے گی - زینہ کے نیچے کے زمین دوز حجرون کو جن مین آدمی پچاس سال تک چہپا رہے اور پولیس والون کو شبہ تک نہ ہو جب کہول کر دیکہا جائے گا تو ایک آدہ ہڈی ضرور نکلے گی اور وہ بہی کسی بہیڑ یا بکری یا گائے کی نہین بلکہ ــــ "

بل (کچہہ دیر سکوت کرنے کے بعد): - اس محلے کے رہنے والے بہی تو دن دہاڑے اس مکان مین اس ڈر سے نہین آتے کہ یہان بہوت پلید رہتے ہین لیکن میری جو پوچہو تو مین آدہی رات کو بہی بے دہڑکے یہان چلا آؤن خواہ ٹائبرن[1] یا نیوگیٹ[2] مین جو جو لوگ پہانسی پا چکے ہین وہ سب کے سب بہی زندہ ہو کر

---

[1] ٹائبرن لندن کے اوس مقام کا نام تہا جہان ۱۷۸۳ع تک مجرم پہانسی دئے جاتے تہے - ملکہ الزبتہہ کے عہد مین جو نامی گرامی کیتہولک مذہب کے پادری پراٹسٹنٹون کے تعصب کا شکار ہوئے وہ یہین مصلوب ہوئے - اب یہان اکسفرڈ اسٹریٹ ہے - مترجم

[2] نیوگیٹ لندن کے ایک مشہور قیدخانے کا نام ہے - نیوگیٹ کے معنی ہین نیا دروازہ اور اس کی وجہ تسمیہ یہہ ہی کہ ۱۲۱۸ع سے یہہ لندن کے نیوگیٹ یعنی نئے دروازے کا صدر محبس تہے - مترجم

بل اتنا کہہ کر دفعتہً رک گیا۔ اوس کا چہرہ زرد پڑ گیا اور وہ مبہوت اور دم بخود ہو کر کرسی کی پشت سے جا لگا۔ اوس کے ہاتھہ سے پایپ نیچے گر پڑا اور فرش سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

ڈک گہبراہٹ کے ساتھہ چارون طرف دیکھہ کر): "دکہو بل! خیر تو ہے یہہ تمہاری حالت یکایک کیون بدل گئی؟"

بل (ہانپ کر اور خوف زدہ نگاہون سے ساتھہ کے کمرے کی کہڑکی کی طرف اشارہ کر کے): "وہ دیکہو! دیکھتے نہین ہو کہ —"

ڈک نے جو اپنے ساتھی کی نسبت ایسے معاملات مین زیادہ جری تہا کہا: "کچھہ بہی نہین۔ حرامزادے کرنیکی جم کی کوئی چال ہے۔ دیکہو تو جا کی اوس کی کیسی مرمت کرتا ہون" یہہ کہہ کر اوس نے شمع اوٹہائی اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑہا ہی تہا کہ اوس کا ساتھی اوس کے پیچھے یہہ پکارتا ہوا لپکا: "ٹہیرو ٹہیرو مجھے اندہیرے مین مت چہوڑتے جاؤ۔ مین اکیلا یہان نہ رہونگا اگر تم جاتے ہو تو مین بہی تمہارے ساتھہ چلتا ہون۔"

اس پر یہہ دونون بدمعاش پاس کے کمرے کی طرف بڑہے۔

تیسرا باب

چور دروازہ

نوجوان نے دونون بدمعاشون کی گفتگو کو کمال خوف و استعجاب سے سُنا تہا۔ اس شام کے تمام واقعات نے اوس کے نظام عصبی مین ایسی شدید کیفیت پیدا کر دی تہی کہ قریب تہا کہ وہ دیوانہ ہو جائے اور اوس کی یہہ حالت ہو گئی تہی کہ معلوم ہوتا تہا کہ اوسے سوائے اس کے اور کوئی چارہ

نہین رہا کہ فرش پر گر کر زور سے چیخین مارے۔

جب تک چور مسٹر مارکہم کے مکان مین نقب لگانے کا ذکر کرتے رہے نوجوان اپنے جذبات کو روکے رہا۔ لیکن جب ان انسان صورت اور شیطان سیرت بدمعاشون کی گفتگو نے اوس کے تصور مین اوس وحشت ناک مقام کے خطرات کی تصویر کہینچی جس مین وہ پناہ گزین ہوا تہا اور جب اوس نے اپنے کانون سن لیا کہ وہ درحقیقت اوسی زینے کے کنارے پر کہڑا ہوا ہے جس مین کثیر التعداد لوگ نیچے کی اندہیری خندق مین جہونکے جا چکے تہے اور ساتہہ ہی جب اوس نے یہہ خیال کیا کہ بعید از احتمال نہین کہ اوس کی ہڈیان بہی اوسی زمین دوز اور تیرہ و تار قعر مین اور لوگون کی نعشون کے ساتہہ جو سفا کی سے قتل کئے جا چکے تہے گل کر چونہ ہو جاینگی تو قریب تہا کہ اوس کے حواس جاتے رہین مارے خوف کے اوس کے بدن سے پسینہ بہنے لگا! اور اوس کی وہی کیفیت ہوگئی جو ڈراونے خواب کے دیکہنے سے کسی شخص کی ہوتی ہے۔ اوس نے اپنی ٹوپی زمین پر پہینکدی کیونکہ اوسے معلوم ہوتا تہا کہ اوس کا دم گہٹا جا رہا ہے۔ اوس کی روشن پیشانی اور دلفریب چہرے پر حد درجہ کے خوف و ہیبت کی علامات طاری ہو گئے اور اوس پر مردنی سی چہا گئی۔

معلوم ہوتا تہا کہ موت اپنی بہیانک سے بہیانک شکل مین چارون طرف سے اوس کی طرف لپکتی ہوئی آرہی ہے۔ راہ فرار کہین نہ تہی۔ اگر ایک طرف چور دروازہ تہا تو دوسری طرف زمین دوز خندق تہی یا اگر ان سے اوس کی جان بچتی تو اوس کا خون پینے کے لئے خنجر قاتل موجود تہا۔ غرضکہ اوپر نیچے آگے پیچہے اوسے موت ہی موت نظر آتی تہی۔

اس وقت دفعتاً بجلی کی کوند کی طرح ایک خیال اوس کے ذہن مین گذرا یعنی اوس نے قصد کیا کہ کسی طرح یہان سے نکل بہاگنے کی جان توڑ کر کوشش کرے۔ اوس نے کمر ہمت چست باندہی اور دروازے کو اس احتیاط سے کہولا کہ باوجودے کہ اوس کے قبضے پُرانے اور زنگ خوردہ تہے پہربہی اون سے آواز نہ پیدا ہوئی۔ اس وقت نہایت نازک موقع تہا۔ اگر وہ زینے کے اوس مقام کو جو بدمعاشون کی نظر کے سامنے تہا اونہین اپنی طرف متوجہ کئے بغیر طے کر جاتا تو وہ سلامت نکل جاتا۔ یہہ سچ تہا کہ خواہ چور اوسے دیکہتے یا نہ دیکہتے پہربہی ممکن تہا کہ وہ اپنی پہرتی اور چالاکی کی وجہہ سے اس مکان سے فرار ہوجاتا لیکن اوس نے سوچا کہ یہہ آدمی مجہے پہرچندہی منٹ مین گرفتار کرلین گے کیونکہ مجہے اون پیچ در پیچ گلیون مین سے ہوکر گذرنا پڑے گا جن سے مین تو بالکل ناآشنا ہون مگر وہ لوگ اچہی طرح جانتے ہین اوس نے یہہ بہی خیال کیا کہ مین نے اون کے تمام راز سن لئے ہین اور اون کے اخفا کے پُراسرار طریقون پر آگاہی حاصل کرلی ہے اگر مین اون کے پنجے مین پہنس گیا تو یقیناً وہ مجہے مار ڈالین گے یہہ خیالات آناً فاناً اوس کے دماغ مین گذرے اور اوسے پورا یقین ہوگیا کہ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ سخت ہی احتیاط اور حزم سے کام لیا جاے۔ باہر ابہی تک طوفان زورون پر تہا اور نوجوان نے عزم بالجزم کرلیا تہا کہ جس طرح بن پڑے اس مکان سے اس طرح نکل جاے کہ چورون کی اوس پر نگاہ نہ پڑے۔ ایک دفعہ باہر نکل کر بے رحم طوفان بادوباران کا مقابلہ کرنا ان لوگون کے قرب مین رہنے سے زیادہ پرامن تہا۔ وہ ایک بار پہر کہڑکی کی طرف یہہ دیکہنے کے لئے جہکا کہ آیا آنکہہ بچا کر

زینے پر سے اوتر جانا ممکن ہے یا نہین - لیکن سوء اتفاق سے وہ کہڑکی کے بالکل ہی نزدیک چلا گیا - شمع کی روشنی اس وقت پورے طور سے اوس کے چہرے پر پڑی جسے خوف اور پریشانی نے زرد اور ڈراونا بنا دیا تہا -

یہہ وہ وقت تہا جبکہ چور نے اپنی ناپاک ہرزہ ورائی کے اثنا مین اس کے چہرے کو دیکہا جس کی آنکہین اوس پر ٹکٹکی جمائے ہوے اور اوس کے تصور مین ہتھرائی ہوئی معلوم ہوتی تہین اور اوس پر ایک مردنی سی چہا گئی تہی -

نوجوان نے دیکہا کہ اوس کا راز اب فاش ہو گیا ہے اور جو بلائے عظیم اوس کے سر پر تلی کہڑی تہی اوس کی پوری کیفیت معاً اوس کے ذہن مین آگئی وہ پلٹا اور کوشش کی کہ اس مہلک مقام سے بہاگ جائے مگر جس طرح واہمہ بسا اوقات اعضا کو کابوس کی حالت مین شکنجے مین جکڑ دیتا ہے اور سونے والے کو ایسے خطرے مین مبتلا کر دیتا ہے جس سے فرار ہونے کی وہ بے سود جد و جہد کرتا ہے اسی طرح اوس نے ہزار چاہا کہ یہان سے بہاگ جائے لیکن اوس کے پانون جگہہ سے نہ اوٹہہ سکے - اوس کا دماغ چکرا گیا آنکہون مین تاریکی چہا گئی - اوس نے سہارے کے لئے دیوار کو تہاما کہ کہین گر نہ پڑے مگر اوس کے حواس اوسے جواب دے رہے تہے اور آخر الامر وہ غش کہا کر دہم سے زمین پر آ رہا -

جب اوسے غش سے افاقہ ہوا تو اوسے معلوم ہوا کہ کوئی شخص اوسے اوٹہائے لئے جا رہا ہے - اس کے ساتہہ ہی اوس کی نگاہ ڈک کے خبیث چہرے پر پڑی جس کے ہاتہہ مین اوس کے پانون تہے دوسرا بدمعاش اوس کے سر کو تہامے ہوے تہا - دونون اوسے زینے کے نیچے

لئے جا رہے تھے جس کی پہلی سیڑہی پر شمع ٹمٹما رہی تہی۔

اس واقعہ خیز شام سے کے تمام سوانح مصیبت زدہ لڑکے کی یاد مین دفعتاً تازہ ہوگئے اور اب اوسے اوس خوفناک حالت کا بخوبی اندازہ ہوگیا جس مین وہ اس وقت تہا۔

تہوڑی دیر مین وہ زینے سے اوتر آئے۔ بدمعاشون نے اپنے بار کو ایک لمحے کے لئے نیچے ڈال دیا اور ڈک شمع لانے کے لئے زینے پر چڑہ گیا۔

اس وقت بدنصیب لڑکے کے سینے مین متناقض جذبات کا ایک خوفناک تلاطم برپا ہوا۔ اوس نے اپنی آنکھین بند کرلین اور دم بہر کے لئے جی ہی جی مین سوچتا رہا کہ خاموش رہے یا چیخ اوٹھے۔ اوس کے تصور مین یکایک ناگہانی موت کی تصویر کہنچ گئی اور ساتہہ ہی اوسے یہہ خیال آیا کہ ہائے ابہی میرے مرنے کے دن تو نہ تہے! کیا انسان ایسے بہی سفاک اور ناخدا ترس ہوسکتے ہین کہ اس جوانی کے عالم مین کسی کو ــــ"

لیکن جب دونون بدمعاش جہک کر اوسے پہر اوٹہانے لگے تو خوف دوسرے تمام جذبات اور خیالات پر غالب آگیا اور مارے ڈر کے اوس نے ایک زور سے چیخ ماری۔

اس وقت ایک ہیبت ناک نظارہ دیکہنے مین آیا۔ دونون بدمعاش نوجوان کو نیچے کی منزل کے سامنے والے کمرے مین لے گئے اور کچہہ دیر کے لئے اونہون نے اوسے فرش پر لٹا دیا۔ یہہ وہی کمرہ تہا جس مین وہ مکان مین داخل ہوتے وقت اول اول گہسا تہا۔ یہہ وہی کمرہ تہا

جس مین اوس نے بجلی کی تڑپ مین میلے فرش پر ایک سیاہ مربع شکل دیکھی تھی۔ کچھہ دیر تک در و دیوار پر اندھیرا گھپ چھایا رہا۔ آخر کار فرغل نما کوٹ والا شخص شمع ہاتھہ مین لئے ہوے آپہونچا۔ نوجوان نے سراسیمہ ہوکر چارون طرف نظر ڈالی اور بہ آسانی اس کمرے کو پہچان لیا۔ اوسے یک بیک یاد آیا کہ جب اول اول فرش کی اوس مربع شکل پر اوس کی نظر پڑی تھی تو کس بلا کا خوف اوس پر طاری ہوا تھا۔ اپنے باءین ہاتھہ کے بل اوس نے اپنے آپ کو اوپر اوٹھایا اور ایک دفعہ اور نظر بھر کر چارون طرف دیکھا۔

پناہ بخدا! کیا جو کچھہ اوس کے دیکھنے مین آیا وہی فی الحقیقت موجود تھا اس سیاہ مربع شکل کی حقیقت اوس پر اب آشکارا ہوئی۔ یہہ ہیبت زا سیاہی۔ یہہ خوف انگیز مربع ایک قعر تیرہ و تار کا منہہ تھا جس پر سے ڈھکنا اوٹھا ہوا تھا۔ اس گڑھے کی تہ مین سے سڑی ہوئی بو نکل رہی تھی اور پانی کے چلنے کا دھیما سا شور سنائی دے رہا تھا۔

بدقسمت لڑکے کو معاً اس خوفناک قعر کا مطلب سمجھہ مین آگیا۔ وہ چونک کر اوٹھہ کھڑا ہوا اور ان سفاک و بیدرد بدمعاشون کے سامنے جو اوسے یہان لائے تھے گھٹنے ٹیک کر منت و زاری کے لہجے مین کہنے لگا:

خدا کے لئے مجھہ پر رحم کرو۔ اس خوفناک طور پر مجھے مت مارو۔ میرے قتل کرنے سے تم کو کیا ہاتھہ آئے گا۔

بل ۔ (وحشیانہ لہجے مین) "بک مت۔ تجھے ہمارا راز اس قدر معلوم ہوگیا ہے کہ اگر تو زندہ رہا تو ہماری سلامتی نہین۔ اب ہمین سوا اس کے اور کوئی چارہ نہین کہ تیرا خاتمہ کر دین"

ڈک ۔ "اس مین ذرا شک نہین۔ یہہ تو ہمارے گھر کا پورا بھیدی

ہو چکا ہے "

لڑکا - (یاس کے لہجے مین) "للہ مجھے چھوڑ دو - مین کبھی تمہارا راز افشا نہ کرون گا - ہاے! اس جوانی مین مجھے کیون مارے ڈالتے ہو - میرے پاس بہت سا روپیہ ہے - مین اپنی تمام دولت تم کو دے دون گا "

ڈک - (لڑکے کا ایک ہاتھ خود پکڑکر اور دوسرا اپنے ساتھی کو دے کر) "چلو بہت جھنجھٹ ہو چکی - آؤ بل ذرا مجھے مدد تو دو "

لڑکا - (چلا کر اور ہاتھ پاؤن مار کر) " اے ظالمو ہان جاو - خدا کے واسطے رحم کرو - تم پچتاؤ گے جب تمہین معلوم ہوگا - کہ مین وہ نہین ہون جو مین ــــ "

اس سے زیادہ اوس کے منہہ سے اور کوئی بات نہ نکلنے پائی اوس کے آخری لفظ غار کے منہہ پر نکلے اور پھر بدمعاشون نے اوسے چھوڑ دیا اور وہ نیچے گر پڑا -

اونہون نے چور دروازے کو غار کے منہہ پر زور سے بند کیا اور لڑکے کی دردناک چیخ جو بے تحاشا اوس کے منہہ سے نکلی تھی ساتھہ ہی بند ہوگئی - اس کے بعد دونون قاتل اوپر کی منزل والے کمرے کو سدھارے

* * * *

* * * * *

دوسرے دن کوئی ایک بجے کے عمل مین مسٹر مارکھم کو جو ایک دولتمند شخص تنہا اور لندن کے شمالی حصے مین رہتا تھا حسب ذیل رقعہ ملا :-

" خداے تعالی کی مشیت کی تائید سے راقم آپ کو اطلاع دیتا ہے

کہ آج کی رات آپ کے مکان مین نقب زنی کا قصد کیا جائے گا۔ جو بدمعاش اس جرم کے ارتکاب کا قصد رکھتے ہین وہ اس سے بھی زیادہ سنگین جرم کے مرتکب ہو سکتے ہین۔ خبردار رہیئے۔

آپ کا ایک نادیدہ دوست،،

یہہ رقعہ جس کا خط نہایت خوشنما تھا کسی عورت کے ہاتھہ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا تھا۔

مسٹر مارکھم کے مکان مین مناسب احتیاط عمل مین لائی گئی لیکن جس نقب کا انتباہی رقعہ مین اشارہ کیا گیا تھا وہ کسی نہ کسی وجہہ سے ملتوی ہو گیا۔

چوتھا باب

دو درخت

جن واقعات کا گذشتہ ابواب مین ذکر کیا گیا ہے اون کے پیش آنے کے قریباً ایک ہفتہ بعد ایک سہانی شام کو آٹھہ اور نو بجے کے درمیان دو نوجوان مسٹر مارکھم کے دلکشا مکان سے جو لندن کے شمالی حصے مین واقع تھا نکلے اور آہستہ آہستہ قریب کی پہاڑی پر چڑھنے لگے ان دونون نوجوانون کی عمرون مین کوئی چار سال کا فرق ہوگا۔ بڑے کا سن انیس سے کچھہ اوپر اور چھوٹے کا پندرہ سال کے قریب معلوم ہوتا تھا لیکن اون کے شکل وشمائل مین اس درجہ باہمی مشابہت تھی کہ دیکھنے والا ایک نظر سے بتا سکتا تھا کہ دونون بھائی بھائی ہین۔ دونون آگے پیچھے جا رہے تھے اور جس پہاڑی پر وہ ایک ڈھلوان پگڈنڈی کی راہ سے چڑھ رہے تھے اوس کی چوٹی پر سے مسٹر مارکھم کا مکان پوری طرح سے نظر آتا تھا۔ اثناے

راہ مین دونون نے ایک دوسرے سے بالکل بات نہین کی - بڑا آگے آگے جارہا تہا اور کچہہ دیر کے بعد گھونسا تانتا تہا اہر و پر بل لاتا تہا اور جن غضبناک جذبات کا طوفان اوس کے سینے مین موجین ارر ہا تہا اون کا اظہار اسی طرح کی دوسری خاموش مگر معنی خیز علامات کی وساطت سے کر رہا تہا - اوس کا بہائی نیچی نظرین کئے اوس کے پیچہے پیچہے چل رہا تہا اور اوس کے چہرے پر بہی اندرونی درد و کرب کی علامات طاری تہین - اس طور سے وہ پہاڑی کی چوٹی پر پہونچے اور ایک تپائی پر جو دو زینون کے درختون کے بیچ مین پڑی تہی بیٹہہ گئے -

دیر تک یہہ دونون بہائی خاموش رہے - آخر کار چہوٹے نے آنکھون مین آنسو بہر لا کر کہا :-

پیارے یوجین ! ہم نے الوداع کہنے کے لئے یہی مقام کیون منتخب کیا - شاید ہم ایسے بچہڑین کہ پہر ملنا نصیب نہ ہو "

بڑے بہائی نے اس کے جواب مین کہا :-

" رچرڈ - اس سے زیادہ موزون مقام ہم منتخب نہ کر سکتے تہے - چار سال ہوے کہ ہم نے اپنے ہاتہہ سے ان درختون کو بویا اور اوس وقت سے لیکر اب تک ہم انہین اپنے اپنے نام سے پکارتے رہے ہین - جب ہم ایک دوسرے سے اپنے اپنے مدرسے کو جانے کے لئے جدا ہوتے تہے تو ہم اپنی تجویزون کے متعلق گفتگو - اپنی خط و کتابت کے زمانے کا تعین اور جو مشاغل ہمین تعطیل کے زمانے مین مصروف رکہنے والے تہے اون کی نسبت پیش بندی کرنے کے لئے یہان آیا کرتے تہے اور جب ہم مکتب سے لوٹتے تہے تو ہاتہہ مین ہاتہہ ڈالے بعجلت تمام ہم یہان

دوڑے آتے تھے تاکہ دیکھین کہ ہمارے درختون نے کس قدر نشوونما پائی ہے اور ہم مین سے جس کا پودا زیادہ سرسبز و شاداب معلوم ہوتا تہا اوس کو دیکھہ کر وہ جامے مین پھولا نہ سماتا تہا۔ رچرڈ! اگر ہم کبھی جھگڑتے تھے تو انہی درختون کے نیچے آکر ہم مین صلح کی ٹھیرتی تھی اور اس تپائی پر بیٹھہ کر ہم آیندہ کے متعلق تجویزین سوچا کرتے تھے جو ممکن ہے کہ اب کبھی پوری نہ ہون

رچرڈ۔ (کچھہ وقفے کے بعد جس کے اثنا مین وہ بظاہر یوجین کے الفاظ پر تعمق سے غور کرتا رہا) ''پیارے بہائی! آپ بالکل بجا فرماتے ہین۔ ہمارے لئے اس سے زیادہ موزون مقام اس موقع کے لئے منتخب کرنا ممکن نہ تہا۔ پھر بھی جن مسرت افزا دنون کا آپ نے ذکر کیا ہے اونہین کی یاد اس وقت کو اور تلخ کر رہی ہے۔ فرمائیے تو سہی کہ کیا آپ نے سچ چلے جانے کا مصمم قصد کر لیا ہے؟ کیا اور کوئی تدبیر کارگر نہین ہو سکتی؟ کیا باباجان سے مین آپ کے معاملے مین آپ کی وکالت کر سکتا ہون مجھے تو باور نہین آتا کہ وہ آپ کو جن سے اونہین اس درجہ محبت تھی اور یقین ہے کہ اب تک ہے اس نوعمری مین عاق کر دین''

یوجین (ایک ایسے طنز کے لہجے مین جو اوس کی کم سنی کے لحاظ سے عجیب معلوم ہوتی تہی) ''وکالت کرو اور وہ بھی باباجان سے! ایسا ہرگز نہین ہوگا۔ وہ اپنی خواہش ظاہر کر چکے ہین اور مجھے حکم دے چکے ہین کہ اون کے مکان مین زیادہ دیر رہ کر مین اوسے اپنے وجود سے ناپاک نہ کرون۔ یہہ اونہین کے الفاظ ہین اور مین اون کی حرف بحرف تعمیل کرونگا''

رچرڈ۔ (جس کی روتے روتے ہچکیان بندھ گئی تہین اور آواز بھی سنائی نہین دیتی تہی) ''جب باباجان کے منہہ سے یہہ الفاظ نکلے تو وہ سخت برہم

و آشفتہ ہو رہے تہے - یقین جانئے کہ جو سختی اونہون نے آپ پر روا رکہی ہے اوس سے وہ کل ہی پچتائین گے "

یوجین - (سختی کے لہجے مین) "باباجان کو مجہے ملامت کرنے کا کوئی حق نہین تہا - جو کچہہ ہوا ہے وہ اون کے اوس برتاو کا نتیجہ ہے جو اونہون نے میرے ساتہہ کیا ہے - باپ اپنے بیٹے کے ساتہہ جو سلوک کرتا ہے وہ آیندہ کی زندگی مین بیٹے کی بربادی یا کامیابی کا باعث ہوا کرتا ہے "

رچرڈ - (کسی قدر ملامت کے لہجے مین) "بہائی صاحب مین کیا کہون - آپ باباجان کو ناحق مورد ملامت ٹہیراتے ہین اونہون نے تو ہمارے ساتہہ ہمیشہ نرمی اور محبت سے ہی سلوک کیا ہے اور جب سے امان جان کا انتقال ہوا ہے "

یوجین - (بےصبری سے قطع کلام کرکے) "رچرڈ تم ابہی بچے ہو - جو الزام مین اپنے باپ پر لگاتا ہون اوسے تم اپنی نوعمری کے باعث سمجہہ نہین سکتے - بہرحال مین تمہین اپنا مطلب سمجہانے کی کوشش کرتا ہون تاکہ تم کہین یہہ نہ خیال نہ کرو کہ اپنے طرز عمل کو اگر حق بجانب ثابت کرنے کے لئے نہین تو کم از کم خفیف کرکے دکہانے مین مین ریاکاری سے کام لے رہا ہون - ہمارے باپ نے میری اور تمہاری تعلیم پر بے دریغ روپیہ صرف کیا اور بچپن سے ہی یہہ بات ہمارے ذہن نشین کی کہ ہم ایک دولتمند باپ کے بیٹے ہین جو ہمین اعلی درجہ کی سوسائٹی مین زندگی بسر کرنے اور اہل دول کی برابری کا دم بہرنے کے قابل بنائے گا - آج ایک سال ہوتا ہے کہ مین اپنی رجمنٹ متعینہ نائٹس برج مین شریک ہوا مین نے ایک بیک

اسپنے آپ کو ایسے نوجوان افسرون کی صحبت مین پایا جو رنگین مزاج عیاش
اور متمول تھے - ان مین سے اکثر میرے پرانے رفیق تھے جو سینڈہرسٹ
کے شاہی فوجی کالج مین میرے ہم سبق رہ چکے تھے اونہون نے مجھے
بہت جلد اپنا ہم نوالہ اور ہم پیالہ بنا لیا اور اپنی اوباشیون اور عیاشیون مین
اپنا شریک کرلیا جس کی وجہ سے میرا خرچ میری تنخواہ کی آمدنی سے بہت
بڑہ گیا - مین مقروض ہوگیا اور مجبوراً مجھے بابا جان سے استدعا کرنی پڑی
کہ اس بلا سے مجھے نجات دلائین مین نے نہایت عاجزی اور سماجت سے
عریضہ لکھا جس مین عفو تقصیر چاہنے کے بعد مین نے وعدہ کیا کہ آیندہ اس
قسم کے لہو ولعب سے محترز رہون گا اور حقیقت مین اس عشرت پرستی سے
جس مین مبتلا تھا مین تنگ آگیا تھا اور اس قلیل مدت کی عیاشی مین جو تجربہ مجھے
حاصل ہوا اوس سے مجھے بہت کچھہ نفع پہونچتا - یہہ موقع میرے لئے نہایت
نازک تھا اور مین بیم و رجا کے درمیان کانپ رہا تھا کیونکہ اس وقت میرا ترانا
اور ڈبانا بابا جان کے ہاتھہ مین تھا اونہون نے میرے عریضہ کا جواب نہ دیا
اور مجھہ مین اتنی جرات نہ تہی کہ اون سے دوبدو ہوتا - مین نے پہر اون کو خط لکھا
مگر اس پر بہی کوئی جواب نہ آیا مین قمار بازی مین بہت کچھہ روپیہ ہار چکا تھا اور اس کی
وجہ سے مجھے بہت کچھہ روپیہ قرض لینا پڑا تھا - رچرڈ! ایسا قرض عزت بچانی
کے لئے لیا جاتا ہے اور ضرور ہے کہ قرض خواہ کو خواہ وہ کیسا ہی دولتمند
کیون نہ ہو کامل طور پر ادا کیا جائے خواہ ایسا کرنے مین اپنے نوکرون اور
دوکانداروں کو جل دیکر اون کے محنت سے کمائے ہوئے روپیہ سے
محروم ہی کیون نہ کرنا پڑے - پریشانی کے عالم مین بابا جان کو مین نے
تیسری مرتبہ ایک اور خط لکھا لیکن اس پر بہی اونہون نے التفات نہ کی -

جو سے مین ہارا ہوا اور یہہ جن افسرون کا میرے ذمہ تہا وہ مجہکو بنظر حقارت دیکہنے لگے اور میری حالت از خود رفتگی کے قریب پہونچ گئی۔ اس پر بہی مین نے کچہہ دن اور انتظار کیا اور ایک چوتہا خط باباجان کو لکہا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اونہون نے عزم بالجزم کرلیا تہا کہ اپنی حماقتون کی وجہ سے مین جس مصیبت مین مبتلا تہا اوس کا مجہے مزا چکہا ئین۔ چنانچہ اونہون نے میرے چوتہے خط کا بہی کوئی جواب نہ دیا۔ اس پر مین گہر آیا اور جب اون سے ملنا چاہا تو اونہون نے مجہہ سے ملنے سے انکار کردیا جس کی تمہین بہی خبر ہے۔ اب مین کیا کرسکتا تہا۔ روپیہ میرے پاس نہ تہا جو مین قرضخواہون کو دیتا اور اون کے تقاضے کی یہہ کیفیت تہی کہ کسی وقت چین ہی نہ لینے دیتے تہے۔ اس پر طرہ یہہ کہ میرے ہم چشم افسرون نے مجہپر آوازے کسنے شروع کئے اور سرد مہری سے پیش آنے لگے۔ مین اس کی تاب نہ لاسکا اور اپنا کمیشن بیچ ڈالا۔ باقی کا حال تم کو خود معلوم ہے۔ مین گہر آیا اور باباجان کے قدمون پر گر پڑا مگر اونہون نے مجہے دہتکار دیا رچرڈ! اب تم ہی ازبراے خدا انصاف کرو کہ مین نے کون سا ایسا بڑا جرم کیا تہا۔ کیا میرے باپ کی بے انصافی اور حد درجہ کی سختی میری ان تمام مصیبتون کا باعث نہین ہوئی؟"

رچرڈ۔ (ملائمت سے) "میرا منصب یہہ نہین ہے کہ آپ دونون مین حکم بنون۔"

یوجین "لیکن تمہاری عقل سلیم تمہین کیا بتاتی ہے؟"

رچرڈ۔ بلاشبہ باباجان ہی اس معاملہ کو خوب سمجہتے ہین۔"

یوجین "بڈہون کی راے باوجود اپنے تجربہ اور باوجود لسپنے سن و

وسال کے بسا اوقات غلط ہوا کرتی ہے۔"

رچرڈ۔ "پیارے بہائی۔ مجہے ڈر ہے کہ میرا اس معاملے مین راے زنی کرنا چھوٹا منہہ بڑی بات کا مصداق ہوگا۔ میرا دل اس بات کو بہی نہین چاہتا کہ اپنے باپ سے اختلاف راے کرون یا اون کی دوراندیشی پر معترض ہون اور ساتھہ ہی اس کے میری یہہ بہی دلی خواہش ہے کہ جو باتین آپ کو حق بجانب ثابت کرین اون پر صدق دل سے یقین کرون۔ ایسی حالت مین بجز سکوت کے اور کیا کر سکتا ہون۔"

یوجین (بے صبری سے) "مین پہلے ہی جانتا تہا کہ تم اس معاملے کو نہ سمجہہ سکوگے۔ عجب دل لگی کی بات ہے کہ کسی شخص کو اپنی راے قائم کرنے کی جرأت نہ ہو! تم ایٹن کو گئے اور کورے کے کورے ہی رہے مین تو بہی سمجہے ہوے تہا کہ ایٹن مین بہی اوتنا ہی تجربہ حاصل ہو سکتا ہے جتنا سینڈہرسٹ مین مگر۔ "خود غلط بود انچہ من پنداشتم"

یہہ کہہ کر یوجین کو ایک گونہ اضطراب اور پریشانی لاحق ہوئی کیونکہ گفتگو کا جو پہلو اب چہڑ چکا تہا وہ ایسا نہ تہا کہ باعث انشراح خاطر ہو۔ رچرڈ بہی ملول اور غمگین تہا اور اوس کے منہہ پر خاموشی کی مہر سی لگ گئی۔ اتنے مین آفتاب غروب ہوگیا اور تاریکی بتدریج زیادہ گہری ہوتی چلی۔ دفعتاً یوجین نے اپنے بہائی کا ہاتہہ پکڑا اور کہنے لگا:۔

"رچرڈ! اب مین رخصت ہوتا ہون۔"

رچرڈ۔ (فرط محبت سے) "ناممکن! یہہ نہ ہوگا کہ آپ مجہے اس طرح چھوڑ کر چلے جائین اور بابا جان کو بہی جنہون نے جلدی مین آکر آپ کو ایک سخت کلمہ کہہ دیا ہے جس کی وہ کل ہی بخوشی تلافی کرلین گے داغ مفارقت

دے جائین- دیکھیے مین بمنت آپ سے کہتا ہون کہ آپ اوس گھر کو جہان آپ پیدا ہوے- اور جس مین آپ نے اتنے دن مسرت و راحت سے گذارے خیر باد نہ کہیے- گھر چھوڑکر آپ کا کیا حال ہوگا؟ یہان سے جاکر آپ کیا کرین گے؟ کون سی تجویز آپ کے پیش نظر ہے؟"

یوجین "میری جیب مین چند اشرفیان پڑی ہین اور اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ ان سے بھی کمتر سرمایہ سے لوگون نے بیشمار دولت حاصل کر لی ہے-

رچرڈ- (جلدی سے) "قصون اور افسانون مین تو البتہ یہہ بات دیکھنے مین آئی ہے کہ لوگون نے آسانی سے دولت حاصل کر لی اور ممکن ہے کہ اگلے زمانے مین لوگون کو دفعتاً بہت سا مال و متاع ہاتھہ آگیا ہو لیکن آج کل کے زمانے مین تو اس قسم کے واقعات النادر کالمعدوم کا حکم رکھتے ہین-"

یوجین- (حقارت کے لہجہ مین) "رچرڈ! تم دنیا کا حال کیا جانو- لندن مین ہزارون شخص ایسے ہین جو بلا کسی ظاہری ذریعہ آمدنی کے بڑے مزے سے زندگی بسر کرتے ہین اور بڑے تزک و احتشام سے رہتے ہین- مجھے دنیا کا اتنا تجربہ حاصل ہے کہ یہہ بات سمجھہ لون کہ آخر الامر کامیابی اونہین کو حاصل ہوتی ہے جن کا اثاثہ شروع مین بہت ہی کم ہوتا ہے- خیر جو کچھہ بھی ہو مین جاکر قسمت آزمائی کرتا ہون- مجھہ سے اب ایسے باپ کے سامنے سر اطاعت جھکانا ممکن نہین جس نے میری زندگی کی پہلی ہی منزل مین مجھے برباد کر ڈالا ہے-

رچرڈ- (دلی جوش سے) "خدا آپ کے ارادون کو کامیاب کرے اور جس دولت کے آپ متمنی ہین اوس سے آپ کا جیب و دامان بھر دے-

لیکن مین آخری مرتبہ پہر آپ سے التجا کرتا ہون کہ اپنے اس قصد کو جو تعجیل کا نتیجہ ہے عمل مین لانے سے احتراز کرین - میرے جان سے پیارے بہائی آپ رہ جائیے - اور مجہے اکیلا نہ چہوڑتے جائیے "

یوجین - (تپائی سے اوٹہہ کر نہایت شد و مد کے ساتہہ) "رچرڈ ! انسانی ترغیب کی زبردست سے زبردست طاقت بہی مجہے اپنے موجودہ عزم کے ترک کر دینے پر آمادہ نہین کر سکتی - اب بہت دیر ہو گئی ہے اور میری روانگی کا وقت آپہونچا ہے - پیاری رچرڈ اب جو کچہہ مجہے کہنا ہے اوسی کان لگا کر سنو"

رچرڈ (سسکیان بہر کر) "کہئیے کہئیے ؟"

یوجین - (اپنے بہائی کے اس غیر معمولی رنج سے کسی قدر متاثر ہو کر) اس قدر غمگین مت ہو - میری حالت اگرچہ اس وقت ناقابل اطمینان ہے مگر ممکن ہے کہ اوس کا انجام بخیر ہو -

(کام اچہا ہے وہ جس کا کہ مآل اچہا ہے)

مین نے قصد کر لیا ہے کہ اپنے باپ کے گہر مین پہر قدم نہ رکہون گا اب تم وہان جاؤ اور میرے کاغذات اور ضروری چیز بست سب مجہے لا دو -

رچرڈ - "اور آپ اس جگہہ سے میری واپسی تک چلے تو نہین جائین گے ؟"

یوجین "مین صدق دل سے اس کا وعدہ کرتا ہون کہ نجاؤن گا مگر ٹہہرو تم بہی مجہہ سے سچا وعدہ کرو کہ تم بابا جان سے نہین ملو گے اور مجہہ مین اور ان مین مصالحت کی کسی طرح سے کوشش نہ کرو گے" یہہ دیکہہ کر کہ رچرڈ کچہہ کہنا چاہتا ہے "اس مین بحث کو دخل نہین - تم اپنی دلیلین پیش نکرو بلکہ مجہہ سے وعدہ کرو"

رچرڈ - (اندوہگین آواز مین) "مین وعدہ کرتا ہون - مجہہ سے جو چاہیئے اقرار لے لیجئے"

یہہ کہہ کر اور محبت سے اپنے بہائی سے ہم آغوش ہوکر وہ پہاڑی سے اوترا اور جلد جلد مکان کی طرف روانہ ہوا کبہی کبہی وہ مڑکر دیکہتا بہی جاتا تہا کہ یوجین جس کی شکل ساعت بساعت بڑہنے والی تاریکی مین دہندلی سی نظر آرہی تہی دونون درختون کے درمیان سے چلا تو نہین گیا۔

رچرڈ مکان مین داخل ہوا اور دبے پانون اوس خوابگاہ مین گیا جہان اوس کا بہائی عام طور پر مکان مین موجود ہونے کی حالت مین سویا کرتا تہا۔ یوجین نے جو چند چیزین لانے کے لئے اوس سے کہا تہا اون کے جمع کرنے کے حسرت افزا کام من وہ مصروف ہوا اور آنسو اوس کے رخساروں پر ٹپ ٹپ گرنے لگے۔ ایک دفعہ اوس کے دل مین بے اختیار یہہ بات آئی کہ جلدی سے باپ کے پاس جائے اور اوس سے یوجین کی روانگی کے ملتوی کرنے کے لئے کہے مگر پہر اوسے اپنا اقرار صالح یاد آگیا جس کے توڑنے کی اوسے جرأت نہ ہوسکی۔ بلاشبہ وشک اوس کا یہہ فعل غایت درجہ کی راست پسندی پر مبنی تہا جسے اس صورت مین بوجہ افراط کے باطل قرار دیا جاسکتا تہا لیکن پہر بہی یہہ وہ اصول تہا جس سے اس لڑکے کے تمام افعال منضبط تہے باوجودیکہ اوسے اپنے بہائی سے حد درجہ کی محبت تہی اور اوس کے چلے جانے کا اوسے بے انتہا صدمہ تہا پہر بہی اوس سے یہہ نہ ہوسکتا تہا کہ وعدہ خلاف بنے اور اپنے باپ سے جاکر اس ماجرے کو بیان کردے جس سے غالباً اس مصیبت کا خوف رفع ہوجاتا

رچرڈ کی راست بازی اور حق پسندی ہر موقع پر تمام خواہشات اور جذبات پر غالب آجاتی تہی اور اپنے بہائی کی فطرت کے اس خاصے کا یوجین کو پورا علم تہا۔ رچرڈ اون چیزون کا جو اوس نے منتخب کی تہین ایک

چھوٹا پلندا باندھ چکا تہا اور اپنے بہائی کے پاس واپس جانے کے قصد سے کمرے سے نکلنے ہی کو تہا کہ برآمدے مین اوسے کسی کے پانون کی چاپ دفعتاً سنائی دی۔

یہہ چونکا دینے والی آواز جس نے اوسے گہبراہٹ مین ڈال دیا تہا بمشکل فرو ہونے پائی تہی کہ دروازہ آہستہ سے کہلا اور خانساماں اندر داخل ہوا۔

اس شخص کی عمر کوئی پچاس سال کی ہوگی۔ اوس کے چہرے کا رنگ دانہ انار کی طرح سرخ تہا ناک کسی قدر چپٹی تہی۔ آنکہین چہوٹی چہوٹی اور روشن تہین۔ بال سکٹے ہوے تہے اور اون مین کسی قدر سپیدی آگئی تہی گل مچہے اوس کے سفید گلوبند سے ایک انچہ اوپر تہے۔ قد اوس کا پانچ فٹ سات انچہ ہوگا اور وہ ایک خاص انداز سے کتر اکر تیزی کے ساتہہ چلتا تہا جو نعمت خانے سے باورچیخانے تک آنے جانے کی بست و پنج سالہ مشق کا نتیجہ تہا۔ بڑا نیک دل اور صاف باطن تہا اور مزے مزے کی باتین کرتا تہا لیکن اپنے سے ادنی درجہ والون کے سامنے مارے مشیخت اور خودنمائی کے تنا جاتا تہا بڑے بڑے ثقیل لفظون کے غلط طور پر استعمال کرنے مین اوسے ایک خاص ملکہ حاصل تہا اور چونکہ اپنے قول کے مطابق وہ اپنا آپ شاگرد تہا لہذا مقام تعجب نہین کہ گاہ بیگاہ وہ ان ثقیل الفاظ کو ایک ایسے تلفظ اور مفہوم کی وساطت سے ادا کرتا تہا جو صحت و درستی کے ضوابط رائج الوقت کے منافی تہے۔ اوس کے لباس پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا تہا کہ اوس کے گلوبند کی سفیدی اوس کے قمیص کی سپچپے وار جہالر اوسکی مرزئی کی زیبایش۔ لوس کی نیکر باکر کی تراش خراش۔

اوس کی سیاہ ریشمی جرابون کی نفاست اور اوس کے چمکدار بوٹ کی صفائی اپنی آپ ہی نظیر تھی۔

غرضکہ خانساماں صاحب اپنے خاص انداز کی چال کے ساتھہ بائین بغل مین ایک سفید تولیا دابے ہوئے خراماں کمرے مین داخل ہوئے اور کہنے لگے۔

"میان سب مجھے بھی تو بتائیے یہہ کیا معاملہ ہے؟"

رچرڈ "کچھہ بھی نہین ہے۔ وٹنگھم تم نیچے جاؤ شاید باباجان کو کوئی کام ہو اور تمہاری ضرورت پڑے۔"

خانساماں - (ایک کرسی پر جو اوس میز کے قریب پڑی تھی جس پر رچرڈ نے بلند اتیار کر کے رکھا تھا بیٹھہ کر) "سرکار کو اگر کوئی ضرورت ہوگی تو اون کے حکم کی ٹام تعلیم کرے گا۔ مگر قمیصون اور رُمالون کی یہہ پوٹلی جو سامنے رکھی ہے اوس کا کیا مطلب ہے؟

رچرڈ "وٹنگھم از براے خدا مجھہ سے سوال مت پوچھو مین اس وقت جلدی مین ہون۔ اور ــــ"

خانساماں - (متانت اور سنجیدگی کی راہ سے اپنا سر ہلا کر) میان مجھے ڈر ہے کہ کوئی بڑی غیر آمولی بات واقع ہونے والی ہے۔ آج کے دن جو جو باتین پیش آئی ہین مجھے وہ سب مالوم ہین" (اپنی ران پر ہاتھہ مار کر) "ہان مین اب سمجھا آپ کے بھائی قتا اتالیق کرنا چاہتے ہین"

رچرڈ "کیا کرنا چاہتے ہین؟"

خانساماں "کیا آپ کی سمجھہ مین یہہ فقرہ نہین آیا۔ اچھا تو یون ہی کہ وہ ہمین شہر بادر کہتے ہین مگر رچرڈ میان ایسا ہرگز نہ ہونے پائے گا۔

رچرڈ ۔ "وٹنگہم ۔"

خانساماں ۔ "میاں آپ میری باتوں پختہ جیسی کیوں کرتے ہیں یہی باتیں اول اول آپ نے ہی بولنی سکھی تہیں میاں دیکھیے مجھے بات کرنے کا پورا حق حاصل ہے ۔ آپ دونوں کو میں نے گود یوں کھلایا ہے اور آپ دونوں سے مجھکو محبت بھی ہے ۔ جب آپ ننھے سے تھے تو کون تھا جس نے آپ کی پرورش اور نگہداشت کی ۔ اور ۔"

رچرڈ "اچھے وٹنگہم مجھے یہہ سب معلوم ہے ۔ اور ۔"

اس کے بعد کچھہ دیر تک سکوت رہا اور رچرڈ اور خانساماں دونوں اپنے اپنے دلوں میں کچھہ سوچتے رہے ۔ آخر کار خانساماں نے کہا "مجھے آپ کے راز کے دریافت کرنے کی استمنا نہیں ہے مگر جب مجھے یہہ خیال ہوتا ہے کہ آپ نے اور یوجین میاں نے بڈہے وٹنگہم کو اپنا بھید بتانا مناسب نہ سمجھا تو میرے دل کو صدما ہوتا ہے رچرڈ میاں یہہ دیکھو اس جگہہ اس سینے میں یہہ چوٹ رکھی ہوئی ہے" یہہ کہہ کر بیچارے کہن سال خانساماں نے اپنے سینے پر زور سے ایک دوہتڑ رسید کیا ۔

رچرڈ ۔ "وٹنگہم ۔ اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں تم میری واپسی تک یہیں رہو ۔ سنتے ہو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں ؟"

خانساماں ۔ "ہاں میاں میں نے سُنا مگر جو کچھہ آپ کا اشراد ہے اوس کی تعلیم اس وقت تو کرنے کا میں ہوادار نہیں ہو سکتا ۔"

رچرڈ ۔ "وٹنگہم تم نے کیا کہا ؟"

خانساماں ۔ "میاں میں بھی آپ کے ساتہہ چلوں گا ۔"

رچرڈ - (یک بیک یہہ سوچ کر کہ اوس کے بہائی نے اس قسم کی مداخلت کے متعلق اوسے متنبہ نہین کیا تہا) "اچہا چلو اور خدا کرے کہ اس سے کوئی نیک نتیجہ نکلے"

خانساماں - (اطمینان سے مسکرا کر) "اب مین سمجہا کہ حقیقت مین آپ کو میری ابتہاج سے ہے" - رچرڈ اب کمرے سے نکل کر آگے آگے ہو لیا اور خانساماں نہایت تمکنت سے اوس کے پیچہے پیچہے روانہ ہوا سیڑہیون سے اوتر کر اونہون نے باغ کو طے کیا اور اوس پگڈنڈی پر پہونچے جو پہاڑی کی چوٹی کی طرف جاتی تہی"

خانساماں - (استفسار کے لہجے مین) "شاید ہماری منزل مقصود دو درخت ہین"

رچرڈ "ہان وہ وہین ہین - لیکن اوس زمانے کی یاد بہی جب کہ ہم نے ان پودون کو بویا تہا اونہین اپنے پر خطر عزم سے کے ترک کرنے پر آمادہ نہین کر سکی"

خانساماں (آپ ہی آپ بآواز بلند) "افسوس اوس کا دل رچرڈ میان کا سا صاف نہین - یہہ دونون لڑکے شکل صورت مین اس قدر ملتے جلتے ہین - دونون طویل القامت ہین - دونون کے بال سیاہ ہین - دونون کی آنکہین چمکدار اور رسیلی ہین - دونون کے جسم مین انتساب پایا جاتا ہے دونون کا قد تیر کی طرح سیدہا ہے مگر طبیعتین تو دیکہو کس درجہ متناقض ہین -

رچرڈ اور خانساماں اب پہاڑ کی چوٹی پر پہونچ گئے - توجین تپائی پر بیٹہا ہوا کسی فکر مین مستغرق تہا اور ایسا محو ہو رہا تہا کہ جب اوس کا بہائی اور وفادار بڈہا خانساماں اوس کے سامنے آکر کہڑے ہو گئے تب کہین وہ

اس محویت کی نیند سے بیدار ہوا۔ اور خانساماں کو پہچانتے ہی پکارا۔
"ایٔن کیا تم ہو وٹنگہم۔ رچرڈ سے مجھے خیال نہ تہا کہ تم ایسا کروگے"

خانساماں "میان اس مین آپ کے بہائی بالکل قصور وار نہین
مین ایسا واقف نہ تہا کہ جو کچھہ پیش آیا ہے اوسے اپنی دوربین سے سمجھہ جاتا"۔

یوجین "اچھے وٹنگہم مین جانتا ہون کہ آپ باباجان کے وفادار
ملازم ہین اور آپ کو ہم دونون سے بہت محبت ہے پس مہربانی کر کے
اس وجہ سے اس معاملہ مین دخل نہ دیجے"

خانساماں (یوجین کے طرز خطاب سے متعجب ہو کر اور آنکھون
مین آنسو بہر لا کر) "میان یہہ آپ نے کیا فرمایا کہ مین مخاولت نہ کرون"

یوجین "مین نے عزم بالجزم کر لیا ہے۔ کوئی ترغیب میرے فیصلہ
کو منسوخ نہین کر سکتی۔ مین اپنا آپ آقا ہون۔ میرے باپ کے طرز عمل نے
مجھے اوس تمام تعظیم و تکریم کی قید سے آزاد کر دیا ہے جو بیٹے پر اپنے باپ کے
حق مین لازم ہے۔ رچرڈ۔ تم میری چیزین لے آئے؟ آؤ اب
رخصت ہولین"

رچرڈ "میرے جان سے پیارے بہائی۔"

خانساماں "میان۔"

رچرڈ "آپ کہان جاتے ہین"

یوجین "مین اوس سڑک پر جاتا ہون جو ناموری اور منصب وجاہ کی
طرف جاتی ہے"

رچرڈ۔ (افسردگی کے لہجہ مین) "افسوس شاید آپ کو آگے چل کر
یہہ بات معلوم ہوگی کہ اس دنیا مین جاہ و مکنت کے حصول کے ذرائع اس

افراط کے ساتھہ موجود نہین ہین جیسا کہ آپ کا خیال ہے"

یوجین (بے صبری سے) "یہہ تمام عذرات اور دلائل لاطائل ہین - چلو اب رخصت ہولین" (ذرا دیر ٹھیر کر اور کچھہ سوچ کر) "مگر ایک بات اوس لو - تمہین میری کامیابی کے امکان کی نسبت شک ہے - حالانکہ مجھے اس کی نسبت پورا بھروسہ ہے - اب تم اوس باپ کے ظل حمایت مین جس کی دانشمندی پر تم اس قدر بھروسے بیٹھے ہو اپنی زندگی بسر کرو - مین اپنی زندگی خود اپنے بل بوتے پر بسر کرون گا - آج ۱۰ اجولائی ۱۸۶۸ء ہے آج سے بارہ سال بعد یعنی ۱۰ اجولائی ۱۸۸۰ء کو ہم اسی مقام پر انہین دونون درختون کے درمیان بشرطیکہ یہہ اوس وقت تک موجود ہون آپس مین ملین گے - یہہ وعدہ یاد رکھو - اوس وقت ہم ایک دوسرے کے ساتھہ اپنی اپنی کامیابی کا مقابلہ کرین گے"

یہہ بات کہتے ہی یوجین جلدی سے اپنے بھائی سے ہم آغوش ہوا جس نے اوسے روکنے کی ہزار کوشش کی مگر بے سود - اس کے بعد بڈھے خانسامان سے جو اس وقت بچہ کی طرح ہچکیان لے لے کر رو رہا تھا - ہاتھہ ملا کر عاق شدہ بیٹے نے اپنا بقچہ اوٹھایا اور جلد جلد اس مقام سے روانہ ہوا - پہاڑی سے مکان کی سمت مین عظیم الشان پایہ تخت کو اپنی منزل مقصود قرار دیئے ہوئے اوس سرعت سے اوترا کہ قبل اس کے کہ اوس کا بھائی یا ڈنگھم اوس کے تعاقب کرنے کا خیال بھی دل مین لا سکین وہ اون کی نظرون سے غائب ہو گیا -

یہہ دونون کچھہ دیر تک بلا بات چیت کئے پہاڑی کی چوٹی پر مضطربانہ کھڑے رہے اور اوس کے بعد بدستور اوسی خاموشی کے ساتھہ آہستہ

آہستہ مکان کی طرف لوٹے۔

پانچوان باب

محبان بادہ پیما

چار سال گذر گئے۔

اس عرصے مین گہر سے نکلے ہوئے بیٹے کی کوئی خبر ناشاد باپ اور افسردہ دل بہائی کو نہ پہونچی۔ باپ نے اوس کی سراغ رسانی کے متعلق جو پیہم کوششین کین وہ سب رائگان ثابت ہوئین۔ اوس نے اس مقصد کے حصول کے لئے بے دریغ روپیہ خرچ کیا مگر بے سود۔ اوس نے انگلستان کے تمام بڑے بڑے صنعتی شہرون اور یورپ کے بڑے بڑے پایہ تختون مین اپنے بیٹے کی تلاش کے لئے جیسے وہ بخوشی اپنے گوشہ جگر مین دو بار جگہہ دیتا قاصد روانہ کئے۔ مگر بے فائدہ جس کنج گمنامی مین اوس کا بیٹا جا چہپا تہا اوس کی جستجو مین اوس نے دنیا چہان ماری مگر گم گشتہ کا سراغ نہ ملنے والا تہا نہ ملا۔

آخر کار چار سال کی مدت کے منقضی ہو جانے کے بعد دل شکستگی کے رنج سے گہل گہل کر وہ مرگیا۔ اپنی موت سے کچہہ دن پہلے اوس نے اپنے دوسرے بیٹے کے حق مین جو اوس کے پاس رہ گیا تہا ایک وصیت نامہ مرتب کیا۔ اس بیٹے کا ولی اوس نے ایک شخص مسٹر مانز و نامی کو مقرر کیا جو لندن کا ایک متمول سوداگر اور اوس کا قدیم اور سچا دوست تہا۔

اس طرح سے اونیس سال کی عمر مین رچرڈ اپنی حرکات و سکنات کا

خود مالک بن گیا اور ایک معتد بہ رقم کو اوس نے اپنی موجودہ ضروریات کا کفیل پایا اور دو سال کے بعد اوسے ایک بہت بڑے ترکہ کے ملنے کی امید تھی۔ مسٹر مانرو کو اس نوجوان کی مال اندیشی اور تدین اور مستقل مزاجی پر کامل بھروسا تھا۔ لہذا اوس نے اوسے اپنے ہی قدیم خاندانی مکان مین رہنے کی اجازت دی اور اوس کی ذات اور اوس کے مشاغل سے جس قدر کم ممکن تھا تعرض کیا۔

خاندان مارکہم کا قدیم مکان ایک وسیع اور فراخ عمارت تھی لیکن دیکھنے والے کو اوس کی وضع وقطع مین ایک طرح کا بھداپن محسوس ہوتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس مکان پر گویا اُداسی چھا رہی ہے۔ اس اُداسی کو اون سالخوردہ اور گنجان درختون نے جو عمارت کے چارون طرف اپنا گھنا سایہ ڈالے ہوے تھے دوبالا کر دیا تھا۔ مکان سے جو زمین متعلق تھی اوس کا رقبہ اگرچہ زیادہ نہ تھا مگر اوسے سبزہ و گل سے مزین کرنے مین مذاق سلیم سے کام لیا گیا تھا۔ اور جس علاقہ کا مالک رچرڈ مارکہم تھا اوس مین وہ سبز پہاڑی بھی واقع تھی جس کی چوٹی پر زیتون کے دو درخت لگے ہوے تھے۔ اس پہاڑی کی چوٹی پر سے پایہ تخت لندن (وہ پایہ تخت جس کے ایک دل مین ہزار سودا تھا جس کے سینے مین متضاد جذبات۔ متخالف اغراض اور متناقض کیفیات کا حشر برپا تھا) اپنی عظیم الشان پہنائی کا دامن پھیلاے نظر آتا تھا۔

اگر نہایت تفصیل و وضاحت سے ورق کے ورق سیاہ کیے جائین تو شاید دونون بھائیون کی طبائع اور خصوصیات کا اس قدر صحیح تصور ناظرین کے ذہن مین نہین پیدا کیا جا سکتا جیسا کہ اون کی اوس گفتگو اور

طرز عمل سے ظاہر ہو چکا ہے جس کا ذکر ہم نے گذشتہ باب مین کیا ہے۔ یوجین نفسانیت اور خود پرستی کی تصویر تہا۔ رچرڈ صاف باطنی اور فیاضی مجسم تہا۔ یوجین مکاری چالاکی اور فتنہ پردازی مین طاق تہا۔ رچرڈ کی راست بازی اس حد تک بڑہی ہوئی تہی کہ بوجہ افراط صواب خطا نظر آنے لگا تہا۔

اس وقت ہمین یوجین سے بحث نہین ہے ہماری داستان کا مقصود اصلی اس وقت رچرڈ مارکہم کے سوانح ہین۔

اس نوجوان کی طبیعت مین خلوت پسندی پائی جاتی تہی لیکن یہہ نہین کہا جا سکتا تہا کہ اوسے اپنے ابنائے جنس سے منافرت ہے یا وہ فطری طور پر اداس واقع ہوا ہے۔ اوس کی طبیعت کا یہہ خاصہ اوس کے اکثر مکان پر رہنے کا نتیجہ تہا علمی مشاغل سے اوسے بغایت اُنس تہا۔ اور بارہا ایسا ہوتا تہا کہ اوس نے اپنے کتب خانے مین علمی اور نظری مضامین کی کتابون کے مطالعے مین کئی کئی گہنٹے گذار دیئے۔ جب وہ ہوا خوری اور ورزش کے خیال سے باہر نکلتا تہا تو بجائے اس کے کہ اپنے اولیلین کرتے ہوئے گہوڑے کو لندن کے مغربی حصے مین دولت اور طمطراق ظاہری کے بیچون بیچ آتے جاتے کی نظرون کا آماجگاہ بنائے خود اپنے ہی مکان کے اطراف کے کہیتون مین پیادہ پا ایک لمبا سا چکر لگا لیا کرتا تہا۔

با این ہمہ ماہ اگست ۱۸۳۵ء مین ایک دلکشا سہپہر کو رچرڈ کی صورت ہائڈ پارک کے متر گشت کرنے والون مین نظر آئی۔ وہ پا پیادہ تہا اور سیاہ ماتمی لباس پہنے ہوئے تہا لیکن اوس کا دل فریب چہرہ۔ اوس کا تناسب

جسم اور اوس کی شریفانہ اور تصنع سے عاری وضع ایسی نہ تھی کہ گذرنے والون کو اپنی طرف متوجہ نہ کرے -

پارلیمنٹ کا اجلاس ہفتہ عشرہ پہلے ختم ہو چکا تہا اور اہل لندن اس وقت شہر مین موجود نہ تہے مگر پہر بہی یہہ ظاہر تہا کہ اگر تمام لندن والے نہین تو کم از کم ایک معتد بہ تعداد تو ضرور پایہ تخت مین موجود تہی کیونکہ بہت سی رفیع الشان گاڑیان سڑک پر چل رہی تہین اور صحن چمن مین جا بجا پُر تکلف لباس پہنے ہوے عورتین اور مرد پہر رہے تہے اور اکثر وضیع و شریف اکیلے باغ کی سیر کر رہے تہے جو گاڑیان گذرتی تہین اون مین سے اکثر مد بہری آنکہین تہوڑی دیر کے لیئے رچرڈ کی طرف متوجہ ہو جاتی تہین اور انہین گاڑیون مین ایسی دلربایان کرشمہ سنج بہی موجود تہین جن کے سینون مین اوس دل خوش کن اختلاف کی وجہ سے ولولہ خیز جذبات کا ایک طوفان برپا ہو رہا تہا جو رچرڈ کی اوٹہتی جوانی - جوش شباب بلند بالا قامت روشن و تابناک چہرے اور اون کے اپنے سال خوردہ نحیف و منحنی طفلانہ منش خاندون مین پایا جاتا تہا جن کی دولت نے اون کے جسم پر قابو پالیا تہا مگر جو اون کے دل تک نہ پہونچ سکے تہے -

رچرڈ جو چلتے چلتے تہک گیا تہا ایک تپائی پر بیٹہہ گیا - اور دلچسپی سے اوس میلے کو دیکہنے لگا - وہ اس نظارے مین مصروف تہا کہ دفعتاً ایک اجنبی آیا اور صاحب سلامت کر کے اوس کے پاس بیٹہہ گیا اور ادہر ادہر کی باتین کرنے لگا -

یہہ شخص کوئی بتیس سال کی عمر کا تہا - اوس کا لباس خوش وضع اوس کے اطوار پسندیدہ اور اوس کی شکل صورت دل مین گہر کرنے والی تہی - شرافت

اس ظاہری خول کے اندر رچرڈ مارکہم سے زیادہ تیز نگاہ والا شخص اس اجنبی کی رفتار و گفتار مین ایک خاص انداز کا شہدپن اور ایک نرالے طرز کی بے باکی معلوم کر لیتا جو جہلا یا نا تجربہ کار اشخاص پر عمدہ اثر ڈالے بغیر نہ رہ سکتی تہی مگر جس سے ایک جہاندیدہ شخص کے وثوق اور اعتماد پر ہرگز اثر نہ پڑتا لیکن رچرڈ نے اپنے بے ساختہ پن اور صاف باطنی کی وجہ سے اجنبی کی بات کا بلا تامل اس لہجہ مین جواب دیا کہ اوسے مکالمہ قائم رکہنے کا حوصلہ ہوگیا۔

اجنبی۔ (ایک شخص کو دیکہہ کر جو گہوڑے پر سوار جا رہا تہا) معلوم ہوتا ہے کہ کاونٹ صاحب اب پہر باہر نکلے ہین۔ ان بچارے کی حالت بہی قابل رحم ہے۔ آنکہہ مچولی کہیلتے کہیلتے انہین ایک مدت ہوگئی ہے۔

رچرڈ۔ خوب! یہہ کون ہے؟

اجنبی۔ (سوار کی جانب سے نظر ہٹا کر اور مارکہم کے چہرے پر تعجب اور دلچسپی سے نگاہ جما کر) جناب معلوم ہوتا ہے کہ آپ لندن مین بالکل نووارد ہین۔

رچرڈ۔ "تقریباً نووارد ہی ہون اگرچہ مین نے اپنی تمام عمر اس کے قرب ہی مین گذاری ہے"

یہہ کہہ کر رچرڈ نے اپنی قدرتی صاف دلی سے اپنے نئے واقف کو اپنے تمام حالات از ابتدا تا انتہا سنا دئے۔ اگرچہ رچرڈ کی داستان زیادہ بسیط نہ تہی پہر بہی اجنبی کو معلوم ہوگیا کہ یہہ نوجوان کون ہے۔ اوس کے حالات کیا ہین اور اوس کی موجودہ اور آیندہ زندگی کے ذرائع کیا ہین۔ غرضکہ رچرڈ کے حالات سن کر اجنبی نے کہا:۔

"تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ دنیا دیکہنا چاہتے ہین"

رچیرڈ" جی ہان آپ کا خیال صحیح ہے - مین نے کتابون کے ذریعہ سے دنیا کی بہت سیر کرلی ہے اور اب چاہتا ہون کہ کچھہ اپنی آنکھون دیکھون اور کانون سنون"

اجنبی" آپ یہہ تو جانتے ہی ہین کہ تجربہ سے بہتر اور کوئی بات نہین

رچیرڈ" آپ کا فرمانا صحیح ہے مگر میری راے مین تجربہ کی ضرورت اوس آدمی کو پڑتی ہے جو دولت کمانا چاہتا ہے مگر جس کے پاس دولت موجود ہو اوس کو اس کی کیا ضرورت ہے"

اجنبی" بجا ارشاد ہوا - مگر دولت کا قائم رکھنا دولت حاصل کرنے سے بسا اوقات زیادہ مشکل ہوا کرتا ہے"

رچیرڈ" یہہ کیسے ؟ اگر مین اپنا روپیہ جوکھون مین نہ ڈالون تو پہر کیون نقصان ہونے لگا"

اجنبی" آپ نہ ڈالینگے تو دوسرے ڈالین گے"

رچیرڈ" مین حقیقت مین آپ کا مفہوم نہین سمجھہ سکا - چونکہ مین اپنے ذرائع آمدنی کے بڑہانے کا متمنی نہین ہون اس لیئے کہ میرے پاس کافی روپیہ موجود ہے لہذا مین نہ تو خود اپنا روپیہ جوکھون مین ڈالون گا اور نہ دوسرون کو اپنی طرف سے ایسا کرنے کی اجازت دون گا اور اس طرح جو کچھہ میرے پاس موجود ہے اوس کے ضائع ہونے کی نوبت ہی نہ آنے گی"

اجنبی نے مارکھم کو کچھہ دیر تک تشکیانہ انداز سے دیکھا اور اوس کے بعد اوس کے چہرہ پر ایک طرح کا حقارت آمیز تبسم ظاہر ہوا - اور پہر اوس نے کہا " آپ کہیلتے تو کبھی نہین ؟"

رچیرڈ - کیا کہیل ؟"

اجنبی "میری غرض یہہ ہے کہ آپ شرط لگا کر تاش کبہی نہین کہیلے؟"

رچرڈ "کبہی نہین"

اجنبی "آپ نے بہت ہی بجا کیا - تاش کبہی نہ کہیلیے البتہ یہہ دوسری صورت ہے کہ آپ اپنے دوستون باعزت دار آدمیون کے ساتہہ گاہے ماہے ایک دو بازی شرط لگا کر کہیل لیا کرین - لیکن اگر آپ تکلیف فرما کر میری گاڑی مین جو حاضر ہے سوار ہوں اور مجہے اجازت دین کہ مین آپ کو ایک چکر پہر الاؤن تو میری عزت افزائی کا باعث ہوگا"

یہہ کہہ کر اجنبی نے ایک نہایت خوبصورت فٹن کی طرف جس مین دو شاندار گہوڑے جتے ہوئے تہے اشارہ کیا - یہہ گاڑی کچہہ فاصلے پر کہڑی تہی اور ایک چست و چالاک کوچبان نیلی وردی پہنے جس پر روپہلی لیس ٹکی ہوئی تہی پائدان کے پاس کہڑا ہوا تہا -

اس وقت رچرڈ نے اجنبی سے پوچہا "جن صاحب نے میرے حال پر اس قدر عنایت اور توجہ مبذول فرمائی ہے اگر مجہے اون کا اسم گرامی معلوم ہو تو میری عزت افزائی کا باعث ہو"

اجنبی "جناب والا مجہے اپنے قصور کا اعتراف ہے آپ کا اپنے سب حالات صاف صاف بیان فرما کر مجہے اپنے اعتبار کا شرف بخشنا اور میرا اپنی ذات کے متعلق اوس کے جواب مین ساکت رہنا ایک ایسی خطا ہے جس کی معافی مین آپ سے صدق دل سے چاہتا ہون - اس کے علاوہ جیسا کہ آپ پر بخوبی روشن ہے عزت دار آدمیون مین (اس لفظ پر جس سے بسا اوقات قمار باز مراد ہوتی ہے زور دیکر) اس قسم کے روابط لازمات سے ہین - مین اوس بے تکلفی کے نے

طرز کو جو کسی پایدار بنیاد پر قائم نہین ہوتا اور جس کا رواج کل لندن مین اس قدر عام ہو رہا ہے پسند نہین کرتا۔ مثلاً روزمرہ یہہ بات ہمارے دیکھنے مین آتی ہے کہ دو بھلے مانس ایک دوسرے سے بانڈ اسٹرٹ پر یا برلنگٹن آرکیڈ مین ملتے ہین اور محض رسمی طور سے باہم یون گفتگو کرتے ہین :-

"اخاہ آپ ہین۔ مزاج عالی"

اس کے جواب مین دوسرا کہتا ہے :-

"مشفقی آپ تو خیریت سے ہین۔ لیکن بہائی معاف کرنا۔ اس کم بخت حافظے کا ستیاناس ہو۔ مین آپ کا نام بھول گیا"

(مسکرا کر) "لیکن میرا یہہ شیوہ نہین ہے۔ یہہ لیجئے میرا کارڈ۔ لندن مین میرا قیام لانگس ہوٹل مین ہے۔ اور جب باہر جاتا ہون تو برکشائر مین رہتا ہون اور کبھی شکار کھیلنا چاہتا ہون تو اسکاٹ لینڈ چلا جایا کرتا ہون کہ وہان بھی میری جاگیر ہے۔ ان مقامات مین سے جہان بہی آپ تشریف لائین مین بخوشی تمام آپ کی ملاقات کا شرف حاصل کرون گا"

رچرڈ نے جسے اپنے نئے دوست کی صاف باطنی اور خوش خلقی بہت پسند آئی تہی اور جو اوس کی خوش بیانی سے بہت محظوظ ہوا تہا اوس کی عنایت آمیز دعوت کا مناسب الفاظ مین شکریہ ادا کیا اور جو کارڈ اوس کے ہاتہہ مین تہا اوسے کن انکھیون سے دیکھہ کر معلوم کیا کہ اوس کا مخاطب آنریبل آرتہر چیپر تہا۔

جب دونون مل کر فنٹن کی طرف جا رہے تہے تو ایک ادھیڑ عمر کا جنٹلمین جس کا لباس نہایت پر تکلف تہا اور جس کے اطوار خاص طور سے

پسندیدہ تہے بڑہ کر مسٹر چیسٹر سے یون ہم کلام ہوا :-

"اس زمانے مین جبکہ لندن بالکل خالی ہے اور مین مجبور ہون کہ مین کیون یہان نظر آتا ہون۔ تعجب ہے کہ آپ سے ملاقات ہو گیی یہہ ہمارے اور آپ کے دوست ڈیوک نے تو مجہے یقین دلایا تہا کہ آپ اٹلی چلے گئے ہین۔"

مسٹر چیسٹر۔ "اون کی تو ہمیشہ سے استہزا کی عادت ہے ہمیشہ میرے ساتہہ کوئی نہ کوئی دل لگی کر بیٹہتے ہین کہ جس کا خمیازہ سب مجہے مدت العمر کہینچنا پڑے۔ اون کی اسی عادت کی وجہ سے ایک دفعہ ایک نہایت حسینہ جمیلہ لڑکی نے خودکشی کر لی۔ سب مجہے اگر تمام عمر مین کسی سے عشق ہوا ہے تو اوسی دلربا سے۔ ان حضرت نے ایک دن آکر اوس جان جان سے کہدیا کہ مین جہاز پر سوار ہو کر امریکہ چلا گیا ہون۔ ہائے کچہہ نہ پوچہو کہ اس کا کیا اثر ہوا۔ وہ سیدہی اپنے کمرے کو گئی۔ اور ۔۔"

رچرڈ۔ (تحیر آمیز استفسار کے ساتہہ مسٹر چیسٹر کے آخری لفظ کو دوہرا کر) اور؟

مسٹر چیسٹر۔ (ایک لمحے کے لئے اپنا سر ایک طرف کو پہیر کر اور رومال سے اپنی آنکہین ڈہک کر) "زہر کہا لیا۔"

رچرڈ۔ "عیاذاً باللہ!"

مسٹر چیسٹر۔ "مین اپنا دکہڑا آپ کے آگے رو کر آپ کے دل کو ناحق کیون صدمہ پہونچاؤن (ایک اودہیڑ عمر کے شخص کی طرف مخاطب ہو کر) سر روپرٹ! آپ سے ملئے۔ آپ میرے دوست مسٹر رچرڈ مارکہم ہین۔" (رچرڈ سے روے خطاب کر کے) اور آپ میرے عنایت فرما سر روپرٹ ہاربرو ہین۔"

اس پر دونون جنٹلمینون نے اپنا اپنا سر خم کیا اور تعارف کی رسم پوری ہوئی

سر رویرٹ "آپ کا کدہر کا قصد ہے؟"

مسٹر چیسٹر:- ہمارا ارادہ تہا کہ گاڑی پر سوار ہو کر ایک گہنٹہ کے لئے ہوا خوری کر آئین اور اوس کے بعد مین نے دل مین سوچ لیا تہا کہ اپنے دوست مسٹر مارکہم سے استدعا کرون کہ وہ لانگس ہوٹل مین تناول ماحضر سے میری عزت افزائی فرمائین- سر رویرٹ اگر آپ ہی ہمارے ساتہہ شریک ہون تو زہے قسمت"

سر رویرٹ:- "مین نہایت خوشی سے آپ کا شریک صحبت ہوتا مگر مین پہلے ہی ڈیوک سے وعدہ کر چکا ہون کہ مین اون سے ٹیٹرسال مین ملون گا اور اوس کے بعد ٹ اینا مجہہ سے حتمی اقرار لے چکی ہے کہ مین شام کا کہانا اوس کے ساتہہ مل کر کہاؤن گا اور کہانے کے بعد شام کا وقت وہین گذارون گا-"

مسٹر چیسٹر:- "آپ کی رنگین مزاجی کے قربان جائیے- بہلا یہہ ممکن ہے کہ کسی مہ جبین کا نام آئے اور آپ سر کے بل اوس کی محفل مین نجائین"

سر رویرٹ:- یار بات اصل مین یون ہے کہ ڈاینا کی خوش خلقی سلیقہ شعاری اور کرشمہ سنجی اور اوس کے ساتہہ اوس کا حسن گلو سوز اور دلربا ادائین کچہہ ایسی ہین کہ ممکن نہین کہ وہ کوئی خواہش ظاہر کرے اور مجہے اوس کی تعمیل مین عذر ہو- اوس کی طرف

زفرق تا بہ قدم ہر کجا کہ می نگرم کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا این جاست

اس مین شک نہین کہ اوس کی فرمایشین اور انوکہی ضرورتین بعض دفعہ

روپیہ کا خون کر جاتی ہین۔"

مسٹر چیسٹر:۔ "ہار برو اسے مجھے تمہاری یہہ باتین سن کے تعجب ہوتا ہے مقام حیرت ہے کہ جس عورت کے حسن کی دہاک انگلستان مین نہین تو لندن بہر مین ضرور بندہ رہی ہو اوس کی فرمایشون کا تمہارے جیسا شخص شاکی ہو جس کی سالانہ آمدنی سات ہزار پاونڈ ہے اور جسے اپنے چچا کی وفات پر"

سر روپرٹ:۔ (قطع کلام کر کے) "بہئی قسم ہے کہ آج تک کبہی ایسا اتفاق نہین پیش آیا کہ اوس نے کوئی چیز مانگی ہو اور مین نے مہیا نہ کر دی ہو۔ تم ناحق مجھے الزام دیتے ہو۔ لیکن یہہ تو کہو کہ اگر شام کو تم اپنی صحبت سے مجہے اور ڈائنا کو فخر بخشو۔ اور مسٹر مارکہم بہی بہ تقاضاے عنایت قدم رنجہ۔"

مسٹر چیسٹر:۔ "بسر و چشم۔ اور مجہے یقین ہے کہ میرے دوست مسٹر مارکہم بہی انگلستان کی سب سے زیادہ حسینہ و جمیلہ اور جادو ادا عورت کی صحبت سے مستفیض ہونے کے اس موقع کو ہاتہہ سے نہ جانے دین گے۔"

رچرڈ نے اس کے جواب مین بطور اظہار رضامندی اپنا سر خم کیا۔ اوس کی مجال نہ تہی کہ اس وقت کوئی عذر پیش کرتا۔ آنریبل مسٹر آرتہر چیسٹر نے اوسے اپنی دوستی کا اعزاز بخشا تہا۔ اوس کے کانون مین اوس پر تکلف دعوت کی خوش آیند صدا پڑی تہی جو لانگس ہوٹل مین دی جانے والی تہی اور اوس نے سن رکہا تہا کہ یہہ ہوٹل طبقہ امرا و شرفا کے غیر متاہل نوجوانون کی فرودگاہ ہے۔ اور اب اوس نے اپنے آپکو شام کا وقت سر روپرٹ ہاربرو اور ایک ایسی لیڈی کی صحبت مین گزارنے کے لئے پابند موعود پایا جس کی نسبت وہ اس سے زیادہ اور کچہہ نہ جانتا تہا کہ اوس کا نام ڈائنا ہے اور وہ انگلستان بہر مین اپنے حسن کی دلاویزی اور ادا اون کی سحر انگیزی

سے کے لحاظ سے مشہور ہے۔ یہہ تمام باتین اوس کی آنکھون مین چکاچوند
پیدا کر دینے کے لئے کافی تہین اور اس لئے اوس نے اپنے
آپ کو مسٹر آرتھر چچیسٹر کی مرضی پر چھوڑ دیا۔
سر روبرٹ کو اب خیال آیا کہ کہین ایسا نہ ہو کہ ڈیوک اوس کے
انتظار مین زیادہ دیر تک چشم براہ رہین۔ چنانچہ وہ اپنی نمایشی آن بان کے
ساتھہ مسٹر چچیسٹر اور رچرڈ سے رخصت ہوا۔ یہہ بات البتہ قابل ذکر ہے
اور اس سے اس بات کا ثبوت بہی بہم پہونچتا ہے کہ اوسے ڈیوک کو
اپنا منتظر رکہنے کی چندان پروا نہ تہی کہ ٹیٹرسال کی سمت مین جانے کے
بجاے اوس نے اکسفرڈ اسٹریٹ کا رخ کیا۔ لیکن اس خفیف مگر معنی خیز
واقعہ کا مفہوم رچرڈ نہ سمجہہ سکا جس کی وجہ صاف یہہ تہی کہ اس زمانہ مین اوسے
یہہ نہ معلوم تہا کہ ٹیٹرسال کہان واقع ہے۔
رچرڈ اپنے دوست مسٹر چچیسٹر کے ساتہہ اوس کی خوش وضع فٹن مین
بیٹہا ہوا آہستہ آہستہ چکر کی سڑک پر جا رہا تہا کہ اوس کے دوست نے
اوس سے پوچہا:۔ میرے دوست بیرونٹ کی نسبت آپ نے کیا
راے قائم کی؟"
رچرڈ:۔ مین اون کی ملاقات سے بدرجہ غایت محظوظ ہوا اور اگر
اون کی بیگم صاحبہ بہی اپنے خاوند کی طرح ۔"
مسٹر چچیسٹر:۔ معاف کیجئے گا اگر مین آپ سے یہہ کہون کہ آپ اس
خاتون کو بیگم صاحبہ کے الفاظ سے یاد نہ کیجئے بلکہ محض مسٹر آرلنگٹن کہہ کر پکاریے
رچرڈ:۔ مین آپ کا مطلب نہین سمجہا۔ ذرا زیادہ وضاحت ۔"
مسٹر چچیسٹر۔ (نہایت آہستہ سے گویا کہ اوسے یہہ خوف تہا کہ مبادا

اوس کی بات کوئی دوسرا سن سلے)۔ "میرے پیارے دوست آپ پہ واضح رہے کہ ڈاینا یعنی مسنر آرلنگٹن سرروبرٹ ہارپرد کی بی بی نہین ہے بیرونٹ کی ابہی تک شادی نہین ہوئی اور یہہ خاتون ۔"

رچرڈ۔ (اپنے دوست کے جملے کو جلدی سے خود پورا کرکے) "اون کی داشتہ ہے۔ ایسی صورت مین یقیناً مین اون کی عنایت آمیز دعوت کے قبول کرنے سے انکار کرون گا۔"

مسٹر چچیسٹر: "مشفق من للہ کہین ایسا نہ کیجے گا۔ آپ پر لازم ہے کہ جس طبقہ کے لوگون سے آپ کو سروکار رہے اونہین کی عادات واطوار اور رسم و رواج اختیار کیجئے۔ آپ میری اور سرروبرٹ ہاربرد بیرونٹ کی طرح طبقہ امرا سے تعلق رکہتے ہین۔ طبقہ اعلی مین بالفرض اگر کسی کی منکوحہ بی بی ہوبہی تو وہ محض ایک بوجہہ ہوتی ہے۔ نفی شرافت کی اس سے بڑہ کر اور کوئی دلیل نہین کہ نوعمری کے عالم مین شادی کی جائے۔ اور بال بچون کا ہوجانا اور بہی غضب ہے۔ یہہ بہونڈاپن اور بدتمیزی کی علامت ہے۔ اپنے لندن کے ہر باوضع شخص کا یہہ شیوہ ہے کہ اوس کی ایک نہ ایک داشتہ ہو۔ یہہ ضرور نہین کہ وہ اوسے اپنے حظ کے لئے رکہے بلکہ داشتہ کا رکہنا دلیل پاس وضع ہے خواہ اوس سے رکہنے والے کے یار دوست مستفیض کیون نہ ہون غرض کہ امرا کے لیئے یہہ شیوہ بالکل مستحسن اور جائز ہے۔ مگر اس سے کہین آپ یہہ نہ سمجہہ لیجے کہ مین بدچلنی کی حمایت کر رہا ہون۔ میرا یہہ مطلب نہین کہ دہوبی۔ قصائی اور کنجڑے اور بقال بہی یہی وتیرہ اختیار کرلین۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ اگر ان رذیل درجے کے لوگون نے بہی اپنی بیبیون کے علاوہ کسی دوسری عورت کو بطور داشتہ

یا معشوقہ کے رکہنا شروع کیا تو اوس صورت مین بدچلنی اور بدروگی کی حد ہوجاے گی"

رچرڈ "چونکہ ایسا کرنا داخل شیوۂ شرفا ہے اور آپ مجہے یقین دلاتے ہین کہ بیرونٹ اور مسز آرلنگٹن کے اس تعلق مین کوئی امر ناجائز نہین یا کم از کم اعلی طبقہ مین اس قسم کے تعلقات کو جائز قرار دیا جاتا ہے لہذا مین مزید عذر پیش کرنے سے احتراز کرتا ہون"

رچرڈ کہنے کو تو یہہ بات کہہ گیا لیکن جس طرح دور سے گہنٹے کے ٹن ٹن کی آواز مدہم سی کانون مین پڑتی ہے اسی طرح اوس کے دل مین یہہ خفیف سا شبہہ گذرا کہ اوس کے رفیق نے جس اصول کی توضیح کی ہے وہ کسی بڑے متحقق اور مستحکم بنیاد پر مبنی نہین ہے۔

اس وقت شام کے ساڑہے چہہ بجے تہے شاندار گاڑیان اور خوش وضع سوار یکے بعد دیگرے جلد جلد رخصت ہونے لگے لیکن مطلع ابہی تک بالکل صاف تہا اور صاف ہی نہین بلکہ روز روشن کا سب سے زیادہ دلفریب حصہ ہونے کے لحاظ سے نہایت دلکشا اور فرحت انگیز تہا۔ آسمان پر ایک ہلکے لاجوردی رنگ کا پردہ پڑا ہوا تہا جس پر برف کے سے سفید لکہاے ابر جابجا نظر آرہے تہے مگر بالکل غیر متحرک اور ساکن تہے کیونکہ ہوا کا ایک جہونکا بہی کسی سمت سے آکر درختون کے پتون کو جنبش نہ دیتا تہا نیپلز یا البنو یا سورنٹم کے جنوبی شہرون مین بہی آسمان کبہی اس درجہ خوشنما اور دلفریب نہ نظر آیا ہوگا اور جب آفتاب مغربی افق کے خط انتہائی کے قریب پہونچا تو اوس نے زمین و آسمان ۔شجر و حجر ۔ وادی و کہسار غرضکہ پورے منظر خیشم کو سنہری روشنی کی ایک نورانی موج مین غوطہ دے دیا۔

سات بجے مسٹر چچیسٹر اور اوس کا نیا رفیق لانگس ہوٹل کے کافی پینے کے کمرے مین میز پر ایک ساتھہ کہانا کہانے بیٹھے۔ جو جو قابین اون کے سامنے آئین وہ مزے کی تہین خصوصاً گہوڑے کا شوربا اور ہرن کے کباب نہایت ہی لذیذ تہے۔ مڈیرا شراب جو اون کے پینے مین آئی وہ بہی بیحد لطیف و پرسرور تہی۔ اثناے طعام مین دونون دوستون مین ادہر اودہر کی باتین ہوتی رہین اور رچرڈ اپنے نئے دوست کا پہلے سے بہی زیادہ گرویدہ ہوگیا۔ مگر آنریبل مسٹر چچیسٹر نے نہایت سہولیت اور دلجمعی سے شراب کے پے در پے پیالے جو غیر معمولی مقدار مین پیے اوس سے رچرڈ کو کسی قدر تعجب ضرور رہوا۔

مسٹر چچیسٹر نے اپنے مہمان کی قوت روح کا سامان اپنی بذلہ سنجی وظرافت اور اپنے نادر ولطیف چٹکلون سے بہم پہونچایا اور رچرڈ کو اثناے گفتگو مین معلوم ہوگیا کہ اوس کا دوست نہ صرف براعظم یورپ کے تمام حصون کا سفر کرچکا ہے بلکہ سلاطین یورپ مین سے بعض بڑے بڑے فرمانرواؤن کا ہم نوالہ و ہم پیالہ رہ چکا ہے۔ اس کے علاوہ ان باتون کا اثناے کلام مین قصداً ذکر کرنے کے بجاے وہ ضمنی طور پر اون کی طرف اشارہ کردیتا تہا جس سے اوس کا بیان اور زیادہ صحیح اور اہم معلوم ہوتا تہا۔

ساڑہے نو بجے کے قریب آنریبل مسٹر چچیسٹر نے مسز ارلنگٹن کے مکان کو جانے کا قصد کیا۔ رچرڈ نے جو اپنے دوست کی تقلید اور گرمجوشی کی صحبت کی وجہ سے عادت سے زیادہ شراب پی گیا تہا ایک دلخوش کن صحبت مین شریک ہونے کے موقع کو بہت غنیمت خیال کیا اور مسٹر چچیسٹر کی تجویز سے بلاحیلہ وحجت اتفاق کیا۔

مسنر آرلنگٹن بانڈ اسٹریٹ مین ایک مکان کی پہلی اور دوسری منزل مین رہتی تہی - لہذا یہہ دونون جنٹلمین پیدل اس مکان مین روانہ ہوے اور تہوڑی دیر مین اوس ملاقات کے کمرے مین داخل ہوے جہان پیرونٹ اور اوس کی محبوبہ بیٹہی ہوی تہی -

چھٹا باب

مسنر آرلنگٹن

آنریبل مسٹر آرتھر چیپٹر نے ساحرہ کے حسن وجمال کے بیان مین مبالغے سے کام نہین لیا تہا - ساحرہ اوسے اس لئے کہا گیا کہ اوس کے عاشق اوسے اسی نام سے پکارتے تہے - اوس کا حسن حقیقت مین بلا کا تہا - اوس کے بہورے سیاہی مائل بالون کی چوٹی دلربایانہ انداز سے گوندہی ہوئی تہی اور اوس کی جادو بہری مانگ جس پیشانی پر ختم ہوتی تہی اوس کی چمک اور سفیدی سنگ مرمر کو شرماتی تہی - آنکہین اوس کی بڑی بڑی تہین اور اون کا رنگ وہ دلاویز اخضریت لئے ہوئے تہا جو دیکھنے والے کے سرور کے لئے امید اور لذت جاودانی کا ایک نیا عالم ہویدا کردیتا ہے

اوس کا قد میانہ تہا مگر جسم کا تناسب جوش مستی کے سانچے مین ڈہلا تہا - اوس کی کمر ایسی پتلی اور نازک اور اوس کے سینے کا اوبھار ایسا ولولہ خیز اور جوش انگیز تہا کہ ممکن نہ تہا کہ کوئی اوسے دیکھے اور مسحور و ازخود رفتہ نہ ہوجائے - اوس کا منہہ غنچے کی طرح تنگ تہا اور جب وہ مسکراتی تہی تو اوس کے گلابی ہونٹون کے جدا ہونے سے مشرق کے موتیون کو غیرت دلانے والے دانتون کی ایک آبدار لڑی سی نظر آجاتی تہی -

اوس کے ہاتھ ایسے خوبصورت تھے کہ ایک شہزادی کو بھی دیکھہ کر رشک آتا۔ لیکن باوجود اس تمام دل لبھانے والے حسن کے اوس مین کوئی بات ایسی ضرور تھی جس کو اگرچہ جسارت یا بےباکی سے تعبیر نہین کیا جا سکتا تھا پھربھی وہ رچرڈ مارکہم کو فوراً ہی متانت کی ضد معلوم ہوئی

وہ یہہ نہ بتا سکا کہ اس صاحب جمال عورت کے کمال کو ناقص کرنے والی وہ چیز کیا تھی۔ لیکن پھربھی اوس کے اطوار مین کوئی نہ کوئی یقیناً ایسی کلتی تھی جو یہہ کہے دیتی تھی کہ وہ ایک منکوحہ بی بی کے اطمینان قلبی اور وضع وروش کی بےتکلفی سے عاری ہے۔ وہ اپنے کمالات فنی یا انداز معشوقانہ کا ہروقت کسی نہ کسی طرح اظہار کرتے رہنے پر تلی ہوئی معلوم ہوتی تھی اور اپنی حرکات وسکنات سے اوس جذبہ کو جس سے بیرونٹ کا دل اوس نے متاثر کیا تھا زندہ رکھنے کی کوشش کرتی تھی منکوحہ بی بی کو اپنے خاوند پر اس خیال سے کہ اوس کا دل میرا دل ہے اور اوس کی محبت کسی اور کی طرف منتقل نہین ہوسکتی اطمینان اور وثوق کے ساتھہ جو بھروسہ ہوا کرتا ہے وہ اس عورت مین موجود نہ تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس بات کو خوب جانتی تھی کہ قانونی پابندی رشتہ بیرونٹ کو اوس کا پابند نہین کرتا اور اس لیے وہ خودآرائی کے آئینے کے سامنے نئے نئے نازوانداز سے اس طرح کا بناؤسنگار کرتی تھی کہ بیرونٹ ان مصنوعی قیود کا پابند ہوجائے اور اس ڈر سے کہ مبادا بیرونٹ کا ہر فعل اور ہر لفظ ریشم اور پھولوں سے ملاکر گوندھے ہوے سلسلہ ناز کو منقطع کردے وہ دوبارہ اپنی کرشمہ سنجی کی محنت مین مصروف ہوجاتی تھی اور پینیلوپی[1] کی طرح اوس کو معلوم ہوتا تھا

[1] یونانی روایت کے بموجب پینیلوپی یولی سیس شاہ اتہاکا کی عفت مآب

کہ جو کام وہ انجام دے چکی تہی وہ اوسے از سرنو پہر انجام دینا پڑے گا۔
اس مسلسل بے اطمینانی اور پریشانی کی وجہ سے اوس کے بدن
کی حرکات مین ایک طرح کی دائمی اضطراری کیفیت پیدا ہوگئی اور نشست
برخاست کے وہ متعدد انداز جن کا مقصود اصلی یہہ تہا کہ اوس کے حسن کے
نشو و نما کے ممد و معاون ہون یا اوس کے عاشق کو یہہ موقع دین کہ اوس
نورانی سینے کے اوبھار کی ایک جھلکی سی دیکھہ لے وہ اب بمنزلہ فطرت
ثانی کے ہو گئے ۔ با این ہمہ اوس کا حسن اور بانکپن عجب شان دلربائی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸) ہی بی تہی ۔ جب یولی سیس جنگ ٹرائے مین جسے گو یا یونان کا معرکہ کرو چھتر سمجھنا
چاہیئے شریک ہونے کے لیئے گیا تو اوس کی غیبت مین چند سفلہ منش سرداروں نے
قصد کر لیا کہ پینیلوپی سے شادی کرین اور یولی سیس کی سلطنت کو دبا بیٹھین چنانچہ اس غرض سے
وہ پینیلوپی کے پاس گئے اور ہر ایک نے اپنا عندیہ ظاہر کیا پینیلوپی اپنی وفاداری اور
پارسائی کے اقتضا سے ان بدمعاشون کی یہہ بات سن کر نہایت طیش مین آئی مگر خاوند کے
موجود نہ ہونے سے بے بس تہی لہذا اوس نے مصلحت وقت سمجہہ کر ان لوگون کو یہہ جواب
دے دیا کہ مین اپنے خسر کے کفن کے لیئے کپڑا بن رہی ہون جب بن چکون گی تو تم مین سے
ایک کے ساتہہ شادی کر لون گی ۔ چنانچہ اوس نے یہہ کپڑا بننا شروع کیا مگر اپنے وعدے
کے ایفا سے بچنے کے لیئے اوس نے یہہ ترکیب نکالی کہ جتنا کپڑا دن کو بنتی تہی اوتنا ہی رات کو
اودھیڑ ڈالتی تہی اور کام ختم ہونے مین نہین آتا تہا ۔ ایک دن اس اودھیڑ بن مین اوس کے
چاہنے والون نے اوس کو پکڑ لیا اور اوس سے زبردستی اقرار لے لیا کہ فلان دن وہ
اون مین سے کسی سے شادی کر لے گی مگر حسن اتفاق سے یولی سیس اوس دن سے پہلے
آپہونچا اور آتے ہی اوس نے ان غاصبون کو مار کر بہگا دیا اس طرح پینیلوپی کی خدا نے آبرو
رکہہ لی اور اوس کے خاوند سے اوسے ملا کر اوس کی پاکبازی اور عفت کا اوسے اجر دیا ۔ مترجم

رکھتا تھا اور ایسا تھا کہ ایک نوجوان جس کا اوٹھتے شباب کا زمانہ ہو ہزار جان سے اوس پر نثار ہو جائے۔

اتفاق سے رچرڈ اوسی مسہری پر جس پر مسز آرلنگٹن بیٹھی ہوئی تہی اوس کے برابر بیٹھا۔ اوسے جلد یہہ بات معلوم ہوگئی کہ مسز آرلنگٹن حقیقت مین ویسی ہی یکتا اور کامل تہی جیسا کہ بیرونٹ نے اوسے ظاہر کیا تھا اور رائج الوقت فن ادب۔ ناٹک کی نئی تصنیفات اور فن موسیقی کے جدید نکات کے متعلق جو ناقدانہ رائے اوس نے گاہ بگاہ ظاہر کی اوس سے اوس کا مذاق سلیم اور وسعت معلومات پائی جاتی تہی۔

رچرڈ کی نگاہ رہ رہ کر بے اختیار اوس کے چہرے پر جو مضامین زیر بحث پر گفتگو کرنے کے جوش کی وجہ سے تمتما رہا تہا پڑتی تہی اور جب کبہی اوس کی بڑی بڑی رسیلی آنکھین رچرڈ سے دوچار ہوتی تہین تو اوس کے چہرے پر سرخی اور حیا نمودار ہوتی تہی اور اوسے اپنے قول و فعل کی خبر نہ رہتی تہی

ایک گہنٹے تک کافی کا دور چلتا رہا آخر کار مسز آرلنگٹن نے سلسلہ کلام اس طرح شروع کیا۔

”اب دل بہلانے کی کیا تدبیر کرین“

بیرونٹ شغل گر چاہتی ہو جی کی بہلنے کے لئے + دل مین آ بیٹھو کلیجہ مرا ملنے کے لئے

رنگین مزاج بیرونٹ کی شوخی طبیعت کی اس جولانی پر چیسٹر اور رچرڈ بے اختیار مسکرا دئے اور مسز آرلنگٹن محجوب ہو گئین۔

اس کے بعد بیرونٹ نے کہا:۔

”جو کہیل سب کو پسند ہو مین بہی اوس مین شریک ہو جاؤن گا۔ اگر کہو تو تاش کہیلین“

چیسٹر۔ (بے پروائی سے) "جیسا آپ پسند فرمائین"
اس مین دروازہ کہلا اور ایک کم سن چلبلا لڑکا کوئی چودہ سال کی عمر کا لاکہی رنگ کی وردی پہنے اور اپنی پرشکین وضع کے کوٹ مین چمکدار بٹنون کی تین قطارین لگائے ایک نئے مہمان کی اطلاع کرنے کے لئے اندر آیا اس کے ساتہہ ہی ایک پست قد۔ فربہ۔ غیر شریفانہ وضع کا شخص جس کا سن تقریباً چالیس سال کا ہوگا ایک نیلے رنگ کا کوٹ جس مین پیتل کے بٹن لگے ہوئے تہے اور زرد واسکٹ اور خاکی پتلون پہنے کمرے مین داخل ہوا اور آتے ہی نہایت ہی بدتمیزی سے پکارا:-
"کہو یار چیہ! اچہے تو ہو۔ ہار برو۔ کیا خبرین ہین اور تم بولو چیسٹر! میرے دلبر! کیا حال ہے"
بیرونٹ بعجلت تمام اس انوکہے ملاقاتی کی طرف بڑہا اوس سے ہاتہہ ملاتے وقت اوس کے کان مین کچہہ بات کہی اس پر نووارد فوراً ہی رچرڈ کی طرف متوجہ ہوا اور بیرونٹ نے مسٹر اسٹس ٹالبٹ کے نام سے اوس کا تعارف رچرڈ سے کرایا۔ بیرونٹ اور یہہ شخص آپس مین کچہہ دیر تک باتین کرتے رہے اور اون کی مصروفیت کو غنیمت جان کر چیسٹر مارکہم کے پاس آیا اور کہنے لگا:-
"ٹالبٹ بڑے مزے کا آدمی ہے اور جیسا ایک انگریز کو ہونا چاہیے ویسا ہے اگرچہ عادات و اطوار کے لحاظ سے اوسے زیادہ شستہ نہین کہا جاسکتا مگر نہایت دولتمند اور بڑا عالی خاندان ہے۔ آپ دیکہین گے کہ اگرچہ جس طرح اوس کے اطوار پسندیدہ نہین اسی طرح کمالات ذہنی سے بہی وہ معرا ہے لیکن اگر وقت آپڑے تو وہ جان تک سے دریغ نہ کرے گا۔

اور حقیقت یہہ ہے کہ ایک دفعہ اوس کا واقف ہوکر ممکن نہین کہ انسان اوسے پسند نہ کرے"

رچرڈ - جو آپ کا یا بیرونٹ کا دوست ہو وہ میرا بھی دوست ہے اور اگر حقیقت مین وہ عزت دار شخص ہے تو اوس کے اوضاع واطوار کی تہوڑی سی درشتی بآسانی نظر انداز کی جا سکتی ہے -"

مسٹر چیسٹر "آپ کی اس بات سے معلوم ہوا کہ آپ خود زمانہ دیدہ اور مردم شناس ہین اور اس کے علاوہ آپ کو خود اپنی وضع کا پاس ہے"

اس اثنا مین بیرونٹ اور مسٹر ٹالبٹ ایک کوچ پر بیٹھ گئے اور آنریبل مسٹر چیسٹر اپنی کرسی پر جا بیٹھے - اب سب مل کر عام طور سے ادہر اودہر کی باتین کرنے لگے -

مسٹر چیسٹر - "ٹالبٹ مجھے نہ معلوم تہا کہ تم لندن مین ہو"

بیرونٹ "اور مین آپ سے اس کا ذکر کرنا بھول گیا"

مسز آرلنگٹن "بالفاظ دیگر یون کہیے کہ آپ کا یہہ ارادہ تہا کہ اپنے دوست مسٹر چیسٹر کے لیے تہوڑا سامان تعجب بہم پہونچا رکہین"

مسٹر ٹالبٹ "خاتون صاحبہ آپ کا مجاز تو اب اچھا ہے - پرسون جب مین آپ سے ملا تہا تو آپ کو نزلہ کی ترہیک کی شکایت تہی اور مین نے آپ کو ایلاج بتایا تہا کہ اپنے گلے کے گرد جراب پر شہد لگا کر لپیٹ لیجیے"

بیرونٹ (جلدی سے اوٹہہ کر اور اپنی کرسی کو فوراً گرا کر تاکہ مسٹر ٹالبٹ کا باقی کا جملہ سنائی نہ دے) "یار ٹالبٹ جب سے تم آئے ہو تم نے پینے کو کچھہ نہین مانگا کہو تو شراب کا ایک گلاس تمہارے لیے منگواؤن"

مسٹر ٹالبٹ (اپنے سلسلہ کلام کو بدتمیزی تمام جاری رکھہ کر) "مگر معلوم ہوتا ہے

کہ آپ نے میرے بتائے ہوے ایلاج پر امل نہین کیا۔ اور میری جو پوچھیے تو میرے پانون کی بڑی بُری حالت ہو رہی ہے۔ اور وہ اس طرح ہوئی کہ میرے پانون کی ایک انگلی پر ایک بڑا بُرا گھٹہ پڑا ہوا تہا اب مین کیا کرتا۔ مین نے نکالا اپنا استرا اور تیز کیا اوسے بٹی پر اور لگا میان گھٹے کا گلا کاٹنے مگر گھٹہ تراشنے کے بجاے مین نے قریب قریب اپنی تمام انگلی کا ہی صفایا کر دیا اور۔۔۔"

بیرونٹ (اس بے معنی بکواس مین بکا یک دخل دیکر) "وہ نوجوان تو ابھی تک نہین آیا جسے ہم اگلے دن شام کے وقت ناٹک مین ملے تھے۔"

ڈائنا:۔ کیا آپ کی مراد اوس نازک اندام نوجوان سے ہے جس کا نام ہم نے دلفریب اجنبی رکھا تھا۔"

بیرونٹ:۔ ہان ہان وہی جس کا حال ہم کو کچھہ نہ معلوم ہو سکا مگر جو ہم سے واقفیت پیدا کرنے کا اس درجہ آرزومند معلوم ہوتا تھا۔

ڈائنا:۔ اوس نے وعدہ کیا تہا کہ اس ہفتہ مین وہ کسی دن شام کے وقت یہان آئے گا اور ہمارے ساتھہ گنجفہ کی ایک بازی کھیلے گا وہ کہتا تہا کہ گنجفہ مین اوس سے کوئی بازی نہین لے جا سکتا۔

مسٹر چیسٹر (جس کے لئے یہہ اندیشہ خار پہلو ہو رہا تہا کہ کہین مسٹر ٹالبٹ اپنی بکواس پہر نہ شروع کر دے):۔ "گنجفہ کا ذکر چھیڑا ہے تو آؤ ایک بازی کھیل لین۔"

مسٹر ٹالبٹ:۔ "بھئی اس مین تو مین بہی یقیناً شریک ہون گا" (ڈائنا کی طرف متوجہ ہو کر) گھٹہ کے تراشنے کا واقعہ تو رہ ہی گیا۔ خیر پہر بیان کرون گا۔"

چیسٹر (بیرونٹ کے کان مین) "اس مسخرے نے کیا دق کر رکھا ہے

دیکھتے نہین ہو کہ ہمارا اپنا شکار تعجب آمیز نگاہون سے اوسی کیا گہور گہور کر دیکھہ رہا ہے

بیرونٹ (جلدی سے اوسی لہجے مین) :- کچھہ نہ کچھہ کہہ کر اوس کی تشفی کر دو - نہین تو مین ہی ڈائنا سے کہتا ہون کہ کوئی ایسی دل لبہانے والی بات کرے جس سے یہہ اوجھن دور ہوجائے "

اس وقت سے پتے نکال کر میز پر رکہے گئے اور مسٹر ٹالبٹ اور آنریبل مسٹر چیسٹر نے کہیلنا شروع کیا - سر روبرٹ نے مسٹر ٹالبٹ کی طرف سے بازی لگائی اور اشرفیان اور نوٹ کثیر مقدار مین میز پر رکہہ دئے گئے تہوڑی دیر مین مسز آرلنگٹن رچرڈ کی طرف متوجہ ہوئی اور ایک دلربایانہ ادا سے متبسم ہو کر کہنے لگی :- کیا آپ کو گنجفہ سے شوق نہین - مین تو مسٹر چیسٹر کی طرف ایک گنی کی شرط لگاتی ہون - سر روبرٹ اون کے خلاف شرط لگا رہے ہین اور مجہے گنجفہ مین اون کے خلاف بازی لگانے مین مزا آتا ہے - دیکہئے تو کچھہ دیر مین اونہین کیا دق کرتی ہون "

یہہ کہہ کر یہہ ساحرہ اوٹہی اور جا کر مسٹر چیسٹر کے قریب بیٹہہ گئی اوس کی مقناطیسی کشش کا اثر کچھہ ایسا نہ تہا کہ رچرڈ اپنی جگہہ بیٹہا رہتا - وہ بہی اوٹہا اور اوس کے برابر جا بیٹہا اور کچھہ دیر مین اس غارتگر عقل و ہوش کی ترغیب سے اوس نے بہی اوسی طرف بازی لگانی شروع کر دی جس طرف وہ لگا رہی تہی لیکن مسٹر چیسٹر کی قسمت نے اوس کی یاوری نہ کی اور وہ جتنی بازیان کہیلتا تہا سب ہار جاتا تہا - رچرڈ کو اس طرح سے قریباً تیس پاونڈ ہارنے پڑے لیکن اس خیال سے اوس کی ایک گونہ تسلی ہوگئی کہ بخت کی اس نامساعدت مین ایک پری پیکر بہی اوس کی شریک تہی - اس قدر روپیہ ہار جانے پر بہی وہ برابر اوس سے یہی کہتی رہی کہ یقین ہے کہ اگلی بازی مین قسمت ہمارا ساتہہ دے

اور اوس کی سادہ لوحی کی یہہ کیفیت تہی کہ اس ترغیب پر وہ آپ ہی مسٹر چیسٹر کی طرف سے ہی شرط لگاتا رہتا۔ لیکن مسٹر چیسٹر دفعتہً اوٹھہ کہڑا ہوا اور پتے پہینک کر کہنے لگا کہ اب مین تو کہیلتا نہین۔

اس پر مسٹر ٹالبٹ نے مسنر آرلنگٹن سے کہا کہ اگر مرضی ہو تو مسٹر چیسٹر کی جگہہ آپ آکر ایک آدہ بازی کہیلیے۔ مسٹر چیسٹر نے ہیرونٹ کی طرف دیکہہ کر اپنا سر ہلا دیا اور اوس نے بہی ڈائنا سے یہی اشارہ کیا جس پر ڈائنا نے کہیلنے سے انکار کر دیا۔ غرض کہ گنجفہ کا کہیل اب ختم ہوا اور ہر رودیرٹ کے ایما سے مسنر آرلنگٹن پیانو پر جا بیٹہی اور گانے لگی اور ساتہہ ہی بجانے لگی اوس کی آواز ایسی سریلی اور دلکش اور تصنع سے پاک تہی اور باجا اوس نے اس کمال سے بجایا کہ رچرڈ مارکہم پر محویت کا عالم طاری ہو گیا اور اوس کا دل اوس کے پہلو مین نہ رہا۔

اس وقت دفعتہً مکان کے سامنے کے دروازہ پر کسی کے دستک دینے کی آواز سے سارا مکان گونج اوٹہا اور ساتہہ ہی زور سے گہنٹی بجنے کی صدا بلند ہوئی۔ کچہہ دیر مین وہی نوخیز لڑکا جس نے مسٹر ٹالبٹ کی اطلاع کی تہی اندر آیا اور مسٹر والٹر سڈنی کا نام بطور اطلاع پکارا۔

جو نوجوان اس اطلاع کے ساتہہ کمرہ مین داخل ہوا اوس کا سن بظاہر انیس یا بیس سال سے زیادہ نہ معلوم ہوتا تہا۔ اوس کا قد میانہ تہا اور بدن کا وہ نہایت چھریرہ تہا ایک چست نیلا فوجی وضع کا فراک کوٹ جس کے گلے تک بٹن لگے ہوے تہے۔ سیاہ رنگ کی ایک ڈہیلی پتلون جو باوجود ڈہیلی کے یہہ بات نہ چہپا سکی تہی کہ اس نوجوان کے گہٹنون مین خم یا اور کوئی ایسا بگاڑ نہین ہے جس سے اوس کے تناسب مین نقص پیدا ہو اور ایک چوڑے

چھجے کی ٹوپی اوس کے ملبوسات کا تکملہ کرتی تھی اوس کے ہاتھہ پانون
ایسے چھوٹے چھوٹے تھے کہ بعض دفعہ اونہین دیکھہ کر یہہ گمان ہونے
لگتا تھا کہ کہین ان کی غیر معمولی چھوٹائی عیب مین تو داخل نہین - اوس کے
لمبے لمبے سنہرے رنگ کے بال بل کھاتے ہوئے اوس کے
کوٹ کے کالر بلکہ اوس کے شانون پر لہرا رہے تھے اور ان کی وجہ
سے اوس کی شکل مین خاص طرح کا زنانہ پن پایا جاتا تھا - جب وہ کمرے مین
داخل ہوا تو اوس کا دلفریب چہرہ جس کی سرخی و سپیدی مین ابہی ریش و بروت
کی سیاہی کا امتزاج نہین ہوا تھا تمتما رہا تہا -

مسز آرلنگٹن نے اس شرمیلے نوجوان سے ایک ایسے انداز سے
جس سے اوس کی جمعیت خاطر متصور تھی یون خطاب کیا: "مسٹر سڈنی آپ نے
قدم رنجہ فرما کر غریب خانہ کی عزت دوبالا کر دی - آپ کا آنا مبارک ہو - کچھہ دیر
ہوئی کہ ہم آپ ہی کا ذکر کر رہے تھے اور ہمین تعجب تہا کہ آپ نے کیون
اب تک تشریف لا کر ہمین اپنے شرف صحبت سے مسرور و مفتخر نہین فرمایا"

اس کے جواب مین مسٹر سڈنی نے ایک ایسی آواز مین جس کا سُریلا
زیر و بم چاندی کی گھنٹی کی آواز کی طرح کان مین پڑا کہا: "خاتون صاحبہ!
آپ کی توجہات اور عنایات مجھے شرمندہ کئے دیتی ہین لیکن مجھے ڈر
ہے کہ مبادا مین مخل صحبت ہوا ہون - مجھے امید تھی کہ آپ اکیلی ہون گی - میرا
مطلب یہہ ہے کہ سر رویرٹ اور آپ ہی اس وقت مکان پر ہون گی - لیکن
اس وقت مین دیکھتا ہون کہ آپ کے کچھہ احباب موجود ہین -"

اوس کی زبان لکنت کرنے لگی - جو عذرات اوس نے پے در پے
پیش کئے اون کی وجہ سے وہ ضغطہ مین پڑ گیا اور اس کے بعد اوس نے

اپنے لباس پر نگاہ ڈالی جس سے گویا اوس کا مقصود اس امر کا اظہار تہا کہ وہ ہواخوری کا لباس پہنے ہوئے تہا حالانکہ اس وقت اوسے ملاقات کا لباس پہن کر آنا چاہیے تہا۔

بیرونٹ اور ڈائنا دونون نے بعجلت تمام ایسی گرمجوشی سے اوس کا خیر مقدم کیا کہ اوس کی تشفی ہوگئی اور پہر اونہون نے اوس کا تعارف مسٹر چیسٹر مسٹر ٹالبٹ اور مسٹر مارکہم سے کرایا۔

نوجوان ملاقاتی نے جون ہی مارکہم کا نام سنا وہ چونک اوٹہا اور پہر اوس نے اپنی روشن اخضری آنکھیں جن مین اس وقت تعجب آمیز دلچسپی بہری ہوئی تہی رچرڈ کے چہرے پر جمائین۔ اس وقت مسٹر چیسٹر نے کوئی بات کی اور سڈنی اطمینان ومسرت سے گفتگو مین جو وقت کے عام پسند مضامین کے متعلق تہی شریک ہوگیا۔ رچرڈ کو اس زنانہ منش اور شرمیلے نوجوان کے طرز ادا کے غایت درجے کے فہمیدہ - موزون اور پرحیا ہونے پر تعجب ہوا اور بیرونٹ نے بہی جس کی معلومات حقیقت مین وسیع نہین اپنے دلفریب مہمان کی باتون کو توجہ اور تحسین سے سنا۔ بااین ہمہ اس نوجوان کے مذاق مین حد درجے کی پاکیزگی پائی جاتی تہی جو بعض دفعہ اگر ناتجربہ کاری پر نہین تو کم از کم ایک ایسی نزاکت پسندی پر ضرور محمول کی جاسکتی تہی جو فی الواقع طفلانہ یا زنانہ تہی۔

ساڑہے گیارہ بجے رات کا کہانا میز پر چنا گیا اور سب مل کر اس کہانے پر جو ون رات کے تمام کہانون مین سب سے زیادہ مسرت بخش اور باعث لطف محفل ہوا کرتا ہے۔ شریک ہوئے۔ مسٹر ٹالبٹ کی قاب مین لذیذ نعمتون کا ڈہیر لگ رہا تہا اور اوس کا اوس پر گدہ کی طرح دندان وچنگال سے گرنا عجب مزا دے رہا تہا اور کہانے کے ساتہہ شراب کی جو بوتلین وہ بلا تکلف پے درپے

خالی کر رہا تھا اوس سے معلوم ہوتا تھا کہ اوس کا ذوق بادہ خواری بھی کسی طرح
کم نہین - اثناے طعام مین اوس نے ایک دفعہ اس بات پر افسوس ظاہر
کیا کہ بہت سے لوگ مل کر شراب کی ایک بوتل ختم کرتے ہین اور کہا کہ یہہ
طریقہ گنوارون کا ہے - پہر کچہہ دیر بعد اوس نے حب قومی کے تقاضے سے
اون لوگون کو بُرا بہلا کہا جو یہہ دعوی کرتے ہین کہ فرانس کے بنی ہوئی یا ئی
انگلستان کے مٹن چاپ پر ترجیح رکہتی ہے یا یہہ کہ پورٹ یا شیری کے مقابلے
کلاریٹ زیادہ دماغ افروز ہے - ایک مرتبہ جب مسٹر جیسپر نے اوس کی لائینی
ہرزہ درائی سے تنگ آکر میز کے تلے زور سے ایک لات اوسے جمائی
تو وہ ڈکرا اوٹہا کہ یارو میرے گٹے کا تو خیال رکہو اور چونکہ اوس کے دوست
اس بات کے خواہان نہ تہے کہ اس دلچسپ داستان کی طبع ثانی معرض اشاعت
مین آئے علی الخصوص ایسی حالت مین جب کہ ناظرین مین مسٹر والٹرسڈنی کا بہی
شمار ہو لہذا اونہون نے زیادہ محتاط ہو کر اپنی ملامت کے اظہار کا ذریعہ لکد زنی
کے بجاے چشمک زنی اختیار کیا -

کہانے کے بعد مسٹر ٹالبٹ اس بات پر مصر ہوے کہ مین پنچ کا ایک بہت بڑا
قدح اپنے طریقے کے موافق تیار کرون گا لیکن اونہین یہہ معلوم ہوا کہ اس قدح
کے خالی کرنے مین فقط مسٹر جیسپر ہی اون کے مددگار ہون گے مسٹر والٹرسڈنی
کی یہہ حالت تہی کہ شراب کے گلاس کو اپنے لب تک لا کر پہر نیچے رکہہ دیتا تہا
کچہہ دیر مین جب مسٹر ٹالبٹ کے دماغ کو شراب زیادہ چڑہی تو ان حضرت کو نغمہ
آرائی کی سوجہی اور اپنی مکروہ اور بے ہنگام آواز مین اونہون نے ایک شکار کے
گیت کی تان اوڑانی شروع کی - آپ نے اپنے دوستون سے یہہ بہی فرمایش
کی کہ گیت کے ٹکڑے مین میرے ساتہہ شریک ہو جئے اور جب اونہون نے

کی گنواری سے لیمن ادن کے ہم نوا ہونے سے انکار کیا تو آپ بہت بگڑے یہہ نہین کہا جاسکتا کہ اس کے بعد مسٹر ٹالبٹ کیا کچھہ نہ کرتی۔ مگر ہیروئنٹ۔ مسٹر چیسٹر اور ڈائنا کی خجالت اور پریشانی اور ساتھہ ہی رچرڈ مارکھم اور والٹر سڈنی کے تعجب کی کچھہ انتہا نہ رہی جب کہ فرط بدمستی سے وہ دفعتہً اڑا اڑا دہم زمین پر آرہی اور گرتے کے ساتھہ ہی خراٹے لینے لگے۔

مسٹر چیسٹر نے ایک اندوہگین آواز مین اپنا سر ہلا کر ادراسینے جیت لیٹے ہوے رفیق بادہ پیما کی طرف اس انداز سے دیکھہ کر کہ گویا وہ اوس کی نعش کے سرہانے کھڑا ہوا اوس پر نوحہ پڑہ رہا ہے کہا:۔

"کیا ہی افسوس کا مقام ہے۔ اگر اس شخص مین یہ ایک عیب نہ ہوتا تو اس کے برابر دنیا مین کوئی آدمی نہ تہا۔ اور زیادہ افسوس تو اس بات کا ہی کہ یہہ واقعہ ہر رات کو پیش آیا کرتا ہے جس سے اوس کے خیال چلین پر بہت بڑا دہبہ لگتا ہے۔ اگر اس سے قطع نظر کیا جاے تو یہہ ایک بے نظیر شخص ہے اور دولت مندبھی بڑے درجہ کا"

اس وقت رچرڈ کی آنکہین والٹر سڈنی کی آنکھون سے چار ہوئین جس کے خوبصورت چہرے پر حقارت اور نفرت کی علامات واضح ترین صورت مین ہویدا تھین اور جو نظارہ کہ ابہی اوس کے دیکہنے مین آیا تہا اوس کے متعلق اوس کے لبون کی پرغرور جنبش سے بہی یہی ظاہر ہوتا تہا۔ چند لمحون مین وہ رخصت ہونے کے لئے اوٹہا اور ڈآینا سے خلق آمیز سرد مہری کے ساتہہ پیش آیا۔ ہیروئنٹ اور چیسٹر سے اجنبیون کی طرح رکتا ہوا ملا۔ لیکن جب مارکہم سے رخصت ہوا تو اوس نے نہایت گرمجوشی ظاہر کی۔ اور یہہ امید ظاہر کی کہ ہم پہر

ملین گے اور اس امید مین کچھہ ایسا اخلاص پایا جاتا تہا کہ دوسرون کے ساتہہ برتاو کا جو طرز اوس نے اختیار کیا اوس مین اور اس مین زمین آسمان کا فرق تہا۔

اس رات نیند رچرڈ مارکہم کی آنکھون سے جاتی رہی مسنر آرلنگٹن کی تصویر۔ اوس کی باتین اور دلربا اور ولولہ خیز حرکات و سکنات رچرڈ کے تصور مین پہرتے رہے اور اگر کوئی شخص اوس کی خوابگاہ مین موجود ہوتا تو اوسے رہ رہ کر یہہ شعر گنگناتا ہوا سنتا

تا ہم زدل بر دکا فرادا ے   بالا بلندے کو تہ قبا ے

از زلف پر خم مشکین نقا ب ے   وز تا بش تن زرین ردا ے

لیکن گاہ بگاہ رچرڈ کے خیالات بٹ کر اوس دلفریب نوجوان کی طرف چلے جاتے تہے جو ابہی محض لڑکا معلوم ہوتا تہا اور اوس کی دوستی کا اس قدر متمنی تہا اور جو باوجودیکہ فرط نزاکت سے اس قابل نہ تہا کہ دنیا کے نشیب و فراز کے صدمات کی تاب لا سکے پھر بہی اس کی مصیبتین سہنے کے لئے ابہی سے اس کے پر خطر دنگل مین موجود تہا۔ بعض دفعہ رہ رہ کر رچرڈ کو اس بات پر سخت ہی تعجب دامنگیر ہوتا تہا کہ خوش مذاق اور ذی ثروت سر رو پرٹ ہاربرو۔ خوش سلیقہ اور جوہر شناس ڈرائنا اور نازک طبع مسٹر آرتھر چیسٹر۔ مسٹر ٹالبٹ جیسے بدتمیز گنوار کی صحبت کی تاب کیونکر لا سکتے ہین

ساتوان باب

زینت منزل

جن واقعات کا ہم اب ذکر کرنے والے ہین وہ اوس صبح کو پیش آئے جو واقعات متذکرہ فصل گذشتہ کی شب کے بعد طلوع ہوئی۔ اب سین بدل جاتا ہے اور ہمین ایک چھوٹا سا خوش قطع بنگلہ محلہ ایزلبیٹن کے نواح مین نظر آتا ہے۔

یہہ دلفریب کنج عشرت جس مین دو منزلین تہین اور جس کے بازو مین

ایک بڑا کمرہ تھا زرد رنگ کی اینٹون سے تعمیر ہوا تھا جن کا رنگ اس وجہ سے کہ پایہ تخت کے دود آمیز ابخرون کی رسائی سے یہہ عمارت بہت دور تھی ابھی تک بحالت اصلی قائم تھا۔ اس عمارت کے چارون طرف ایک چھوٹا سا باغ تھا۔ جس کی چمن بندی کوئی پانزدہم شاہ فرانس کے خوشنما طرز کے مطابق کی گئی تھی باغ کے گرداگرد اوس سڑک کو چھوڑ کر جو مکان کے سامنے کے دروازے تک جاتی تھی سدا بہار بیلون اور جھاڑیون کی ایک باڑ تھی اور اس کے چارون طرف ایک کٹھرہ تھا جس پر سفید روغن چڑھا ہوا تھا۔

یہہ عمارت جس کے احاطہ کا رقبہ کوئی چار ایکڑ ہوگا لندن کے مضافات مین دلکشا ترین تھی اور اس کے عقب مین جہان تک نگاہ کام کرتی تھی سبز اور لہلہاتی کھیتون کا ایک فرحت افزا سلسلہ پھیلا ہوا چلا گیا تھا۔ عمارت کے سامنے زمردین سبزے کا ایک چھوٹا سا قطعہ تھا جس کے وسط مین صاف و شفاف پانی کا ایک حوض چھلک رہا تھا اور اس حوض کی سطح پر راج ہنسون کا ایک خوبصورت جوڑا دوسرے نئی قسم کے آبی پرندون کے ساتھہ تیر رہا تھا۔

گاہ بگاہ صبح کی مہر سکوت کو چند شکاری کتون کے بھونکنے کی آواز توڑتی تھی جو مکان کے عقب مین اون کوٹھریون مین بند ہے ہوے تھے جو صفائی کے لحاظ سے لکھو کہا ملت عیسوی کے پیرودن کے مکانات پر فوقیت رکھتی ہین لیکن با این ہمہ اس مکان کا مالک خیرات و مبرات سے عاری نہ تھا کیونکہ ابھی ابھی ایک غریب عورت اپنے دو بچون کے ساتھہ باورچیخانہ کی طرف سے کہانے اور دوسرے حوائج معیشت سے لدی ہوئی نکلی تھی۔

اصطبل کے دروازے پر ایک سائیس ایک شاندار سرنگ مادیان پر سے اوترتا ہوا نظر آیا جسے وہ ٹہلا کر باہر سے لایا تھا اور جس پر اوس نے اب فخر اور

محبت بھری نگاہون سے نظر ڈالی۔

مکان کے دریچے انواع واقسام کے صنعتی گملون سے جن مین رنگ برنگ پھولون کے درخت لگے ہوے تھے مزین تھے اور پہلی منزل کے کمرون کی کھڑکیون کے باہر پنجرے لٹکے ہوے تھے جن مین خوبصورت پرند چہک رہے تھے۔

ہم اپنے ناظرین کی توجہ ان کمرون مین سے ایک کی طرف منعطف کرتے ہین۔ اس کمرے کا نام زینت منزل تھا اور اگرچہ اس کا مکین جنس اناث سے تھا۔ لیکن ییہ دیکھہ کر تعجب ہوتا تھا کہ اس مین مردانہ اور زنانہ لباس کے جوڑے اور دوسرے لوازم زینت جو دونون جنسون کے استعمال مین آتے ہین جابجا ایک ساتھہ بکھرے پڑے تھے۔

سنگار کی میز پر حسن اناث کی رعنائی کے دوبالا کرنے کا تمام ضروری سامان رکھا ہوا تھا اور ایک کرسی پر ایک کوٹ ایک واسکٹ اور ایک پتلون پڑی ہوئی تھی۔ ونگٹن وضع کے سیاہ وارنش دار چھوٹے پیمانے کے بوٹ کے ایک جوڑے کے ساتھہ ایک نازک ولایتی چمڑے کا جوتا رکھا تھا جس مین لکڑی کے تلے لگے تھے۔ ایک بہت بڑی الماری مین جس کے پٹ کسی قدر کھلے ہوے تھے ریشم۔ ساٹن اور انواع واقسام کے دوسرے قیمتی پارچات کے لباس تہ کئے ہوے رکھے تھے اور کھونٹیون کی ایک قطار پر ایک ارغوانی رنگ کا شکاری کوٹ۔ ایک سواری کی ٹوپی اور دوسرے مردانہ وضع کے کپڑے جو سیر وشکار اور مردانہ تفریح سے مخصوص تھے لٹکے ہوے تھے ایک گوشے مین ہلکی ریشمی چھتریان۔ چھڑیان۔ بید اور شکار کے چابک تلے اوپر پڑے ہوئے تھے۔ لیکن ان مختلف اور متخالف اشیار کی پریشانی مین بھی ایسی جمعیت نمایان تھی کہ معلوم ہوتا تھا

کہ کسی نے دیدہ و دانستہ ان چیزون کو اس طرح سے ترتیب دیا ہے کہ دیکہنے والے کو یہہ گمان ہو کہ اس نہانخانہ عشرت کا مکین یا تو کوئی مرد ہے جس کے مذاق مین عجیب زنانہ پن موجود ہے یا کوئی عورت ہے جس کی طبیعت کا رجحان غیر معمولی طور پر مردانہ واقع ہوا ہے ۔ زینت منزل تمول کی نمایش یا طمطراق سے معرّا تہا اس مین مکان کے باقی کمرون کی طرح آسایش و فارغ البالی اور مذاق سلیم کی علامات نمودار تہین مگر ضرورت سے زاید تعیش یا اسراف کی کوئی نشانی اوس مین نہ پائی جاتی تہی ۔

زینت منزل کا دریچہ نیم باز تہا ۔ ایک بڑا سا بلورین ظرف آب مصفا سے بہرا ہوا جس مین سنہری روپہلی مچہلیان تیر رہی تہین دریچہ کے طاق مین ایک تپائی پر رکہا ہوا تہا ۔ کمرہ خوشبودار پہولون کی مہک سے معطر ہو رہا تہا اور خوش الحان پرندون کے چہچہانے سے گونج رہا تہا ۔

دریچہ کے مقابل کی دیوار کے برابر ایک فرانسیسی وضع کا پلنگ بچہا ہوا تہا جس کے سرہانے اور پائنتی پر گلابی رنگ کی ساٹن کے پردے ایک تیر کے طلائی پیکان سے جو چہت کے قریب نصب تہا آویزان تہے ۔

اس وقت نو بجے کا عمل تہا ۔ آفتاب کی زرین شعاعین نیم باز دریچہ مین سے پلنگ پر پڑتی تہین جو اس قدر نرم اور گدگدا تہا کہ بیان نہین ہو سکتا ۔

ایک نہایت ہی شکیلہ و جمیلہ عورت جس کا سن بظاہر پچیس سال ہوگا اس پلنگ پر لیٹی ہوئی کتاب پڑہ رہی تہی ۔ سر ہاتہہ پر ٹکا تہا اور کہنی تکیئے پر تہی اور اس ہاتہہ نے ہلکے سنہری رنگ کے بالون کو بازیچہ بنا رکہا تہا جو اوس کی پشت اوس کے سینے اور اوس کے شانون پر پریشان ہو رہے تہے ۔ مگر یہہ پریشانی ایسی نہ تہی کہ سینے کی نورانی جہلک کو بالکل چہپا دیتی ۔ اوس کے شانون کا دلفریب ڈہلاو اوس کی

ہنس کی سی گردن کی خوبصورتی اور اوس کے سینے کے ابھار کا سحرانگیز تناسب ان گھنے اور چمکتے ہوے بالون مین سے بہی برابر نظر آرہا تہا۔

بلند اور فراخ پیشانی۔ اخضری آنکھین۔ سیدہی ناک۔ پتلے ہونٹ۔ صاف وشفاف دانت اور بھری بھری گول ٹھڈی اس دلربا تصویر کے حسن کو دوبالا کرنے کے مزید سامان تہے۔

بحیثیت مجموعی یہہ کل نظارہ ایسا تہا جسے دیکھہ کر روح کو اندازاندازہ لذت حاصل ہوتی تہی۔ پرندون کا چہچہانا۔ پھولون کا کہلنا۔ بلورین ظرف مین سنہری روپہلی مچھلیون کا تیرنا جس کمرے کا نام اس فصل کے زیب عنوان ہے اوس کا خوش اسلوبی اور خوش سلیقگی سے سجا ہوا ہونا اور سب سے بڑہ کر فرانسیسی وضع کے پلنگ پر اوس ماہ وش کا محو استراحت ہونا ایسا منظر نہ تہا کہ کوئی دیکھے اور اوس کے دل مین پہر بہی تاب باقی رہے۔ اس کا فرادا کا سراوس دلفریب کہنی سے جس کی گوری رنگت کی جہلک کو شلوکے کی آستین کی رقابت بہی نہین چھپا سکی تکیے کا کام لے رہا تہا۔

کچھہ کچھہ دیر کے بعد یہہ حورو ش کتاب سے آنکھہ اوٹھا کر کمرے کے چارون طرف اس انداز سے نظر ڈالتی تہی کہ معلوم ہوتا تہا کہ اگر اوسے تفکر دامنگیر نہین ہے توکم از کم بے اطمینانی ضرور ہے۔ گاہ بگاہ اوس کی پیشانی پر جو عصمت اور صفاے باطن کی سجدہ گاہ معلوم ہوتی تہی تردد اور اضمحلال کی بدلی سی چہا جاتی تہی اور وہ سینہ جسے آفتاب کی گستاخ شعاعین پیہم بوسے دے رہی تہین ٹہنڈی سانسون کی جولانگاہ بن جاتا تہا

تھوڑی دیر مین دروازہ آہستہ سے کہلا اور ایک معمر عورت جس کا لباس عمدہ مگر سادہ تہا اور جس کے چہرے سے متانت اور ثقاہت نمودار تہی کمرے مین داخل ہوئی اس عورت نے جو خادمہ تہی اس خاتون سے کہا:۔

مسٹر اسٹیونس آئے ہوئے ہین۔ مین نے اون سے کہا کہ آپ ابھی تک بیدار نہین ہوئین۔ اسپروہ بولے کہ جب تک آپ بیدار نہ ہون ہم آپکا انتظار کرین گے۔

خاتون (بے صبری سے) معلوم نہین کیا بات ہے کہ اس وقت میرا جی بالکل نہین چاہتا کہ مسٹر اسٹیونس سے ملون حالانکہ وہ میرے محسن اور مربی ہین۔ (دفعتہً تردد اور تفکر کی علامات چہرے پر ظاہر کرکے) اچھی لوسیا تو ہی بتا کہ یہ کیا پیش آنے والا ہے جو میرا ماتھا ایسا ٹھنک رہا ہے۔ مین اس وقت ایسی متوحش اور پریشان ہو رہی ہون کہ میرا دل بے اختیار گواہی دیتا ہے کہ کوئی نہ کوئی افتاد ضرور پڑنے والی ہے۔ اور۔"

خادمہ (قطع کلام کرکے۔ شفقت اور منت کے لہجہ مین) بیوی اس قدر دلگیر مت ہو۔ اپنے دل کو سنبھالو۔ آپ نہین جانتین کہ دیوار ہم گوش وارد۔ ذرا بلند آواز سے آپ نے بات کی اور آپ کا راز طشت از بام ہوگیا اور اگر اس ماجرے کی کسی غیر کو اطلاع ہوگئی تو خدا جانے کن کن مصیبتون اور بلاون کا سامنا ہوگا"

خاتون "ایسی ہیبت ناک اسرار کا ڈر تو مجھے ہلکان کئے ڈالتا ہے۔ ہر وقت مجسم فریب بنے رہنے کو مجبور رہنا۔ اس بات کو پل پل محسوس کرنا کہ مین جیتا جاگتا اور زندہ و متحرک جھوٹ ہون۔ اپنے قدرتی لوازم وجہ انجہ یہان تک کہ اپنی جنس کی کمزوریون کو بجبر و اکراہ اجنبی نظر سے دیکھنا۔ ایک زبردست لزوم کے اقتضا کا جس عنان تاب ہونا اب ناممکن ہے محکوم ہونا ایسی باتین نہین کہ ناقابل بیان درد کی چبھن بعض دفعہ میرے دل مین نہ پیدا کر دین"

خادمہ "بیوی یہی سوائے صبر کے اور کوئی چارہ نہین۔ چند مہینے۔ صرف تین مہینے اور صبر کیجئے اور اس تمام فکر و پریشانی کا نتیجہ جیسا کہ مین بتلا آیا ہے ضرو

اچھا ہی ہو گا۔

خاتون "یہہ سب سچ ہے۔ جس شخص کے تمام افعال میری ذات کے متعلق ایسے غور و خوض کا پہلو لئے ہون اوس کی باتون پر صدق دل سے یقین لانا ہمارا فرض عین ہے (کچھہ وقفہ کے بعد کسی سوچ مین مستغرق رہ کر) "مگر وہ اس عظیم الشان نتیجے کی ماہیت مجھہ سے کیون چھپاتے ہین اور جب میرا اون پر اس درجہ کامل اور واثق اعتماد ہے تو وہ مجھہ پر کیون بھروسہ نہین کرتے۔"

خادمہ (ناصحانہ لہجے مین) "اونھین ڈر ہے کہ مبادا کسی ایسے وقت مین جب کہ آپ کو اپنے حزم و احتیاط پر قابو نہو وہ راز جو اون کی دانست مین اہمیت کے لحاظ سے ہم سب کی کامیابی کی روح روان ہے آپ کے مُنہہ سے نکل جاے۔" (فرط محبت سے) "اور بیٹیا حقیقت مین۔ معاف کیجیے گا کہ مین اس بے تکلفی سے آپ کے ساتھہ ہم کلام ہے۔"

خاتون "لوئیسا اس کا بالکل خیال نہ کرو۔ دنیا مین اگر کسی کو میرے ساتھہ محبت ہے تو تم ہی کو ہے۔ تم ہی نے اس ساڑھے چار سال کے زمانے مین جس کا ایک ایک گھنٹہ مجھہ پر ایک ایک سال سے بھاری تھا اس زہرہ گداز فریب والتباس مین میری ڈھارس بندھاے رکھی۔ یہہ تمہاری مہربانی کا طفیل ہے کہ ۔"

خادمہ (ملاطفت کے لہجے مین) "مین نے صرف اپنا فرض منصبی ادا کیا ہے اور جس بات پر میرا دل گواہی دیتا تھا اوسی پر عمل کیا ہے۔ لیکن جیسا کہ مین ابھی آپ سے کہہ رہی تھی آپ بسا اوقات ایسی بے احتیاطی کر بیٹھتی ہین کہ یہہ کسی طرح سے توقع نہین ہو سکتی کہ مسٹر اسٹیونس ایک ایسی تجویز کا راز آپ پر افشا کر دین گے۔"

خاتون (قطع کلام کر کے) "مجھہ پر تم بے احتیاطی کا الزام لگاتی ہو۔ بنا و تو مین نے

کون سی بے احتیاطی کی ہے۔ کیا مین نے لون کے ہر ایک ارشاد کی تعمیل نہین کی؟
اور کیا مین تمہارے ہر ایک مشورے پر کاربند نہین ہوئی؟ کیا مین نے اپنی
زبان تک کو مسخ کر کے سائیس سے گہوڑون اور کتون کے متعلق سائیسی
لب و لہجے مین گفتگو کرنے کی مشق نہین بہم پہونچائی؟ اور کیا مین اپنی سرنگ
مادیان پر کہیتون اور وادیون مین اون کو اپنے کمیت گھوڑے پر ساتہہ لئے
سرپٹ نہین پہیری جس سے دیکہنے والون کو بہی یہہ گمان ہوگا کہ دو دیوانے
بگٹٹ جا رہے ہین؟ با این ہمہ تم کہتی ہو کہ مین بے احتیاط ہون۔ کوئی
مجہے بتلا تو دے کہ جو بھیس مین نے اختیار کیا ہے اوس کی مناسبت قائم
رکہنے کے لئے مین نے کون سا دقیقہ اوٹہا رکہا ہے مجہے نہین یاد پڑتا
کہ اس گہوڑے کی سواری کے علاوہ جس کا مین نے ذکر کیا ہے کسی اور
تقریب سے باہر جانے کا زیادہ انفاق ہوا ہو۔ جن لوگون سے میری شناسائی
ہے اونگلیون پر گنے جا سکتے ہین اور میرا ایک ہی ملاقاتی ایسا نہین جو اس
کنج تنہائی مین مجھ سے آکر ملتا ہو۔ اس طرح میرے اس مکان کی حقیقت کسی
راہب کے صومعہ سے زیادہ نہین اور پہر تم کہتی ہو کہ مین بے احتیاط ہون
چیڑیا جی سے گئی اور راجہ نے کہا کہ الونی کہائی۔

لوئیسا۔ (مسکرا کر) اس کمرے کی دہلیز سے باہر قدم رکہے بغیر بہی یہہ
بات میرے بس مین ہے کہ۔۔۔"

خاتون (قطع کلام کر کے اور اپنے نورانی بازو سے ساٹن کے اوس
پردے کو جو اوس کے پلنگ کے سرہانے کی طرف تہا کہینچ کر اور جس الماری
مین زنانہ ملبوسات رکہے ہوئے تہے ہاتہہ سے اشارہ کر کے) میری جنس
کے ان کپڑون پر تم ہمیشہ طعنہ زنی کرتی رہو گی۔ افسوس تم کو مجہہ اتنی سی بات

کی بھی اجازت نہین دیتین۔ اگر مین گاہ بگاہ اپنے زنانہ جذبات کے اقتضار
کو اس لباس کے پہننے سے پورا نہ کیا کرون تو ممکن نہین کہ مین اس خوفناک
مکروزور اور تلبیس کی تاب لا سکون۔ کیا تمہارا یہہ خیال ہے کہ مین فطرت کے
قوانین کی خلاف ورزی کی مرتکب ہون اور اوس کا خمیازہ کھینچنے سے مستثنی قرار
دیجا سکون؟ اس کے علاوہ جن مشاغل کو میری جنس کے ساتھہ قدرتی لگاو
ہے اون مین گاہے ماہے مصروف رہ کر مین نے اپنے دل کو تسلی دینے
کے علاوہ اور کبھی کسی بے احتیاطی کا ارتکاب نہین کیا۔ جب کبھی مین اپنے
بالون کو شانے سے آراستہ کرتی ہون۔ جب کبھی مین ریشم یا ململ کا لباس صرف
اس خیال سے پہنتی ہون کہ دیکھون تو سہی کہ آئینے مین مین کیسی نظر آتی ہون اور
تمہین بھی میرے ساتھہ اس امر مین اتفاق ہوگا کہ میرا یہہ غرور یا تزئین ایک حد
تک حق بجانب ہی تو مین ہمیشہ اس احتیاط کو مدنظر رکھتی ہون کہ اس گوشہ عزلت سے
میرا قدم باہر نہ نکلے اور یہہ تم کو معلوم ہی ہے کہ سوائے تمہارے اس نہانخانے
مین پرندہ بھی پر نہین مار سکتا۔ سچ سچ کہنا کیا تمہین یاد پڑتا ہے کہ کبھی تم نے مجھے
دریچون کے پردے ہٹا کر لباس پہنتے ہوے دیکھا ہے۔ نہین کبھی نہین
دیکھا ہوگا۔ غرض کہ اس پریشانی پیدا کرنے والے التباس کے برقرار رکھنے
کے لیئے مین نے صرف اون تدابیر پر عمل کیا ہے جس سے میرے دل غمزدہ
کو ایک گونہ تسکین اور تشفی ہو سکتی۔ لیکن اگر تم لوگ یہہ چاہو کہ مین اپنی جنس کو
دل سے بالکل محو کر دون اور مستقل اور مسلسل طور پر مردون کا لباس اختیار کر لون
اور ایک گھڑی بھر کے لئے (وہ بھی شام کے وقت) اپنے جی کے بہلانے
کے لئے اوس لباس کو نہ پہنون جو قدرت نے میرے لئے مخصوص کیا ہے
اور پھر اوس پر یہہ احتیاط کرون کہ اس چار دیواری سے باہر قدم تک نہ رکھون اور

سوائے تمہارے کسی کو اپنی صورت تک نہ دکہاؤن تو۔"

لوئیسا (قطع کلام کرکے دلاسے سے) بیوی جو کچہہ آپ کے مزاج مین آئے کیجیے ہم کو ہر طرح سے آپ کی خاطر منظور ہے۔ مگر اسٹیونس آپکا انتظار کر رہے ہین مناسب ہوگا کہ آپ اون سے مل لین۔"

خاتون اِس کے سوا اور چارہ ہی کیا ہے۔ اونہون نے میرے لئے ہر طرح کا آرام اور آسایش مہیا کی ہے۔ جو نعمتین کام و زبان کو مرغوب ہوتی ہین اور روپیہ سے خریدی جاسکتی ہین میرے واسطے اونہون نے تمام و کمال بہم پہونچائی ہین اور خواہ اون کے اس طرز عمل سے آخر الامر اونہین کیسا ہی فائدہ کیون نہ ہو پہر بہی فی الوقت تو مین ضرور اون کی مرہون منت ہون۔ اِس لئے میرا فرض ہے کہ مین اون کی ملازمت حاصل کرون۔"

لوئیسا (اپنے لفظون پر زور دے کر) آپ کے ساتہہ اون کے برتاؤ مین جس قدر تکلف پایا جاتا ہے اوسی قدر وہ فیاضی کا بہی اظہار کرتے ہین۔"

خاتون ہان باوجودیکہ ہمارے تعلقات مین ایک نرالے انداز کی خصوصیت پائی جاتی ہے پہر بہی اوس زمانے سے لیکر جب کہ میری اون سے ملاقات ہوئی آج تک اونہون نے کسی لفظ یا کنایہ یا اشارے سے اوس توقیر کو باطل کرنے کا قصد نہین کیا جس سے وہ ہمیشہ مجہے دیکہا کیے ہین۔ وہ اپنے معاہدے پر قائم ہین اور مین بہی اوسی طرح سے اپنے قول و قرار کا لحاظ رکہون گی۔"

خاتون اِسی امید کا تو مجہے سہارا ہے۔ وہ وقت بہی عجب مسرت و شادمانی کا ہوگا جبکہ مین اس بند گران سے آزاد ہو کر اپنے وطن کے کسی دور دراز حصے یا کسی غیر ملک مین جاکر اپنی جنس کا لباس اختیار کرون گی اور اپنی طرز زندگی کو اوس انداز کے مطابق بناؤن گی جو قدرت سے توافق اور میرے

میرے مزاج سے مناسبت رکہتا ہے۔ اہنی جان فزا اور دل خوش کن وقتون کا خیال وقتاً فوقتاً دل مین لاکر مین اس نہاںخانہ کے حجاب مین اپنے کو پوشیدہ کرلیتی ہون اور وہ لباس پہنتی ہون جس سے مجہے الفت ہے اور جو میرا اپنا ہے۔ جب وہ پُرلطف زمانہ آئےگا تو مین ان دیر مین کٹنے والے ہفتون اور مہینون کو یاد کرکے جن مین مین نے اپنے مذاق اور مناسبت طبع پر صبر کرکے اون عادتون کا اختیار کرنا سیکہا ہے جن سے جنس اناث بیگانہ ہے اپنے دل کو بہلایا کرون گی۔ اس وقت مین گہوڑدوڑ اور کتون سے ایک بناوٹی اُنس اس خیال سے ظاہر کرتی ہون کہ میرے یہہ مردانہ رجحان لوگون کی توجہ کو میرے زنانہ چہرے کی طرف منعطف کرنے سے باز رکہین۔ مجہے ہر ایک لفظ کو جو میری زبان سے نکلتا ہے حزم و احتیاط کے ترازو مین تولنا پڑتا ہے۔ اپنے جسم کی ہر وضع اور انداز کو نظر تعمق دیکہنا پڑتا ہے اور جن مشاغل سے میری طبیعت کو فطری مناسبت ہے اونہین طوعاً وکرہاً ترک کرنا پڑتا ہے"

اس تقریر کو ختم کرکے یہہ خاتون تکیے پر سر رکہہ کرلیٹ گئی اور کسی سوچ مین پڑگئی۔ لوئیسا چند منٹ تک تو انتظار کرتی رہی لیکن آخرکار اوس نے دبی آواز مین مسٹر اسٹیونس کے معمول سے زیادہ منتظر رہنے کے متعلق یاددہانی کی جسے سن کر خاتون پلنگ سے بے اختیار اوٹہہ بیٹہی۔

اس کے بعد تبدیل لباس کا پر اسرار مشغلہ شروع ہوا۔ خاص وضع کی کمانیون کے استعمال سے وہ دوشیزگی کے سانچے مین ڈہلا ہوا بدن مرد کے جسم کے مشابہ ہوگیا گدّیون کو خفیف سے دباؤ کے ساتہہ لگانے سے سینے کا اُبہار دب کر قریب قریب نامعلوم ہوگیا سینے کو فراخ اور کشادہ بنانے کی غرض سے کم

معمول سے بہت نیچے کسی گئی اور یہہ سب اس سہولیت کے ساتہہ عمل مین آیا کہ معمول کو اس عجیب التباس سے کسی قسم کی تکلیف یا بے چینی محسوس نہ ہوئی فوجی وضع کے نیلے فراک کوٹ نے جس مین گلے تک بٹن لگے تہے اس تبدیل ہیئت کو مکمل کر دیا اور چونکہ اس وضع کا کوٹ ہمیشہ سینے پر کسی قدر اوٹہا ہوا ہوتا ہے اس لئے خود اس کی تراش سے بہی اخفا مین بہت کچہہ مدد ملی کیونکہ اوٹہتا ہوا جوبن باوجود اس بناوٹ کے بے اختیار پہٹا پڑتا تہا۔ لوئیسا نے لمبے لمبے لہراتے ہوے بالون کو خاص توجہ سے سنوارا اور اوس زمانہ آرایش کو جو کسی شہزادی کے لئے بہی سرمایہ ناز ہوتی جہان تک ممکن ہو سکا مردانہ بنا دیا۔

جب تبدیل لباس ہو چکی تو یہہ نیچے اوتر کر ایک کمرے مین داخل ہوا۔ ادہر لوئیسا نے زینت منزل سے نکل کر نہایت احتیاط سے دروازہ بند کر کے قفل ڈال دیا اور اوس کی کنجی اپنی جیب مین رکہہ لی۔

آٹھوان باب

مکالمہ

جس کمرے مین وہ صاحب جمال اور سراپا حجاب نازنین جو اس وقت کوئی بیس سال کا نوجوان معلوم ہوتی تہی داخل ہوئی وہ نہایت پر تکلف سامان کے ساتہہ سلیقے سے سجا ہوا تہا۔ ہر ایک شے نفیس اور خوش وضع تہی۔ ور کون مین پہولون کی کثرت تہی جن سے ہوا مہک رہی تہی اور پردۂ نگاہ پر یہہ منظر ایک ایسی تصویر کہینچتا تہا جس سے بے اختیار فرحت حاصل ہوتی تہی۔

ایک طرف کتابون کی الماریان تہین جن مین انگلستان اور فرانس کے مشاہیر شعرا اور افسانہ نگارون کی تصانیف رکہی ہوئی تہین۔ دیوارون پر چارون طرف

سیر و شکار کے رنگین مرقعے آویزان تھے۔ البتہ آتشدان کی کارنس پر دو چھوٹی چھوٹی تصویرین رکھی ہوئی تھین جو اعلیٰ درجہ کی صنعت کا نمونہ تھین۔ ان مین سے ایک تو کسی سولہ برس کے لڑکے کی اور دوسری ایک بیس سال کی حسینہ وجمیلہ لڑکی کی شبیہ تھی۔

ان دونون تصویرون مین حیرت انگیز مشابہت پائی جاتی تھی۔ وہی چمکدار رسیلی بھوری رنگ کی آنکھین۔ وہی سنہرے گھنے ملائم اور گھونگر والے بال وہی سیدہی ستوان ناک۔ وہی گلابی ہونٹ اور بھری بھری ٹھڈی دونون مین موجود تھی۔ نگاہ ڈالتے ہی دیکھنے والے کو معلوم ہوجاتا تھا کہ یہہ دونون بھائی بہن ہین اور چونکہ بھائی کے چہرے مین غیر معمولی زنانہ پن اور نزاکت پائی جاتی تھی اس لئے دونون کی مشابہت اور بھی زیادہ قوی معلوم ہوتی تھی بھائی کی تصویر کے نیچے مینا کار چوکھٹے پر سنہرے حرفون مین بخط خفی لفظ والٹر اور بہن کی تصویر کے نیچے ایلائزا لکھا ہوا تھا۔

اس کمرے مین جس کی ہیئت کذائی اوپر بیان کی جاچکی ہے ایک کوچ پر ایک شخص آرام کر رہا تھا جس کا لباس پاکیزہ مگر بھڑک اور نمایش سے معرا تھا۔

اس شخص کی عمر حقیقت مین تو تینتیس یا چونتیس سال سے متجاوز نہ تھی لیکن اوس کے چہرے کی متانت سے جسے یا تو اوس نے جان بوجھہ کر ایسا بنایا تھا یا جو کاروبار و دماغی مصروفیت کی عادات سے ایسا ظاہر ہوتا تھا اوس کی عمر بظاہر دس سال زیادہ معلوم ہوتی تھی۔ یہہ شخص خوش رو اور فربہ اندام تھا۔ اور بہ لحاظ عادات و اطوار کے بدرجہ غایت خلیق و متواضع تھا مگر تنہائی کے عالم مین یا ایسی حالت مین جب کہ گفتگو کا مشغلہ نہ ہوتا تھا تو ایسا معلوم ہوتا

تہا کہ وہ کسی فکر مین مستغرق ہے اور اوس کا دماغ کثیر التعداد اور ضروری معاملات کی عقدہ کشائی مین مصروف ہے۔

جس وقت زینت منزل والی خاتون کمرے مین داخل ہوئی تو مسٹر اسٹیونس (یہی وہ شخص ہے جس کو اس کمرے مین ہم نے تنہا بیٹہا ہوا پایا تہا) اپنی جگہہ سے اوٹہا اور مہربانی ادب اور سرپرستی کے ملے جلے لہجے مین اوس سے یون ہم کلام ہوا:۔

میرے پیارے والٹر حقیقت مین تم سے ملے ہوے زمانہ گذر گیا یہان آئے ہوے مجہے ڈیرہ مہینہ ہوتا ہے مگر تمہین میرا وہ خط تو مل گیا ہوگا جس مین مین نے لکہا تہا کہ ایک نہایت ہی ضروری کام سے مجہے مجبوراً پیرس کا سفر اختیار کرنا پڑا ہے؟"

اس کے جواب مین خاتون نے (یا چونکہ آیندہ کے لئے اوس کا کوئی نہ کوئی نام ہونا چاہیئے اس لئے ہم اوسے والٹر یا مسٹر والٹرسڈنی کہکر پکارین گے) کہا:۔

آپ کا عنایت نامہ مجہے ملا تہا اور اوس کے ساتہہ جو تحائف اور رقم آپ نے ارسال فرمائی تہی وہ بہی وصول ہوئی شکریہ قبول فرمایئے لیکن روپیہ کے مرحمت فرمانے مین تو آپ بے حد فیاضی کو کام مین لاتے ہین حالانکہ (مسکرا کر) مجہے اسراف کے ارتکاب کا کبہی موقع ہی نہین ملتا کیونکہ روزانہ سواری کے سوا مین اور کبہی کہین باہر نہین جاتا اور یہہ آپ کو معلوم ہی ہے کہ نہ کبہی مین کسی سے یہان ملتا ہون نہ میرے ملاقاتیون کی تعداد ایسی کچہہ زیادہ ہے"

مسٹر اسٹیونس۔ عزیز من مجہے معلوم ہے کہ تم حتی الامکان میرے

مشورے پر عمل کرتے ہو مگر میرے مقصد کے بر آنے مین اب صرف تین
مہینے کی قلیل مدت رہ گئی ہے اس کے بعد ہم دونون کو قسمت کی تلون مزاجی
کی کچھہ بھی پروانہ ہوگی اور پھر جو نتیجہ ان کوششون کا نکلے گا وہ کیسا عظیم الشان
اور مسرت خیز ہوگا - جن جن تکلیفون کے اوٹھانے پر مین تم سے اب اصرار
کر رہا ہون وہ اوس وقت مبدل بہ راحت ہو جائینگی -"
والٹر (کسی قدر ملامت کے لہجے مین) "جناب من آپ نے شاید
اس امر کو نظر انداز کر دیا کہ اس وقت جو باتین آپ مجھہ سے کر رہے ہین وہ
میرے لئے معمے ہین - اس وقت مین آپ کے ہاتھہ مین بمنزلہ ایک
آلے یا ایک کل کے ہون جس سے آپ جو چاہتے ہین کام لیتے ہین - مین"
مسٹر اسٹیونس (جلدی سے قطع کلام کر کے) والٹر! تم اس بارے مین
اصرار مت کرو - مین اپنے مہتم بالشان منصوبے کی اہمیت کا راز ابھی تم پر
ظاہر نہین کر سکتا - چندے اور صبر کرو - اور یہہ تو تم بھی جانتے ہو کہ اس بات کا
مین تمہین کافی ثبوت دے چکا ہون کہ میرا خیال تمہاری طرف سے اچھا ہے
اور میرے دل مین تمہاری عزت ہے - ذرا سوچو تو بھی کہ میرے بغیر تمہاری
حالت کیا ہوتی جبکہ دنیا بھر مین تمہارا ایک بھی عزیز اور قریب اور یار و مددگار
نہین ہے - یہہ نہ سمجھو کہ مین اپنا احسان جتانے کے لئے یہہ کہہ رہا ہون بلکہ
میرا مدعا ان باتون سے صرف اس امر کا اظہار کرنا ہے کہ مجھے اپنے منصوبے
کی کامیابی کا پورا یقین ہے اور نیز یہہ کہ مین تمہارا سچا دوست ہون - والٹر!
مین تم سے سچ کہتا ہون کہ مین ہمیشہ تمہاری جنس کو بھول جاتا ہون اور تمہین
محض ایک لڑکا سمجھتا ہون گویا کہ تم میرے برادر زادے یا فرزند ہو - تمہاری
طرف سے میرے دل مین یہی خیالات قائم ہین - مین تمہارا دوست ہی نہین

بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ ہون اس لئے کہ مجھہ کو تم سے پدرانہ اُنس ہے"

والٹر "اور مین آپکا بدرجہ غایت ممنون احسان ہون لیکن مین جو آپ سے ہمیشہ اصرار کرتا رہتا ہون کہ آپ مجھہ پر زیادہ اعتبار کرین تو اوس کی وجہ یہہ ہے کہ مین چاہتا ہون کہ مجھے اپنے ذاتی علم سے یقین ہوجائے کہ میرا موجودہ طرز عمل کسی بُرے یا خطرناک منصوبے کی کامیابی کا معین نہین ہے۔ میرے اس اظہار مافی الضمیر کو آپ معاف فرمائین گے کیونکہ بسا اوقات مجھے نہایت ہی متوحش خیالات پیدا ہوتے ہین اور گھنٹون ناقابل بیان وسوسے میرے دل مین گذرتے رہتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ گویا مین آنکھون پر پٹی باندھے ہوے ایک قعر کے کنارے چل رہا ہون"

مسٹر اسٹیونس (اپنی متانت اور خاطرجمعی کو ہاتھہ سے نہ دیکر) "والٹر مجھے تعجب ہوتا ہے کہ کیون تم ایسے شبہات ظاہر کرتے ہو جن سے میری آبرو پر حرف آتا ہے۔ مین تمہین بارہا یقین دلا چکا ہون اور اب پھر دلاتا ہون کہ تمہین خوف کی کوئی وجہ نہین"

والٹر (جوش کے ساتھہ) "تو پھر یہہ تبدیل ہیئت کیون؟ اور مجھے اپنی جنس کے اخفا پر مجبور کرنا اور علی الاتصال فریب دہی کے ارتکاب کی ترغیب کیون؟"

مسٹر اسٹیونس۔ (آشتی کے لہجے مین) "کیا سخت دیانت قوی سے قوی احتیاط کے ساتھہ تعلق نہین رکھہ سکتی؟ میری نیت کا اوس کی ظاہری حالت سے اندازہ مت کرو۔ عجیب و غریب منصوبے جو باوجود ندرت کے عزت و آبرو کا پہلو لئے ہوتے ہین اس دنیا مین بسا اوقات بدمعاشی اور سیہ کاری کے استیصال کے لئے کام مین لائے جاتے ہین"

والٹر (بظاہر اس دلیل سے معقول ہوکر) "مین اپنی تشکیک کی معافی

چاہتا ہون - مین نے غلطی کی جو آپ پر شبہ کیا - آپ کا راز دریافت کرنے کی مین آیندہ اس قدر جسارت نہ کرون گا اور اپنے دل مین کوئی وسوسہ یا تردد نہ آنے دون گا - اب مجھے یقین ہو گیا کہ جن وسائط سے ہم دونون کی کامیابی عمل مین آنے والی ہے اون کو آپ مجھ سے محض میرے ہی نفع کی غرض سے چھپاتے ہین -"

مسٹر اسٹیونس "میرے عزیز اور باوفا اور مجھ پر بھروسہ کرنے والے مسٹر والٹر اب تم نے معقول بات کی - مین یہی چاہتا تہا کہ تمہاری طبیعت کو آج اسی ڈھنگ پر پاؤن کیونکہ اس وقت مجھے تم سے ایک نہایت ضروری بات کہنی ہے -"

والٹر "فرمائیے مین آپ کی ہدایت یا مشورے پر بدل وجان کاربند ہون گا"

مسٹر اسٹیونس "والٹر مجھے تم سے یہہ کہنا ہے کہ بدین غرض کہ میرے منصوبے کامیاب ہون اور اون کی راہ مین خفیف سے خفیف موانع بہی حائل نہ ہون ایک تیسرے شخص کا ہونا ضرور ہے - لازم ہے کہ یہہ شخص ہمارا رازدار ہو اور اوسے سب کچھہ معلوم ہو - اوس کی زبان بندی کا بندوبست بعد مین کر دیا جائے گا - قصہ مختصر یہہ کہ مجھے ایسا شخص مل بہی چکا ہے جو اس کام کے لئے موزون ہوگا اور مین نے تمام حالات کی اطلاع اوس سے کر بہی دی ہے تمہین کبہی کبہی اوسے بطور مہمان کے یہان رکہنے مین کوئی عذر تو نہ ہوگا - ؟"

والٹر "جناب من آپ کیسی باتین کر رہے ہین - بھلا میری مجال ہے کہ مین عذر کر سکون ؟ کیا یہہ گہر آپ کا نہین ہے اور کیا آپ کو مجھہ پر پورا قابو نہین ہے ؟ آپ اس بات کو اچہی طرح جانتے ہین کہ آپ کے تمام احکام کی تعمیل مجھ پر لازم ہے"

مسٹر اسٹیونس - میرا یہہ خیال صحیح تہا کہ تم کو رضامندی اور آمادگی کے

ساتھہ میری راے سے اتفاق ہوگا اور سچ پوچہو تو از راہ جسارت مین اوس کو
پہلے ہی اپنے ساتھہ آج کھانے مین شریک ہونے کے واسطے کہہ آیا ہون"
والٹر "آج"
مسٹر اسٹیونس - "ہان - کیا تم کو اس مین کچہہ عذر ہے ؟"
والٹر - "نہین عذر تو کچہہ نہین فقط یہہ خیال ہوا تہا کہ کھانے کی تیاری"
مسٹر اسٹیونس - اس کی فکر نہ کرو - جب تم کپڑے پہن رہے تھے
تو مین نے باورچی سے کہانے کے لئے سب کچہہ دیا تہا - تمہارے
بڈہے باورچی کو اگرچہ آنکہون سے کم سوجہتا اور کانون سے کم سنائی دیتا ہے
پہر بہی لذیذ کہانے تیار کرنے مین اوسے کمال حاصل ہے - اور چونکہ تمہارے
تینون نوکرون کو یہہ خیال ہے کہ مین تمہارا ولی ہون اس لئے میری یہہ
مداخلت باعث تعجب نہ ہوئی ہوگی "
والٹر "نوکرون کو اور خیال ہی کیا ہوسکتا تہا - کیا یہہ نوکر جا کہ آپ ہی کے
مقرر کئے ہوے نہین ہین ؟ کیا وہ مجہہ کو اور آپ کو یکسان طور اپنا آقا نہین سمجھتے ؟
کیا وہ اس بات سے باخبر نہین کہ یہہ مکان آپ ہی کی ملک ہے اور کیا اونہین
(باشثناے لوئیساکے کہ صرف اوسی کو یہہ راز معلوم ہے) یہہ یقین نہین دلایا
گیا کہ چونکہ میری صحت اچہی نہین اس لئے آپ نے اپنے شہر والے مکان سے
مجہے بغرض تبدیل آب وہوا یہان بہیج دیا ہے "
مسٹر اسٹیونس (مسکراکر) تو اس انتظام سے تم خوش ہو اس لئے
مجہے بہی اطمینان ہوا - لیکن یہہ تمہین واضح رہے کہ مین نے اپنے دوست کو
کہانا کہانے کے لئے ہی نہین بلایا ہے بلکہ وہ دن بہر رہے گا بہی یہن -
اس سے ہم کو یہہ موقع ملے گا کہ بوقت فرصت آپس مین گفتگو کرسکین گے - (اپنی گہڑی

دیکھہ کر) امید ہے کہ وہ آتا ہی ہوگا۔"

اوس کے منہہ سے یہہ لفظ نکلے ہی تھے کہ سامنے کے دروازے پر کسی نے زور سے دستک دی جس سے سارا مکان گونج اوٹھا۔

تھوڑی دیر مین لوئیسا نے آکر مسٹر مانیٹنگ کی اطلاع کی۔

نوان باب

ایک بیوپاری۔ سمتھہ فیلڈ کے واقعات

جارج مانیٹنگ ایک قدآور اور شکیل نوجوان تھا جس کی عمر کوئی تیئیس چبیس سال کی ہوگی۔ بال اور آنکھین سیاہ۔ رنگت مائل بہ ملاحت اور خط و خال نہایت متناسب تھے۔

اس شخص کے اخلاق وسیع اور اطوار پسندیدہ تھے مگر بااین ہمہ اوس کے انداز سے پایا جاتا تھا کہ متانت کے ساتھہ کوئی چیز اوس مین ایسی ضرور ہے جس کا حال دوسرون پر نہین کھل سکتا مثلاً اوس کی ذات کے متعلق جب اتفاق سے گفتگو چھڑ جاتی تھی تو وہ اوسے قصداً ٹال دیتا تھا۔ جن لوگون سے اوسے سابقہ پڑتا تھا وہ اون کی اس غرض سے خوشامد کرتا تھا کہ اوس کی نسبت وہ لوگ اچھی راے قائم کرین اور یہہ خوشامد بسا اوقات بیجا ہوتی تھی لیکن اس مین شک نہین کہ اوس کی معلومات عامہ وسیع اور اکثر مضامین پر محتوی تھین۔ اوس کی دلی آرزو تھی کہ جس طرح بن پڑے دنیا مین نام پیدا کرے۔ دولت پیدا کرنے مین وہ نہایت استقلال سے مصروف تھا اور اس بات کی چندان پروا نہ رکھتا تھا کہ اپنی اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے جو وسائل وہ اختیار کر رہا ہے وہ فی نفسہ اچھے ہین یا بُرے۔ عیاشی اور رنگین مزاجی کو اگرچہ اوس کی طبیعت سے

مناسبت تھی مگر وہ کبھی اس بات کو جائز نہ رکھتا تھا کہ یہہ مسرت خیز مشاغل
اوس کے کاروبار مین مزاحم یا اوس کے منصوبون کی تکمیل کے سد راہ
ہون - اوس کے مذہب مین عشق کی حقیقت حسن کی کرشمہ سنجی سے زیادہ
نہ تھی اور دوستی کی وقعت اوس کی نظر مین صرف اتنی ہی تھی کہ یہہ ایک رشتہ
ہے جس نے مجھے اون اشخاص سے مربوط کر رکھا ہے جن سے ملے بغیر
چارہ نہین - وہ پرلے درجے کا مطلب پرست اور خودغرض تھا مگر اس قدر
سلیقہ اوس مین ضرور موجود تھا کہ اپنے نقائص و عیوب مین سے اکثر کو جن کے
موجود ہونے کا خود اوسے اچھی طرح علم تھا دوسرون پر ظاہر نہ ہونے دیتا تھا
اس کا نتیجہ تھا کہ اکثر مجالس مین لوگ اوس کو ایک دل خوش کن رفیق سمجھہ کر
آؤ بھگت کرتے تھے اور بعض لوگ تو اوس کی نسبت یہان تک حسن ظن
رکھتے تھے کہ اوسے بڑی خوبیون کا آدمی کہا کرتے تھے - اور اس سے
تو کسی کو بھی انکار نہ تھا کہ وہ نہایت تجربہ کار اور معاملہ فہم ہے - چوبیس سال کی
عمر مین اپنی سیرت کو ایسے سانچے مین ڈھالنے کے لیئے ضرور ہے کہ
درس گاہ عالم مین اوس نے نہایت ہی کم عمری مین ابجد خوانی شروع کی ہو -
اس قسم کے قبل از وقت نشو و نما پائی ہوئی قساوت قلب اور خودغرضی
کے بہت سے نمونے لندن مین پائے جاتے ہین - ہر شش ماہی کے
اختتام پر نوجوان طلباء کا ایک ٹڈی دل یونیورسٹیون اور مدرسون سے
نکل سوسائٹی پر چھا جاتا ہے - ان نوجوانون کے دلون مین سوا اس کے
اور کوئی خواہش نہین ہوتی کہ اپنا روپیہ بعجلت تمام برباد کر کے دوسرون کا روپیہ
اوڑانے کی تدبیرین سوچین اور طرح طرح کی اوباشیون مین اپنا وقت خراب کرین
اور جب یہی نوجوان سن کہولت کے قریب پہونچتے ہین تو اون نوجوانون کے اُستاد

بن جاتے ہین جنہون نے اون کی جوانی کے زمانے کی طرح منزل عیش وعشرت مین قدم رکھا ہے۔

لیکن مسٹر جارج مانٹیگ کو ان جہاندیدہ لوگون کے طبقے کا رکن قرار نہین دیا جا سکتا کیونکہ وہ اپنا بہت سا وقت تجارتی کاروبار مین صرف کرتا تہا اور ساہوکارون اور مہاجنی کوٹہیون مین اکثر لین دین مین مصروف نظر آتا تہا۔ بخلاف اس کے اگر اون لوگون کی حالت پر نظر ڈالی جائے جن کی طبایع اور مشاغل کا حال ہم اوپر لکہہ چکے ہین تو معلوم ہوگا کہ یہہ لوگ تجارتی کاروبار کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکہتے ہین اور اوسے ایک سوقیانہ شغل سے تعبیر کرتے ہین۔ علاوہ اوقات کے جب کہ اونہین ہنڈی کے سکارنے یا روپیہ قرض لینے کے لئے مہاجنون کے پاس جانے کی ضرورت پیش آئے وہ ان مقامات مین بہت ہی کم دیکہنے مین آتے ہین

مسٹر مانٹیگ کا اصول یہہ تہا کہ "ہرا لگے نہ پہٹکری رنگ چوکہا آئے" اور اس خیال کو ع کہ زر زر کشد درجہان گنج گنج

نہایت حقارت سے دیکہتا تہا۔ چنانچہ لبا اوقات وہ یہہ کہا کرتا تہا کہ جب مین نے دنیا کے کاروبار مین ہاتہہ ڈالا تو مین بالکل تہیدست تہا لیکن اب کوئی وقت ایسا نہین کہ میری جیب مین اشرفیان نہ کہنکتی ہون۔

جارج مانٹیگ کے مسکن کا حال کسی کو نہ معلوم تہا کبہی یہہ دیکہنے مین آتا تہا کہ وہ محلہ کہ اس کینز مین فلاورپاٹ سے کرایہ کی گاڑی پر سوار ہو رہی اور کبہی محلہ چیپ سائڈ مین امنی بس گاڑی مین سوار ہونے کے لئے اوس کے پیچہے پیچہے دوڑتا جارہا ہے۔ چونکہ یہہ سمتین بالکل مختلف تہین اس لئے آن سے اس امر کا اندازہ کرنا کہ اوس کا مکان کس محلہ مین ہے نہایت ہی مشکل تہا۔

ہم نے اس جنٹلمین کے حالات بیان کرنے مین معمول سے زیادہ تفصیل سے کام لیا ہے لیکن اس کے خاص اسباب ہین جو آیندہ چل کر ظاہر ہون گے۔

جب مسٹر اسٹیونس والٹر سڈنی سے اوس کا تعارف کرا چکا تو کچھہ دیر تک ادہر اودہر کی باتین کرنے کے بعد مسٹر مانیٹگ نے اون مضامین کو چھیڑا جن پر وہ آسانی و روانی سے گفتگو کر سکتا تہا۔ اس کے تہوڑی دیر بعد جب کچھہ سکوت ہوا تو مسٹر اسٹیونس نے پوچھا۔

"کہیئے شہر مین کوئی نیا واقعہ پیش آیا۔؟"

مسٹر مانیٹگ "کوئی خاص واقعہ قابل ذکر نہین۔ آج تو شہر جانے کا اتفاق نہین ہوا البتہ رات دیر تک وہین رہنا پڑا کیونکہ ایک معاملہ پیش آگیا تہا جو شکر ہے کہ بخیر و خوبی طے ہوا۔ ہان کل ساہوکارے مین آخر وقت یہہ افواہ سننے مین آئی تہی کہ ایلڈرمین ڈکنس کا دیوالہ نکل گیا۔"

مسٹر اسٹیونس "مین تو سمجہتا تہا کہ یہہ شخص بڑا مالدار ہے۔"

مانیٹگ "نہین جناب اوس کے پاس روپیہ وپیہ کچھہ ہی نہین رہا تہا مین اوس کی حالت سے خوب واقف ہون۔ آج سے ڈیڑہ سال پہلے ہی اوس کے پلے ٹکا نہ تہا معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصے مین اوس نے مشترکہ سرمایہ کی ایک کمپنی کارنوال کی کانون مین سے ٹین نکالنے کے لئے قایم کی۔"

اسٹیونس (بات کاٹ کر) "اور کانون کا سرے سے وجود ہی نہین۔"

مانیٹگ "ہے تو سہی لیکن اوسی کے نقشہ جات و کاغذات پر۔ بہرحال وہ کچھہ نمونے جن کی نسبت اوس نے ظاہر کیا کہ کارنوال کی کانون کے ٹین کے ہین۔ لوگون کو دکہاتا رہا۔ لیکن اب عام طور سے یہہ بات مشہور ہو رہی ہے کہ یہہ

نموے نے ایلڈگیٹ کی ایک کمپنی سے نے اوس کے پاس بھیجے تھے ۔"

اسٹیونس ۔" تو پھر اوسے ایلڈرمین کے عہدے سے مستعفی ہوجانا پڑیگا؟

مانٹیگ "مستعفی ہونا کیسا وہ تو اور لارڈ میر کے عہدے کے اعزاز حاصل کرنے کے لئے امیدواری کر رہا ہے اور اس جسارت اور بے باکی سے گویا اوس کی آبرو پر کسی طرح کا حرف آیا ہی نہین ۔"

اسٹیونس ۔" تو آپ کا خیال ہے کہ ڈکنسن مستعفی نہین ہوگا ؟"

مانٹیگ ۔" ہرگز نہین ۔لیکن مجھے یقین ہے کہ شہر کے انتظام مین جس قدر جلد کوئی تبدیلی کی جائے گی اوتنا ہی اچھا ہوگا ۔بہلا خیال تو کیجئے کہ میونسپلٹی کو مختلف ذرائع سے کس قدر روپیہ وصول ہوتا ہے اور وہ کیسے بیجا طور پر صرف کیا جاتا ہے مثلاً بڑے بڑے رفیع الشان محلون اور عمارتون پر جو پہلے ہی مزین و آراستہ ہین مزید روپیہ بغرض آرایش و تزئین خرچ کیا جاتا ہے حالانکہ شہر کے بیچون بیچ غلاظت ۔جرائم اور سیہ کاری کے ایسے ایسے سنڈاس موجود ہین جن کا صاف کرنا ازبس ضروری ہے ۔مثال کے طور پر پٹی کوٹ لین ۔ اسمتھ فیلڈ ۔"

جون ہی کہ مانٹیگ کی زبان سے یہہ الفاظ نکلے والٹر کے چہرے پر یکایک مردنی چھاگئی اور اوس کا تمام جسم کانپنے لگا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کسی نہایت ہی المناک واقعے کی یاد اوس کے دل مین تازہ ہوگئی ہے ۔"

اسٹیونس "۔(گھبراکر) "مین خیر تو ہے کیا ہوا والٹر اپنے آپ کو سنبھالو ۔تمہارے لئے پانی منگواؤن یا کہو تو شراب کا ایک گلاس یا کوئی اور مفرح شے ۔"

والٹرسڈنی (قطع کلام کرکے) "نہین کچھہ نہین آپ تکلیف نہ کیجئے اب میری طبیعت اچھی ہے ۔لیکن حقیقت یہہ ہے کہ جب مین اوس خوفناک اور دہشت آور سانحے کو یاد کرتا ہون تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری رگون مین خون دوڑتے

دوڑتے بند ہو گیا۔ محض لفظ اسمتہہ فیلڈ کا سننا ہی ہے"

مانیٹنگ - (والٹر سڈنی کی حالت کے اس فوری تغیر پر متعجب ہو کر) "کیا مین نے نادانستگی مین کوئی ایسی بات کہہ دی ہے جس سے آپ کے قلب کو صدمہ پہونچا؟"

والٹر۔ (مسکرا کر) "آپ کو معلوم نہ تہا کہ آپ کے الفاظ میرے دل مین کس واقعے کی یاد تازہ کرین گے۔ لیکن اگر آپ کو اوس خوفناک رات کے تفصیلی حالات معلوم ہون تو آپ یقیناً میری کمزوری سے درگذر کرین گے"

اسیٹونس "تم نے مسٹر مانیٹنگ کے دل مین اشتیاق پیدا کر دیا ہے اور اب سوائے اس کے چارہ نہین کہ اس واقعے کے تفصیلی حالات اون کے سامنے بیان کرو"

والٹر سڈنی "یہہ ایک نہایت ہی عجیب و غریب واقعہ ہے اور آپ اسے مشکل سے باور کرین گے لیکن اس کے ساتھہ ہی جب آپ اسے سنین گے تو آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جاین گے"

مانیٹنگ "مجھے آپ سے اس پر اسرار واقعے کے تفصیلی حالات سننے کا بدرجہ غایت اشتیاق ہے"

والٹر سڈنی تھوڑی دیر تک کچھہ سوچتا رہا۔ اوس کے بعد اوس نے اپنی داستان اس طرح بیان کرنی شروع کی:-

"چار سال سے کچھہ زیادہ ہوئے اور یہہ ذکر میرے اس مکان مین آنے سے کچھہ ہی بعد کا ہے کہ جو سائیس اس وقت میری ملازمت مین ہے اوسے اپنے ہمراہ لئے مین گھوڑے پر سوار شہر مین داخل ہوا۔ مجھے شہر کے حالات بہت ہی کم معلوم تھے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ مطلق معلوم نہ تھے اور اس لئے

مجھے یہہ اشتیاق پیدا ہوا کہ دنیا کی سب سے بڑی تجارت گاہ کی سیر کرون اور چونکہ مجھے اپنے بچپن کا زمانہ بیرونجات مین گذارنے کا اتفاق ہوا تہا اور لندن کے عجائبات تختی کی حیرت افزا روایتین میرے سننے مین آئی تہین لہذا مین نے قصد کیا کہ اس عظیم الشان شہر کے گلی کوچون مین پاپیادہ چکر لگاؤن چنانچہ مین نے سائیس کو گھوڑا دے کر اوسے حکم دیا کہ بشپس گیٹ کے ایک اصطبل مین ٹہیرے ۔ سائیس سے دو تین گھنٹے کے بعد واپس آجانے کا وعدہ کر کے مین نے چکر لگانا شروع کیا اور یہہ مطلق خیال نہ کیا کہ بہت دیر ہو گئی ہے ۔ اتنے مین شام ہوئی اور مطلع مکدر ہو چلا ۔ اب میری پریشانیون کا آغاز ہوا جس اصطبل مین سائیس گہوڑا لئے میرا انتظار کر رہا تہا مین اوس کا پتہ بھول گیا اور مجھے معلوم ہوا کہ پایہ تخت پر باد و باران کا ایک خوفناک طوفان آیا چاہتا ہے ۔ جن بدمعاشون سے مین نے رستہ پوچھا تہا اونہون نے مجھے سخت جواب دیا ۔ قصہ مختصر شام کی تاریکی مین طوفان نے مجھ کو ایک ایسی جگہہ آلیا جو بعد مین دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ بازار اسمتھہ فیلڈ تہا ۔ یہہ بات میرے حیطہ تصور مین بہی نہ آسکتی تہی کہ ایسے بڑے دولتمند شہر مین ایسے غلیظ ناپاک اور خوفناک مقام کا ہونا جائز رکہا جا سکتا ہے اور بازار اسمتھہ فیلڈ تو ایک طرف مین اون تنگ و تار گلیون کی نجاست کی کیفیت بیان کرنے کے لئے الفاظ کہان سے لاؤن جو اس کے اطراف و جوانب مین ہین مجھے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ مین نے جن ہیبتناک جرائم اور دردناک افلاس کے مساکن کے حالات قصون مین تو پڑھے تہے مگر جن کا دار الحکومت کے عین وسط مین موجود ہونا مین کبھی باور نہ کر سکتا اس وقت اونھین مساکن مین پہر رہا ہون ۔ اس وقت مجھے یہہ خیال

آیا کہ تمدن نے صرف خاص خاص مقامات کو اپنے ورود کے لئے منتخب کیا ہے اور کچھ مقامات ایسے بہی ہین جن کے پاس سے وہ اس طور سے گذرا چلا گیا ہے کہ اوس کے نقش پا کا سراغ تک نہین ملتا ۔"

مانٹیگ ۔"مگر اپنی خوفناک سرگذشت کو تو بیان کیجئے ۔"

والٹر ۔" معاف فرمائیے گا کہ مین نے اس طول کلامی سے آپ کی سمع خراشی کی ۔ اندہیری رات مین جب طوفان زورون پر تہا اور مین سخت ہی خستہ و ماندہ ہو رہا تہا مین نے ایک پرانے مکان مین پناہ لی ۔ اگر مین اس مکان کو پہر ڈہونڈہنے نکلون تو یقین ہے کہ اب مجہے اوس کا پتہ نہ لگ سکے مگر مین اندازاً کہہ سکتا ہون کہ اسمتہ فیلڈ کی جن شاخ در شاخ تنگ گلیون کا مین نے ذکر کیا ہے یہہ مکان بہی اونہی مین سے ایک کے سرے پر تہا ۔ یہہ مکان ایسے لوگون کا مسکن تہا جو صورت مین تو انسان تہے مگر سیرت مین خونخوار درندون سے بہی بڑہے ہوئے تہے ۔ مجہے مجبوراً وہ بدمعاشون کی جنہون نے اس مکان کو مال غنیمت کا مخزن بنا رکہا تہا ایسی گفتگو سننی پڑی جس سے رونگٹے کہڑے ہوتے تہے ۔ منجملہ دیگر خبیث آمیز منصوبون کے ایک یہہ تہا کہ وہ ایک مکان پر چہاپا مارین جو آیلنگٹن کے شمال مین اور مارکہم نام کے ایک خاندان کا مسکن تہا ۔"

مانٹیگ ۔(دفعتاً) "ہائین ۔ کیا ۔ ایسی عجیب بات ہے ۔" اس کے بعد فوراً سنبہل کر اور بات بنانے کی کوشش کر کے "تعجب کا مقام ہے کہ ایسا منصوبہ آپ کے سننے مین آیا ۔"

والٹر "حضرت وہ بڑے بدمعاش تہے ۔ ایسے ایسے کام اون کے آگے کیا تہے ۔ ایک سنگین جرم کے منصوبے پر بحث ختم نہ ہوتی تہی کہ دوسری چہڑ جاتی تہی ۔ یہان تک یہہ باتین ہوتی رہین کہ مجہے یہہ خیال پیدا ہوا کہ میرے حواس

مختل اور میرا دماغ چکر مین آیا چاہتا ہے مین نے بجدوجہد تمام وہان سے فرار ہوجانے کی کوشش کی لیکن اونہون نے مجھے دیکھہ پایا۔ اس کے بعد جو کچھہ پیش آیا مجھے اوس کی خبر نہین کیونکہ میرے ہوش وحواس جاتے رہے بہ الفاظ دیگر مجھے غش آگیا"

ان الفاظ کے ساتھہ اوس کے چہرے پر حیا کی سرخی چھا گئی کیونکہ اس سے اوس کی جنس کی کمزوری پائی جاتی تہی اور وہ خوب جانتی تہی کہ اوس کے متعلق جو راز ہے وہ اوس کے مربی نے جارج مانٹیگ پر ظاہر کر دیا ہوگا۔ ادہر مانٹیگ اوس کو دلچسپی اور شوق کی نگاہ سے دیکھہ رہا تہا کچھہ دیر کے سکوت کے بعد والٹر نے اپنا سلسلہ بیان پھر شروع کیا:۔

"جب سے مجھے ہوش آیا تو ایک عجب خوفناک نظارہ دیکھا جسے آپ تو تصور مین لاسکتے ہین لیکن مین اوس کے اظہار سے قاصر ہون۔ وہ خوفناک سمان ابتک میری آنکھون کے سامنے ہے۔ یہہ بدمعاش مجھے نیچے کی منزل کے ایک کمرے کی طرف لے جارہے تہے جس کے مقابل مین فرانس کے خوفناک جیل خانہ بسٹیل یا کیتھولک مذہب کے ہیبت زادار القصاص انکویزیشن کے تنگ وتار حجرون کی بہی کوئی حقیقت نہ تہی۔ اس مین ایک چور دروازہ تہا جو ایک قعر کے منہہ پر جس کا تعلق خندق سے تہا لگا ہوا تہا۔ مین نے اون سے رحم کی التجا کی۔ لیکن جب ان ظالمون کا پتھر دل نہ پسیجا تو اونھین مال ودولت کی طمع دلائی کیونکہ مین جانتا تہا کہ (مسٹر اسٹیونس کی طرف دیکھہ کر) میرے کرم فرما اور محسن مجھے اس قدر روپیہ دیدین گے کہ ان خبیثون سے اپنا وعدہ پورا کرسکون۔ لیکن ان قسی القلب قاتلون نے میری ایک نہ سُنی اور مجھہ اوس تاریک اور متعفن غار مین پھینک دیا۔

مانیٹنگ - "معاذ اللہ"

والٹر "معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مکان خندق کے اوپر نہ تہا بلکہ اوس کے ایک طرف کو تہا۔ لیکن اس مین شک نہین کہ چور دروازہ اس مطلب سے بنایا گیا تہا کہ جو آفت رسیدہ ان سنگ دل بدمعاشون کا شکار ہون اونہین وہ اس مین سے نیچے پہینک دیا کرین۔ جب مین کچہہ دور گرتا ہوا چلا گیا تو بجاے اس کے کہ سیاہ اور متعفن کیچڑ مین غرق ہو جاتا مین ایک ڈہلوان تختے پر جو خندق کی دیوار کے ایک بہت بڑے روزن کی طرف مائل تہا جا پڑا اس طرح خوفناک موت سے بچ جانا ایک ایسا واقعہ تہا جس سے مجہہ مین اس قدر ہمت اور جرأت پیدا ہو گئی کہ مجہے خود اوس پر تعجب ہونے لگا۔ آخر کار مین دل مین یہہ سوچ بچار کرنے لگا کہ آیا یہہ بہتر ہو گا کہ مین رات بہر یہین پڑا رہون اور صبح کی روشنی مین اس چور دروازہ کی راہ سے جو میرے سر پر تہا نکلنے کی کوشش کرون یا فوراً ہی یہان سے بچ نکلنے کی کوئی تدبیر کرون۔ مین نے ثانی الذکر تجویز پر کاربند ہونے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ مجہے یہہ خیال پیدا ہوا کہ اس زمین دوز تہہ مین روشنی کسی طرح سے آہی نہین سکتی اس لئے طلوع صبح کا انتظار بے سود ہے اس کے علاوہ مجہے یہہ خوف بہی دامن گیر تہا کہ جو بدمعاش اپنی خونخواری اور سفاکی کا ثبوت پہلے ہی دے چکے ہین ممکن نہین کہ جب مین چور دروازہ کی راہ سے نکلون اور مجہہ سے اون کی مٹ بہیڑ ہو جائے تو وہ پورا انتقام لئے بغیر چہوڑ دین۔ ساتہہ ہی مین نے یہہ بہی سوچا کہ یہہ امر بہی قرین احتمال تہا کہ مین چور دروازہ کے پٹ کو اوٹہا بہی نہ سکون۔"

مانیٹنگ "سخت ہی خطرناک موقع تہا"

اسٹیونس جو اس واقعے کو نہایت توجہ سے سن رہا تہا۔ باوجودیکہ

پہلے ہی کئی مرتبہ سن چکا تھا "خطرناک ساخطرناک! اس کے تو تصور سے بدن پر
روئنگٹے کھڑے ہو جاتے ہین"

والٹر "غرض کہ مین نے اپنے ہاتھہ پاؤن سے ہر طرف ٹٹولنا شروع
کیا اور بہت جلد مجھے معلوم ہو گیا کہ مین جس مقام پر ہون اوس کی ہئیت کیا
ہے - میرے پاون اوس عمودی دیوار کے ایک بڑے مربع روزن کے
قریب تھے جو خندق پر تھی - مین باحتیاط تختے سے اوتر کر زمین پر جو گیلی تھی کھڑا
ہو گیا اور چند منٹ تک اوس تجویز کو جو مجھے سوجھی تھی عملی صورت مین لانے
کی غرض سے اپنے جرأت اور ہمت سے پورا کام لینے کی کوشش کرتا رہا -
اس کے بعد مین نے روزن مین سے سر باہر نکال کر خندق پر نگاہ ڈالی -
پانی تیزی کے ساتھہ بہتا ہوا معلوم ہوتا تھا کیونکہ اس کی گڑگڑاہٹ کی آواز میرے
کانون تک پہونچ رہی تھی اور جو بدبو اوس سے اوٹھہ رہی تھی وہ ایسی سخت تھی کہ بیان
نہین ہو سکتا - بائین طرف مین نے مڑ کر دیکھا تو صدہا چراغ اون مکانات کی دوہری
قطارون کے تنگ دریچون مین سے جو خندق پر واقع تھے ٹمٹماتے نظر آئے
طوفان بالکل فرو ہو چکا تھا مینہہ تھم گیا تھا اور رات صاف اور سہانی تھی - چند
منٹ مین اس جگہہ کا پورا نقشہ میرے ذہن مین آگیا اور مجھے معلوم ہوا کہ بچ نکلنا
میری رسائی سے دور نہین جس روزن مین سے مین جھانک رہا تھا اوس سے
کوئی تین فیٹ اوپر ایک تختہ تھا جو خندق کے عرض مین حائل تھا اور دوسری
طرف (کیونکہ خندق یہان ایک دیوار سے دوسری دیوار تک دو گز سے زیادہ
چوڑی نہ تھی) ایک تنگ کڑاڑا اوس مکان کے مقابل والے مکان کے ساتھہ
ساتھہ اوٹھا ہوا چلا گیا تھا جس مین مین اس وقت موجود تھا بظاہر ایسا معلوم
ہوتا تھا کہ یہہ کڑاڑا پاس کے کسی کوچے یا بازار سے جا ملتا ہے - میری زبان

اس امر کے اظہار سے قاصر ہے کہ مین اس روزن مین سے نکل کر اس تختے تک جو میرے سر پر تہا کس ترکیب سے پہونچا- بہرحال مین نے اس خطرناک اور دشوار گذار مرحلے کو جون تون کر کے طے کیا- تختے کے پل پر سے گذر کر مین اوس کٹہرے پر جا پہونچا جس کا مین ذکر کر چکا ہون اور جو اوس گلی پر جا کر ختم ہوتا تہا جس مین وہ خوفناک چورون کا گہر واقع تہا جس سے مین ایسے حیرت انگیز طور پر بچ نکلا تہا- اب مین بے اختیار جلد جلد سمت مخالف مین روانہ ہوا مگر زیادہ دور نہین گیا تہا کہ ایک مکان کا دروازہ بڑے زور سے کہلا اور مردون اور عورتون کا ایک جم غفیر اوس مین سے نکلا اور مین دفعتاً اون مین گہر گیا"

مانٹیگ "این- کیا اور کوئی نیا حادثہ پیش آیا ؟"

والٹر "ہان- مگر ایسا نہین جو باعث تشویش ہو لیکن ایسا ضرور تہا کہ جس سے بے اختیار دل مین نفرت پیدا ہوئی- دریافت کرنے پر مجہے معلوم ہوا کہ دو عورتین آپس مین جہگڑ رہی تہین اور اون کی تو تو مین مین نے یہان تک طول کہینچا کہ دست و گریبان ہونے تک نوبت پہونچی- دونون اس طرح سے لڑنے لگین جس طرح بلیان یا یون کہیے کہ چیتے لڑتے ہین- چاندنی چہٹکی ہوئی تہی اور اس نفرت انگیز منظر پر پوری روشنی ڈال رہی تہی- ان خونخوار ہڑدنگیون کا تماشا دیکہنے کے لیے اودہر اودہر کے آدمی اون کے گرد حلقہ باندہ کر کہڑے ہو گئے- متواتر دس منٹ تک ان دونون مین لات مکی چلا کی اور دانتون اور ناخنون سے اونہون نے ایک دوسرے کی بوٹیان نوچ نوچ لین اور کپڑے پہاڑ پہاڑ ڈالے- مارے زخمون کے اونکی صورتین پہچانی نہین جاتی تہین ناک سے خون بہ رہا تہا- بال پریشان ہو کر برہنہ شانون پر بکہر گئے تہے جس سے اس قدر وحشیانہ پن خونخواری اور ہیبت اون کے چہرون سے ظاہر ہو رہی تہی کہ مجہے رہ رہ کر

یہی خیال پیدا ہوتا تہا کہ تہذیب یافتہ دنیا کے پایہ تخت مین کیونکر ایسا منظر دیکھنے مین آسکتا ہے "

مانٹیگ " اور وہ بہی پایہ تخت کے عین وسط مین ! "

والٹر " دفعتاً یہہ شور برپا ہوا کہ کوتوالی والے آئے اور تماشائی اور دونون لڑنے والی عورتین بے تحاشا اوسی مکان مین گھس گیئن جس مین سے نکلی تھین - باوجودیکہ مین نے بہتیری جدوجہد کی کہ اس جم غفیر سے نکل جاؤن لیکن میری کوشش بے سود ہوئی اور مین بہی ریلے مین اون کے ساتہہ مکان کے اندر پہونچ گیا - کچہہ دیر مین مین نے اپنے آپ کو ایک بہت بڑے کمرے مین پایا جس مین کم از کم تیس بیہودے پرانے بستر فرش پر قریب قریب بچھے ہوے تھے - اور اس قدر نجس اور غلیظ تھے کہ پتہر کا سرد فرش یا کسی جہاڑی کے کنارے کی ٹھنڈی زمین استراحت کے لئے اون سے بدرجہا بہتر ہوتی اور مین اس غربت زدہ نشیمن کے ساکنون کا کیا حال بیان کرون جن مین سے اکثر ایک الاو کے گرد کہانا پکانے مین جس مین سے نفرت انگیز اوٹھہ رہے تھے مصروف تھے انہی مین چند ایسی نوعمر لڑکیان میرے دیکھنے مین آئین جن کے تن پر ردائے عریانی کے سوا اور کوئی کپڑا نہ تہا اور جن کے زرد دلاغر چہرون اور بے رونق آنکھون کو اون کے بیجا قہقہون اور مذاق سے ایک عجب وحشت ناک تناقض تہا - البتہ ان بیچاریون مین سے بعض کے چہرون سے حسن وخوبی کے آثار جو قبل از وقت زائل ہوچکی تہی نمایان تھے - مردون کے نہ سرون پر ٹوپیان تہین نہ پاؤن مین جوتے - غرض کہ اس جماعت مین ایسے مرد وعورت شریک تھے جن سے زیادہ مفلس اور مصیبت زدہ لوگ مین نے پہلے کبہی نہ دیکھے تھے - مین چارون طرف پوری طرح سے نگاہ دوڑانے نہ پایا تہا کہ ان لوگون نے

مجھہ سے یہہ پوچھنا شروع کیا کہ کیسے آئے ہو؟ کیا چاہتے ہو؟ کیا یہان رہنے کے قصد سے آئے ہو؟ استنے مین ایک نے اپنے ساتھیون سے کہا "اجی مین بتاؤن یہہ کوئی بڑے امیر ہین جو ہم غریبون کا مکان دیکھنے آئے ہین۔ ضرور ہے کہ ہم کو ان سے کچھہ انعام ملے" مین ان کا مطلب تاڑ گیا اور جھٹ ایک اشرفی نکال کر اوس شخص کو دی جس نے یہہ بات کہی تھی اشرفی کی صورت دیکھتے ہی ان سب کے دل مین میری طرف سے اچھا خیال پیدا ہو گیا۔ خدا ہی کو معلوم ہے کہ کتنی بوتلین شراب کی یہہ لوگ آن کی آن مین پاس کی دوکان سے لے آئے اور جب سب ایک ایک گلاس اپنے حلق مین انڈیل چکے تو ہر ایک نے خدمت گذاری کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ایک نے کہا کہ اگر آپ اس محلہ کی سیر کو آئے ہین تو مین اس گلی کی چپہ چپہ جگہہ آپ کو دکھا لاؤن۔ دوسرا بولا کہ اگر آپ نے جعل سازی یا کسی دوسرے "شریفانہ جرم" کا ارتکاب کیا ہے تو مین یا تو آپ کو معاملہ کے رفع دفع ہونے تک ایسی جگہہ چھپائے رکھون گا جہان کسی کے فرشتہ خان کو بھی خبر نہ ہو اور یا کسی دوسرے ملک کو فرار ہو جانے مین مدد دون گا۔ مین نے ان بدبختون کو بھی باور کرایا کہ مین یون ہی پھرتا پھرتا اس طرف نکل آیا ہون اور اس نواح کی سیر کرنا چاہتا ہون۔ یہہ سن کر مکان کے مالک کو طلب کیا گیا تاکہ مراسم میزبانی ادا کرے۔ چنانچہ ایک دقیانوسی بڑھیا جس کی آنکھون سے پانی جاری تھا آئی اور کہنے لگی کہ چلیے مین یہہ سب مکان آپ کو دکھا لاؤن۔ نیچے والی منزل کے دو کمرون کی طرف اشارہ کر کے اوس نے کہا کہ یہان وہ لوگ رہتے ہین جو تین پنس بستر کا کرایہ دے سکین اور اپنا کہا نا آپ پکائین۔ اس کے بعد ہم زینہ طے کر کے دوسری منزل پر پہونچے۔ بڑھیا فخر اور اطمینان سے

تیس چالیس کوچون پر جو ذرا صاف نہین اور جن مین نیچے کی منزل کے بسترون کے مقابلہ مین کچہہ ہی زیادہ فاصلہ تہا نگاہ ڈال کر بولی کہ ان کا کرایہ چار چار پنی ہے - اس منزل کے کمرون مین بہی کچہہ لوگ رہتے تہے اور انہون نے بہی مجہہ سے کچہہ مانگا - تیسری منزل پر افلاس اور تنگدستی کی جو کیفیت میرے دیکہنے مین آئی وہ ایسی خوفناک تہی کہ بیان نہین ہوسکتا - یہان جو تنگ و تار کوٹہریان تہین وہ پیال کے بسترون سے جن کو صرف آٹہہ آٹہہ دس دس انچ اونچے تختون سے جدا کر رکہا تہا کچا کچ بھری ہوئی تہین - مرد عورتین اور بچے سب کے سب گٹہری ہوکر ایک ساتہہ سو رہے تہے - پناہ بخدا ایسا ڈراونا اور نفرت انگیز نظارہ کبہی میرے دیکہنے مین نہین آیا - القصہ اس اخلاقی طاعون خانہ مین سے مین نکلا اور چند منٹ مین بازار ہمتہہ فیلڈ مین ایک دفعہ اور پہونچا جس کثیف اور نجس مقام سے مین نکلا تہا اوس کے مقابلہ مین ہمتہہ فیلڈ کی متعفن ہوا بہی مجہے زیادہ تازگی بخش معلوم ہوتی تہی ؎

اس وقت لوئیسا کمرے مین آئی اور کہا کہ کہانا تیار ہے - چنانچہ سب کے سب اوٹہہ کر برابر والے کمرے مین آئے جہان میز لگی ہوئی تہی - ہانٹینگ نے کہانے کے بعد شراب خوشگوار کا ایک گلاس پی کر سلسلہ کلام اس طرح شروع کیا ؎

"مگر آپ نے ان بدمعاشون کے استیصال کی غرض سے اس پرانے مکان کے متعلق پولیس مین بہی اطلاع کی ؟"

والٹر "مین نے دوسرے ہی دن علی الصباح دو گمنام خط روانہ کئے تہے - ایک تو مسٹر مارکہم کے نام جس مین اون کو متنبہ کیا تہا کہ اون کے مکان پر چہاپہ مارا جانے والا ہے اور دوسرا لندن کے لارڈ میئر کے نام مسٹر اسٹیونس کو میری اس کارروائی سے اتفاق نہ تہا لیکن -"

مسٹر اسٹیونس - (جلدی سے قطع کلام کرکے) "بھلا مین اس بات کا کب روادار ہوسکتا تہا کہ تم ایک ایسے معاملے کے متعلق خواہ مخواہ شور برپا کرو جس سے سوا اس کے اور کچہہ حاصل نہ تہا کہ تمہارا نام ظاہر ہو"

مانٹیگ - "اس مین تو شک نہین کہ اس واقعے کے بعد سے آپ کو غروب آفتاب کے بعد مکان سے باہر رہنے کا شوق کم ہوگیا ہوگا"

والٹر - "شام کے بعد شہر مین پھرنے سے تو مجھے البتہ رغبت نہین ہے اس کے علاوہ مین لندن کو خواہ دیر ہو خواہ سویر جاتا بھی بہت ہی کم ہون جس کی وجہہ یہہ ہے کہ نہ تو کوئی سامان تحریص و ترغیب ہی ایسا ہے جو میرے وہان جانے کا محرک ہو اور نہ میرے دوست آشناؤن کی تعداد ہی اتنی زیادہ ہے کہ اون کی صحبت کے لطف کی آرزو مجھے وہان کھینچ کرلے جائے۔ ہان کچہہ دن ہوئے کہ ایک دن سرشام مین ناٹک مین چلا گیا اور وہان اتفاقیہ طور پر ایک جنٹلمین اور ایک لیڈی سے جو میرے برابر بیٹھے ہوئے تہے گفتگو چھڑ گئی۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ مجھے لیڈی نے جس کا نام مسز آرلنگٹن تہا اپنے مکان پر آنے کی دعوت دی اور"

مانٹیگ - (بے اختیار ہوکر) "مسز آرلنگٹن؟"

والٹر - "ہان وہی۔ وہ سر روپرٹ ہاربرو کی آشنا ہے۔ میری یہہ تمنا ہے کہ تماشا گاہ عالم کی کچہہ سیر کرون اور اپنے موجودہ لباس سے اس مقصد کے حصول مین فائدہ اوٹھاؤن۔ چنانچہ مین پہلی شام کو مسز آرلنگٹن کے یہان گیا اور زندگی کی درس گاہ مین ایک ایسا سبق سیکہا جو ابھی تک میرے دل پر نقش ہے وہان گوناگون طبیعتون اور مختلف مزاجون کے چند شخص میرے دیکھنے مین آئے ان مین ایک طرحدار عورت تہی۔ ایک بیرونٹ تہا۔ ایک خوش وضع جنٹلمین تہا۔

اور ایک نوجوان تہا جس کی صورت اور وضع قطع دل پر بے اختیار اثر ڈالتی تہی اور ان سب کے ساتہہ ایک بد سلیقہ گنوار بہی تہا جس کا نام اگر میرا حافظہ غلطی نہین کرتا ٹالبٹ تہا۔ اس ٹالبٹ کی بدتمیزی اور بداطواری کی یہہ کیفیت تہی کہ ایک سائیس بہی اوسے دیکہہ کر شرما جاتا۔ لیکن اتنا ضرور تہا کہ اس دلفریب نوجوان کو اس کندہ ناتراش گنوار کی صحبت اور گفتگو سے ویسی ہی نفرت معلوم ہوتی تہی جیسی کہ خود مجہہ کو۔ ایک اتفاق البتہ عجب پیش آیا اور وہ یہہ کہ جس دلفریب نوجوان کا مین نے ذکر کیا ہے اوس کا نام مسٹر رچرڈ مارکہم تہا جو اوس جنٹلمین کے دو بیٹون مین سے ایک تہا جس کے ۔،،

مانٹگ۔ (بے اختیار قطع کلام کر کے) آپ نے کیا کہا! نہایت تعجب کا مقام ہے۔ واقعی نہایت تعجب ہے ۔"

یہہ کہہ کر مانٹگ مڈیرا شراب کا ایک پورا گلاس چڑہا گیا اور پہر اوٹہہ کر کہڑکی کے پاس جا کر کہڑا ہو گیا اور اپنی وضع سے ایسا ظاہر کرنے لگا کہ دریچہ مین جو خوشبودار پہول گملون مین لگے ہوئے تہے اون کی مہک سے اپنا دماغ تازہ کر رہا ہے

دسوان باب

نازنین کی داستان

اب ہم رچرڈ مارکہم کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔

سر روپرٹ ہاربرو اور آنریبل آرتہر چیسٹر نے لطاہر اوس کے ساتہہ رابطہ اتحاد بہت کچہہ بڑہا لیا تہا کیونکہ اون کی اوس سے آئے دن یہہ قرارداد ہوتی رہتی تہی کہ وہ فلان مقام پر اوس سے شہر مین ملین گے اور جب کبہی وہ مقام مقررہ پر نہ آتا تہا تو یہہ اوس کے مکان پر جا کر اوسے اوس کے گوشہ عافیت سے کہینچ لاتے تہے۔ ہفتہ مین کم از کم تین بار وہ ضرور مسٹر آرلنگٹن کے ان کہانا کہاتا تہا۔

اور اگر سچ پوچھا جائے تو اوس کی صبح کے وقت کی ملاقاتون کی تعداد روز بروز بڑہنی شروع ہوگئی۔

غرض کہ رچرڈ اب بسا اوقات مسز آرلنگٹن کے ساتہہ گھنٹون تنہائی مین وقت گذارنے لگا۔ باوجودیکہ وہ نہایت ضبط کرتا تہا پھر بہی کبہی کبہی اوس کی آنکھین بے اختیار مسز آرلنگٹن کے چہرے پر اپنی محبت بہری نگاہین ڈالتی تہین اور بتدریج مسز آرلنگٹن کی آنکھین بہی رچرڈ کے پیام محبت کا جواب دینے لگین۔ یہہ نگاہین ایسی شوق آلودہ اور ساتہہ ہی ایسی حسرت بار تہین کہ رچرڈ کے دل مین اونہون نے جنون کا ایک تلاطم برپا کر دیا اور گاہ بگاہ اوسے ایسا محسوس ہوتا تہا کہ کوئی چیز ہے کہ بے اختیار اوسے اس بات پر مجبور کر رہی ہے کہ اس دلربا معشوقہ کو اپنے آغوش اشتیاق مین لیکر لذت جاودانی حاصل کرے۔

ایک دن صبح کو رخصت ہوتے وقت رچرڈ کو ایسا خیال ہوا کہ مسز آرلنگٹن نے ہاتہہ ملاتے وقت اوس کا ہاتہہ معمول سے زیادہ جوش کے ساتہہ دبایا۔ اس خیال کے پیدا ہوتے ہی اوس کے دل پر مسرت کی ایک ایسی کیفیت طاری ہوئی جس کا اوسے اس وقت تک بالکل علم نہ تہا اور جس کے مفہوم کو وہ اچہی طرح سمجہہ نہ سکا۔

دوسری صبح کو وہ مسز آرلنگٹن کے مکان پر معمول سے زیادہ سویرے آیا۔ ڈائنا ایک نہایت پرتکلف لباس زیب بدن کئے ہوئے تہی جس کا مستی خیز شباب اپنے پورے تناسب اور رعنائی کے ساتہہ ظاہر ہو رہا تہا۔ رچرڈ نے معمول سے زیادہ جوش کے ساتہہ اپنے جذبات دلی کا اظہار کیا اور ساحرہ معمول سے زیادہ دل فریب نظر آئی۔

دونون ایک کوچ پر پہلو بہ پہلو بیٹھے ہوئے آپس مین باتین کر رہے تھے

کچھہ دیر کے بعد اون کا سلسلۂ گفتگو یکایک رک گیا۔ آخر کار رچرڈ نے ایک آہ سرد بھر کر کہا:۔

"میرے دل مین رہ رہ کر یہہ خیال آتا ہے کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ مجھے تمہاری روح آسا صحبت کو الوداع کہنا پڑے گا"

ڈائنا۔ "الوداع! یہہ کیون؟"

رچرڈ۔ "کبھی نہ کبھی تو ضرور ایسا ہوگا۔ کیونکہ ہماری تمہاری راہین بالکل جدا جدا ہین"

ڈائنا۔ "تو آپ کو اپنے اوپر پورا قابو نہین ہے؟"

رچرڈ۔ "ہے کیون نہین۔ لیکن ظالم آسمان ہی تو تفرقہ اندازی کے واسطے سر پر موجود ہے"

ڈائنا۔ "یہہ آپ نے سچ کہا" (پھر دبی آواز مین) "بعض شخص ایسے ہوتے ہین جنہین ایک ہی قسم کے احساسات اور جذبات کی کشش بے اختیار ایک دوسرے کی طرف کھینچتی ہے اور ایسون کے لیئے جدائی وہ درد ہے جس کا علاج مشکل ہے"

رچرڈ۔ "ڈائنا! خدا کی قسم تم نے تو میرے دل کی بات کہی"

ڈائنا نے مڑکر رچرڈ کے چہرے پر نظر ڈالی۔ اوس کے رخسار فرط حجاب سے تمتما اوٹھے اور اوس کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے لیکن ان آنسوؤن کے پردہ ہی مین سے اوس نے ایک ایسی نگاہ غلط انداز ڈالی جو رچرڈ کے جگر کے پار ہوگئی۔ یہہ نگاہ محبت اور الفت سے بھری ہوئی تھی اور اس نے رچرڈ کے دل تک اون نئے جذبات کا پیغام پہونچایا جن سے وہ ابھی تک بالکل ناآشنا تھا۔ یہہ الفاظ کہ "تم نے تو میرے دل کی بات کہی" گویا درس گاہ الفت کے

اس طفل ابجد خوان کی طرف سے ایک نئے جذبے کا سبب نے تصنع اظہار رہتے
لیکن اس ماہ وش کی آنکھون مین جو آنسو چھلک رہے تھے اور جو سحر آلود
نگاہین اوس نے رچرڈ پر ڈالین اون سے اوس کے دل مین پھر ہمت عود کر آئی
اور وہ امیدین جو بالکل موہوم تھین پیدا ہو گئین۔ اوس نے فرط اضطراب سے کہا:۔
"ڈائنا! تم کیون روتی ہو۔ خدا کے لئے بتاؤ کہ تمہارے اس غیر معمولی
رنج و غم کا کیا باعث ہے؟"

ڈائنا۔ (اپنی رسیلی آنکھون کو کچھہ دیر تک رچرڈ کے چہرے پر جما کر)
"رچرڈ! معلوم ہوتا ہے کہ تم کو مجھہ سے محبت ہے۔ حالانکہ مجھہ کو یقین ہے کہ مین
تمہاری محبت کے کسی طرح قابل نہین ہون۔"

یہہ کہہ کر ڈائنا زار و قطار رونے لگی۔

رچرڈ۔ یہہ سنتے ہی چونک اوٹھا۔ ڈائنا کے لفظون نے گویا اوسے
ایک دلخوش کن خواب سے یکایک جگا دیا۔ ڈائنا کا ہاتھہ جو کچھہ دیر سے اوس کے
ہاتھہ مین تھا اوس کی بیہوش گرفت سے خود بخود چھوٹ گیا اور چند لمحون تک اوس پر
محویت کا سا عالم طاری رہا۔ اوس کی از خود رفتگی کی یہہ حالت دیکھہ کر ڈائنا نے
یاس کے لہجے مین کہا:۔

"مین جانتی تھی کہ میری ان باتون سے تم اون فرائض سے آگاہ ہو جاؤ گے
جو اپنی ذات کے متعلق تمہارے ذمہ ہین۔ حقیقت مین مین اس قابل نہین ہون
کہ تم اپنا پاک اور معصوم دل مجھے دو۔ لیکن چونکہ مین جان و دل سے اس بات کی
آرزومند ہون کہ تم آیندہ چل کر جب کبھی میرا خیال دل مین لاؤ تو یہہ کہو کہ کسی راستباز
اور صاف باطن عورت سے تمہارا سابقہ پڑا تھا اور چونکہ مین یہہ چاہتی ہون کہ
اسپنے ہی خلاف تم کو متنبہ کرون تاکہ مجھے تم اپنا سچا اور بے ریا دوست سمجھہ سکو

لہذا مین مختصر طور پر اپنی سرگذشت بیان کر کے تمہین بتاتی ہون کہ وہ کیا واقعات تھے جنہون نے مجھے اس حالت کو پہونچا دیا۔

"میرا باپ ایک تاجر تھا جو بہت کچھہ مال و متاع جمع کرنے کے بعد آخر مین کاروبار تجارت سے دست کش ہو گیا اور چونکہ مین اوس کی ایک ہی اولاد تھی لہذا میری تعلیم و تربیت اوس نے بوجہ احسن کی۔ غالباً اوس کا ارادہ تھا کہ میری شادی کسی بڑے امیر سے کرے اور چونکہ میری مان میری صغرسنی مین ہی انتقال کر چکی تھی اس لئے ایسی کوئی بڑی بوڑہی گہر مین موجود نہ تھی جو اون نخوت آمیز خیالات کی اصلاح کرتی جو میرے دل مین اپنے باپ کی بیجا ستایش اور نازپروری سے پیدا ہو گئے تھے۔ تین سال کا زمانہ ہوا کہ ناٹک مین جہان مین اپنی چند سہیلیون کے ساتہہ تماشا دیکھنے گئی تھی میری ملاقات ایک نوجوان سے ہوئی جو تمہاری طرح بالابلند دل فریب اور شکیل تھا۔ اوس نے میرے باپ کے نام رسمی طور سے تعارف کا ایک خط حاصل کر لیا جس کا یہہ نتیجہ ہوا کہ میرے باپ نے اوسے دعوت دی اور بہت جلد ہمارے گہر مین اوس کی آمد و رفت ہو گئی۔ اوس کی خوش سلیقگی اور مردم شناسی کی یہہ کیفیت تھی کہ ممکن نہ تھا کہ کسی شخص سے اوس کا سابقہ پڑے اور وہ فوراً ہی اوس کا مزاج دان نہ ہو جائے اور اوسی کے مذاق اور رجحان کے مطابق اپنی گفتگو کے رخ کو نہ پہیر دے۔ چنانچہ اپنے اس ملکہ سے اوس نے میرے باپ کو اپنا بالکل گرویدہ بنا لیا۔ وہ میرے باپ کے ساتہہ شطرنج کہیلتا تہا۔ اوس کو شہر کے متعلق ہر قسم کی خبرین سناتا تہا اور اوس کے سامنے شام کا اخبار پڑہتا تہا۔ غرض کہ جارج مانیٹگ (یہہ اوس شخص کا نام تہا) بہت جلد میرے باپ کا نہایت ہی گہرا دوست بن گیا اور ان دونون کی یگانگت اس حد تک پہونچ گئی کہ میرا باپ کوئی کام نہ کرتا تہا جس مین مانیٹگ سے مشورہ

: لیتا ہو آخر الامر مانیٹگ نے میرے باپ کو یہہ پٹی پڑہائی کہ وہ اپنا روپیہ تجارت مین لگاوے اور کہا کہ یہہ تجویز ایسی ہے کہ نہایت قلیل عرصے مین اوس کا سرمایہ چہارچند ہو جاوے گا - چنانچہ میرا باپ راضی ہو گیا - مین بہی تقاضاے سن اس نوجوان کی شکل و شمائل پر کچہہ ایسی فریفتہ ہو گئی تہی کہ بجاے اس کے کہ اپنے باپ کو اس ابلہ فریب نوجوان کے دم مین آنے سے روکتی مین نے اوسے اس منصوبے پر کاربند ہونے کے لیے اوٹہا آمادہ کیا - اول اول اس تجارت مین بہت بڑا نفع ہوا لیکن کچہہ عرصہ کے بعد قسمت نے پلٹا کہایا - مانیٹگ نے اب روز ہمارے گہر آکر یہی خبر سنانا شروع کی کہ کل اتنا نقصان ہوا اور آج اتنا - ساتہہ ہی یہہ ضرورت پیش کرنی شروع کی کہ مزید رقم اس نقصان کی تلافی کے لیے صرف کرنی چاہیے - اوس نے یہہ بہی کہا کہ جی کڑا کر کے آخری مرتبہ ایک پانسا اور پہینکنا چاہیئے جس سے یقین ہے کہ گیا ہوا روپیہ پہر ہاتہہ آجاے گا اور سب دلدر پار ہو جائین گے -

"میرے باپ کو ایک طرح کا جنون سا ہو گیا اور جو کچہہ مانیٹگ مانگتا بیدہڑک دیتا چلا جاتا تہا - مجہے اس کا مطلق علم نہ تہا کہ جو کچہہ ہو رہا ہے تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ہے اور جب علم ہوا تو سر سے پانی گذر چکا تہا - انجام کار میرا باپ بالکل برباد ہو گیا اور جس رہی سہی امید پر آخری مرتبہ روپیہ لگایا تہا اوس کی بہی ناکامیابی کی خبر لے کر مانیٹگ ہمارے گہر آیا - میرے باپ نے اب پچتانا شروع کیا لیکن اب اس کا وقت جا چکا تہا - آٹہہ مہینے کی قلیل مدت مین اوس کی تمام عمر کی جمع کی ہوئی پونجی ضائع ہو گئی اور اوس کے پاس اتنا بہی نہ رہا کہ اپنا متفرق قرضہ بیباق کر سکے جو اس دلخوش کن امید پر اوس نے ادا کیا تہا کہ عنقریب وہ مبارک وقت آنے والا ہے جب لکہو کہا اور کڑوڑہا روپیئے کی یکمشت رقم اوس کو مل جاے گی -

افسوس! اس جانکاہ واقعے نے جہان میرے باپ کے عیش کو تلخ کر دیا وہان اوس کی صحت کو بھی گھن لگا دیا۔ اوس نے مانٹنگ سے نہایت عجز و الحاح سے کہا کہ اگر مجھے کوئی حادثہ پیش آجائے تو میری پیاری بچی کا ساتھہ نہ چھوڑنا اور اوسی دن جبکہ اوس کی امیدون اور آرزوؤن کا خون ہوا اوس نے زہر کھا کر اس دنیا کے مخمصون سے نجات پائی۔

رچرڈ جو مسز آرلنگٹن کی داستان کو محویت کے عالم مین سن رہا تھا اس وقت بے اختیار پکار اوٹھا "پناہ بخدا! یہہ مانٹنگ بھی عجب پاجی شخص تھا"

مسز آرلنگٹن "اب قرضخواہون نے آگہر گھیرا اور جو رہی سہی چیزین تھین اون پر اپنا قبضہ و دخل جما لیا۔ اس بے کسی اور پریشانی کے عالم مین قریب تھا کہ بے خانمان ہو کر مین گلی کوچون مین خاک پھانکتی پھرون کہ اتنے مین پھر مانٹنگ آموجود ہوا۔ اوس نے اپنی جیب سے اشرفیان نکال کر قرضخواہون کی دہان بندی کی اور میری فوری ضرورتون کے لائق مجھے بھی روپیہ دیا۔ اب میرا کفیل ایک فقط وہی تھا کیونکہ میرے خویش و اقارب یا عزیزون کو تو اتنی بھی توفیق نہ ہوئی کہ اس آڑے وقت مین دستگیری تو درکنار خالی خولی دلدہی ہی کرتے۔ میری اس حالت پر مانٹنگ بظاہر اظہار تاسف کرتا تھا اور ایسا معلوم ۔۔"

رچرڈ۔ (قطع کلام کر کے) "شاید تمہارے والد کی جائداد کے نقصان کے متعلق وہ اس قدر خطاوار نہ ہو جیسا کہ اب تک کے واقعات سے مترشح ہوا ہے"

مسز آرلنگٹن "اس کا اندازہ نتیجہ سے ہو جائے گا جتنا وہ بدرد اور سفاک تھا اوتنا ہی کمینہ بھی تھا۔ اگرچہ میری حالت اوس کے ٹکڑون کی محتاج ہونے کی وجہ سے ذلت کے انتہائی درجہ کو پہونچ چکی تھی لیکن میری قسمت مین اس سے بھی بڑھ کر خواری لکھی تھی۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ وہ مجھہ سے شادی کا ذکر کیا کرتا تھا یا اب یہہ وقت

آیا کہ اوس نے میری بیکسی سے فائدہ اوٹھایا اور مین اوس کے جذبات بہیمیہ کا شکار ہوگئی ہے"

رچرڈ - (فرطِ غیظ سے) "لعنت ہے خبیث پر"

مسنر آرلنگٹن "بظاہر اوس کے پاس دولت کثیر تہی لیکن اس کی توجیہ اوس نے مجھے اس امر کا یقین دلا کر کی کہ جس کاروبار مین میرے دلزدہ باپ کو ناکامی ہوئی تہی اوسی مین مدد دینے کے لیئے اوسے ایک اور دوست مل گیا تہا - ہم چار مہینے تک اکٹھے رہے - اس کے بعد اوس نے نہایت سرد مہری سے مجھ کو آگاہ کیا کہ اب ہمین ایک دوسرے سے جدا ہونا چاہیے - مجھے اب معلوم ہوا کہ میرے دل مین اوس کی طرف سے فی الحقیقت کبھی سچی محبت کا جذبہ جاگزین نہ ہوا تہا اور جو ذرۂ الفت اول اول میرے دل مین جم گیا تہا اوسے اوس کی بیدردی و سفاکی نے بالکل بے نور کر دیا - مجھے بعد کو تجربہ ہوا کہ کس قسم کا قسی القلب یہہ شخص تہا - اوس کے منہہ سے ہر موقع پر ایسے جگر دوز فقرے نکلتے تہے جو تیزی مین خنجر و پیکان سے بہی بڑہ کر ہوتے تہے"

رچرڈ - "پاجی حرامزادہ"

مسنر آرلنگٹن "اگر مین نے اوس کی سفاکی پر آنسو بہائے تو اوس نے مجھ سے اور زیادہ وحشیانہ سلوک کیا اور جتنی مین نے عاجزی کی اوتنا ہی وہ تندخو ہوا پس تم سمجھ سکتے ہو کہ ایسے شخص سے جدا ہونا میرے لیئے چندان موجب تکلیف نہ تہا اوس نے چلتے وقت مجھے بیس اشرفیان دین اور نہایت ٹھنڈے دل سے مجھ کو رخصت کیا وہ دن اور آج کا دن ہے کہ مین نے نہ تو اوس کی صورت دیکھی ہے اور نہ سنا ہے کہ وہ کہان ہے اور کیا کرتا ہے - اس علیحدگی کے چند مہینے بعد میرا روپیہ ختم ہوگیا - مین نے قصد کیا کہ اپنے پہلے گناہ کی تلافی کرون اور

پاکبازی اور عزت و آبرو کے ساتھہ زندگی بسر کرون - لیکن مجھے یہہ نہ معلوم تھا کہ جس سے ایک دفعہ لغزش ہو چکی ہو اوسے تائب ہونے پر بھی سوسائٹی اپنے حلقہ مین شریک نہ کرے گی - بلکہ اوسے اس بات کا موقع ہی نہ دے گی کہ وہ تلافی مافات کر سکے - مین نے کوشش کی کہ کہین استانی گری کی خدمت مل جائے لیکن کہین نہ ملی - ہر جگہہ مجھہ سے چال چلن کے صداقت نامے اور سفارشین مانگی گئین جو میرے پاس کچھہ بھی نہ تھین - مین نے ایک لیڈی کی خدمت مین حاضر ہو کر بہتیری منت و سماجت کی کہ مجھے ایک مہینہ کے لئے امتحاناً رکھہ کر دیکھیے مگر اوس کا پتھر دل نہ پسیجا - اوس نے اولٹی مجھے گالیان دین - ایک اور لیڈی کے پاس مین گئی اور اوس سے اپنی تمام حقیقت بلا کم و کاست بیان کر دی اوس نے میرا واقعہ از ابتدا تا انتہا کان لگا کر سنا اور جب سب سن چکی تو اپنے نوکر کو حکم دیا کہ مجھے مکان کے احاطہ سے باہر نکال دے -

"غرضکہ اس سوسائٹی کے جور و جفا کے حالات کہان تک بیان کرون - سوسائٹی مجرم کو سزا ہی نہین دیتی بلکہ جس شامت زدہ عورت سے عمر بھر مین ایک ہی لغزش ہو جاتی ہے اوس سے نہایت کینہ توزی اور سفاکی کے ساتھہ انتقام لیتی ہے اور یا تو اوس کو خودکشی پر مجبور کرتی ہے یا نئے جرائم کے ارتکاب پر آمادہ کرتی ہے - سوا ان دو باتون کے اور کوئی امر اختیاری ایک ایسی عورت کے لئے ہے ہی نہین جو بھولے سے جادہ عصمت سے ایک قدم بھی متجاوز ہو -

"اگر اس پریشانی کے عالم مین کوئی دوست میری دستگیری کرتا یا کوئی ایسا شریف النفس شخص مجھے مل جاتا جس کو یہہ باور آجاتا کہ معصیت کے بعد استغفار بھی ممکن ہے اور اگر مجھے پاکبازی کی راہ پر چلنے کا ایک ہی موقع مل جاتا تو مین بچ گئی ہوتی - ہائے اگر مجھے یہہ موقع ملا ہوتا تو مین تا بحد امکان تلافی مافات کی کوشش کرتی

اور گو مجھے محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالنا پڑتا یا کیسے ہی ادنی درجہ کی نوکری اختیار کرنی پڑتی پھر بھی مین ان تمام مشکلات کو روٹی کما کھانے کے اس طریقہ پر لاکھہ درجہ ترجیح دیتی جس سے کلنک کا ٹیکہ میرے ماتھے پر لگ گیا ہے۔ مگر سوسائٹی نے میرے ساتھہ حقارت اور نفرت کا برتاؤ کیا۔ خدا کے لئے کوئی مجھے بتائے کہ اس مسیحی سرزمین مین کیون انجیل مقدس کے اس پاک اصول کی تلقین کی جاتی ہے کہ" آسمانی بادشاہت مین ایک گناہگار کی توبہ پر زیادہ خوشی کی جاتی ہے بہ نسبت اون ننانوے پاک شخصون کی عبادت کی جن کو توبہ کی حاجت نہین" مین پھر پوچھتی ہون کہ جب سوسائٹی کے طرز عمل سے اس مقدس اصول کی صریح تکذیب ہوتی ہے تو کیون اس کی تلقین پر اصرار کیا جاتا ہے"

رچرڈ "عیاذاً باللہ! ڈائنا یہہ تم خواب کی باتین کر رہی ہو یا واقعات نفس الامری بیان کر رہی ہو؟"

مسٹر آرلنگٹن "خدا جانتا ہے کہ جو کچھہ مین کہہ رہی ہون بالکل سچ ہے۔ قصہ مختصر یہہ کہ احتیاج نے بہت جلد مجھے اپنی ڈراونی صورت آ دکھائی اور قریب تھا کہ مین نان شبینہ کو ترسنے لگون۔ فاقہ کشی سے بچنے کی کوئی صورت نظر نہین آتی تھی ایک دن مساعدت بخت یا یون کہئے کہ نامساعدت بخت سے مین سر رویرٹ ہاربرو سے دوچار ہوئی۔ مین افلاس و ناداری کے ہاتھون مجبور تھی اس لئے مین نے بجز اس کے چارہ نہ دیکھا کہ اوس کی روسیاہی مین شریک ہون۔ یہہ ہے میری سرگذشت"

رچرڈ۔ "ہیرونٹ تم سے سلوک تو اچھا کرتا ہے؟"

مسٹر آرلنگٹن "ہمارے تعلقات کا انحصار جن شرائط پر ہے وہ اس کے مقتضی نہین کہ بیرونٹ میرے ساتھہ حد سے زیادہ عنایت یا غیر معمولی سختی سے پیش آئے

رچرڈ - اس ساحرہ کی صحبت مین جس نے اوسے نہ صرف اپنی شکل وشمائل بلکہ اپنی مصائب کے تذکرے سے از خود رفتہ کر دیا تہا زیادہ دیر تک رہتے ہوے ڈرکر "اب مین رخصت ہوتا ہون ایک دو دن مین پھر تم سے ملون گا - جو کچھہ تم سے سرزد ہوا مین تمہین اوس مین قابل ملامت نہین سمجھتا مجھے تمہاری حالت پر رحم آتا ہے - کاش میرے بس مین ہوتا کہ تمہارے عیش گذشتہ کا زمانہ پھیر لاتا - اور - اور"

مسز آرلنگٹن "تم یہہ کہنے والے تھے کہ گئی گذری آبروبھی پھیر لاتے"

رچرڈ "میرے امکان مین ہو تو تمہاری ایک ساعت کی سچی خوشی اور قلبی اطمینان پر دنیا کی تمام خوشیان نثار کر دون - اب سے ہم تم ایک دوسرے کے نہایت سچے اور بے ریا دوست ہون گے - جان سے پیاری ڈائنا تم مجھے آج سے اپنا بہائی سمجھو اور مین تم کو اپنی بہن خیال کرون گا -"

یہہ باتین رچرڈ نے نہایت اضطراب اور درد کے لہجے مین کہین اور یک بیک کوچ سے اوٹھہ کھڑا ہوا -

ڈائنا نے جس کا قلب رچرڈ کی ان باتون سے نہایت درجہ متاثر ہوا تھا کچھہ جواب نہ دیا بلکہ دیر تک اوس کے ہاتھہ کو اپنے دونون ہاتھون مین دبائے رہی - اس کے بعد رچرڈ اپنی آرزوون کو حسرت کی گود مین دم توڑتا ہوا چھوڑ کر اس دلربا نازنین سے رخصت ہوا -

از درد دست چہ گویم بچہ عنوان رفتم   ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرمان رفتم

گیارہوان باب

قہوہ خانہ سرونٹس آرمس

جس دن یہہ واقعہ پیش آیا اوسی دن رچرڈ مارکہم کے خانساماں مسٹر ڈنگہم

نے اپنے آقا سے اجازت لی کہ شام کا وقت مسٹر ٹامس سگٹ کی صحبت مین جو آنریبل آرتھر چیسپٹر کا ملازم تہا گذارے۔ وٹنگھم نے مصمم قصد کر لیا تہا کہ آج جی کھول کر مزے اُڑائے اور میدان زندگی مین بیس سال کی اونچی جست لگا کر یکایک بڈہے سے جوان ہو جائے۔ چنانچہ اس خیالی رجعت قہقری کا اثر یہہ ہوا کہ وہ کمان سے تیر بن گیا اور تن کر چلنے لگا۔ ٹوپی سر پر ٹیڑہی جمائے اور مسٹر ٹامس سگٹ کا ہاتہہ بغل مین دبائے اپنی چاندی کی موٹہہ والی لاٹہی کو جو اتوار اور تعطیل اور تیوہار کے موقعون پر ہی نکالی جاتی تہی ہر ہر قدم پر زمین پر مارتا جاتا تہا۔ راستے مین ان دونون مین جو چہ میگوئیان ہوئین وہ قابل ملاحظہ ہین :-

مسٹر سگٹ "بھئی میری طبیعت مین آج بے طرح امنگ ہے اور جی چاہتا ہے کہ خوب ہی کہل کھیلون"

(یہہ کہہ کر آپ ایسے اینٹھے کہ ماش کا آٹا ہو گئے اور گلی کے لڑکون نے اس ہیئت کذائی کو دیکہہ کر آوازے کسنے اور قہقہے لگانے شروع کئے جس پر وٹنگھم بہت بگڑا)

وٹنگھم "یہہ لونڈے سلف (سفلے) کیا ماخول کر رہے ہین۔ مجہے ان کی اس حرکت بازی پر توجُّب (تعجب) آتا ہے۔ حقیّت (حقیقت) یہہ ہے کہ انگلستان کے ادنی درزہ (درجہ) کے لوگ نہایت شہدے ہوتے ہین مجہے اون کے اوتار (اطوار) سے بڑی نفرئیت (نفرت) ہے۔"

سگٹ "ٹھیک ہے مین بہی ان لوگون سے جلتا ہون۔ جس بات مین کچہہ بہی گنوارپن ہو مجہے ایک آنکہہ نہین بہاتی۔ مگر مسٹر وٹنگھم بتاؤ تو آپ چرٹ بہی پیتے ہو"

وٹنگھم "کبہی کبہی پی لیتا ہون بشطرے کہ (بشرطیکہ) سگار عمدی (عمدہ) قسم کا تین آنہ کی قیمت والا ہو"

سگٹ "مجھے بھی ایسے ہی چرٹ پسند ہین - یتن آپ نے میرے پاس نہ ہون تو مین کبھی چرٹ پیتا ہی نہین -"

یہہ کہہ کر سگٹ ایک سگار بیچنے والے کی دوکان مین داخل ہوا جہان اوس نے چہہ عمدہ چرٹ خرید کئے اور جس نوجوان لڑکی نے اوسے چرٹ لاکر دئے تہے اوس پر دو چار گرما گرم فقرے چست کر کے باہر آکر اپنے رفیق کو ایک چرٹ پیش کیا - اب ان دونون نے چرٹ سلگائے اور مٹر گشت کرتے ہوے اوس نواح کی طرف روانہ ہوے جہان سر ونٹس آرم کا قہوہ خانہ تہا - کچہہ دیر کے بعد وہ ایک بہت بڑی سفید عمارت مین داخل ہوے جس پر ایک تختہ لگا تہا اور اوس پر الفاظ "سر ونٹس آرم" لکہے تہے - یہہ اس نواح مین اوسط اور ادنیٰ درجے کے لوگون کے لئے بہترین قہوہ خانہ تہا - اس کے مالک کو اس بات پر ناز تہا کہ جیسی شراب یہان ملتی ہے ویسی کہین اور نہین ملتی اور جیسے شایستہ ملازم یہان کے ہین ویسے کسی دوسرے قہوہ خانہ مین نہین - ایک شوخ و شنگ مہ پارہ یہان مے فروشی پر مامور تہی اور باوجودیکہ اس وقت گاہکون کا ہجوم تہا پھر بہی وہ اس پھرتی اور خوش اخلاقی سے ہر ایک کی فرمایش کی تعمیل کرتی جاتی تہی کہ کسی کو شکایت کا موقع نہ ملتا تہا اور اپنے بے تکلف دوستون سے دو گال ہنستی بولتی بہی جاتی تہی -

ایک نے کہا "مس مجہہ کو ایل کا ایک گلاس دینا لیکن اس کا خیال رہے کہ ذرا ہلکی ہو" دوسرا بولا "کیر ولاین! جن کے تین ادہے دینا" تیسرا چلایا "ڈیڑہ ادہا اور بہی" ایک اور طرف سے آواز آئی "مس گنگنی برانڈی کے چہہ پیگ - ٹہنڈی جن کے چار اور تازہ ایل کا ایک ادہا اس طرف دینا" یہہ شخص اپنی فرمایش ختم کرنے نہ پایا تہا کہ دوسری طرف سے کسی نے کہا "چار پنس کی رم مجھے بھی دینا

لیکن دیکھنا سرد نہ ہو۔" اس شخص کی بات پوری نہ ہوئی تھی کہ ایک طرف سے ایک طرحدار نوجوان نے جو نہایت بے تکلف معلوم ہوتا تھا مسکرا کر بے باکانہ انداز سے کہا۔

"جان من! ایک پیگ تو اس طرف بھی عنایت ہو لیکن مجھے ایل ویل نہیں چاہئے بلکہ شمپین کا ایک جام ہو جس میں تمہارے لعل لب کا آب حیات ملا ہو"

یہہ گرماگرم فقرہ ہمارے دوست ڈنگھم کے کان میں پڑا جو سگٹ کو لئے ہوئے ابھی قہوہ خانہ میں داخل ہوا تھا۔ اسے سن کر اس نے تیوری چڑہائی اور اپنے رفیق سے کہا:۔

"دیکھو سگٹ۔ آج کل کے ان چھچھورے لڑکوں کو کہ ان کی آنکھوں میں ذرا شرم لحاظ (شرم ولحاظ) نہیں۔ ہم جب جوان تھے تو مجال تھی کہ سر عام (شارع عام) پرچھوکریوں سے اس طرح کا مذاق کرتے"

قہوہ خانے کے خادم نے نیم بے تکلفی کے ساتھ بڑھ کر سگٹ سے صاحب سلامت کی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ سگٹ یہاں اکثر آیا جایا کرتا ہے۔ سگٹ نے بھی اس انداز سے جس سے مترشح ہوتا تھا کہ وہ خود بڑا آدمی ہے اور ملازم قہوہ خانہ رتبے میں اوس سے بدرجہا کم ہے جواب میں کہا "ولیم! اچھے تو ہو" پھر ڈنگھم سے مخاطب ہوکر بولا "کہو تو پانی ملی ہوئی برانڈی آپ کے لئے منگوائی جائے" اس کے جواب میں ڈنگھم نے بڑی شان سے سر ہلا کر کہا "ہاں مسٹر سگٹ! مجھے ہمیش (ہمیشہ) سے اسی کے پینے کی عادت ہے"

غرض کہ شراب آئی جس کا دونوں نے اول ایک ایک گھونٹ لیا اور جب دیکھا کہ مزے کی ہے تو متواتر کئی گلاس چڑہا گئے اور پھر کمرے کے چاروں طرف نگاہ ڈالی کہ دیکھیں کون کون موجود ہیں۔ جو لوگ وہاں بیٹھے تھے اون میں سے سگٹ کے

بہت سے شناسا نکلے جنہوں نے اوس سے صاحب سلامت کی اور اوس نے بہی اشارے یا ایک آدہ فقرے سے جواب دیا۔

ایک ادہیڑ عمر کے آدمی سے جو سیاہ لباس پہنے تہا سگٹ نے مخاطب ہو کر کہا۔ "مسٹر گفنس مجہے جب یہان آنے کا اتفاق ہوا مین نے ہمیشہ آپ کو اسی کونے مین بیٹہا ہوا پایا۔ کہئے کوئی نئی کتاب چہپ رہی ہے؟ حقیقت یہہ ہے کہ آپ عالم فاضل لوگ کوئی نہ کوئی سامان دلچسپی کا اپنے لئے بہم پہونچا ہی لیتے ہین۔" پہر ایک اور پست قامت چیچک رو اور تیز نگاہ شخص سے جس کے بال ترشے ہوے اور پٹیان جمی ہوئین تہین اس طرح مزاج پرسی کی "مسٹر میک چزل! آپ کا مزاج تو خیریت سے ہے۔ کہئے موکلون سے کیسی نبٹتی ہے؟ کام تو خوب ملتا ہوگا؟ آپ وکالت پیشہ لوگ بہی مزے کرتے ہین۔" دفعتاً ادہر سے روئے سخن پہیر کر وہ ایک اور شخص سے یون ہمکلام ہوا۔ "اخاہ مسٹر ڈرمر ہین۔ فرمائے آپ کے گرجا مین ابہی تک عبادت کرنے والون کی جماعت ویسی ہی کثیر ہے جیسی پہلے تہی۔"

یہہ شخص ادہیڑ عمر کا تہا اور بظاہر متین اور ثقہ معلوم ہوتا تہا۔ لباس سیاہ پہنے تہا گردن مین ایک میلا کچیلا چکٹا ہوا گلوبند تہا جسے مہینون سے دہوبی کے جانا نصیب نہین ہوا تہا۔ ٹہرّے کا ایک بہت بڑا قدح جو اوس کے سامنے رکہا ہوا تہا وہ ایک سانس مین غٹ غٹ چڑہا گیا اور اس کے بعد سگٹ سے کہنے لگا "گرجا مین آنے والے بہت سے بندے ایسے ہی ہین جو خداوند یسوع مسیح کا دل سے خوف کرتے ہین اور بڑے نیک اور پارسا ہین اور اپنی بساط کے موافق میری بہی خدمت کرتے رہتے ہین۔" اس کے جواب مین سگٹ نے کہا "خدا کا شکر ہے۔"

کچہہ دیر کے بعد سگٹ نے کمرے کے انتہائی کونے کی طرف نظر ڈالی جہان اوسے ایک پرانا واقف نظر آیا۔ اب ان مین اس طرح سے باتین ہونی شروع ہوئین۔

سگٹ۔ "آہا یار اسناگلس اچھے تو ہو"

اسناگلس۔ "بڑے مزے مین ہین۔ کہو تو تمہاری کیسی گذرتی ہے"

سگٹ "ڈٹ ڈٹ سے کے چین کرتے ہین گلچھرے اوڑاتے ہین مگر یار تم یہان کیسے آنکلے؟"

اسناگلس۔ "یون ہی پہرتا پھرتا چلا آیا اور چار پہلے مانس دیکھہ کر یہین ٹھہر گیا مگر مسٹر سگٹ آپ سے ملے ہوے تین سال کا عرصہ ہوا"

سگٹ۔ "ہان اور کیا مدت کے بعد ملے ہین۔ مگر یہہ تو کہو اب تمہارا درجہ کیا ہے؟ کچھہ ترقی ورقی بہی ملی؟"

اسناگلس۔ (اندوہگین آواز مین) "ترقی کہان کی یہان تو اورا الٹا تنزل ہوگیا۔ پہلے کوچمین تہا اور اب خدمتگار ہون۔ آپ اپنی کہئے آپ کا اب کیا درجہ ہے؟"

سگٹ "مین نے پچھلے مہینے سے کوچمینی چھوڑ دی اور اب خانسامان ہون"

اسناگلس "(ونگہم کی طرف اشارہ کرکے) کیا یہہ صاحب بہی ہمارے ہی پیشہ سے تعلق رکہتے ہین؟"

ونگہم (نخوت سے سر کو خم کرکے) "صاحب مین مسٹر مارکہم کا خانسامان ہون اور مین بلا مغالبہ (مبالغہ) کہہ سکتا ہون کہ مین مسٹر مارکہم کا مرہم راس (محرم راز) بہی ہون" (پھر کمرہ کے چارون طرف بڑے فخر سے دیکھہ کر) "اور صاحبو آپ کو یہہ بہی واضع (واضح) رہے کہ اس بڑے شہر مین جس کا تمام دنیا مین کوئی شہر مقابلہ (مقابلہ) نہین کرسکتا مسٹر رچرڈ مارکہم اپنا آپ ہی لاجواب (جواب) ہے۔ اور یہہ بات جو مین نے کہی ہے ایسی ہی سچ ہے جیسا یہہ واقعہ کہ یہہ میرا ہاتھہ ہے"

یہہ کہتے ہی ونگہم نے دفعتاً اپنا ہاتھہ جس کے متعلق اوس نے اس قدر

وثوق ظاہر کیا تہا اوپر کو اوٹہایا لیکن اوٹھاتے مین پادری ڈرمر صاحب کی دہنی آنکھہ مین جا لگا۔ اس پر میک چیزل یکایک بول اوٹہا :۔

"ارتکاب حملۂ مجرمانہ۔ اور یہہ دیکھو استغاثہ کی طرف سے بارہ سے زیادہ گواہ بہی موجود ہین۔"

وٹنگہم ۔"مین نہایت ندیم (نادم) ہون اور پادری صاحب سے معافی چاہتا ہون۔"

میک چیزل ۔(وٹنگہم کے فقرے پر التفات نہ کرکے) "اس مقدمہ مین خاص جوری بیٹھے گی اور پانچسو پاؤنڈ بطور ہرجہ کے دلائے جائین گے۔"

سگٹ ۔"اجی صاحب ان کی نیت ضرر رسانی کی نہ تہی۔"

اسناگلس ۔"نہین جی جان بوجہہ کر تہوڑا ہی ایسا کیا ہے۔"

میک چیزل ۔(کسی کی ایک نہ سُن کر) "فیصلہ بحق مستغیث بتجویز عدالت مفتوحہ مین سنا دی گئی۔ تعمیل حکم سزا فوراً کی جاوے۔"

پادری ڈرمر ۔(مٹہی سے اپنی آنکھہ مل کر جس سے وہ اور زیادہ سُرخ اور متورم ہوگئی) "یہہ ضعیف تو ناخداترس لوگون کے مظالم اور جور وجفا سہنے کا عادی ہے۔"

وٹنگہم ۔"اگر مین پانی ملی ہوئی برانڈی کے ایک تیز گلاس کو شفارس (سفارش) مین پیش کرکے معافی مانگون تو پادری صاحب ناراض تو نہ ہون گے۔"

میک چیزل ۔"رشوت دہی۔"

سگٹ ۔"نہین پنچ کا دور چلے۔"

میک چیزل ۔"اور رشوت ستانی بہی۔"

غرض کہ پنچ کا ایک بہت بڑا قدح منگوایا گیا اور حاضرین کو صلاے عام دی گئی۔ مسٹر میک چیزل نے بہی دعوت کے قبول کرنے مین تامل نہ کیا اور پادری

ڈرمر نے ونگہم کو عفو تقصیر کا پورا یقین دلانے کے لیے پنچ کے ساغر سے پے در پے لنڈہائے اور آخر کار از خود رفتہ ہو کر ونگہم کی پیٹہ کو تہپکنا اور یہہ کہنا شروع کیا کہ "بہئی تم بڑے اچہے آدمی ہو۔ مین نے ایسا مزے کا آدمی آج تک نہین دیکہا۔"

اب سلسلہ گفتگو عام ہو گیا اور جو باتین ان لوگون مین ہوئین اون مین سے بعض اِس قابل ہین کہ بطور اقتباس یہان درج کی جائین۔

ایک شخص نے جس کا نام مسٹر کابنگٹن تہا اور کتب فروشی کے علاوہ ایک ایسے کتب خانہ کا بہی مالک تہا جہان سے ممبرون کو گہر پر پڑہنے کے لئے کتابین بہیجی جاتی تہین ونگہم سے کہا:-

"حضرت مجہے امید ہے کہ آپ میرے ناچیز کتب خانے کی سرپرستی قبول فرماینگے۔"

ونگہم۔ "جناب دیکہنا یہہ ہے کہ آپ کے کتب خانے مین کتابین کس قسم کی ہین۔"

مسٹر کابنگٹن۔ "میرے ہان صرف ایسے اخلاقی افسانون کا ذخیرہ ہے جن مین بدی کو التزام کے ساتہہ سزا اور نیکی کو جزا دی گئی ہے۔"

ونگہم۔ "تب تو حقیقت (حقیقت) مین آپ مستحق توفیر (تعریف) ہین۔"

پادری ڈرمر۔ (عجب انداز سے آنکہین مار کر) "سوائے ایک کتاب کے اور سب کتابین لغو اور بیہودہ ہین جو فحش گوئی۔ یاوہ سرائی۔ ہرزہ درائی اور سب سے بدتر یہہ کہ اوباشی و عیاشی کی تعلیم دیتی ہین۔"

مسٹر گفنس (جس نے اب تک کوئی بات نہ کی تہی اگرچہ پنچ کے دور مین برابر شریک رہا تہا) "پادری صاحب! یہہ واضح رہے کہ میری تصانیف اون

مزخرفات اور ہزلیات سے مبرا ہین جن کا آپ ذکر فرماتے ہین۔"

پادری (فرط مستی سے اپنی کرسی پر جہوم کر) "مجہے کسی کی تصنیف وتصنیف سے کچہہ مطلب نہین بس اب میری یہہ تمنا ہے کہ اس فسق وفجور سے بھری ہوئی دنیا کی بے ثباتی پر اکیلا بیٹہا ہوا غور کیا کرون اور۔ اور پنچ خوش گوار کے گلاس اطمینان سے پیا کرون۔"

مسٹر گفنس:۔ (اپنا غصہ اور ساتہہ ہی گلاس مین کا بقیہ پنچ پی کر دبی آواز مین) "کیا بیہودہ ہے!"

مسٹر کانگٹن "بات اصل مین یون ہے کہ آج کل تصنیف مقبول نہین ہوتی جب تک اوس مین ظرافت کی چاشنی ملی ہوئی نہ ہو۔ اور تو اور لاطینی اور یونانی کی کتب صرف ونحو فی زماننا ایسی شائع ہوئی ہین کہ اون مین بھی خواہ مخواہ ظرافت ٹھونس دی گئی ہے اور مقام تعجب نہ ہوگا اگر انگریزی صرف ونحو کی بھی کوئی ایسی کتاب کہین چھپی ہو جس مین مصادر وافعال اور اون کے مشتقات وتوابع لطیفون اور چٹکلون کی شکل مین درج ہون۔ ہمارے ہان کے دردناک اور حسرت انگیز ناٹکون کو بھی اس طرح سے ایکٹ کیا جاتا ہے کہ ظرافت کا کوئی نہ کوئی پہلو اون مین ضرور موجود ہو اور جس چیز کا مقصود اصل مین رولانا تہا وہ ہنسائے۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ جب تک کسی کتاب مین مضحکہ انگیز تصویرین نہ ہون اوس وقت تک اون کو کوئی خریدتا ہی نہین چنانچہ یارون نے اس لے کو یہان تک بڑہایا کہ حسب ذیل کتابون کا سلسلۂ ظرافتیہ شائع کر دیا جو ہاتھون ہاتہہ بک گیا:۔

۱۔ بضاعت الاقوام المعروف بہ میزان ظرافت۔

۲۔ خطبات بیت العوام والخواص المعروف بہ بیان ظرافت۔

۳۔ روئیداد اراکین مجلس وضع قوانین غربا المعروف بہ نان ظرافت۔

۴ - دستور العمل طعام المعروف بہ نمکدان ظرافت -

۵ - فرائض اشرف المخلوقات المعروف بہ انسان ظرافت -

ان کتابون کو امرا کے بچے بڑے شوق سے پڑہتے اور نصاب کتب درسیہ کا قائم مقام سمجہتے ہین -

ڈنگہم ”ظرافت سے کیسے ہی لوگ بے طرح ہاتہہ دہو کر پڑ گئے ہین“

اسناگلس ”آپ نے سچ کہا“

یہہ کہہ کر اپنے بیان کی تائید مین اوس نے لیمو کا ایک چہلکا اوٹہایا اور پادری صاحب کی بائین آنکہہ مین مارا“

پادری ”مار بہائی مار اب مجہے شہید ہی کیون نہ کر ڈال - مجہہ مظلوم کو نیکی کا بدلہ بدی ہی ملتا ہے - سنو بہائیو میرا نام اسٹیفن ڈرم ہے اور مین جانتا ہون کہ مذہب کی خدمت گذاری مین ایک نہ ایک دن میری قسمت مین شہید ہونا لکہا ہے“

اس پر اوس نے رحم دلی فروتنی اور مصائب کی حالت مین راضی برضائے الٰہی ہونے کے اوصاف کی ستایش مین ایک بڑی لمبی چوڑی تقریر کرنی شروع کی اور دوبارہ اس امر کا اعادہ کیا کہ اوس کی قسمت مین شہید ہونا لکہا ہے لیکن جب اس پر فرمایشی قہقہہ پڑا تو آپ شہادت وہادت سب کچہہ بہول گئے اور یکایک غیظ وغضب مین آکر ایک رانگ کا تام لوٹ میز پر سے اوٹہایا اور اگر ڈنگہم نے بیچ کے ایک مزید قدح سے آپ کی تواضع کر کے جوش کو فرو نہ کیا ہوتا تو بیچارے اسناگلس کی کہوپڑی کی خیر نہ تہی -

یہہ حالت دیکہہ کر ہمارے دوست مسٹر میک جنزل کی رگ قانون دانی بے اختیار حرکت مین آئی اور اونہون نے یون درافشانی کی :-

یہہ دونون شخص نقض امن کے جرم کا ارتکاب کر رہے ہین - ضرور ہے

کہ ان سے سولہ سو پاؤنڈ کا مچلکہ حفظ امن اور پچاس پچاس پاؤنڈ کی ضمانت لی جائے"

مسٹر گفنس۔ "مین یہہ تمام واقعہ اپنے ایک ماہواری رسالے مین ناظرین کی دلچسپی کے لیئے درج کر دون گا"

میک جنرل۔ "اگر آپ نے ایسا کیا تو ازالہ حیثیت عرفی کی آپ پر نالش دائر دی جائے گی اور جس قدر واقعات سچ ہون گے اوسی قدر توہین زیادہ سمجھی جائے گی"

ادہر سگٹ اور اوس کے دوست اسنا گلس مین حسب ذیل گفتگو ہونی شروع ہوئی

اسنا گلس۔ "مجھے تم سے ملے ہوے کوئی تین سال کا زمانہ ہوا ہو گا"

سگٹ۔ "ہان آیندہ جنوری کو پورے تین سال ہو جائین گے"

اسنا گلس۔ "مین نے اس عرصہ مین زمانے کے عجب عجب رنگ دیکھے ہین۔ اول اول مین ایک بانکے تیکھے جنٹلمین کے ساتھہ جس کا نام ونچسٹر تہا کوچین ہو کر انگلستان سے باہر گیا"

سگٹ۔ (جلدی سے قطع کلام کر کے) "کیا کہا؟ ونچسٹر کے ساتھہ؟ مین جس کے ہان ملازم ہون اوس کا نام چچیسٹر ہے"

اسنا گلس۔ "تو پہر یہہ دونون چچا زاد بہائی ہون گے۔ لیکن یار کہین تمہارا آقا تمہارے ساتھہ اوسی طرح پیش نہ آئے جیسا میرا آقا میرے ساتھہ آیا۔ پہلے تو اوس کی جیبون مین خوب روپیہ کہنکہناتا رہا اور اوس نے وہ چین کئے کہ کوئی بادشاہ بہی کیا کرے گا۔ جو کہانا اوس کی میز پر آتا تہا وہ کسی طرح بادشاہی کہانون سے کم نہ ہوتا تہا لیکن بات یہہ ہے کہ دیوانی جیل خانے کے قیدی اپنے قرض خواہون کے مقابلے مین زیادہ آرام سے بسر کیا کرتے ہین۔ بہر حال وہ زیادہ دنون تک یہہ گلچہرے نہ اوڑانے پایا اور جلد اوس کا حال

پتلا ہو گیا۔ ہم بیڈن گئے جو معدنی چشمون کی وجہ سے مشہور ہے۔ وہان میرا آقا جوے مین بہت روپیہ ہار گیا جس کی وجہ سے مجبوراً اوسے اپنا نام بدل کر دا کر رکھنا پڑا۔ غرض کہ وہ سوتے جمعے وہان سے ایسا نوک دم بھاگا کہ مین مع سامان کے وہین رہ گیا۔ مجھے اوس نے کئی مہینے سے تنخواہ نہین دی تہی اس لئے میرے پاس ہوٹل کا بل ادا کرنے کے لئے ایک پھوٹی کوڑی بہی موجود نہ تہی سامان تو ہوٹل کے مالک نے لٹو پٹو کر لیا اور مین بیک بنی و دو گوش رہ گیا۔ اب مین حیران تہا کہ کیا کرون۔ انگلستان یہان سے کالے کوسون اور میرے پاس اللہ کا نام۔ لاچار پا پیادہ جون تون کر کے گھر پہونچا۔ جان بچی لاکھون پائے۔ جس رات سے ہمارے آقائے نامدار مجھے سوتا چھوڑ کر ٹہنڈے ٹہنڈے تشریف لے گئے آج تک مجھے اون کی زیارت نصیب نہین ہوئی۔ میرے آٹھہ پاؤنڈ ساڑھے اونیس شلنگ اون پر تنخواہ کے چڑھے ہوے ہین بچا کہین اندہیرے اوجالے مل جائین تو ایسا گدا رسید کیا ہو کہ چھٹی کا دودہ یاد آجائے"

سگٹ۔ "یار تمہارا بہی عجب شہدے سے پالا پڑا تہا ہم شاگرد پیشہ لوگون کو چاہیے کہ اس قسم کے لفنگے آقاؤن کے دم جہانسون سے بچنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کرین جس سے ہمارے حقوق کی حفاظت ہو"

اسناگلس۔ "یار بات تو تم نے کام کی کہی"

اس وقت قہوہ خانے کے ایک خدمتگار نے اطلاع کی کہ اوپر کی منزل پر کہانا تیار ہے جو صاحب کہانا چاہین چلین یہ سن کر سب لوگ جن کا تعارف ہم ناظرین سے کرا چکے ہین اوٹھہ کر کہانے کے کمرے مین گئے جہان میز پر ایک سفید دسترخوان بچہا ہوا تہا اور سیاہ دستے کی چہریان اور کانٹے لگے ہوئے تہے۔ کچھہ کچھہ فصل سے نمکدان اور مرچدان رکہے ہوے تہے۔ کہانے مین گاے کا ابلا ہوا گوشت

بھُنی اور اُبلی ہوئی اوجھڑی اور ران کے کباب آتے۔ پادری نے اصرار کیا کہ کھانا شروع ہونے سے پہلے دعا پڑھی جائے۔ چنانچہ اس کام کے لئے اونہین لوگون نے جنہون نے از راہ کرم اوسے سیڑہیون پر چڑہنے مین مدد دی تہی اوس کو اوٹہا کر کہڑا کرنے مین بہی مدد دی۔ کیونکہ فرط بدمستی سے پادری صاحب کی ٹانگین لڑکہڑا رہی تہین۔ غرض کہ پادری صاحب نے دعا پڑہی اور کہانا شروع ہوا میز پر جو نعمتین چنی ہوئی تہین اون کے ٹہکانے لگانے مین ان لوگون نے اس تیزدستی سے کام لیا کہ آن کی آن مین دسترخوان صاف ہوگیا۔ مسٹر گفنس نے خاص کر اس موقع پر اس بات کا پورا ثبوت دیا کہ اوسے کبہی تمام عمر مین سوء ہضم کی شکایت نہین ہوئی پادری ڈرمر صاحب بہی "سرونٹس آرمس" کے مطعومات ومشروبات پر حملہ کرنے مین کسی سے ہیٹے نہین رہے۔ اثناء طعام مین جب وہ اُبلے ہوئے گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے نگلتے جاتے تہے تو کم خوری اور نفس کشی پر اچہا خاصا لکچر بہی دیتے جاتے تہے۔ لیکن پادری ڈرمر اون لوگون مین سے تہے جو خود را فضیحت و دیگران را نصیحت کے اصول پر عمل کرتے ہین۔ کیونکہ جب پادری صاحب موصوف اس بات کو بداہت اور صراحت کے ساتہہ ثابت کر چکے کہ پُرخوری اور کثرت مے نوشی الحاد و ارتداد اور فحش گوئی کا باعث ہوتی ہے تو وہ مالک قہوہ کی جانب جو کہانے پر موجود تہا اور جس سے حضرت نے چوتہی مرتبہ اپنی پلیٹ مین اور کہانا بھرنے کو کہا تہا یکایک پلٹے اور بگڑ کر فرمانے لگے کہ "اُبے مسخرے تیری پھوٹ تو نہین گئی ہین کہ گوشت کے پارچے ایسے موٹے موٹے کاٹ کر لایا ہے"

کہانے کے بعد گرم پانی ملی ہوئی برانڈی کا دور چلا اور جوش وخروش سے باتین ہونے لگین۔ باوجودیکہ ان مین سے بہت سے لوگون کی نشہ کے مارے یہہ کیفیت ہو رہی تہی کہ جو گہنٹہ دیوار سے لگا تہا اوس کے آس پاس اونہین تین تین

چار چار گہنٹے اور نظر آنے لگے تہے پہہ بہی آدہی رات سے پہلے یہہ لوگ یہان سے نہ ٹلے۔ ادہر پادری ڈرم صاحب نے فرمایا کہ "یہہ لوگ خدا کو ایسا بہول گئے ہین کہ میرا جی چاہتا ہے کہ روکر اپنے آنسوؤن سے اون کے معاصی کے داغ دہوؤن"۔ لیکن افسوس ہے کہ اس زاہد و متقی شخص کو ان ناشکر گذار لوگون کی طرف سے صرف یہہ صلہ ملا کہ اوس پر نشہ کی بہک مین رونے کا الزام لگایا گیا۔ اِس نالائق الزام نے پادری صاحب کو ایسا برافروختہ کیا کہ وہ دہڑام سے اوندہے منہہ زمین پر گر پڑے اور ایک ٹہیلے مین لادکر گہر پہونچائے گئے۔

یہان یہہ بیان کرنا خالی از لطف نہ ہوگا کہ دوسرے دن پادری صاحب کی اس حرکت کا ڈہنڈورا قرب وجوار مین پٹ گیا اور اس لئے حضرت کو اس امر کی ضرورت پیش آئی کہ آیندہ یوم السبت کو ممبر پر جلوہ افروز ہوکر اپنے طرز عمل کو حق بجانب ثابت کرین۔ چنانچہ حقیقت مین آپ نے اس ثبوت کا حق ایسے پُر اثر طور پر ادا کیا کہ دو بڈہی لیڈیان جن کی جیبون مین برانڈی کی چہوٹی چہوٹی بوتلین موجود تہین گرجا سے ایک خاص حالت مین باہر لائی گئین جس کی وجہ غالباً یہہ تہی کہ پادری صاحب کی فصاحت نے اون پر از خود رفتگی کا عالم طاری کر دیا تہا۔ لیکن چند گہنٹے گذرنے کے بعد وہ ہوش مین آگئین اور فوراً ہی اونہون نے اس غرض سے چندہ کی فہرست کہولی کہ پادری اسٹیفن ڈرم صاحب کو چاندی کا کوئی برتن بطور ہدیہ کے دیا جائے اور ساتہہ ہی اون لوگون کی طرف سے جو گرجا مین جاکر عبادت کرتے ہین اون کا شکریہ ادا کیا جائے۔ اب ان تقدس مآب پادری صاحب کی سنئے جب شکریہ اون کی خدمت مین پیش کیا گیا تو اونہون نے اوس کے قبول کرنے سے اس بنا پر بہ ادب تمام انکار فرمایا کہ وہ اوس کے لائق نہین ہین لیکن جب نقرئی ظرف کی پیش کش کا وقت آیا تو کسی قدر اصرار کے بعد آپ اوس کے قبول کرنے پر راضی

ہو گئے - اوس وقت سے لیکر آج تک اون کے گرجا مین جا کر عبادت کرنے والے لوگون کی تعداد مین برابر ترقی ہو رہی ہے اور اگرچہ کچہہ لوگون نے از راہ حسد وعناد یہہ ظاہر کیا کہ خود پادری صاحب نے بہت سی چہو کریون پر اپنا دست شفقت پہیر کر اپنی جماعت کی تعداد مین بقدر تین معصوم کم سن بچون کے اضافہ کر لیا ہے لیکن حضرت پادری صاحب نے اس الزام کی تردید مناسب نہین سمجہی اور اون کے مقتدیون کا یہہ خیال ہے کہ وہ خداوند یسوع مسیح کے بندہ خاص ہین -

بارہوان باب

بینک نوٹ

جب رچرڈ ڈائنا کی سرگذشت سن کر رخصت ہوا تو وہ گہوڑے پر سوار ہو کر اس تیزی سے اپنے مکان کی طرف گیا کہ اوس کے خیالات کی رفتار اوس کے گہوڑے کی چال سے بڑہ نہ سکی -

مکان پر پہونچ کر وہ سیدہا اپنے خلوت خانے مین گیا اور واقعات گذشتہ پر بیٹہہ کر غور کرنے لگا -

اس وقت دو باتین اوس کے پیش نظر تہین - ایک یہہ کہ وہ اپنے دل مین ایک ایسے جذبے کو جگہہ دے رہا تہا جو باعتبار اون تعلقات کے جو اس جذبے کے مقصود اور ایک دوسرے شخص یعنی سیرونٹ مین قائم تہے ہر طرح سے پاس وضع اور عزت و آبرو کے اصول کے خلاف تہا - دوسری یہہ کہ اگر بالفرض ان تعلقات کی وجہ سے جو رکاوٹ اوس کی راہ مین حائل تہی وہ دور بہی ہو جاتی پہر بہی ڈائنا ایسی عورت نہ تہی جسے وہ اپنا شریک رنج و راحت بنا سکتا - پاکبازی اور حق پرستی کے اصول اوس کے دل مین نہایت راسخ طور پر جاگزین تہے

اور یہہ خیال کرکے اوسے نہایت ہی افسوس ہوا کہ کیون اوس نے ایک بے اختیار کردینے والے جذبے کے تقاضے سے جس کا روکنا اوس کا فرض تھا اپنی زبان سے ایسے الفاظ نکالے جن سے ڈائنا کے متعلق اوس کا مافی الضمیر ظاہر ہوگیا۔ اور جن کا پیرونٹ کو معلوم ہوجانا اوسے منفعل کردینے کے لئے کافی تھا۔ اوس کی حق پرستی اس حد تک پہونچ گئی تھی کہ مثلاً اگر وہ کسی کے اخفاے راز کا عہد کرتا تو اوسے مرجانا قبول ہوتا لیکن کسی صورت مین اوس کا افشا نہ کرتا یا مثلاً اگر کوئی شخص اوس پر بھروسہ کرکے کہتا کہ مجھہ سے یہہ جرم سرزد ہوگیا ہے تو وہ مجرم کو عدالت کے حوالے کرکے ابناے جنس کو بھی نفع پہونچانے کا ہرگز روادار نہ ہوتا۔ غرض کہ اپنی طبیعت کی اس افتاد سے وہ ایک ایسے ضغطہ افراط و تفریط مین مبتلا ہوگیا تھا کہ اگر اخلاقی اصول سے وہ بالکل معرا ہوتا تو بھی نتیجہ ایسا ہی خطرناک ہوتا۔

اگر ناظرین کو تعجب ہو کہ یہہ کیسے ممکن تھا کہ جس نوجوان کی حق جوئی وحق پرستی کی یہہ کیفیت ہو وہ پاس وضع و خودداری کو یہان تک بھول جائے کہ جو عورت اوس کی نظرون مین بمنزلہ اوس کے دوست کی بی بی کے تھی اوس پر اپنا عشق ظاہر کردے تو اون کو خیال رکھنا چاہیے کہ رچرڈ سے اپنے جذبۂ عشق کا اظہار بلاارادہ ہوگیا تھا اور یہہ کہ کسی اندرونی مقناطیسی تحریک نے مسلسل ملاقاتون صحبتون اور تخلیون کی تائید سے جن مین مقصود محبت ہمیشہ اوس کی مشتاق آنکھون کے سامنے موجود رہا اوس کو بے اختیار ایسی حالت تک پہونچا دیا تھا جس مین ایک لفظ کے اوس کے منہہ سے نکلنے پر اوس کی قسمت کے فیصلے کا دارومدار تھا۔

عشق ایک ایسی تیز رو ندی ہے کہ جو شخص سفینہ جذبات مین سوار ہوکر اس مین سفر کرتا ہے وہ اس بات کو نہین دیکھتا کہ اوس کی کشتی ندی کے

کنارون سے ٹکراکر اشناءمرورمین اون خوشنما پھولون کو برباد کرڈالتی ہے جو ندی کے کنارے پر اوگے ہوتے ہین۔ یہہ وہ ندی ہے جس کی موج نسیان سے ہے جو تمام دوسرے جذبات احساسات و ادراکات کے سر سے گذر جاتی ہے۔

اے عورت! وہ کونسی زبردست طاقت ہے جو تجھہ کو مرد کے دل پر حاصل ہے؟ تو حسن و رعنائی اور دل فریبی و دل آویزی کی دیوی ہوکر دنیا مین آئی ہے جس سرزمین سے تجھے تعلق ہو اوس مین نہ تو رسم و رواج اور نہ وضع ولباس تیری فطرت کو اوس شان دل ربائی اور بانکپن سے معرا کرسکتا ہے جو زندگی کے تمام تعلقات مین تیری خصوصیات سے ہین۔

رچرڈ عالم تنہائی مین زیادہ دیر نہ رہنے پایا تہا کہ کمرے کے دروازے پر کسی نے دستک دے کر اوسے خواب محویت سے بیدار کردیا اور تہوڑی دیر مین مسٹر جیسٹر کمرے مین داخل ہوا اور آتے ہی اوس سے کہنے لگا:۔

"یار مارکہم! معاف کرنا کہ مین تمہاری خلوت مین مخل ہوا۔ لیکن اس گوشہ گزینی کے کیا معنی ہین۔ ہم سے تم سے تو یہہ قرارداد ہوئی تہی کہ آج لنچ کی دعوت مین تم ہاربرو کے ساتہہ شریک ہوگے اور پہر شام کا کہانا ہم سب مل کر ایک ساتہہ کہائین گے۔ تم ڈائنا کے ہان گئے تہے اور جو کچہہ تم نے رخصت ہوتے وقت اوس سے کہا اوس سے اوسے یہہ خیال پیدا ہوا کہ تم سیدہے اپنے مکان کو جاتے ہو چنانچہ مین تمہین لینے کے لئے سرپٹ چلا آرہا ہون۔ تم بہی عجب چیز ہو کہ دوستون سے اس طرح بہاگتے ہو اور مکان مین آکر چپ رہتے ہو جس سے یہہ خیال ہونے لگتا ہے کہ خدانخواستہ تم اپنی جان پر کہیل جانا چاہتے ہو"۔

رچرڈ۔ "میری طبیعت اچہی نہین ہے۔ چاہتا ہون کہ کچہہ دیر تنہا رہون"۔

چیسٹر۔ مگر مین تمہین تنہا نہ رہنے دونگا۔ اگر تم پر اداسی چہا جائے تو

میرے پاس اس بات کا کون وثیقہ موجود ہے کہ تم خودکشی نہ کرلوگے یا کوئی حسرت انگیز نظم نہ تصنیف کرکے لٹکوگے کہ وہ بھی اقدام خودکشی کا حکم رکھتی ہے"

رچرڈ "مین نہ یہہ کرونگا نہ وہ"

چیسٹر "بھائی دیکھو ہم ناراض ہوجائینگے - چلو اوٹھو کپڑے پہنو اور میرے ساتھ چلو - بیرونٹ منتظر ہے"

رچرڈ "بھئی اس وقت تو مجھے معاف کیجئے"

چیسٹر "مین عذر و ذرا ایک نہ سنونگا - فوراً سے پہلے سائیس کو حکم دو کہ تمہاری سرنگ مادیان پر زین کس کرلے آئے تاکہ ہم جلد روانہ ہوجائین"

رچرڈ "خیر اگر نہین مانتے ہو تو چلتا ہون - مگر شرط یہہ ہے کہ پہلے مجھے سید ہا شہر جانا ہوگا کیونکہ پہلے مجھے اپنے ولی کے ساہوکار سے ملنا ہے"

چیسٹر "تو یون کرو کہ شام کے ٹھیک سات بجے ہاربرو کے مکان مین جو کنڈیٹ اسٹریٹ مین واقع ہے آجاؤ - ہم وہان تمہارے منتظر ہونگے - لیکن دیکھنا زیادہ دیر نہ لگانا"

رچرڈ (جسے اس وقت دفعتاً چلنے پھرنے اور ملنے جلنے کی خواہش محسوس ہوئی) "یقین مانو کہ مین ضرور وقت مقررہ پر آؤنگا - مگر وہان ہوگا کون کون؟"

چیسٹر "صرف بیرونٹ - تم مین اور ٹالبٹ ہونگے - بس اپنے ہی خاص جلسے کے لوگ ہونگے - ٹالبٹ حقیقت مین دل کا بڑا اچھا ہے اور تم سے اوسے بہت اُنس ہوگیا ہے - اس کے علاوہ سیرچشمی اور فیاضی مین وہ اپنی نظیر نہین رکھتا - کل اوس نے لندن کے ہر ہر اسپتال مین سو سو پاونڈ کی رقم بھیجی جو منجملہ اوس کے سالانہ عطیات کے تہی اور سمجھتا یہہ ہے کہ کسی کو اوس کی اس فیاضی کا علم نہین ہمیشہ خیراتی چندون کی فہرست مین اپنا نام الف عین

کر کے لکھتا ہے۔ بیچارے مین تفاخر اور خودنمائی کا شائبہ بہی نہین ـ"

رچرڈ۔ "اوس کی سیرت کا یہہ ایک اعلیٰ درجہ کا جوہر ہے"

چپچسٹر۔ "بے شک ابہی ابہی اوس نے سنا کہ ایک مفلس اور بے کس شخص پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ اس شخص پر صرف سو پاؤنڈ قرض تہے قرض خواہون نے نالش داغ دی اور ڈگری ہوگئی۔ بیچارے کو نوچہوٹے چہوٹے بچون اور ایک بی بی سمیت جس کے ایک اور بچہ ہونے والا تہا قید خانے جانا پڑا۔ یہہ حالت سن کر ٹالبٹ سے نہ رہا گیا اوس نے فوراً ہی مجہے بلایا اور چپکے سے میرے کان مین کہا:۔ بہائی چپچسٹر! آج مین کسی وجہ سے خود کہین نہین جا سکتا یہہ لو پانچسو پاؤنڈ کا نوٹ ہے مہربانی کر کے اسے بہنالاؤ اور اس مین سے سو پاؤنڈ اس ناشاد خاندان کو دے کر اس مصیبت سے رہا کراؤ"۔ (رچرڈ کو نیچی نظرون سے ایک خاص انداز سے دیکہہ کر) یہہ اوسی کے الفاظ ہین جن کا مین نے تمہارے سامنے اعادہ کیا"

رچرڈ۔ (انسانی ہمدردی کی ان قابل تحسین مثالون کے سننے سے مسٹر ٹالبٹ کے گنوارپن کو بہول کر) "اس فیاضی بلند حوصلگی اور کریم النفسی کے کیا کہنے ہین۔ حقیقت مین بڑا شریف آدمی ہے اور یار سچ پوچہو تو مین خود اپنے مہاجن کے یہان کچہہ روپیہ لینے جا رہا ہون۔ آج شام کو جب مین تم سے ملون گا تو اس بیکس خاندان کی مدد کے لئے بیس پاؤنڈ تم کو دون گا"

چپچسٹر۔ "بہائی جان یہہ آپ کیا فرماتے ہین۔ اپنا روپیہ آپ اپنے پاس رکہئے۔ مین اور بیرونٹ مل کر ان تباہ حال لوگون کی مدد کرلین گے"

رچرڈ۔ "نہین میرا کہنا تمہین ضرور ماننا پڑے گا"

چپچسٹر۔ "مجہے افسوس ہے کہ یہہ واقعہ مین نے تمہارے سامنے بیان ہی کیون کیا

رچرڈ۔ ''تمہین افسوس ہے اور مجھے خوشی۔''

چچسٹر۔ ''اچھا آپ ہی کی مرضی سہی'' (اپنے انداز سے دفعتاً ایسا ظاہر کرکے کہ کوئی نیا خیال اوس کے ذہن مین آیا) ''تم شہر کو اپنے مہاجن کے پاس جاتے ہو نہ؟''

رچرڈ۔ ''ہان اور تم؟''

چچسٹر۔ ''مین چاہتا ہون کہ جس قدر جلد ممکن ہو اپنے ہوٹل کو چلا جاؤن اگر تم چاہو تو ساتھہ ہی میرا بھی ایک کام کر سکتے ہو۔''

رچرڈ۔ ''کہو۔''

چچسٹر۔ (اپنی جیب مین سے ایک پانچسو پاونڈ کا بنک انگلستان کا نوٹ نکال کر) ''شہر سے یہہ نوٹ میرے لئے بھناتے لانا۔''

رچرڈ۔ (نوٹ لے کر) ''بہت اچھا۔''

اس کے بعد دونون نے اپنی اپنی راہ لی۔ رچرڈ تو گھوڑے پر سوار ہو کر ساہوکارے کی طرف چلا گیا اور اوس کے دوست نے اپنے ہوٹل واقع ویسٹ اینڈ کا رخ کیا۔

شام کے سات بجے رچرڈ سر روپرٹ ہاربرو کے دیوانخانے مین جو کنڈیٹ اسٹریٹ مین تھا داخل ہوا۔ اوسے دیکھتے ہی چچسٹر جو ایک کوچ پر لیٹا ہوا تھا پکارا:۔

''آخر آپ تشریف لے ہی آئے۔ مین جانتا تھا کہ تمہاری افسردگی تمہاری پابندی وقت مین ہرگز مخل نہ ہوگی۔''

بیرونٹ۔ (رچرڈ کا ہاتھہ معمول سے زیادہ تپاک کے ساتھہ دبا کر) ''بھئی واللہ اس وقت تمہارے آنے سے بے حد خوشی ہوئی۔''

ٹالبٹ - (چلاکر) "اچھے تو ہو جانی! چچیسٹر نے تو ہم سے کہا تھا کہ تمہارے سر پر بھوت سوار ہے"

رچرڈ "حقیقت مین آج میری طبیعت بہت خراب تھی اور کسی سے ملنے کو جی نہین چاہتا تھا اس لئے مین نے سوچا کہ تھوڑا آرام "

ٹالبٹ "آرام وارام سب پھکوڑ یات - مین بتاؤن ٹھرے کی ایک تیز بوتل سموچی غٹ غٹ چڑھا جاؤ پھر اگر سستی تمہارے پاس بھی بھٹک جائے تو میرا نام ٹالبٹ نہین - لو تم بھی کیا یاد کرو گے - یار لوگ تمہین ایک اور دوا ایسی بتاتے ہین کہ ناچنے لگو - تمہین خبر ہے کہ جب مین بیمار ہوتا ہون تو کیا پیا کرتا ہون؟"

رچرڈ " مجھے کیا خبر "

ٹالبٹ " تو تم بھی نرے بودم ہی ہو - اجی سونے سے پہلے مین گھٹر ناچنی کا ایک ادّھا چڑھا جاتا ہون لیکن اس کو ٹین کے تام لوٹ مین خوب گرم کر کے پینا چاہیے اور رضائی اوڑھ کے سو رہنا چاہیے - رات مین بالٹی بھر پسینا آئے گا اور صبح کو بدن ایسا ہلکا ہو جائے گا کہ واہ رے واہ "

رچرڈ "مگر یہہ گھٹر ناچنی کیا بلا ہے؟"

ٹالبٹ " تم ابھی بچے ہو سمجھ کے کچے ہو ان چیزون کو تم کیا جانو لو اس کی ترکیب سنو - تیز سے تیز ٹھرے یا اگر بوزہ پسند ہو تو بورے کا ایک ادّھا - رم کا ایک توا"

چچیسٹر - (ٹالبٹ کے مزخرفات کی تاب نہ لاکر) "گھٹر ناچنی ایک قسم کا نشہ ہے جو جن بیر اور شکر ملا کر بنایا جاتا ہے "

ٹالبٹ - (منہہ بگاڑ کر) "خواہ مخواہ دخل دینے کے کیا معنی - میرے منہہ مین سے بات چھین لینے سے تمہین کیا لڈو مل گئے - مگر تمہین یہہ معلوم نہین کہ میری ترکیب تمہاری بتائی ہوئی ترکیب سے جدا ہے - خیر مطلب یہہ ہے کہ پیٹ کے درد

کہتی ڈکار رہا ہاتہہ یا ؤن کی اینٹھن کے لئے گھڑ نا چینی سے اچہی کوئی دوا نہین اور میری جو پوچہو تو ۔‘‘

چجیسٹر ۔ (غصے سے بے اختیار ہوکر) ’’تمہاری ایسی تیسی‘‘۔

اس وقت حسن اتفاق سے دروازہ کہلا اور ایک خدمتگار نے آکر اطلاع کی کہ کہانا تیار ہے ۔ مسٹر ٹالبٹ نے کہانے کے کمرے کی طرف جانے مین جس تعجیل سے کام لیا اوس سے فائدہ اوٹہا کر رچرڈ نے بینک انگلستان کے نوٹون کا ایک پلندا اور کچہہ اشرفیان چجیسٹر کو دین اور چپکے سے اوس کے کان مین کہا :۔

’’یہہ لو تمہارا نوٹ بہنا لایا ہون اس مین وہ بیس پاونڈ بہی شامل ہین جو اس نادار و مفلس خاندان کی مدد کے واسطے ہین جس کا تم نے ذکر کیا تہا ۔‘‘

چجیسٹر ’’یار تمہین بہت تکلیف ہوئی معاف کرنا ۔‘‘

یہہ کہہ کر اوس نے آنکہون ہی آنکہون مین بیرونٹ سے اپنا اطمینان اور خوشی ظاہر کی ۔ ادہر ٹالبٹ جو بدحواس ہوکر کہانے کی میز کی طرف بہاگا تہا کہہ رہا تہا کہ مارے بہوک کے پلیتہین نکلا جا رہا ہے اور دو چھریان جو اوس کے سامنے رکہی تہین ایک دوسری سے تیز کرنے لگا ۔ بیرونٹ اور چجیسٹر آمنے سامنے بیٹہے اور رچرڈ ٹالبٹ کے مقابل بیٹہا جب کہانا شروع ہوا تو چجیسٹر نے کہا :۔

’’یہہ شوربا نہایت مزیدار ہے اس سے پہلے ایک مرتبہ اس مزے کا شوربا میرے چکہنے مین آیا ہے اور وہ شاہ پرشیا کی میز پر ۔‘‘

ٹالبٹ ’’مجہے یاد پڑتا ہے کہ ایک مرتبہ ڈیوک آف لیتہہ کی میز پر مٹر کا بڑا لچھے دار شوربا مین نے بہی پیا تہا ۔ لیکن یہہ میرے گھٹنے پر لاتین کون مار رہا ہے ۔‘‘

چجیسٹر ’’مار کیہم شراب کا گلاس لو گے ؟‘‘

ٹالبٹ "بات تو یہہ کہی ہے مزے کی۔ اس مین تو ہم سب شریک ہین۔"

بیرونٹ "تمہارے ساتہہ شراب مین ہون گا"

ٹالبٹ "بڑی خوشی سے۔ مگر اس کے بعد کون سا کہانا آئے گا۔ یار رہار برو یتم نے میرے لئے اوجہڑی نہین منگوائی جو مجہے بہت پسند ہے رات کے کہانے کے لئے اوجہڑی کے سالن اور پیاز سے بہتر کوئی چیز نہین ہو سکتی۔"

غرض کہ کہانا ختم ہوا اور شراب کا دور چلنا شروع ہوا۔ رچرڈ کی طبیعت مین پہر اُمنگ پیدا ہو گئی اور جب چیسٹر نے یہہ تجویز پیش کی کہ ریجنٹ اسٹریٹ مین سگار پیتے ہوئے چہل قدمی کے لئے چلنا چاہئے تو اوس نے کوئی عذر نہ کیا۔

بیرونٹ اور ٹالبٹ پہلے باہر نکلے رچرڈ بہی اون کے پیچہے جانے کو تہا کہ چیسٹر نے اوسے روک کر کہا:۔

"بہئی معاف کرنا۔ لیکن مین تم سے ایک بات کہتا ہون۔ تم آج اپنے ساہوکار کے ہان گئے تہے اگر تمہارے پاس زیادہ مقدار مین روپیہ ہو تو ساتہہ مت لیچلو کیونکہ لندن کے گلی کوچون مین روپیہ لے کر رات کے وقت نکلنا خطرے سے خالی نہین۔"

رچرڈ "میرے پاس پچین پاونڈ کی اشرفیان ہین اور پچاس پاونڈ کے نوٹ۔"

چیسٹر "نوٹون کے ساتہہ رکہنے مین تو چندان قباحت نہین لیکن اشرفیون کا ہونا خطرناک ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی عیار تمہاری جیب کا صفایا ہی کر دے۔ اس سے بچنے کی ترکیب مین تم کو بتاتا ہون۔ جو پچاس پاونڈ تمہارے پاس ہین وہ مجہے دے دو اون کے بدلے مین مین تمہین پچاس پاونڈ کا نوٹ دیئے دیتا ہون

اور یہہ پچاس اشرفیان بیرونٹ کے صندوقچے مین بند کیے جاتا ہون جس کی کنجی خوبی قسمت سے قفل ہی مین لگی ہوئی ہے"

یہہ کہہ کر چیسٹر نے صندوقچے کی طرف دیکھا جو ایک چھوٹی سی میز پر ایک طرف کو رکھا ہوا تھا۔

رچرڈ "مین تمہارے اس خیال کا بڑا مشکور ہون"

یہہ کہہ کر اوس نے اشرفیون کی تھیلی اپنے دوست شفیق کے حوالے کر دی۔ مسٹر چیسٹر نے اپنی جیب مین سے نوٹون کا ایک بہت بڑا پلندا نکالا اور اوس مین سے پچاس پاونڈ کا ایک نوٹ چھانٹ کر رچرڈ کو دیا۔

اس کے بعد یہہ دونون جلد جلد بیرونٹ اور ٹالبٹ کے پیچھے روانہ ہوے جن سے وہ ریجنٹ اسٹریٹ مین جا ملے۔ ان سب نے سَیر گشت کرتے ہوے اپنا رخ کو اڈرینٹ کی طرف کیا اور ٹالبٹ نے تو ادہر رچرڈ کو باتون مین لگایا اور ادہر چیسٹر نے چند جملون مین بیرونٹ سے اوس روپیہ کے معاملے کی تفصیل بیان کی جو ابھی ابھی پیش آیا تہا۔

تیرھوان باب

قمار خانہ

جب یہہ لوگ ریجنٹ اسٹریٹ مین تھوڑی دیر تک چکر لگا چکے تو بیرونٹ نے کہا:—

"بھئی اس بیکار سڑک ناپنے سے تو ہمارا جی اکتا گیا"

ٹالبٹ "یارو! چلو کہین تھوڑی دیر بیٹھ کر مزے اوڑائین"

چیسٹر "چونکہ ہمارے دوست مارکہم کو دنیا کے عجائبات دیکھنے کی تمنا ہے

اس لئے بہتر ہوگا کہ ہم لوگ نمبر۔ والے مکان واقع کواڈرنٹ مین چل کر ایک آدہ گہنٹہ گذارین "

رچرڈ۔ "یہہ کون مقام ہے؟"

چیسٹر۔ (بے پروائی سے) "دار التفریح جس مین شرط لگاکر پانسے پھینکتے اور تماش اور اسی قسم کے دوسرے بے ضرر کھیل کہیلتے ہین "

نواح کواڈرنٹ مین شام کے وقت مردون اور عورتون کا ہجوم ہوتا ہے جو بغرض سیر و تفریح ادہر ادہر پھرتے نظر آتے ہین۔ یہان بدکار عورتون کے غول کے غول عیاشی اور اوباشی کے مشاغل مین تھوڑی دیر گذارنے اور اوس سیہ کاری کا جال پھیلانے کے لئے جس پر اون کی وجہ معاش کا دارومدار ہے پھرتے ہوے دکہائی دیتے ہین دن کے فوق البھڑک اور غیر معمولی تراش خراش کے لباس کو دیکہہ کر تاڑنے والے ایک نظر مین تاڑ جاتے ہین کہ یہہ لباس محض ایک ظاہری خول ہے اور اس اطلس و دیبا مین اون ٹوٹے دلون کے ٹکڑے لپٹے ہوے ہین جو کسی سنگ دل کی سرد مہری سے پاش پاش ہوچکے ہین یہہ ریشمین لباس زبان حال سے اون وعدون کی داستان سنا رہے ہین جو پورے نہین کئے گئے اور اوس محبت کا مرثیہ پڑہ رہے ہین جس کا کسی ناخدا ترس کی بے وفائی نے عین عالم شباب مین خون کردیا۔

وہ نوجوان جو یہان ہاتہہ مین ہاتہہ ڈالے چکر لگاتے پھرتے ہین اور وہ پرانے گنہگار جن کی شہوت آلود نگاہین ان پایہ عصمت سے گری ہوئی لیکن صاحب جمال عورتون کے محرمون کے اندر گہسی جاتی ہین شاید یہہ نہین جانتے کہ ان بھڑکیلے اور قیمتی لباسون کے اندر کس قدر درد و الم چھپا ہوا ہے۔ وہ ان کے مستی خیز جوبن کے اوبھار کو دیکہتے ہین لیکن وہ صدمہ جو گھن کی طرح ان کے دل کو اندر ہی اندر کہائے

جا رہا ہے اون کے وہم وگمان مین بہی نہین آتا۔ وہ ان شاہدان دلربا کے لب لعلین پر تبسم کی بہار دیکھتے ہین لیکن نہین جانتے کہ ہنسنے والے کا شیشۂ دل چور چور رہے ہے۔

غرض کہ شام کے وقت کواڈرینٹ مین خاص قسم کے لوگون کا مجمع ہوتا ہے یا کم ازکم یون کہئے کہ جھٹپٹے کے بعد یہان وہ لوگ اکثر آیا جایا کرتے ہین جن کے خصائل وشمائل کی تعریف آسانی سے کی جاسکتی ہے۔

نمبر — کے دروازے پر ایک تیز لیمپ روشن تہا۔ مسٹر جیسپر نے تحکمانہ انداز سے اس دروازے پر زور سے دستک دی اور ایک پولیس کا سپاہی جس کے پاس بلاشبہ اس مکان سے متعلق ہر ایک بات سے نظر انداز کرنے کے لئے بہت سے زرین وجوہ تہے فوراً ایک چھوٹے سے لڑکے کے پیچہے اوسے گرفتار کرنے کے لئے دوڑا جس کی نسبت اس بناء پر اوسے چور ہونے کا شبہ تہا کہ اس کمبختی کے مارے کی ٹوپی معمول سے زیادہ میلی اور بھدّی تہی —

مسٹر جیسپر کی دستک کا جواب دیر تک کسی نے نہ دیا لیکن جب پانچ منٹ گذر گئے تو کسی نے اندر سے دروازے کو تھوڑا سا کھولا اور درزمین سے ایک کریہ المنظر چہرہ نظر آیا۔

جس شخص کا یہہ چہرہ تہا اوس نے سوال کے لہجے مین کہا۔ "کہئے"

جس کے جواب مین جیسپر بولا "سب معاملہ ٹھیک ہے"

اس پر دروازہ پورا کھلا اور جیسپر اور اوس کے رفیق اندر داخل ہوئے ایک غلام گردش کو طے کرکے یہہ لوگ ایک زینے پر پہونچے جس پر خوشنما قالین بچھا ہوا تہا۔ جیسپر آگے آگے ہولیا اور زینہ طے کرکے اپنے ساتھیون کو اوپر کی منزل مین لے گیا جہان متعدد کمرے پرتکلف سامان اور شیشہ آلات سے

سجے ہوئے تھے۔ ان مین سرخ ساٹن کے پردے جن مین بیش قیمت جہالرین ٹکی ہوئی تھین کھڑکیون پر پڑے تھے۔ کارنسون پر خوشنما آئینے اور فرانسیسی وضع کی گھڑیان رکھی ہوئی تھین سامنے کے کمرے مین ایک طرف کو ایک میز رکھی ہوئی تہی جس پر انواع واقسام کی شرابون کی بوتلین چنی ہوئی تہین۔ اسی کمرے کے وسط مین جوا کہیلنے کی میز تہی جس کے دو طرف دو آدمی سبز چھجے کی ٹوپی پہنے اور ہاتہہ مین لمبی سی چہڑی لئے بیٹھے تھے۔ ان کا یہہ کام تہا کہ خیال رکھین کہ پانسہ کتنی دفعہ پہینکا گیا اور روپیہ جمع کرتے جائین۔ ان مین سے ایک کے سامنے ٹین کا ایک صندوقچہ رکہا تہا جسے بینک کہتے ہین اور اس کے ہر طرف شمار دانون کے ڈھیر رکہے ہوئے تھے۔

دو تین آدمی جو پر تکلف مگر صحیح مذاق کے خلاف لباس پہنے ہوئے تھے اور بر منگھم کے بنے ہوئے طرح طرح کے زیورات سے لدے ہوئے تھے اس میز کے گرد بیٹھے جوا کہیل رہے تھے۔ یہہ جواری باہر کے لوگ نہ تھے بلکہ قمار خانے کے مالک کی طرف سے اس بات کی تنخواہ پاتے تھے کہ نووارد لوگون کو پھانسین اور جب کوئی اجنبی مکان مین داخل ہو تو اپنی وضع سے ایسا ظاہر کرین کہ کھیل مین سخت ہی محو ہین۔

جن شخصون کے ہاتہہ مین چھڑیان تھین اون کے چہرے پر کسی قسم کا جوش یا تغیر نہ پایا جاتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا موم کی مورتین ہین کہ تار کے اشارے پر حرکت کرہی ہین۔ یہہ لوگ بازی کا شمار بتاتے تھے جیتا ہوا روپیہ سمیٹتے تھے یا ہارا ہوا روپیہ اوٹھا کر جیتنے والے حریف کو دیدیتے تھے مگر مجال کیا جو اون کے ماتھے پر بل آجائے یا چہرے سے ظاہر ہو کہ اس ہار جیت کا کچھہ بھی اثر اون پر پڑا ہے۔

مگر پھانسنے والے جواریون کی حالت اس سے بالکل مختلف تہی ان لوگون

کو جیت کی حالت مین بے انداز خوشی اور ہار کے وقت بے پایان رنج یا غصے کا مصنوعی اظہار کرنا پڑتا تھا کچھہ دیر کے بعد وہ شراب پینے کی میز پر جاکر ایک آدہ پیگ پی آتے تھے یا چرٹ سلگا کر پینے لگتے تھے - یہہ چیزین قمار خانے کے مالک کی طرف سے اون تمام لوگون کو جو اوس کے ہان آتے تھے مفت دی جاتی تھین اور یہہ ظاہری فیاضی اس اصول پر مبنی تھی "کہ اگر مرغ پہانسنا چاہو تو پہلے تھوڑا سا دانہ خرچ کرو"

جب کوئی اجنبی قمار خانے مین موجود نہین ہوتا تو یہہ دونون قسم کے ملازم یعنی بازی کا شمار بتانے اور "بنیک" کی نگرانی کرنے والے اور مصنوعی جواری اپنی بناوٹی وضع کا خول اوتار کر پھینک دیتے ہین اور آپس مین ہنستے بولتے ہین یا شراب اور سگار پیتے ہین لیکن جہان سیڑہیون پر کسی کے پاؤن کی چاپ سنی کہ جہٹ ان لوگون نے اپنے معمولی تصنع کا لبادہ اوڑہ لیا -

جس شام کو چیسٹر - مارکہم - بیرونٹ اور ٹالبٹ اس مکان مین آئے سامنے کے کمرے مین لوگون کا بہت ہجوم تہا - کمرے مین داخل ہوتے ہی رچرڈ یک بیک جہجک کر پیچہے ہٹ گیا اور چیسٹر کو ایک طرف لے جاکر گہبرائی ہوئی آواز مین اوس کے کان مین کہنے لگا :- "یہہ قمار خانہ تو نہین ہے؟" اس کے جواب مین چیسٹر نے کہا :- "ہان ہے تو قمار خانہ ہی - لیکن یہان صرف اون لوگون کی آمد و رفت ہے جو عزت آبرو والے ہین اس کے علاوہ تم دنیا بہی تو دیکہنا چاہتے ہو"

یہہ کہہ کر وہ رچرڈ کو ہاتہہ پکڑ کر جوے کی میز کی طرف لے گیا - اس میز پر سبز بانات منڈہی ہوئی تہی اور ٹہیک اوس کے اوپر وسط مین ایک برقی لیمپ چہت سے آویزان تہا جس کی روشنی دن کو مات کرتی تہی - ایک نوجوان فوجی افسر کوئی

بیس سال کی عمر کا میز کے دوسرے سرے پر بیٹھا ہوا تھا اور اوس کے سامنے نوٹون اور اشرفیون کا ایک بڑا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ لیکن کچھ کچھ دیر کے بعد بازی کی رقم کو جو یہہ نوجوان لگاتا اور ہارتا چلا جاتا تھا خزانچی اوٹھا کر ٹین کے صندوقچے مین ڈال لیتا تہا اور اس طرح اس روپیہ کا ڈھیر بتدریج کم ہوتا جاتا تہا۔

کچھہ دیر تک تو خاموشی کے ساتھہ کہیل جاری رہا لیکن جب نوجوان نے دیکہا کہ وہ بازی پہ بازی ہارے چلا جاتا ہے تو اضطراب کے لہجے مین کہنے لگا:

سخت تعجب ہے۔ آج تک کبہی ایسا اتفاق نہین ہوا تہا کہ قسمت یکایک پلٹا کہا کر مجہہ سے ایسی برگشتہ ہو جائے۔ بہرحال مجہہ مین ابہی مقدرت ہے کہ کچھہ اور ہارون کیونکہ کل رات اس بینک کا مین نے ہی صفایا کیا تہا۔"

رچرڈ۔ (چیسٹر کے کان مین) "یہہ اس نے کیا کہا؟"

چیسٹر۔ "اس کا مطلب یہہ ہے کہ قمار خانے کے مالک نے جو روپیہ اس ٹین کے صندوقچے مین جمع کیا تہا وہ سب اس نے جیت لیا۔"

رچرڈ۔ "تمہارے اندازے مین یہہ روپیہ کس قدر ہو گا؟"

چیسٹر۔ "یہی کوئی ڈیڑہ دو ہزار پاونڈ۔"

ادہر نوجوان افسر نے جو ابہی ابہی دوسری بازی ہارا تہا چلا کر خدمتگار سے کلاریٹ کا ایک گلاس مانگا خدمتگار شراب لے کر اوس کے سامنے آیا۔ مگر نوجوان جس نے ابہی ابہی ایک اور بازی لگائی تہی نتیجہ کے انتظار مین اوس کی طرف متوجہ نہ ہوا اس مرتبہ وہ پہر ہارا اور شراب کا گلاس لینے کے لئے پلٹا۔ مگر جب اوس کی نظر گلاس پر پڑی تو مارے غصے کے اوس کا چہرہ لال ہو گیا اور اوس نے چلا کر کہا:

"اے بے گدہے کے بچے مین نے تجہہ سے کہا تہا کہ چلو بہر شراب لا جس سے میرا حلق بہی تر نہ ہو؟ جا کلاریٹ کا بڑا گلاس لے کر آ۔ میرے حلق مین کانٹے

پڑے ہوے ہین اور میرا معدہ تنور کی طرح پہنک رہا ہے۔"

خدمتگار اِس حکم کی تعمیل کے لئے جلدی سے شراب کی الماری کی طرف گیا اور کلاریٹ کا ایک بڑا گلاس لبالب بھرکر لایا۔ اس کے بعد کہیل پہر شروع ہوا۔

اب کی مرتبہ بہی افسر بازی ہار گیا اور خوفناک جوش کی حالت مین چلایا "سگار لاؤ! سب مجہے ایک سگار دو!"

خدمتگار نے نہایت عمدہ ہوانا کے چرٹون کا ایک ڈبہ اوس کے سامنے لاکر پیش کیا تاکہ اپنی پسند کا چرٹ نکال لے لیکن نوجوان جواری نے جس کے تن بدن مین متواتر ہار سے آگ لگ رہی تہی اور جو اپنا غصہ کسی نہ کسی پر اوتارنا چاہتا تہا نہایت جوش وخروش کے عالم مین خدمتگار سے کہا: "اے حرام زادے چرٹ کے ساتہہ دیا سلائی لاتے ہوے تیرے ہاتہہ ٹوٹتے تہے؟" ادہر بیچارہ خدمتگار اوس کے اس حکم کی تعمیل کے لئے بہی بدحواسی کے عالم مین ایک کونے کی طرف جھپٹا اور ادہر اوس نے نہایت مغلظ اور فحش گالیون کا اوس پر جہاڑ دیا ندہ دیا۔

اب کہیل پہر شروع ہوا اور نوجوان افسر پہر ہی ہارا۔ جو اشرفیون کا ڈہیر اوس کے سامنے رکہا ہوا تہا وہ اب بالکل غائب ہوگیا اور جو ایک نوٹ اوس کے پاس رہ گیا تہا اوس کا بہی "دیدہ خزانچی" نے اوس کے حوالے کیا جسے لے کر اوس نے کہا: - "یہہ تین ہزار کی رقم ہوتی ہے جو مین ہار چکا ہون" اس پر مصنوعی جواریون مین سے ایک بولا "اس مین غالباً وہ رقم بہی شامل ہے جو کل رات آپ جیتے تہے" اس کے جواب مین افسر نے غضبناک ہوکر کہا۔ "جیتا تو اوس مین تمہارے باپ کا اجارہ ہے؟ کیا مین یہان برابر ڈیڑہ مہینے

سے ہر رات نہین آتا رہا ہون اور کیا مین نے ہزار دن کی رقمین اسی میز پر نہین ہاری ہین ؟ اس عرصے مین سوا ئے کل کی رات کے کب مجھے جیتنے کا موقع ملا ؟ لیکن کچھہ پروا نہین - مین برابر کھیلون گا - مین آخر تک بازی لگاؤن گا - مین یا تو سب ہارا ہوا روپیہ پھر جیت لون گا اور یا سب کچھہ ایک ساتھہ ہار جاؤن گا اور پھر - اور پھر -"

یہہ کہہ کر وہ رُک گیا - اب کی مرتبہ جو بازی اوس نے لگائی اوس مین بھی ہار ہوئی - اوس کا چہرہ زرد پڑ گیا اور شدت کرب مین اوس نے اپنے ہونٹ اس زور سے کاٹے کہ لہو نکل آیا - اوس کا دماغ چکرانے لگا اور چرٹ پھینک کر وہ زور سے چلایا "کلاریٹ لاؤ ! اور کلاریٹ لاؤ ! اس سگار سے تو میرا تالو اور خشک ہوا جاتا ہے "

اس کے بعد کھیل پھر شروع ہوا - مارکھم نے چیسٹر کے کان مین کہا :-

"مجھے اس نوجوان کا چہرہ دیکھہ کر ڈر معلوم ہوتا ہے "

چیسٹر "کیون ؟"

رچرڈ "میرا دل گواہی دیتا ہے کہ اگر یہہ شخص سب کچھہ ہار گیا تو خودکشی کر لے گا - جو لوگ اس کا روپیہ جیتتے ہوے چلے جارہے ہین اون سے مین اپنا یہہ خدشہ بیان کرنا چاہتا ہون "

چیسٹر "للہ چپ رہو - اگر تم کوئی ایسی حرکت کر بیٹھے تو خواہ مخواہ تمہاری ہنسی اوڑے گی "

رچرڈ "مگر ہمارے ابنائے جنس مین سے جب کسی کی جان جاتی ہو تو ؟"

چیسٹر "او نہین اس سے کیا "

رچرڈ "کیا تمہارا مطلب یہہ ہے کہ یہہ لوگ ایسے خبیث ہین کہ "

چیسٹر "میرا مطلب یہہ ہے کہ مُردہ دوزخ مین جائے یا بہشت مین مُلا کو اپنے حلوے مانڈے سے کام"

رچرڈ اس صفاکانہ خیال کے اظہار سے خوف زدہ اور ششدر رہ گیا لیکن چیسٹر نے جو کچھہ کہا تہا اوس کا حرف حرف سچ تہا۔

واقعات کی حالت اب خوفناک ہوگئی تہی۔ نوجوان افسر کی دلی کیفیت جنون کے درجہ تک پہونچ چکی تہی وہ برابر ہارتا چلا جارہا تہا اور قسمت کا ستارہ ایک دفعہ بہی اوس پر نہین چمکا۔ تاہم وہ جان بوجہہ کر باصرار تمام بربادی کے اس قعر مین اوترتا ہی چلا گیا۔ اوس کے نوٹ پر نوٹ بھُن رہے تہے۔ آخر کار اوس کے پاس صرف ایک نوٹ رہ گیا اور اوس کی بہی اشرفیان بھنائی گئین اب اوس پر بالکل ہی یاس چہاگئی اور اوس کا چہرہ ڈراونا ہوگیا۔ قماربازی کے جنون اور شراب کے جوش انگیز اثر نے جس کے متواتر گلاس پر گلاس چڑہاتا گیا تہا اوس کے چہرے کو جو اصل مین نہایت خوبصورت تہا خوفناک بنا دیا تھا۔

رچرڈ نے اپنی عمر بھر مین ایسا ہیبت ناک منظر پہلے کبہی نہ دیکہا تہا اور اوس پر خوف طاری ہوگیا لیکن اوس کے ساتھیون نے نہایت بے پروائی سے اس کو ایک معمولی واقعہ سمجہا۔ کھیل پہر شروع ہوا اور چند ہی منٹ مین افسر آخری بازی بہی ہار گیا۔ اس وقت خزانچی دفعتاً رک گئے اور تمام آنکھین نوجوان افسر پر جم گئین جو عام دلچسپی کا مرکز بن رہا تہا۔ اوس نے سب سے مخاطب ہوکر کہا:-

"مین نے کہا تہا کہ مین اوس وقت تک کہیلتا رہون گا جب تک کہ مین سب کچھہ جیت نہ جاؤن یا سب کچھہ ہار نہ جاؤن۔ چنانچہ مین اپنے قول پر قائم رہا خدمت گار میرے لئے کلاریٹ کا ایک اور گلاس لا۔ شاید اس سے کچھہ تسکین ہو" یہہ کہہ کر وہ تلخی سے ہنسا۔ اتنے مین خدمتگار کلاریٹ لایا جسے وہ پورا

پی گیا اور پہر اوس نے گلاس کو میز پر دے مارا جہان وہ ٹوٹ کر چکنا چور ہو گیا۔ خزانچیون مین سے ایک نے بلا کسی قسم کی برافروختگی ظاہر کئے خدمتگار کو حکم دیا کہ میز پر سے ٹکڑون کو چن لے اور اس حکم کی فوراً تعمیل ہوئی مصنوعی جواریون نے جب دیکہا کہ اور اجنبی بہی موجود ہین تو مجبوراً برباد شدہ افسر کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا لی اور کہیل شروع کر دیا۔ نوجوان افسر نے کچہہ دیر کے بعد جس کے اثنا مین وہ اپنی بے نور آنکہون سے کہیل کو دیکہتا رہا۔ خدمتگار سے اپنی ٹوپی مانگی جس کے جواب مین اوس نے کہا کہ شاید غلام گردش مین کسی کہونٹی پر ٹنگی ہوئی ہوگی۔ اس پر افسر بولا کہ نہین اندر کے کمرے مین ہے مین خود ہی جا کر لئے آتا ہون۔ خدمتگار "بہت خوب" کہہ کر اپنی جگہہ کہڑا رہا اور نوجوان افسر بظاہر اطمینان کے ساتہہ آہستہ آہستہ ٹہلتا ہوا اندر کے کمرے کی طرف گیا۔ رچرڈ نے چچسٹر کے کان مین کہا "کیا دردناک نظارہ ہے۔ اچہا ہوا کہ مین نے ایک دفعہ آکر یہان کی حالت دیکہہ لی۔ اس سے مجہے ایسا سبق مل گیا ہے جو مین تمام عمر نہ بہولون گا"

اس وقت طپنچے کے چلنے کی آواز سے سارا مکان گونج اوٹہا۔ سب لوگ بے تحاشا اندر کے کمرے کی طرف دوڑے۔ رچرڈ کا خیال صحیح نکلا۔ نوجوان افسر نے جا کر خودکشی کر لی تہی اوس کا مغز اوڑ گیا تہا اور وہ قالین پر خون مین لتہڑا پڑا تہا۔

یہہ جانکاہ نظارہ دیکہہ کر سب کے منہہ سے ایک ساتہہ ندائے خوف نکلی اور ایک ہی ساتہہ وہ دروازے کی طرف جہپٹے۔ ان لوگون مین بیرونٹ چچسٹر اور ٹالبٹ سب سے آگے تہے اور وہ بچ کر نکل گئے۔

رچرڈ نقش تصویر بنا ہوا اس جگہہ کہڑا تہا اوسے معلوم نہ تہا کہ اوس کے ساتہی اوسے چہوڑ کر چلے گئے ہین اور وہ خوف زدہ ہو کر اس ہیبت ناک منظر کو

جو اوس کے پیش نظر تہا دیکہہ رہا تہا۔ اس وقت دفعتاً یہہ شور اوس کے کان مین پڑا کہ "پولیس آئی" اور ساتہہ ہی بہاری قدم سیڑہیون پر کہٹ پٹ کہٹ پٹ کرتے ہوے آتے سنائی دئے۔ خزانچیون مین سے ایک پکارا "بنک کی حفاظت کرو" دوسرے نے کہا "بہت اچہا" اور یہہ کہتے کے ساتہہ ہی تمام چراغ گل ہو گئے گویا کہ ایک جادو کی چہڑی تہی جس کے اشارے سے ہر طرف اندہیرا چہا گیا۔

ایک قدرتی خواہش کے اقتضا سے رچرڈ دروازے کی طرف بڑہا مگر ایک زبردست ہاتہہ نے اوسے روک لیا اور دفعتاً ایک لالٹین کی تیز شعاع اوس کے چہرے پر پڑی اور اوس نے اپنے آپ کو ایک پولیس افسر کی حراست مین پایا۔

چودھوان باب

تھانہ

جس وقت پولیس والے پستول کی آواز سن کر قمارخانے مین گہس آئے تو جو لوگ وہان موجود تہے اون مین سے ایک فقط رچرڈ مارکہم گرفتار ہوا باقی لوگ جو اس قسم کے ناگہانی اتفاقات کے موقعون پر باہر نکل جانے کے مخفی رستون سے خوب واقف تہے سیڑہیون کی طرف بے تحاشا بہاگ کر مکان کے چہجے پر سے بازو کے مکان مین چلے گئے اور جب شور و غوغا فرو ہو گیا تو ایک ایک کر کے چپکے سے باہر گلی مین نکل آئے۔

افسر پولیس رچرڈ کو پاس کے تہانے مین لے گیا۔ دونون مل کر ایک پست اور تاریک کمرے مین داخل ہوے جس مین دو مقابل کی دیوارون مین زینے

ڈہائی فٹ اونچی ایک کٹڑی لگی ہوئی تہی جو کمرے کو دو حصون مین تقسیم کرتی تہی انگیٹہی مین آگ روشن تہی اور اس کے قریب ایک آرام کرسی پر ایک پستہ قد فربہ اندام سرخ رو بارعب شخص باپین کان پر قلم رکہے ہوئے بیٹہا تہا۔ یہہ شخص انسپکٹر پولیس تہا۔ ایک سپاہی وردی پہنے ایک اونچی میز کے قریب کھڑا ہوا ایک بہت بڑی کتاب کی ورق گردانی کر رہا تہا اور ایک افسر سادہ لباس مین (جو حقیقت مین نہایت سادہ اور میلا تہا) انگیٹہی کے سامنے بیٹہا ہوا تاپ رہا تہا اور ایک پتلی سی بید کی چہڑی سے اپنی پتلون مین سے گرد جہاڑتا جاتا تہا۔

جب افسر پولیس رچرڈ کو لیکر کمرے مین داخل ہوا اور اوس کٹڑی کے قریب لایا جو کمرے کے بیچ مین حائل تہی تو انسپکٹر نے ترش روئی سے پوچہا:۔

"کہو کیا ماجرا ہے؟"

اس کے جواب مین افسر پولیس بولا:۔

"مین اور جونس اور جنکنس مکان نمبر۔ واقع کواڈرنیٹ مین ایک پستول کی آواز سن کر داخل ہوے اور اس نوجوان کو پکڑا باقی سب بہاگ گئے۔ جونس اور جنکنس مکان مین اوس شخص کی لاش کے پاس ٹہرے ہوے ہین جس نے خودکشی کی ہے۔"

انسپکٹر نے اس وقت رچرڈ کے چہرے پر نگاہ جمائی اور دیر تک ٹکٹکی لگائے اوسے دیکہتا رہا اور جب اچہی طرح سے دیکہہ چکا تو کہنے لگا:۔

"اچہا کرسپ یہہ بیان لکہو۔"

جو سپاہی میز کے قریب کہڑا تہا اوس نے یہہ سن کر اوس بڑی کتاب کا ایک ورق اولٹا جو اوس کے سامنے رکہی تہی اور جس افسر نے رچرڈ کو گرفتار

کیا تہا اوس کا اظہار قلمبند کیا۔ جب اظہار لکہا جا چکا تو انسپکٹر نے نہایت شان اور تحکم سے قیدی سے سوالات پوچہنے شروع کیے :۔

انسپکٹر۔ "لڑکے! تمہارا نام کیا ہے؟"

رچرڈ۔ "رچرڈ مارکہم"

انسپکٹر۔ "یہہ کہو۔ تمہارا نام رچرڈ مارکہم ہے۔ کرسپ یہہ بہی درج کر لو۔ اور تم رہتے کہاں ہو؟"

رچرڈ۔ "مارکہم منزل مین ہالوے کے قریب"

انسپکٹر۔ "کرسپ۔ اس کو بہی لکہہ لو۔ ہان اب مجہے یہہ بتاو کہ آیا تم اپنے کسی دوست یا عزیز کو اطلاع دینا چاہتے ہو کہ تم اس وقت مصیبت مین ہو"

رچرڈ۔ "پہلے آپ مجہے یہہ بتائے کہ مجہہ پر کیا الزام لگایا جاتا ہے اور مجہے کس واسطے روکا جاتا ہے"

انسپکٹر۔ "تم پر الزام یہہ ہے کہ تم ایک ایسے مکان مین جہان ایک ناجائز فعل یعنی قماربازی کا ارتکاب ہوا کرتا ہے پائے گئے۔ اور یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہان خودکشی بہی ہوئی لہذا تمہین نہ صرف بغرض شہادت کارونر (افسر تفتیش کنندہ مرگ) کے سامنے جانا پڑے گا بلکہ مجسٹریٹ کے اجلاس مین بہی حاضر ہونا پڑے گا"

رچرڈ۔ "کیا مین کل تک ضمانت پر رہا کیا جا سکتا ہون؟"

انسپکٹر۔ "مین تم کو نہین چہوڑ سکتا۔ اگرچہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ واردات خودکشی کی ہے اور مجہے بہی یقین ہے کہ ایسا ہی ہوگا لیکن پہر بہی ممکن ہے کہ قتل ہو۔ البتہ تمہارے ساتہہ بوجہ اس کے کہ تم بظاہر معزز معلوم ہوتے ہو اتنی رعایت کی جائے گی کہ رات کے وقت جیلخانہ کے حجرے مین تمہین

بند نہین کیا جائے گا۔ اگر تم چپ چاپ بیٹھے رہو تو تم کو اجازت ہے کہ آگ کے قریب کرسی پر بیٹھ جاؤ"

رچرڈ" مین کم سے کم آپ کی اس مہربانی کا تو مشکور ہون۔ مگر کیا آپ مجھے ازراہ عنایت یہہ بتا سکتے ہین کہ مین کس حد تک واجب التعزیر ہون۔ مین نے خود جوا نہین کہیلا۔ صرف چند دوستون کے ساتھہ اوس مکان مین گیا تہا"

انسپکٹر"زیادہ سے زیادہ یہہ ہوگا کہ تم پر مجسٹریٹ چند پاونڈ جرمانہ کر دے گا اور بس"

رچرڈ" تو پھر مین اپنے اقربا و احباب کو اپنی موجودہ حالت کی اطلاع دینا نہین پسند کرتا کیونکہ بغیر اون کی مدد کے بہی مین اس جہگڑے سے نکل سکتا ہون"

جو زہرہ گداز نظارہ رچرڈ کے دیکہنے مین آیا تہا اوس کی یاد سے اگرچہ ابہی تک ایک عجیب خوف ملے ہوئے جوش کی کیفیت اوس پر طاری ہو رہی تہی لیکن انسپکٹر کی دلدہی سے ایک حد تک مطمئن ہوکر وہ انگیٹہی کے قریب بیٹھ گیا اور بہت جلد کوتوالی والون کے ساتھہ باتون مین لگ گیا۔ یہہ لوگ سوائے اپنے یا اپنے مشاغل کے اور کسی مضمون پر گفتگو نہ کر سکتے تہے۔ معلوم ہوتا تہا کہ جس سرزمین کے وہ رہنے والے ہین وہان کا آسمان بہی پولیس ہے اور گرد و پیش کی چیزین بہی پولیس ہین۔ اون کے خیالات مین تھانون مجسٹریٹ کی کچہریون جیلخانون اور فوجداری عدالتون کے سوا اور کوئی بات گذرتی ہی نہ تہی۔ اس کے علاوہ اون کی گفتگو مین ہر دو چار فقرون مین چورون کے روزمرہ اور مجرمون کی اصطلاحون کی کوئی نہ کوئی آمیزش پائی جاتی تہی۔ اگرچہ وہ خود مجرم نہ تہے مگر جرم سے اس درجہ مانوس معلوم ہوتے تہے کہ کسی وبا کی بازی کو ایک منٹ کے لئے بہی معرض بحث مین نہ لاتے تہے۔ اون کی گفتگو کے موضوع ایسے اشخاص تہے جن پر گرفتار بلا کی تعریف صادق آتی ہو لیکن ایسے لوگون کا وہ نام بہی نہ لیتے تہے جو قید بلا سے آزاد ہون

جس شخص کا نام کرسپ تہا اوس نے سلسلہ کلام یون شروع کیا: "آخر کرنیکی جرم کا دانون چل ہی گیا"

انسپکٹر "چل تو گیا لیکن مال اوس نے کہان چہپایا ہوگا؟"

سادہ لباس والا افسر "اجی اوس کے تو ہتکڑی بہی پڑگئی۔ اب کہان نکل کر جاتا ہے مگر ہے بڑا شوقین جب ہم اوسے اڑنگے پر لائے تو ایسا عمدہ کوٹ پہنے ہوے تہا کہ ہم نے تم نے کبہی خواب مین بہی نہ دیکہا ہوگا"

کرسپ "ہان اور پاکٹ مین ایسا بھڑک دار رومال تہا کہ واہ رے واہ"

سادہ لباس والا افسر "مگر روپیہ دوپیہ اوس کے پاس سے کچہہ بہی نہ نکلا کیونکہ جب اوسے جن کی طلب ہوئی تو اوس نے چاہا کہ کوٹ اُتار کر کسی کباڑی کے پاس گرو رکہہ دے"

کرسپ "اور چونکہ تم نے اوسے منع کر دیا تہا اس لئے اوس نے تمہارے گہونسا رسید کیا۔ کیون کیسی سیتے کی کہی"

سادہ لباس والا افسر (بغلین جہانک کر) "لیکن مین نے بہی اوس کے ایک ایسا گدا رسید کیا کہ چہٹی کا دودہ یاد آگیا ہوگا"

کرسپ "اولڈ بیلی کی عدالت مین یہہ شخص اب تیسری دفعہ آتا ہے"

سادہ لباس والا افسر "اس لئے ضرور ہے کہ اب کی وہ کالے پانی بہیجا جائے"

انسپکٹر "ایسے پرانے چور کو کوئی نہایت ہی چلتا پُرزا وکیل چہڑائے تو چہڑائے ورنہ اوس کے بری ہونے کی کوئی امید نہین"

کرسپ "بات کرنے سے مجہے پیاس بہت لگتی ہے اگر اس وقت حلق تر کرنے کو ایک گھونٹ شراب کا مل جائے تو کیا کہنے"

رچرڈ کو کچہہ یون ہی ساخیال پیدا ہوا کہ مسٹر کرسپ پیاسے ہین لہذا اوس نے کرسپ سے کہا کہ "آپ لوگ شوق سے پینے کو کچہہ منگوائیے دام مین دون گا۔ اس پر سادہ لباس والے افسر کو پورٹر کے چند پیگ لانے کے لئے بہیجا گیا اور شاندار اور بارعب انسپکٹر پولیس نے بہی ایک گہونٹ لینے پر آمادگی ظاہر کی لیکن یہہ ایک گھونٹ آگے چل کر سیر بھر کا ہو گیا۔

اس لطف کی صحبت مین ایک کانسٹبل نے آکر خلل ڈال دیا جو ایک مفلس بہیٹے حال فاقہ زدہ اور لاغر لڑکے کو جس کے پانون مین نہ جوتے تہے نہ جرابین تھین کشان کشان لایا۔ انسپکٹر اوسے دیکہتے ہی بولا:۔

"الزام کیا ہے"

کانسٹبل "بدمعاشی اور آوارہ گردی"

انسپکٹر "کرسپ یہہ لکہہ لو (پھر کانسٹبل کی طرف مخاطب ہو کر) تمہین کیسے معلوم ہوا کہ یہہ بدمعاش اور آوارہ گرد ہے؟"

کانسٹبل "اس لئے کہ وہ مارا مارا پہرتا تھا اور کوئی مکان نہین جہان جا کر رہے اور نہ کسی دوست عزیز کا پتہ دے سکتا ہے۔ مین نے اوسے بھیک مانگتے ہوے دیکہا"

انسپکٹر "اچہا کرسپ یہہ بہی لکہہ لو شاید اس چہوکرے کو کہانا دانا نہین ملا ہے اور بہوکا ہے"

لڑکا (جو کرسی کے قریب کہڑا ہوا مارے سردی کے کانپ رہا تہا) "حضور مجہے کل رات سے کہانے کو کچہہ نہین ملا"

انسپکٹر "ابے جہوٹ کیون بکتا ہے۔ سچ سچ بول"

کانسٹبل (بیچارے کو ایک زور کی گردنی دے کر) "سچ سچ بول"

انسپکٹر "کرسپ! تم نے یہہ لکھہ لیا"

کرسپ "جی ہاں جناب"

انسپکٹر "خیر اس وقت تو اِن بیچارے کو ایک ٹکڑا روٹی دیکر حوالات مین بند کردو۔ صبح ہوتے ہی تین مہینے کو ٹھنڈے ٹھنڈے بڑے گھر بھیجدئے جائینگے"

چنانچہ اس بدقسمت لڑکے کو پورا بھر خشک روٹی دی گئی اور ایک غلیظ کوٹھری مین بند کر دیا گیا۔

رچرڈ مارکھم جو قریب ہی بیٹھا ہوا تھا انسپکٹر سے پوچھنے لگا "آپ کے خیال مین اس بیچارے کا کیا حشر ہوگا؟"

انسپکٹر "تین مہینے تک جیل مین چکی پیسنا پڑے گی"

رچرڈ "لیکن آخر کس جرم مین؟"

انسپکٹر "اس جرم مین کہ وہ بدمعاش اور آوارہ گرد ہے"

رچرڈ "آوارہ گرد تو خیر ہوگا اس لئے کہ بیچارے کا نہ گھر ہے نہ در لیکن یہہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ بدمعاش ہے"

انسپکٹر "یہہ ایسے معلوم ہوا کہ اوسے بھیک مانگتے پکڑا ہے"

رچرڈ "تو کیا بھیک مانگنے سے آدمی بدمعاش ہوجاتا ہے"

انسپکٹر "بیشک قانون کی نظر مین بدمعاش ہی ہوجاتا ہے"

کرسپ (قہقہہ لگاکر) "اور لطف یہہ کہ قانون کی نظر بے عینک کے کام کرتی ہے"

رچرڈ بدمعاشی اور آوارہ گردی کی تعریفات قانونی پر غور کر رہا تھا کہ ایک کانسٹیبل ایک سن رسیدہ آدمی کو لے کر آیا جو نہایت ادنی درجے کے لوگون مین

لیکن اوس کا لباس بہت صاف اور ستہرا تہا۔ ان کو آتے دیکہہ کر انسپکٹر نے کانسٹیبل سے پوچہا "کیا واردات ہے"

کانسٹیبل "یہہ شخص میرے گشت کے راستے مین اپنی گاڑی جس مین سیب بہرے تہے لے آیا اور ہر چند مین نے راستے سے ہٹانا چاہا مگر نہ ہٹا۔ اس لئے مین نے گاڑی تو سبزی منڈی مین بہیج دی اور اس کو یہان لے آیا ہون"

اس مین اس بیچارے مصیبت زدہ نے آنکہہ سے آنسو پونچہہ کر کہا "جناب! مین گلی گلی پہل پہلاری بیچ کر جائز طریقے سے روٹی پیدا کرتا ہون۔ ایک بی بی اور سات بچون کے پالنے کا بوجہہ میرے سر پر ہے۔ آج رات کو مین اس لئے اتنی دیر تک پہرتا رہا کہ دن بہر کچہہ بکری نہ ہوئی تہی اور گہر مین کوڑی کوڑی کی محتاجی ہے۔ مجہے امید ہے کہ آپ مجہہ گہر جانے دینگے اگر مین پلٹ کر گہر نہ جا سکا تو میری عورت اور بچے کلیجہ پہاڑ کر مرجائینگے۔ میرا بڑا لڑکا میرے گہر پہونچنے تک جاگتا رہتا ہے اور اگر سونے سے پہلے بابا کا بوسہ نہ لے گا تو غریب بہت روئے گا"

اس مصیبت زدہ شخص کی وضع اور لب و لہجے سے غایت درجے کی سچائی اور دل پر اثر کرنے والی کیفیت پائی جاتی تہی۔ رچرڈ نے بے اختیار چاہا کہ اس معاملہ مین ہاتہہ ڈالے اور اوس کی سفارش کرے لیکن اوسے یاد آیا کہ اوس کو صرف اس شرط پر اس کمرہ مین ٹہرنے کی اجازت ملی ہے کہ وہ چپ چاپ بیٹہا رہے اور وہ خود انہی جاہل سخت گیر اور سنگدل آدمیون کے بس مین تہا۔ یہہ خیال کرکے اوس نے اپنی زبان بند رکہی۔

انسپکٹر "کیون کر سب یہہ واردات قلم بند کر چکے۔؟"

کریب ۔ "جی ہان جناب"

انسپکٹر ۔ "اچہا تو اس شخص کو حوالات مین رکہو صبح کو مجسٹریٹ صاحب فیصلہ کرین گے"

باوجودیکہ اس غریب مصیبت زدہ نے اپنی رہائی کے لئے بہت ہی کچہہ ہاتہہ پاؤن مارے مگر حوالات مین بہیج ہی دیا گیا۔ اوس کے چلے جانے کے بعد رچرڈ نے انسپکٹر سے پوچہا:۔

"جناب میری سمجہہ مین اچہی طرح سے نہ آیا کہ اس نے حوالاتی نے کیا جرم کیا تہا"

انسپکٹر (نہایت تمکنت سے) "شارع عام کو روکنا اور ارتکاب امر باعث تکلیف خلائق"

رچرڈ ۔ "مگر جہان تک میرا خیال ہے وہ جائز طریقے سے روٹی کما کہانا چاہتا ہے اور شارع عام سب کے واسطے کہلا ہوا ہے جس پہ آنے جانے کا ہر متنفس کو اختیار ہے"

انسپکٹر ۔ "نہین ایسا نہین ہے۔ ان چہوٹی چہوٹی گاڑیون سے اُمرا کی گاڑیون کے گہوڑے بہڑک جاتے ہین اس لئے ان کو سڑک پر آنے جانے کی اجازت نہین دی جا سکتی۔ اس کو ایک مہینے کی ضرور سزا ہونا چاہئے۔ کئی مرتبہ اس کو تنبیہ کی گئی مگر یہہ ایسا ضدی ہے کہ نہ مانا۔ مین یہی مجسٹریٹ صاحب سے بہی کہون گا۔

رچرڈ ۔ "اچہا اگر یہہ جیل خانہ مین گیا تو اس کے جورو بچے کہان جائین گے؟"

انسپکٹر ۔ "جورو بچے؟ جورو بچے دار المشقت مین جائین گے اور کہان"

اسیتنے مین ایک تیسرا کانسٹبل آیا جس کے ساتھہ ایک نہایت ہی تبہ حال عورت اور تین بچے تھے اور سب کے چیتھڑے لگے تھے۔ ان کو دیکھہ کر انسپکٹر نے پوچھا "کیا واردات ہے"

کانسٹبل "یہہ دارالمشقت کی واردات ہے۔ یہہ عورت آج رات کو یونین کے دارالمشقت مین اپنے تین بچون کے ساتھہ داخل کی گئی مہتمم دارالمشقت نے حکم دیا کہ بچے اس سے علٰحدہ کئے جائین جس پر اس عورت نے وہ شور مچایا کہ آسمان سر پر اوٹھا لیا۔ یہہ دیکھہ کر مہتمم نے اس کو مع بچون کے باہر نکال دیا اور مجھے بلا کر میرے حوالہ کیا"

انسپکٹر "کرسپ یہہ سب قلمبند کرلو"

عورت (سسکیان بھر کر) "ہان ہان یہہ سچ ہے۔ مجھے اس بات کے اقرار کرنے مین کچھہ شرم نہین کہ مین اپنے بچون سے محبت کرتی ہون اور اس وقت تک وہ مجھہ سے کبھی علٰحدہ نہین ہوئے اگر مجھہ سے چھڑائے گئے تو اون کے ننھے ننھے کلیجے پھٹ جائینگے۔ مین غریب اور محتاج ہون مگر اپنے بچون کو جان سے زیادہ چاہتی ہون"

یہہ مصیبت کی ماری کچھہ اور کہنا چاہتی تھی مگر روتے روتے اوس کی ہچکیان بندہ گئین اور آواز نہ نکل سکی۔

ریچرڈ جس کے دل پر اس زہرہ گداز منظر نے بہت قوی اثر کیا تھا یہہ دیکھہ کر ضبط نہ کرسکا اور انسپکٹر سے کہنے لگا:—

"انسپکٹر صاحب! کیا آپ مجھے اجازت—"

انسپکٹر "کرٹ کے میان تم چپ رہو۔ یہہ عورت دارالمشقت سے ہمارے حوالے مین دی گئی ہے اور دارالمشقت مختار مطلق ہے"

رچرڈ ۔ ”حقیقت مین ایسا ہی معلوم ہوتا ہے“!

انسپکٹر ۔ ”خاموش تمہاری مداخلت کی ضرورت نہین“۔ (کرسپ سے) ”کیون یہہ واردات قلم بند کر چکے نہ؟“

کرسپ ۔ ”جی ہان جناب“

انسپکٹر ”تو اچھا ان کو بہی حوالات مین بند کر دو“۔

یہہ سن کر مصیبت زدہ عورت جو سچی مادری محبت کے ساتھہ اپنے تینون بچون کو کلیجے سے لگائے ہوئے تہی کہنے لگی ”شکر ہے کہ یہان میرے بچے میرے پاس تو رہین گے“۔

ایک گھنٹہ گذرا تہا کہ ایک اور کانسٹیبل ایک شخص کو جس کا لباس خدمتگارون کا سا اور چہرہ لہولہان تہا لے کر آیا جسے دیکھہ کر انسپکٹر نے پوچھا۔ ”کہو۔ کیا واردات ہے؟“

”اس نے بلوڈر بیگس کے ہوٹل مین دنگا کیا۔ مالک ہوٹل نے اس کو نکال دیا اور مین پکڑ لایا ہون“۔

انسپکٹر ۔ ”کرسپ یہہ بہی قلم بند کر لو“ (حوالاتی سے) ”ابے تیرا نام کیا ہے؟“

حوالاتی ۔ ”جان اسناگلس“

انسپکٹر ”کرسپ یہہ بہی لکھہ لو“ (رچرڈ سے) ”یہہ چڑیا خوب پہنسی کیون مسٹر مارکہم؟“

اسناگلس ۔ (تعجب کے لہجے مین) ”مسٹر مارکہم“!

رچرڈ ”ہان میرا یہی نام ہے۔ کیون کیا تم مجھے جانتے ہو؟“

اسناگلس ”نہین جناب صرف آپ کا نام سن کر مجھے خیال

آیا کہ آج شام کو مین ایک شخص سے ملا تہا۔ جو ایک صاحب مسٹر مارکہم نامی کے ہان نوکر ہے۔ مین قہوہ خانہ سرونٹس آرم سے ٹھیک پانچ بجے نکلا اور سیدہا اس طرف کو ہی آرہا تہا۔ مجہے اس محلے مین آئے آدہ گہنٹہ بہی نہ ہوا ہوگا کہ ایک ہنگامے مین پہنس گیا۔"

رچرڈ۔ (بے صبری کے ساتہہ) "خیر یہہ تو ہوا مگر یہہ بتاؤ کہ اوس آدمی کا نام کیا ہے جس سے تم آج شام کو ملے تہے؟"

اسناگلس۔ "بہت سے آدمیون سے ملا مگر جس کا ابہی ذکر آیا اوس کا نام وٹنگہم ہے۔"

رچرڈ۔ "وٹنگہم! یہہ تو میرا خانساماں ہے۔ بے چارہ میرے لئے بہت پریشان ہوگا۔"

اسناگلس (ڈرکہاوٹ کے ساتہہ) "جی وہ آج اتنی چڑہائے ہوئے ہے کہ پریشانی کے درجے سے گذر گیا ہے۔ صرف مین ہی ایک آدمی تہا جو ہوش وحواس کے ساتہہ چلا آیا۔"

اس مین انسپکٹر جو خانساماں کا لفظ سنتے ہی سمجہہ گیا تہا کہ رچرڈ سوسائٹی کے اعتبار سے کس وقعت واعزاز کا آدمی ہے۔ بات کاٹ کر بولا:۔

"اجی مین بتاؤن کہ کیا کرنا چاہئے اگر تمہاری بہی مرضی ہو۔ اس شخص پر دعویٰ کرنے والا تو کوئی یہان موجود نہین ہے۔ کانسٹبل اپنا الزام واپس لے لے گا اس لئے اگر تم اسے کوئی چہٹی لکہہ دو تو تمہارے گہر لے جاکر دے دے گا۔"

رچرڈ۔ "آپ کی عنایت کا بے انتہا ممنون ہون" (اسناگلس سے) "مگر تم نے تو کہا کہ میرا خانساماں بدمست تہا۔"

اسنا گلس ''ہان پیے ہوے تو بے شک ہے''

رچرڈ ''خیر تو تم کل صبح چھہ یا سات بجے میرے مکان پر جا سکتے ہو؟''

اسنا گلس ''بے شک جا سکتا ہون''

رچرڈ ''تو چٹھی لکھنے کی ضرورت نہین ہے۔ صرف اوس سے زبانی کہہ دینا کہ مین مسٹر مارکہم سے ملا تہا اور وہ دن مین کسی وقت واپس آجاؤنگے۔ تم یہہ نہ بتانا کہ مین تمہین کہان ملا کیونکہ مین نہین چاہتا کہ وہ میری تلاش مین یہان آئے''

یہہ کہہ کر رچرڈ نے ایک نصف اشرفی سے اسنا گلس کی مٹھی گرم کی اور وہ اس بات کا حتمی وعدہ کرکے کہ اس حکم کی تعمیل بسر و چشم کرے گا تہانے مین رات بسر کرنے کی تکلیف سے اس طرح بچ جانے پر خوشیان مناتا ہوا رخصت ہوا

اب ایک بج چکا تہا اور رچرڈ کو نیند آنے لگی تہی اس لئے کرسپ کا لبادہ اوڑھ کر وہ ایک بینچ پر لیٹ گیا کہ وہ ایک گہنٹہ آرام کر لے''

پندرہوان باب

عدالت پولیس

صبح ہوئی لیکن بارش اور سردی نے اوس کا لطف بالکل کہو دیا تہا۔ رچرڈ جس کی کسل مندی سات گہنٹہ کی نیند بہی زائل نہ کر سکی اور جسے خواب مین بہی قمار خانے مین خودکشی کرنے والے جوان افسر کی روح برابر نظر آتی رہی بستر سے اوٹہا۔ اوس کے بدن پر لرزہ اور دل مین خوف طاری تہا جو کسی آنے والے نامعلوم خطرے کی خبر دیتا تہا۔ کرسپ کی مہربانی سے اوسے منہہ ہاتہہ دہونے اور کنگہا کرنے کا سامان مل گیا کہ عدالت پولیس مین بہلے مانسون

کی شکل سے تو جا سکے۔ اسی عہدہ دار نے اوس کے واسطے ناشتہ بھی منگوا دیا لیکن جب رچرڈ نے عذر کیا کہ مین اس وقت ایک لقمہ بھی نہ کہا سکون گا تو اوس نے فرط عنایت سے رچرڈ کے بدلے کہانے کی تکلیف بہی خود ہی گوارا کی۔

ساڑھے نو بجے کے قریب سب کانسٹیبل اپنے حوالاتیون کو عدالت پولیس مین لے جانے کی غرض سے تھانہ مین پہونچ گئے۔ جن لوگون پر سنگین الزامات تھے اون کے ہتکڑی ڈال دی گئی۔ ان مین سے جو پرانے تجربہ کار تھے اونہون نے اپنے ہاتہ اس طریقہ سے کوٹ کے نیچے کر لئے کہ یہہ بڑے گہر کا زیور لوگون کو نظر نہ آئے۔

رچرڈ کو عورتون کی اوس بڑی تعداد کو دیکھہ کر تعجب ہوا جن کا شراب پی کر بدمستی کے حرکات کرنے کے جرم مین چالان کیا گیا تھا اور جو محبت و وقعت جنس اُناث کی اوس کے دل مین تہی اور جو عنفوان شباب کا خاصہ ہے اوس مین ان عورتون کی بدزبانی اور چہرون کی کرختگی کی وجہ سے بہت کچھہ کمی ہو گئی۔

رچرڈ اور وہ کانسٹیبل جس نے اوسے رات کو گرفتار کیا تھا ایک گاڑی مین سوار ہو کر عدالت پولیس واقع ماربل برو اسٹریٹ کی طرف روانہ ہوے وہان پہونچ کر معلوم ہوا کہ مجسٹریٹ صاحب کے سامنے پہلے شراب نوشی اور حملہ آوری کے مقدمات پیش ہون گے۔ یہہ سن کر سپاہی نے رچرڈ سے کہا:۔

"آپ کے مقدمہ کی پیشی مین ابھی ایک گہنٹہ سے زیادہ کا وقفہ ہے۔ اگرچہ قانوناً میرا فرض ہے کہ مقدمے کی پیشی کے وقت تک آپ کو حوالات مین رکہون لیکن اگر آپ کی رائے ہو تو ہم قریب کے قہوہ خانے مین چل کر بیٹھین

جب پیشی کا وقت آئیگا تو میرے ساتھہ کا سپاہی دوڑکر ہمین اطلاع کر جائیگا۔"

رچرڈ نے اس تجویز کو نہایت خوشی سے منظور کیا اور کانسٹیبل کو ساتھہ لیکر وہ قریب کے قہوہ خانے مین گیا اس عنایت کے بدلے مین رچرڈ نے نصف اشرفی تو نقد کانسٹیبل کی نذر کی اور جو کچھہ کانسٹیبل اور اوس کے رفقا نے جو اس نئے شکار کو دیکھتے ہی قہوہ خانے مین آپہونچے تھے پیا پلایا اوس کے دام ادا کرنے پڑے۔

ہم چاہتے ہین کہ ناظرین کو تھوڑی دیر عدالت پولیس کے اندر کی سیر کرائین۔

ایک تنگ و تاریک کمرے مین ایک سن رسیدہ شخص میز کے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔ یہی مجسٹریٹ صاحب ہین ان کے پاس جو شخص کھڑا ہوا ہے یہہ عدالت کا کلارک ہے جس سے مجسٹریٹ صاحب بار بار اور بات بات مین صلاح لیتے ہین جس سے شبہہ ہوتا ہے کہ یہہ آدمی نہین بلکہ مجسم ضابطہ فوجداری ہے۔ میز کے سامنے ملزمین کے کھڑے ہونے کا کٹھرا بنا ہوا ہے۔ کٹھرے سے دروازے تک جو جگہہ ہے اوس مین پولیس کے سپاہی اور ماخوذین مقدمہ کے خویش و اقارب بھرے ہوے ہین۔

پہلا مقدمہ پیش ہوا اور حوالاتی بلایا گیا۔ ایک شخص جس کا لباس معمولی مزدورون کا سا تہا حاضر کیا گیا جس پر یہہ الزام تہا کہ وہ شراب پی کر اس قدر بدمست ہوگیا کہ اپنے افعال و حرکات کی نگہداشت نہ کرسکا۔ مجسٹریٹ صاحب نے نہایت ترش اور خشن چہرہ بنا کر سختی کے لہجے مین سوال کیا۔

"جس جرم مین تیرا چالان ہوا ہے اوس مین کیا صفائی پیش کرتا ہے؟"

ملزم نے سر کھجلا کر نہایت عاجزی کے لہجے مین جواب دیا :-
"حضور تہوڑے دنون سے مین بالکل بیکار ہون - گہر مین جو کچہہ تہا وہ بچون کے لئے کہانا خریدنے کی غرض سے میری بی بی نے گرو رکہہ دیا کل صبح مین بلا ناشتہ کئے گہر سے نکلا کہ محنت مزدوری تلاش کردن - ایک بہلے مانس نے مجہہ سے وعدہ کیا کہ وہ پیر کے روز مجہے کچہہ کام دے گا - اوس کے بعد مجہے ایک دوست مل گیا جس نے ایک گلاس کی میری تواضع کی حضور خود خیال کرین کہ نہار منہہ شراب کا گلاس "

میجسٹریٹ صاحب جو دوران صفائی مین اخبار کے مطالعے مین مصروف ومنہمک تہے شراب کے گلاس کا نام سنتے ہی ملزم کی طرف دیکہکر فرمانے لگے "تجہہ کو جرم سے اقبال ہے لہذا پانچ روپیہ جرمانہ - دوسرا مقدمہ لاؤ"

ملزم "لیکن حضور"

مجسٹریٹ - "اس کو ہٹاؤ - دوسرا مقدمہ لاؤ"

دو کانسٹیبلون نے بے چارے کو کٹہرے سے باہر نکال کر اپنی حوالات مین لے لیا اور ایک دوسرا شخص جس کا سن کوئی پچیس چہبیس سال کا او جس کا لباس نہایت ہی فوق البہڑک تہا مجسٹریٹ صاحب کے سامنے پیش کیا گیا

کلارک - "تمہارا نام کیا ہے ؟"

ملزم (نہایت بے باکی اور بے اعتنائی سے) - "ہمارا نام ؟ اچہا لکہہ لو جان جنکنس" اس پر مجسٹریت اور کلارک مین سرگوشیان ہونے لگین -

جس کانسٹیبل نے ملزم کو پیش کیا تہا اوس نے کٹہرے کے قریب آکر واقعات جرم بیان کئے کہ ملزم نے ایک بجے رات کے وقت سے ہے مارکیٹ کے ایک اول درجے کے شراب خانے سے باہر نکل کر

سڑک پر شور مچانا دروازون کی گھنٹیون کو بجانا اور طرح طرح کے حرکات و افعال ناشائستہ کرنا شروع کیا۔ جب مین نے مداخلت کی تو ملزم نے مجھے دھکا دے کر زمین پر گرادیا۔ اگر دوسرا سپاہی فوراً عین موقع پر نہ آپہونچتا تو ملزم کسی طرح حوالات مین نہ لیا جا سکتا؛؛

جس دوسرے سپاہی نے اس مقدمے مین شہادت دی اوس سے میجسٹریٹ نے نہایت سختی کے ساتھہ جرح کی۔ اس دوران مین ملزم اپنی ایک آنکھہ پر چشمہ لگائے اس تمام کارروائی کو اس اطمینان اور بے پروائی سے دیکھہ رہا تہا گویا تہیٹر مین اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا تماشا دیکھتا ہو۔ آخر کار انصاف کے دیوتا میجسٹریٹ صاحب نے مسکرا کر نہایت لجاجت کے لہجے مین ملزم سے کہا:۔

"اس امر مین شبہ کرنے کے قوی وجوہات ہین کہ آپ کا نام جان جنکنس نہین۔ بلکہ حقیقت مین سب مجھے معلوم ہے کہ حضور کون ہین؛؛

اس پر ملزم نے میجسٹریٹ کی آنکھون مین آنکھین ڈال کر کہا۔

"اچھا اگر تم اسی پر تلے ہوے ہو تو لکھہ لو میرا نام لارڈ سپلے متہ ہے؛

میجسٹریٹ (اپنے آپ کو نہایت بے لاگ ثابت کرنے کی غرض سے) "حضور! یہہ خفیف بے عنوانیان حضور کے شایان شان نہین ہین مین اس کرسی پر اس واسطے بیٹھا ہون کہ امیر و غریب سب کے ساتھہ یکسان انصاف کرون؛؛

لارڈ۔ (غصے سے چلا کر) "ہان ایسا ہے؟ سنو اگر تم نے میرے سامنے جیل خانے یا دارالتنبیہ کا نام لے کر اپنی بے وقوفی ثابت کی تو مین اس کا متحمل نہ ہو سکون گا۔ تم بہی جانتے ہو اور مین بہی جانتا ہون

کہ جب کسی بیرسٹر کو مجسٹریٹ مقرر کیا جاتا ہے تو اوس کو بلا کر پہلے فہمایش کر دی جاتی ہے کہ فیصلہ کرتے وقت طبقۂ اُمرا کی عزت کا خیال رکھے لہٰذا تم میرے سامنے کوئی لایعنی بات نہ بکو بلکہ معمولی جرمانہ کرکے اس نقل کو ختم کر دو۔"

مجسٹریٹ نے اس ڈانٹ سے خوف زدہ ہوکر اور ملزم سے آنکھہ چرا کر کلارک کی طرف دیکھا اور پہر جی کڑا کرکے ملزم کی طرف خطاب کیا:

"حضور مین نے تو پہلے ہی عرض کیا کہ مین امیر و غریب سب کے ساتہہ یکسان انصاف کرنے کے واسطے اس کرسی پر بیٹھا ہون۔ شراب پی کر بدمست ہونے کی سزا سے جرمانہ پانچ روپیہ ہے اور یہی رقم مین حضور پر بہی جرمانہ کرتا ہون۔ رہا کانسٹیبل پر حملہ اوس کے لئے مین حضور کو اجازت دیتا ہون کہ عدالت کے باہر کانسٹیبل سے بات چیت کر لین۔"

معزز ملزم نے جیب مین سے پانچ روپیہ نکال کر نہایت حقارت اور شوخ چشمی سے میز پر کلارک کی طرف کو پہینک دئے اور اوس بے چارے نے حضور لارڈ صاحب کا اس عاجزی سے شکریہ ادا کیا گویا یہہ رقم اوس کو انعام مین عطا ہوئی تہی۔

حملہ کے الزام کا تصفیہ باہر نہایت آسانی سے ہوگیا اور لارڈ صاحب ایک نہایت شاندار گاڑی مین سوار ہوکر رخصت ہوئے اور اون کے پیچہے ہی پیچہے بے چارے مزدور کی عورت روتی پیٹتی پیادہ پا اس غرض سے گہر کو چلی کہ جو کچہہ بچا کہچا سامان ہو اوسے گرو رکہہ کر جرمانہ کی رقم عدالت مین جمع کر دے تاکہ اوس کے بدنصیب خاوند کو قید سے نجات ہو۔

اس کے بعد بہت سے مقدمات شراب پی کر بدمست ہونے اور

پولیس سے فرائض منصبی مین مزاحمت کرنے کے پیش ہوے۔ مقدمات آخر الذکر مین نہایت خفیف سے خفیف اور سنگین سے سنگین واردا تین شامل تہین۔ ان تمام مقدمات مین اہالیان پولیس نے بات کا تبنگڑ اور سوئی کا بہالا بنا کر دکہایا اور اگرچہ ان پر خلاف بیانی کے دو چار مقدمات ثابت ہو چکے تہے تاہم چونکہ مجسٹریٹ صاحب پولیس کے ہر ملازم کو صداقت مجسم اور اوس کے ہر لفظ کو آیت حدیث سمجہتے تہے اس واسطے تقریباً ہر مقدمے مین سزا یابی یقینی تہی۔

اس کے بعد دوسرے حوالاتی یعنی مفلس و فاقہ کش لڑکا جو بہیک مانگتے پکڑا آگیا تہا سیب کی گاڑی والا۔ اور دار المشقت سے نکالی ہوئی عورت عدالت مین لائے گئے۔ حسن اتفاق سے انسپکٹر پولیس عدالت مین اس وقت موجود نہ تہا کہ اپنے ذاتی اثر سے اول الذکر دونون ملزمین کو سزا دلا سکے اور دار المشقت کا مہتمم بہی وقت پر نہ پہونچ سکا کہ آخر الذکر عورت پر استغاثہ کرے اس لئے تینون کو بعد تنبیہ رہا کر دیا گیا۔ پہلے ملزم یعنی لڑکے کو تنبیہ ہوئی کہ آئندہ بہیک نہ مانگے اور بے خانہ و خانمان نہ پہرے۔ دوسرے شخص کو ہدایت ہوئی کہ اکل حلال سڑکون پر پہل پہلاری بیچ کر نہ پیدا کرے تیسری ملزمہ یعنی عورت کو فہمایش ہوئی کہ دار المشقت مین بچون سے علٰحدہ رکہے جانے پر شور و شغب نہ کرے۔

جیسے ہی یہہ تینون عدالت سے باہر نکلے مسٹر کرسپ نے جو دروازے پر ان کے انتظار مین کہڑا تہا ان سے کہا کہ ایک جنٹلمین جو قریب کے قہوہ خانے مین بیٹہا ہوا ہے تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ تینون بدبخت کرسپ کے ساتہہ ہو لئے اور قہوہ خانے کے ایک کمرے مین پہونچے جو رجرڈ نے

تہوڑی دیر کے واسطے کرایہ پر لے لیا تہا۔ رچرڈ کی صورت دیکہتے ہی تینون کے دلون مین امید اطمینان اور خوشی کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ رچرڈ ان کو آتے دیکہہ کر اوٹہہ کہڑا ہوا اور پاس آکر کہنے لگا:۔

"میرے دوستو۔ رات جب تم تہانے مین آئے تو مین بہی وہین موجود تہا تمہارے مصائب سن کر میرے دل کو سخت صدمہ ہوا" (آوارہ گرد اور بدمعاش لڑکے کی طرف مخاطب ہوکر) "مصیبت زدہ لڑکے! تم کیا کرنا چاہتے ہو اور مین تمہاری کس قسم کی مدد کردون؟"

لڑکا۔ "صاحب! میرا بہائی آسودہ ہے اور اگر مین اوس کے پاس پہونچ جاؤن تو میری پرورش اچہی طرح سے کرسکتا ہے۔ وہ اڈنبرا مین رہتا ہے اور گاڑی سازی کے کام مین خوب پیدا کرتا ہے"

رچرڈ۔ "یہہ لو یہہ دو اشرفیان ہین تم فوراً اپنے بہائی کے پاس چلے جاؤ۔ خدا کرے وہان تم کو آرام و اطمینان نصیب ہو۔ میرا شکریہ ادا نہ کرو۔ جاؤ اور فوراً ریل مین سوار ہو جاؤ" بے چارہ لڑکا نہایت شکرگذاری کے ساتہہ رچرڈ کے ہاتہہ کو بوسہ دیکر آنسو بہری آنکہون اور مسرت بہرے دل کے ساتہہ فوراً رخصت ہوا۔

اس کے بعد رچرڈ نے سیب کی گاڑی والے سے مخاطب ہوکر کہا:۔
"کہو بہئی تم کیا کرنا چاہتے ہو؟"

گاڑی والا۔ "صاحب سچ پوچہئے تو مین خود نہین جانتا کہ کیا کرون گا معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے پکا ارادہ کرلیا ہے کہ مجہے حلال کی روٹی پیدا کرنے نہ دے اور مین نے بہی پکا ارادہ کرلیا ہے کہ اپنے بچون کو اپنی آنکہون کے سامنے فاقون مرنے نہ دون اس لئے مجہے اور کوئی رستہ نہین سوجہتا

سوائے اس کے کہ چوری پر کمر باندہون - اس شہر مین مین ہی پہلا آدمی نہین ہون جس کو پولیس نے اس طرح سے چوری کرنے کے لئے مجبور کیا ہو"-

رچرڈ "- تم بہت جلی کٹی کہہ رہے ہو"

گاڑی والا"ہان بے شک - مگر سب سچ کہہ رہا ہون - میری گاڑی مجھے واپس ملے گی - لیکن جب مجھے سڑکون پر بیچنے کا حکم ہی نہین تو اب گاڑی اور سیب میرے کس کام کے"

رچرڈ "- ایک چھوٹی سی دوکان کیون نہین کھول لیتے ؟"

گاڑی والا - (آہ سرد بھر کر) "صاحب اس کے لئے روپیہ چاہئے"

رچرڈ "- کس قدر روپیہ ؟"

گاڑی والا - بھلا چار پانچ پاونڈ تو ہون - مجھہ محتاج کے پاس اس قدر رقم ————"

رچرڈ "- مین تم کو اس نیک کام کے لئے پانچ پاونڈ دیتا ہون"-

یہہ کہہ کر اوس نے اپنی پاکٹ بک مین سے ایک نوٹ نکال کر اوس کے ہاتھہ مین دیا - اس شخص کی احسانمندی اور شکرگذاری کے بیان کرنے کی کوشش بے سود ہے اور جو مسرت کہ اس وقت اس نیک اور محبت کرنے والے باپ کے چہرے سے برستی تہی جو اپنے بچون کو فاقہ کی مصیبت سے بچانے کے لئے چوری تک کی ذلت اوٹہانے کو مستعد تہا اوس کا الفاظ کے ذریعہ سے ایک دہندلا سا خاکہ کہینچنا بہی ہمارے قلم کی طاقت سے باہر ہے -

سب سے آخر مین رچرڈ نے بچون والی عورت سے کہا :-

"نیک بخت تم کیا مدد چاہتی ہو - مگر پہلے یہہ بتاؤ کہ تمہارے خاوند یہ

کیا بلا نازل ہوئی کہ تم کو ننہے ننہے تین بچون کے ساتہہ فاقہ کشی اور احتیاج کی مصیبت جہیلنی پڑی "

عورت " صاحب میرا خاوند جیل خانے مین ہے "

" یہہ کہتے ہی اوس کے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے اور تینون بچے اوس سے اور چمپٹ گئے "

رچرڈ " جیل خانے مین کس جرم مین ؟ "

عورت " جرم ! صاحب میرے خاوند نے جس فعل پر سزا پائی وہ قانون کی نظر مین تو جرم ہے مگر انسان یا خدا کے نزدیک بالکل جرم نہین ہے "

رچرڈ " نیک بخت یہہ بالکل بعید از قیاس ہے ۔ بہلا کوئی ایسا جرم ہوسکتا ہے جو صرف قانون کی نظر مین واجب التعزیر ہو اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ نہ ہو ؟ "

عورت " صاحب خدا نے ہمارے استعمال مین لانے اور فائدہ اوٹہانے کے واسطے جو چیز پیدا کی ہے اوسی کے استعمال مین لانے اور فائدہ اوٹہانے سے قانون ہم کو منع کرتا ہے "

رچرڈ ۔ (بے صبری کے ساتہہ) " یہہ لغو منطق ہے ۔ کیا وہ دل جو بچون کی محبت مین اس قدر نرم ہے جرم کی طرف سے اس درجہ سخت ہو گیا ہے کہ گناہ کو گناہ نہین جانتا ؟ "

عورت " صاحب ! ایسا خیال نہ کیجئے ۔ میرا خاوند نہایت ایماندار اور محنتی تہا جس نے تمام عمر کبہی شراب خانے کی شکل نہ دیکہی اور اپنے جورو بچون کو اپنی مزدوری کے ایک پیسہ سے بہی محروم نہ کیا وہ گہر گرہست لوگون کے لئے ایک نمونہ تہا اور اوس کی ساری خوشی یہی تہی کہ اپنے بچون کو اچہی طرح کہلائے

پہنائے - ہم اپنی حالت مین خوش تہے - مگر افسوس کہ ہم پر مصیبت کا پہار ٹوٹنے والا تہا - جس کارخانے مین میرا خاوند مزدوری کرتا تہا وہ تعطیل کی وجہ سے بند تہا اور وہ گہڑی نہایت منحوس تہی جب وہ شکار کی غرض سے باہر نکلا اور ایک امیر کی اراضی مین ایک خرگوش کا شکار کیا اس جرم مین اوس کا چالان ہوا اور ایک سال کی قید سخت کی سزا ملی اس میعاد مین ابہی کوئی ڈیڑہ مہینہ باقی ہے لیکن خدا ہی جانتا ہے کہ اس عرصے مین مجہپر اور میرے بچون پر کیسی کیسی مصیبت گذری ہے"

رچرڈ جو اس واقعہ سے نہایت درجہ متاثر ہوا عورت سے نہایت ہمدردی کے لہجے مین کہنے لگا:-

"نیک بخت مین تم سے معافی مانگتا ہون کہ ابتدا مین مجہے یاد نہ رہا کہ قانون خود اس قسم کے ظلم وستم کا مجرم ہوسکتا ہے اور مین نے تم سے سختی سے گفتگو کی - مجہے اب یاد آیا کہ مین نے قانون کے اس قسم کے ظلم وجبر کے بہت سے واقعات سنے ہین - پناہ بخدا! کیا یہہ ممکن ہے کہ قانون اپنے سیدہے ہاتہہ سے اُمرا کے حقوق کی حفاظت کرے اور اولٹے ہاتہہ سے غُربا کے خاندانون کو مصیبت کے سمندر مین دہکیل دے"

عورت - "ہاے یہہ بالکل سچ ہے اور اس کی مثال (اپنے نیم مُردہ اور سردی سے کانپتے ہوے بچون کی طرف اشارہ کرکے) یہہ ہین"

رچرڈ - "خیر صبر کرو تمہارا خاوند ڈیڑہ مہینے مین چہوٹ آئے گا اس عرصہ مین اس قلیل رقم سے اپنے اور اپنے بچون کے گزارہ کا انتظام کرلینا"

یہہ کہکر اوس نے پاکٹ بک مین سے ایک اور پانچ پونڈ کا نوٹ نکالا اور چپکے سے اس غریب عورت کے ہاتہہ مین دیدیا - عورت

نے دلی شکریہ کے ساتھہ نوٹ لے لیا اور دعائین دے کر کہنے لگی کہ "اے خدا کے نیک دل بندے! تو نے میری اور میرے بچون کی جان بچائی ورنہ خدا ہی کو معلوم ہے کہ اس غدار شہر مین میرا کیا حال ہوتا" بچے رچرڈ کے پاؤن سے لپٹ گئے اور رو رو کر اوس کا شکریہ ادا کرنے لگے۔ دولت مند ہونے کے سچے لطف کا اصلی مفہوم رچرڈ کے ذہن مین اوس روز سے پہلے کبھی نہ آیا تہا۔

اتنے مین ایک سپاہی نے آکر اطلاع دی کہ رچرڈ مارکہم کا مقدمہ دس منٹ مین پیش ہونے والا ہے۔ یہہ سن کر رچرڈ اور اوس کا محافظ کانسٹبل عدالت پولیس کی طرف روانہ ہوئے اور تہوڑی دیر مین یہہ نوجوان مجسٹریٹ کے روبرو کٹہرے مین کہڑا تہا۔

نام اور عمر اور سکونت سے متعلق معمولی ضابطے کے سوالات کئے گئے جن کے جواب رچرڈ نے نہایت خودداری کے ساتھہ دئے۔ اوس کے بعد کانسٹبل نے استغاثہ پیش کیا جس سے ہمارے ناظرین اچہی طرح واقف ہین۔ ڈاکٹر کی شہادت سے یہہ بات پورے طور سے ثابت ہوگئی کہ نوجوان فوجی افسر نے خود اپنے ہاتہہ سے اپنے گولی ماری اور یہہ موت کسی جہگڑے فساد کا نتیجہ نہ تہی۔

رچرڈ نے اپنی صفائی مین بیان کیا کہ "شب گذشتہ مین اپنے چند دوستون کے ساتہہ جن کا نام ظاہر کرنا نہین چاہتا قمار خانے مین گیا تہا۔ خود مین جوا نہ کہیلا اور نہ کہیلنے کا قصد تہا۔ مین اس مکان مین بلا قصد اور بلا علم و اطلاع اس امر کے کہ اس مین کیا ہوتا ہے اپنے دوستون کی ترغیب دہی سے گیا تہا۔"

مجسٹریٹ نے اوس سے نصیحتاً کہا کہ اس قسم کے مکانات مین اوس کی موجودگی اوس کی عزت پر بدنما دہبہ لگاتی ہے اور اوس پر پانچ پاونڈ جرمانہ کئے جو فوراً ادا کردئے گئے۔

رچرڈ عدالت پولیس سے باہر نکل رہا تہا کہ عدالت کے چپراسی نے اطلاع دی کہ نوجوان افسر کی خودکشی کے متعلق شہادت دینے کے لئے اوس کو چار بجے شام کے قمارخانے مین حاضر ہونے کا حکم ہوا ہے۔

سولھوان باب

آغاز مصائب

جس رات قمارخانے مین واقعۂ خودکشی ہوا اوس کی صبح کو تقریباً اٹھہ بجے دن کے جب کہ رچرڈ ہنوز پولیس کی حراست مین ہی تہا سر رویرٹ ہاربرد اور آنرئیبل آرتہر چچیسٹر ایک خوبصورت گاڑی مین سوار رچرڈ کے مکان کی طرف جارہے تہے۔ راستے مین ان دونون مین جو باتین ہوئین اون سے ناظرین پر بعض اون امور کی حقیقت منکشف ہوجائے گی جو اب تک رازسربستہ معلوم ہوتے تہے۔

چچیسٹر ”مجہے فکر ہے کہ اوس کا کیا حشر ہوا“

بیرونٹ ”واللہ مجہے اوس وقت اوس کا توخیال ہی نہ آیا“

چچیسٹر ”نہ مجہے آیا۔ مجہے تو اوس وقت اپنے نکل بہاگنے ہی کی پڑی تہی۔“

بیرونٹ ”ہمارے اس نازیبا طور سے اوس کو تنہا چہوڑ کر بہاگ جانے سے وہ ناراض ضرور ہوگا۔“

چچسٹر "اس طرف سے آپ خاطر جمع رکھئیے اور اس کا انتظام مجہہ پر چہوڑ دیجئیے۔ وہ ایسا بھولا بھالا اور ناتجربہ کار ہے کہ معمولی سے معمولی بہانہ بہی اوس کے اطمینان دلانے کو کافی ہوگا"

بیرونٹ "اور ساتہہ ہی کس قدر پابند وضع ہے ہمارے پنجے مین پھنس جانے سے توامید پڑتی ہے کہ وہ دنیا کے نشیب و فراز سے آگاہ ہوکر پکا ہو جائے گا ورنہ مین سچ کہتا ہون کہ یہہ شخص ساری عمر ولی ہی رہتا"

چچسٹر "مجہے پورا یقین ہے کہ ہم اسے ٹھیک ٹھاک کر کے اپنے ڈہب کا بنا لین گے اور اس کے ذریعہ سے خوب کام نکالین گے۔ لیکن یہہ بدتمیز گدہا ٹالبٹ سارا کام مٹی کر دے گا۔ اگرچہ ہم نے رچرڈ کو یقین دلا دیا ہے کہ ٹالبٹ ایک بڑا دولت مند اور حد درجہ کا فیاض اور مخیر شخص ہے لیکن اس گنوار کی بدتمیزی اور بیہودہ سرائی سے بعض وقت اوس کو اس درجہ نفرت ہوتی ہے کہ دولت اور فیاضی کا یقین بہی اوسے زائل نہین کر سکتا۔ اس کے علاوہ دیکھتے ہو کس درجہ بدمذاقی کی باتین کرتا ہے۔ مثلاً رات جب مین نے شاہ پرشیا کے ہان کے شوربے کے متعلق دروغ مصلحت آمیز بیان کیا تو آپ نے جہٹ میری تقلید کی اور فرمانے لگے کہ ڈیوک آف لیمہہ کی منیر پر مٹر کا شوربا مین نے بہی پیا تہا۔ بہلا خیال فرمائیے کہان ڈیوک آف لیمنہہ اور کہان مٹر کا شوربا"

بیرونٹ "اور گہٹنا اور گہڑنا چینی اور ادہیڑنی تو بہول ہی گئے۔ باوجودیکہ اس کام مین ہاتہہ ڈالنے سے پہلے ہی ہم نے اسے اچہی طرح سب کچہہ سکہا پڑہا دیا تہا مگر پہر بہی گدہے کا گدہا ہی رہا۔ جب مین سوچتا ہون کہ میرا اتنا روپیہ سامان کے خریدنے۔ کام کے لائق کا غذ ڈہونڈہنے اور اس شخص

کی ظاہری برزخ درست رکھنے پر خرچ ہوچکا ہے تو اس کی حماقتین دیکھہ دیکھہ کر میرا تو دماغ چکر کہانے لگتا ہے کہ کہین ایسا نہ ہو یہ سارا بھانڈا پھوٹ جائے اور الٹی آنتین گلے پڑین "

چچسٹر مگر اب کیا کیا جائے۔ تم ہی نے مجہہ سے کہا تہا کہ ایسا آدمی تلاش کرنا چاہیئے جو نقوش کہودنے اور حرف بنانے مین کامل دستگاہ رکہتا ہو اس لیئے مجھے ضرور ہوا کہ اس حرام زادے پوکاک کو لا سے پر لگاؤن کیونکہ جہان تک مجھے علم ہے اس سے بہتر آدمی اس کام کے واسطے ملنا محال ہے۔ اس کی ساری عمر بنکون مین نقاشی اور صناعی مین ہی گذری ہے اور اپنے فن مین جواب نہین رکھتا۔ مگر یہی مشکل ہے کہ اول درجہ کا گنوار ہے۔ تاہم ہی بدلوا کر شرفا کا سا (ٹالبٹ) رکھا یا۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ بہی درست کی مگر کسی کے جی مین جی تہوڑا ہی ڈالا جاتا ہے وہی موچی کا موچی رہا۔ بہتر ہوتا کہ شروع ہی مین جو روپیہ تم دیتے تہے وہ لے کر الگ ہوجاتا کہ پاپ کٹتا۔ مگر افسوس اوس نے ایک نہ سنی اور اب تک کہہ رہا ہے کہ میرے ساتہہ انصاف کرو "

بیرونٹ " اجی وہ تو پورا حصہ مانگتا ہے "

چچسٹر " اسی پر تو اڑا ہے۔ پہلی ہی رات جب اوس نے رچرڈ کو ڈائنا کے ہان دیکہا تو اوسی وقت اوس کے منہہ مین پانی بہر آیا تہا اور چاہتا تہا کہ اوس کا سارا روپیہ جبت سے لے وہ تو کہیے بڑی خیر ہوئی کہ ہم نے روک دیا ورنہ اگر ایسا ہوتا تو یقین جانئے کہ پہلے ہی روز شکار بدک جاتا اور سارا اڈہوڈہا دہم سے زمین پر آرہتا۔ مین تو کل دہ مبیں پاونڈ کی رقم تک لینا نہین چاہتا تہا جو رچرڈ نے اوس غریب خاندان کی مدد کے واسطے دی

جس کی مصیبت کی داستان مین نے فوراً گہڑ کر اوسے سنائی ہتی"

بیرونٹ "اجی توبہ کرو ایسے چہوٹے چہوٹے لقمون سے کہین پیٹ بہرتا ہے اور ایسی رقمون سے اوس بڑی رقم کا معاوضہ ہو سکتا ہے جو مین اس کام پر گرہ سے لگا چکا ہون ؟ ہم کو چاہئین ہزارون کے ترنوالے - یہہ رچرڈ ہماری گون کا ملا ہے - کل ذرا یون ہی سی جانچ کی ہتی کہ دیکہین یہہ تدبیر چلتی ہے یا نہین لیکن شکر ہے کہ ایسی ٹہیک اوترتی کہ اون تولے یا درتی مہاجن کے ہان نوٹ بہن گیا اس سے بڑہ کر کیا کامیابی ہوگی - اب اگر ایسے موقع پر آ کر یہہ کم بخت ٹالبٹ ہمین تمہین اور رچرڈ کو (جس کی ہمین سب سے زیادہ ضرورت ہے اور جس سے بڑہ کر نوٹون کے چلانے مین ہمین کوئی مدد دے ہی نہین سکتا کیونکہ نہ اوس پر کسی کا شبہ ہے نہ خود اوس کو اس معاملہ مین شبہ پیدا ہوا ہے) اپنی بے وقوفی اور گنوارپن سے ڈوبا دے تو ـــــ"

چیسٹر "ہم تو کلیجہ پہاڑ کر مر جائین گے"

بیرونٹ "اس کے علاوہ میرے قرض خواہ تو سر کہا جائین گے اون کا منہہ تو لاکہہ جتن کر کے بند کرنا چاہئے - ادہر ڈانا کے اخراجات کہائے جاتے ہین مین چاہتا ہون کہ جلدی اوس سے پیچہا پاک کرون کیونکہ مین تاڑ گیا ہون کہ وہ اس چہوکرے پر بے طرح ریجہی ہے اور ہمارے کام مین اس ڈر سے مدد نہ دے گی کہ اگر کام چل گیا تو ایسا نہ ہو کہ رچرڈ چہپیٹ مین آ جائے"

چیسٹر "جو تدابیر ہم نے سوچی ہین اون سے تو کامل یقین ہے کہ اگر بہانڈا پہوٹا تو ہم پر آنچ بہی نہ آئے گی اور سب کچہہ اوسی کے ماتہے جائے گی

تاہم ہمین جلدی کرنا چاہیئے اور لندن پر ہاتھہ صاف کرکے پیرس کو اوڑنچھو ہوجانا چاہیئے اور وہان سے صرف مین چار پانچ ہزار کے نوٹ چھوڑ کر سیدھے جرمنی۔ وہان سے اٹلی۔ اٹلی سے اسپین کا چکر لگاتے ہوے انگلستان جنت نشان ۔

ع پھر آگئے وہین ہر پھر کے ہم جہان سے چلے "

بیرونٹ۔ (جوش مسرت مین پھولے نہ سماکر) "آہاہا۔ یار ہاتھہ لانا کیا نایاب تدبیر ہے۔ مزے ہی مزے ہین۔ اگر ہماری یا ہمارے شرکار کی بے احتیاطی سے کام بگڑ گیا تو بڑا صدمہ ہوگا"

چیسٹر"۔ اور تو خیر مگر اس گدھے شرابی ٹالبٹ کا بالکل اعتبار نہین۔ دیکھہ لینا ایک دن یہہ اپنے ساتھہ ہمین بھی لے ڈوبے گا۔ اس کم بخت کو شرفار کی طرح پی کر مدہوش ہونا آتا ہی نہین "

بیرونٹ"۔ میری راے مین اوس سے صاف دو ٹوک بات کہنا چاہیئے دیکھین کیا جواب دیتا ہے۔ جب اوسے یہہ بات معلوم ہوگی کہ ہم نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ اوسے اپنے ساتھہ نہ رکھین اور اگر ساتھہ رہنے پر اصرار کرے تو فوراً کام بند کردین تو پھر دیکھنا چپکے سے مان جائیگا وہ چھوکرا والٹر سڈنی شروع شروع مین دو ایک روز آیا جس سے پایا جاتا تھا کہ ڈائنا کی طرف اوس کا میلان طبیعت ہے اور مین نے سوچا تھا کہ اوس سے بھی ہم کچھہ کام لین گے مگر اوس روز کے ٹالبٹ کی سیہ مستی کے تماشے کے بعد سے پھر وہ آیا ہی نہین اور معلوم ہوتا ہے کہ اوسے ٹالبٹ سے بوجہ اوس کے حرکات کے اور ہم سے بوجہ اس کے کہ ایسے گنوار کے لٹھہ کو اپنی صحبت مین رکھتے ہین نفرت ہوگئی "

چیسٹر "تو یہہ ٹھیک ہے کہ ٹالبٹ سے اس بات کا فیصلہ کر لیا جائے - اور تم ذرا ڈائنا کو بھی آنکھہ دکھانا اور اوس کے ذریعہ سے رچرڈ سے کام نکلوانا"

بیرونٹ "اور اگر وہ نہ مانے تو مین فوراً اوس سے قطع تعلق کر لون گا - اگران خراج اور عالی دماغ عورتون سے اتنا بھی فائدہ نہ ہو کہ ہمارے شکارون کو پھانسین تو ایسے ہاتھی پالنے پر تین حرف"

یہہ مزیدار چہ میگوئیان یہان ختم ہوئین اس لئے کہ چیسٹر اور بیرونٹ رچرڈ کے مکان کے دروازے پر پہونچ گئے - بیرونٹ نے چھڑی سے دروازہ کھٹکھٹایا جسے سُن کر ڈننگھم باہر نکل آیا -

چیسٹر "تمہارے آقا مکان مین ہین ؟"

ڈننگھم "نہین جناب کل آپ کے مرقش (مرخص) ہوجانے کے بعد ہی کے باہر گئے ہوے ہین اور رات بہر اپنے آشیانے (کاشانے) مین شاباش (شب باش) نہین ہوے - لیکن ایک شنخش (شخص) نے جو میرا وافق (واقف) اور ایتوار (اعتبار) والا ہے ابھی مجھے آکر ایتلا (اطلاع) دی ہے کہ صاحب زادہ صاحب دن مین کسی نہ کسی وخت (وقت) تشریف لائین گے"

رچرڈ کے ساری رات گھر نہ آنے کا حال سُن کر چیسٹر کا ماتھا ٹھنک گیا کچھہ دیر تک سوچتے رہنے کے بعد اوس نے ڈننگھم سے پوچھا -

"اس شخص نے تمہارے آقا کو کہان دیکھا تہا ؟"

ڈننگھم "مین نے بھی اوس سے یہی پوچھا تہا مگر وہ اس کو ٹال گیا اور کوئی قافیہ بافیہ (کافی ووافی) جواب نہ دیا"

چیسٹر "نہایت تعجب کی بات ہے" (پھر کچھہ سوچ کر) "خیر ہم مسٹر مارکھم

واپسی تک یہین انتظار کرین گے۔ اور مین اس شخص سے تنہائی مین کچھ پوچھنا چاہتا ہون۔ تم سمجھے وٹنگھم۔ تنہائی مین۔"

وٹنگھم "حضور میری سمایت (سماعت) درست ہے آپ تقلیہ (تخلیہ) مین اوس سے کچھ جوال سواب (سوال جواب) کرنا چاہتے ہین مین اس شخنش (شخص) کو کتب خانے مین آپ کے پاس بھیجتا ہون۔"

مسٹر چیسٹر گاڑی مین سے اوتر کر سیدہا کتب خانے مین پہونچا اور بیرونٹ اصطبل مین گیا تاکہ سائیسون کو ہدایت کرے کہ اوس کے گھوڑے کی (جس کا اوسے حد درجہ خیال تہا) مالش اور چارے کا پورا انتظام کرین۔

مسٹر چیسٹر کتب خانے مین ٹہلتا جاتا تہا اور رچرڈ کے غیر حاضری کے وجوہ پر غور کرتا جاتا تہا۔ اوسے خیال آیا کہ مبادا پولیس کے پنجے مین پہنس گیا ہو لیکن اس خیال کی اوس نے یون تردید کی کہ اگر ایسا ہوتا تو رچرڈ اوسے (چیسٹر کو) یا بیرونٹ کو ضرور بلوا بھیجتا۔ یہہ بات اوس کے خودغرض دل مین ایک لمحہ کے واسطے بھی نہ گذری کہ جس شخص کو یہہ لوگ تباہی کے سمندر کی طرف لئے جا رہے تہے اوس کی شرافت طبع کبھی اس کی مقتضی نہ ہوگی کہ ایسا کوئی فعل کرے جس سے اوس کے دوستون پر حرف آتا ہو۔

کتب خانے کا دروازہ کہلا اور اوس مین ایک شخص داخل ہوا۔ جسے دیکھتے ہی چیسٹر کا رنگ فق ہوگیا اور نہایت اضطراب مین اوس کی زبان سے نکلا:

"ہین۔ جان! تم کہان"

اسناگلس "ہین مسٹر ونچسٹر! آپ کہان"

چیسٹر (اپنا اضطراب فرو کر کے) "خاموش۔ زبان بند رکھو۔ اس وقت تمہین دیکھہ کر مین خوش ہوا۔ مین نے اوس ناخوش گوار واقعے کے بعد اکثر تم کو یاد کیا۔ امید کہ تم کو اوس سے کچہہ تکلیف نہ ہوئی ہوگی۔ خیر اب اوس کا معاوضہ کر دیا جائے گا۔"

اسناگلس "خیر صبح کا بہولا شام کو آئے تو بہولا نہین کہنا چاہیے۔"

چیسٹر "اگر تم مجہہ سے نہایت سچائی سے وعدہ کرو کہ اس بات کا کسی سے ذکر نہ کروگے تو مین ہمیشہ تمہاری مدد کے لیئے آمادہ رہونگا۔ ہان۔ اور یاد رکہو۔ میرا نام اب چیسٹر ہے وچسٹر نہین۔ خدا کے لیئے اس بات کو نہ بہولنا۔"

اسناگلس (بے تکلفی سے ہنس کر) "ہم سمجہے ہین۔ آپ اطمینان رکہین۔"

چیسٹر "یہہ لو بیس پاؤنڈ کا نوٹ ہے اس سے تمہارے نقصانات کی تلافی ہو جائے گی۔ بلکہ کچہہ فائدہ ہی مین رہو گے۔"

اسناگلس "یہہ بہی بہت ہے۔"

چیسٹر "بہتر یہہ ہوگا کہ تم یہہ ظاہر نہ کرو کہ تم مجہے پہلے سے جانتے ہو۔"

اسناگلس "جیسی آپ کی مرضی۔"

چیسٹر "میری رائے مین بہی مناسب ہے۔ اچہا اب دوسری بات تم نے رچرڈ مارکہم کو کہان دیکہا تہا؟"

اسناگلس "اسٹریٹ کے تہانے مین۔"

چیسٹر "تہانے مین! کس جرم مین؟"

اسناگلس "اس کی میرے فرشتہ خان کو بہی خبر نہین۔ جو کچہہ

سب مجھے معلوم ہے وہ یہہ ہے کہ اوس نے مجھے آدہی اشرفی دی کہ آج صبح کو آکر اوس کے بڈّہے خانساماں کو خبر کرون کہ وہ آج دن مین کسی وقت مکان کو آجائے گا۔"

چیسٹر "بس تم کو صرف اسی قدر معلوم ہے؟"

اسنا گلس "بس اسی قدر"

چیسٹر "خیر اب بتاؤ کہ کیا مین اس بات کا اطمینان رکھون کہ تم اُس معاملے کو مخفی رکھوگے؟"

اسنا گلس "مین آپ سے وعدہ ہی کر چکا ہون۔"

چیسٹر "اچھا تو تمکو بہی یہہ کہنا مناسب نہین ہے کہ اوس کا آقا تہانے مین ہے۔"

یہہ کہکر چیسٹر نے اسناگلس کو رخصت کیا اور فوراً بیرونٹ کے پاس جاکر کہنے لگا۔

"اور سنا! رچرڈ تو۔ اسٹریٹ کے تہانے مین ہے۔"

بیرنٹ "سچ! کس جرم مین؟"

چیسٹر "اس کا پتہ نہ لگ سکا کہ کس جرم مین۔ لیکن تمہارے خیال مین یہہ تعجب کی بات نہین ہے کہ اوس نے ہم مین سے کسی کو بلوا بہی نہ بہیجا؟"

بیرونٹ "بے شک تعجب کی بات ہے۔ ہم کو ابہی شہر چلنا چاہیئے اور کسی ایسے شخص کو جسے رچرڈ نہ جانتا ہو فوراً عدالت پولیس مین بہیجنا چاہیئے تاکہ اس مقدمے کا حال دریافت کرکے خبر دے۔ اس سے ہمین پتہ لگ جائے گا کہ نوٹون کا حال تو نہین کہل گیا۔"

چچسٹر" ہان اس مین ایک لمحے کی دیر بہی نہین کرنا چاہیے "

چند منٹ مین گاڑی پہر دروازہ پر لائی گئی - اس عرصے مین چچسٹر نے ڈنگہم سے کہا کہ "چونکہ رچرڈ کا کچہہ حال معلوم نہین ہوا لہٰذا ہم شہر مین اوس کی تلاش کو جاتے ہین "

جب گاڑی دور نکل گئی تو ڈنگہم نہایت افسردہ دلی کے ساتہہ باورچیخانے مین واپس آیا جہان اسناگلس بیٹہا ٹہنڈے سموسے اور ٹہرا اوڑا رہا تہا - اس شخص کی عادت مین داخل تہا کہ اگر کوئی بات اوسے معلوم ہوجائے تو جب تک چار آدمیون مین اوس کا تذکرہ نہ کرلے پیٹ پہولا ہی رہے - چنانچہ ڈنگہم کو دیکہتے ہی کہنے لگا -

"ڈنگہم صاحب ! آج ہمین ایک نئی بات معلوم ہوئی "

ڈنگہم" کون سی نئی بات ؟"

اسناگلس" یہہ بات کہ ونچسٹر چچسٹر ہے اور چچسٹر ونچسٹر "

ڈنگہم" یہہ تو دو بڑے بڑے شہر ہین جو الگ الگ بستے ہین اور جن مین مغرق مشرب (مشرق مغرب) کا مفاصلہ (فاصلہ) ہے "

اسناگلس" خیر شہر الگ ہون مگر آدمی ایک ہی ہے "

ڈنگہم" بہئی میری سمجہہ مین خاک نہین آیا "

اسناگلس" اچہا تو مین صاف صاف بیان کرتا ہون - رات سرونٹس آرم کے قہوہ خانے مین تم نے مجہے سگٹ سے اپنے پرانے آقا کا ذکر کرتے ہوے سنا تہا یا نہین ؟"

ڈنگہم" نہین مین اوس وقت کسی اور شخش (شخص) سے باتین کررہا تہا "

اسناگلس" خیر تو مین ساری رام کہانی تمہین پہر سناتا ہون "

یہہ کہہ کر اسناگلس نے ونچسٹر کے ہان نوکر ہونے اور اوس کے ساتہہ بیڈن جانے اور اخیر مین ونچسٹر کے راتون رات فقرو ہونے کا بیان کر کے کہا کہ یہہ وہی شخص ہے جس نے اب اپنا نام بدل کر چیسٹر رکہا ہے -

وننگہم یہہ حالات سن کر ششدر رہ گیا اور جب اوس کی پریشانی کم ہوئی تو اپنے عالمانہ الفاظ مین بہت دیر تک استنباط نتائج کرتا رہا جو ناظرین پر رحم کر کے ہم قلم انداز کرتے ہین -

قریب ساڑہے بارہ بجے کے رچرڈ اپنے مکان پر واپس آیا اوس کے چہرے سے پریشانی و اضطراب برستا تہا جسے اوس نے مصنوعی تبسم سے چہپانے کی بے سود کوشش کی -

وننگہم -" میان شکر ہے کہ آپ خیرافت (خیرو عافیت) سے گہر آ گئے - مجہے بڑا ڈر تہا کہ کہین آپ کے دشمن کسی دام تصویر (دام تزویر) مین نہ پہنس گئے ہون "

رچرڈ -" وننگہم! ایک نہایت ہی ناخوشگوار واقعہ جس کا حال مین تم سے پہر فرصت مین بیان کرونگا ایسا پیش آیا جس سے مین رات گہر واپس نہ آسکا - مین رات سر رویرٹ ہاربرو اور مسٹر چیسٹر "

وننگہم - (قطع کلام کر کے نہایت جوش سے) "چیسٹر اچہا آدمی نہین ہے "

رچرڈ -" اس کا کیا مطلب "

وننگہم -" جو مین کہتا ہون وہی مطلب ہے - بیرونٹ اور چیسٹر آج صبح یہان آئے تہے "

اوس کے بعد خانساماں نے نہایت طول کلامی کے ساتھہ بڑے بڑے الفاظ مین جچیسٹر اور اسناگلس کا سارا واقعہ اور اون کی صبح کی اتفاقی ملاقات کا حال بیان کیا جسے سن کر رچرڈ کہنے لگا۔

"حقیقت مین نہایت ہی عجیب بات ہے"

ڈننگھم "میان مین سچ کہتا ہون کہ مجھے جچیسٹر سے قلمی نفرت (قلبی نفرت) ہے بڑا شیخی باز اور چبا چبا کر باتین کرنے والا ہے۔ اس سے تو بیرونٹ بہت اچھا ہے۔ بچارا (بے چارہ) ہمیش (ہمیشہ) مجھے مسٹر ڈننگھم کہتا ہے۔ اور جچیسٹر جب پکارتا ہے تو خالی ڈننگھم کہہ کر۔ اور وہ گنوار ٹالبٹ جو دو ایک مراتبے (مرتبہ) یہان آیا۔ وہ تو میری پیٹھ ٹھونک کر پوچھتا ہے "کہو ڈننگھم مزے مین تو ہو" اب میان خیال کرو خانساماں لوگون کو ڈلبر کہنا اشترافت (شرافت) کی بات ہے؟"

رچرڈ اپنے دلی اضطراب سے مغلوب ہو کر کتب خانے کے کمرے مین ٹہلتا اور بکمال استعجاب کے ساتھہ یہہ تقریر سنتا رہا اور جب خانساماں اپنی بات پوری کر چکا تو آپ ہی آپ کہنے لگا:-

"مین نے اپنے ملاقاتیون کے انتخاب مین دہوکہ کہایا اس مین کچہہ شک نہین ہے کہ مجھے سخت دہوکہ ہوا۔ یہہ شخص ٹالبٹ خواہ کتنا ہی دولتمند کیون نہ ہو پہر بہی بیرونٹ جیسے مہذب وخوش مذاق جنٹلمین سے ایسے گنوار کے اس قدر گہرے تعلقات ہونا خالی از شبہہ نہین۔ اور پہر جچیسٹر کا اپنے نوکر کے ساتہہ ایسا برتاؤ۔ بیرونٹ اور جچیسٹر کا مجھے ایک معمولی قمار خانے مین لے جانا اور سب سے زیادہ یہہ کہ ایسے نازک وقت پر مجھے تنہا چہوڑ کر بہاگ جانا۔ بے شک مین نے دہوکہ کہایا! اور ہان ڈائنا۔ مجھے اوس سے بہی کبہی

نہ ملنا چاہیئے اوس کی فسون سازی و دلربائی نہایت خطرناک ہے"

ڈٹنگہم "کیا کہا میان قمار خانہ؟"

رچرڈ۔ (خانساماں سے مخاطب ہوکر) "ڈٹنگہم افسوس ہے کہ مین ایسی سوسائٹی مین پہنس گیا ہون جو میرے یا میرے رتبہ کے شایان نہین خیر ابہی کچہہ نہین گیا ہے اور اس سے چہٹکارا پانے کی تدبیر میرے ہاتہہ مین ہے۔ ابہی چند ہی ہفتے ہوے ہین کہ مسٹر مانز و میرے ولی نے مجہے اجازت دی تہی کہ مین بر اعظم یورپ کا سفر کراؤن چنانچہ اب میرا ارادہ ہے کہ اس اجازت سے استفادہ حاصل کرون۔ آج چار بجے شام کے مجہے شہر مین ایک صاحب سے ملاقات کرنا ہے اور زیادہ سے زیادہ سات بجے تک ضرور واپس آجاؤن گا۔ تم سامان سفر اور ایک گاڑی تیار رکہنا مین آج ہی رات کو ڈوورکو روانہ ہو جاؤن گا۔ صرف تم کو میرے ساتہہ چلنا ہوگا"

ڈٹنگہم "میان چلنا چاہیے اور ضرور بے ضرور (ضرور بالضرور) چلنا چاہیئے اور نالت (لعنت) بہیجنا چاہیئے ایسے پاجیون کی سوبہت (صحبت) پر جو بہلے مانسون کے بچون کو مصیبتون مین مُتلا (مبتلا) کردین اور جو خانساماں لوگون کو دلبر کہین"

یہہ کہہ کر ڈٹنگہم تو رخت سفر درست کرنے چلا گیا اور رچرڈ دو خط لکہنے کے لئے میز پر بیٹہہ گیا۔

پہلا خط تو مسز آرلنگٹن کے نام تہا جس کے الفاظ یہہ تہے:۔

"چند وجوہ خاص جن کی تشریح و توضیح اس مقام پر قرین مصلحت نہین مجہے مجبور کرتی ہین کہ دفعتاً لندن چہوڑکر باہر چلا جاؤن۔ مجہے امید ہے کہ آپ یہہ خیال نہ فرمائین گی کہ مجہے آپ کی جانفزا صحبت کے چہوٹنے کا قلق نہ ہوگا

بظن غالب ہم انشاءاللہ جلد ملینگے اور اوس وقت ممکن ہے کہ مین اس فوری روانگی کے وجوہ و اسباب سے آپ کو اطلاع دے سکون جن کو سُن کر آپ تسلیم کرینگی کہ میرا لندن مین ایک منٹ ٹھہرنا بہی خالی از خطرہ نہ تہا۔ مین اس قدر متوحش او متفکر ہون کہ مجہے نہین معلوم کہ میری قلم سے کیا نکل رہا ہے۔ پریشان نگاری کا معافی خواہ

رچرڈ مارکہم"

دوسرا خط مسٹر مانرو کے نام تہا۔ جس کا مضمون یہہ تہا:۔

"آپ یہہ سُن کر سخت درجہ متعجب ہونگے کہ مین آپ کی صلاح و اجازت سے فائدہ اوٹہانا اور فوراً بر اعظم یورپ کی سیر کو جانا چاہتا ہون جو اطلاعات و اخبارات میرے متعلق عنقریب آپ کے کان تک پہونچنے والے ہین اون کی نسبت یہہ عرض کرنا اپنا فرض جانتا ہون۔ کہ گذشتہ چند ہفتون سے کل تک مین جس راستے پر آنکہہ بند کئے اور بے سوچے سمجہے دوڑا چلا جا رہا تہا اوس کے خطرات پر اب مجہہ کو تنبہ ہوا ہے اس سے زیادہ حوالہ قلم کرنے کی مجہے جرأت نہین۔ مین اس وقت بدرجہ غایت متاسف و منفعل ہون امید کہ میرا انفعال و تاسف آپ کو میری عزت و آبرو کے تحفظ پر مائل کرے گا۔ آپ کا بندۂ احسان

رچرڈ مارکہم"

یہہ خطوط لکہہ کر رچرڈ اپنی خوابگاہ کی طرف گیا کہ ضروری سامان سفر خود علیحدہ کر دے۔ ابہی اس سے فارغ نہ ہوا تہا کہ ڈننگہم نے آکر اطلاع کی۔

"میان وو اجنبی شخش (شخص) آپ سے فوراً اسی وخت (وقت) ملاقات کرنا چاہتے ہین"

ڈننگھم اپنا جملہ پورا بھی نہ کرنے پایا تھا کہ دونون آدمی جو غالباً اوس کے پیچھے ہی پیچھے آئے تھے بلا انتظار جواب خوابگاہ کے کمرے مین درائے ہوئے چلے آئے اور اون مین سے ایک نے رچرڈ کی طرف مخاطب ہو کر کہا :-

"تمہارا ہی نام رچرڈ مارکھم ہے نہ؟"

رچرڈ - "ہان نام تو میرا ہی ہے مگر اس کے کیا معنی کہ تم اس ناقابل معافی گستاخی کے ساتھہ بلا اجازت گھس آئے؟"

اجنبی - "بلا اجازت گھس آنے کی بھی خوب کہی - میان صاحبزادے تمہارے رفع انتظار کے لئے یہہ تبلا دینا مناسب ہو گا کہ ہم دونون عہدہ دار سرکاری ہین اور تمہاری گرفتاری کے واسطے وارنٹ لے کر آئے ہین"

رچرڈ اور ڈننگھم (ایک ساتھہ) "وارنٹ!"

پولیس افسر - "جی ہان وارنٹ - یقین ہے کہ خود ہی تمہارا ماتھا ٹھنک گیا ہو گا کہ کس جرم مین - تم جیسے لڑکے اگر اس قسم کے کھیل کھیلو گے تو تم کو امید کرنا چاہیے کہ کبھی نہ کبھی دھر لئے جاوگے - بکرے کی مان کب تک خیر منائے گی"

رچرڈ "لیکن آخر کچھہ معلوم بھی تو ہو کہ مین نے کیا جرم کیا ہے - یقیناً اس مین کچھہ غلط فہمی واقع ہوئی ہے - مین نہین کوئی اور ہو گا جسے تم گرفتار کرنا چاہتے ہو"

پولیس افسر "کل تم شہر مین کسی مہاجن کی کوٹھی مین گئے تھے؟"

رچرڈ "ہان گیا تھا اوس سے کچھہ روپیہ وصول کرنا تھا جو میرے ولی مسٹر مانز نے میرے خرچ کے واسطے اوس کے پاس جمع کر دیا تھا"

پولیس افسر "اور وہان تم نے ایک پانچ سو پاونڈ کا نوٹ بھی

پہنایا تہا؟ یعنی تمہاری آسانی کی غرض سے کلارک پہنا لایا تہا؟"

رچرڈ۔ "بے شک مجھے اس سے انکار نہین۔ مجھے نوٹ پہنانے کی ضرورت تہی۔ مگر اس معاملے سے اور تمہارے اس وارنٹ سے کیا تعلق ہے"

پولیس افسر "تعلق یہہ کہ پانچ سو پاونڈ والا نوٹ جعلی تہا۔"

رچرڈ (جوش کے ساتہہ) "جعلی! ناممکن محض!"

وننگہم "جعلی نوٹ! ایسی گستاخی سے توبہ کرو ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے۔"

پولیس افسر "غلطی وغلطی کچہہ نہین ہوئی ہے۔ اس بہروپ سے کچہہ حاصل حصول نہین۔ ہم لوگ ایک کرایہ کی گاڑی مین آئے ہین جو گلی کے نکڑ پر کہڑی ہے۔ لہذا فوراً تیار ہو جاؤ کہ جلدی بو اسٹریٹ کو چلین۔"

رچرڈ "مین تمہارے ساتہہ چلنے کو تیار ہون کیونکہ مین اچہی طرح اس بات کو جانتا ہون کہ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت مین مجھے ایک منٹ بہی روکا نہ جائیگا۔"

پولیس افسر "اس سے مجھے غرض نہین (اپنے ساتہی سے مخاطب ہو کر) جم مین قیدی کے ساتہہ جاتا ہون تم یہان تہوڑی دیر ٹہر کر مکان کی تلاشی لو اور اس بات کا اطمینان کر کے کہ مکان کے اندر کسی قسم کا ثبوت ہے یا نہین ہمارے پیچہے پیچہے چلے آؤ۔"

" وننگہم رچرڈ کے ساتہہ جانے پر مصر تہا جسے بڑی مشکل سے اوس نے یہہ سمجہا کر باز رکہا کہ عہدہ دار پولیس مکان کی تلاشی لینے والا ہے اور اس حالت مین ضرور ہے کہ وہ گہر پر موجود رہے کیونکہ کسی غیر آدمی پر سارا گہربار چہوڑ دینا مصلحت کے خلاف ہے۔

جب بڈھا خانساماں رچرڈ کے سمجھانے سے مان گیا تو رچرڈ پولیس افسر کی حراست مین گاڑی مین بیٹھ کر بو اسٹریٹ کی عدالت پولیس کی طرف روانہ ہوا۔

اس منحوس مکان مین داخل ہونے کے بعد رچرڈ سے اوس کی پاکٹ بک اور روپیون کا بٹوا لے لیا گیا اور چونکہ مجسٹریٹ صاحب اس وقت کسی دوسرے مقدمے کے انفصال مین مشغول تھے لہذا اون کے فارغ ہونے تک رچرڈ کو حوالات مین بند کر دیا گیا۔

بالفعل ہم رچرڈ کو اسی مقام پر چھوڑتے ہین کیونکہ اوس کی گرفتاری کے بعد والی رات مین ایک دوسرے مقام پر نہایت ہی خطرناک واقعات پیش آئے۔

سترہوان باب

ہیبت ناک مکان

نواح اسمتھ فیلڈ فیلڈ لین اور سیفرن ہل آج ہم کو جس قدر غلیظ۔ گندے میلے کچیلے اور بدہیئت معلوم ہوتے ہین چند سال ہوے کہ اس سے دس حصہ زیادہ تھے اوس زمانے مین ان مقامات مین بہت ہی کم چہ بچے تھے اور جو تھے بھی اون مین نالیان نہ تھین۔ نتیجہ یہہ تھا کہ پانی ہر جگہہ سڑتا اور ہوا کو متعفن کرتا تھا۔ اس پر مستزاد تھی کاوکراس اور کیسل اسٹریٹ کے مذبحون اور قصاب خانون کی ودسٹری ہوئی اور دماغ پاش پاش کر دینے والی بدبو جو اب تک بدستور جاری ہے۔ ان مذبحون اور قصاب خانون مین پایہ تخت کے کتّون اور بلّیون کے راتب کے واسطے گھوڑون کا گوشت اوبالا جاتا ہے اور قصاب خانون کی

کہڑکیون مین گہوڑون کی بڑی بڑی ہڈیان خشک ہونے کی غرض سے لٹکائی ہوئی ہین اور جس طرح اس طرف سے گذرنے والے کی قوت شامہ یہان کی بدبو سے پناہ مانگنے لگتی ہے اوسی طرح قوت باصرہ اس ہیبت ناک نظارے کی تاب نہین لا سکتی۔ ہر قصاب خانے مین روزانہ ساٹھہ سے اوپر گہوڑے ذبح کئے جاتے ہین جن مین سے اکثر بڑی منزل پر پہنچے جانے کے وقت بیماری کے اخیر درجے پر ہوتے ہین۔ جو لوگ شہر کے کتّون اور بلیون کے راتب تقسیم کرنے کا بیوپار کرتے ہین اگر جلدی سے آکر اس گوشت کو نہ لے جائین تو فوراً سڑنے لگتا ہے اور ایسی بدبو پہیلتی ہے کہ سارے نواح کو طاعون زدہ کرنے کے واسطے کافی ہے۔

اول تو یون ہی یہہ حصہ شہر گندگی اور تعفن سے سنڈاس ہو رہا ہے اوس پر طرہ یہہ کہ یہان پانی کا قحط ہے گویا اہتمام اس کی غلاظت کو حد کمال تک پہونچانے مین کوئی دقیقہ نہین اوٹہا رکہا گیا ہے۔ بعض مکانات کے پیچہے چہوٹے چہوٹے باڑے ہین جن مین مالک مکان کے پلے ہوئے خنزیر رہتے ہین۔ کچہہ عرصہ ہوا کہ ایک غریب بیوہ جو انہین مکانات کے پچہواڑے رہتی تہی اوس کا بچہ مر گیا۔ چونکہ بےچاری اکیلی تہی اس لئے مردہ بچے کو چٹائی پر ڈال کر کپڑے سے ڈہک گئی اور خود کفن دفن کی فکر مین باہر گئی تہی اوس کی غیر موجودگی مین ایک خنزیر باڑے مین سے گہر مین گہس آیا اور بچے کا آدہا جسم نوچ نوچ کر کہا گیا۔

اس نواح مین جس کا ہم ذکر کر رہے ہین آبادی کی یہہ کثرت ہے کہ سیکڑون خاندان ایسے ہین جن کے پاس سارے خاندان کے رہنے سہنے اور سونے کے لئے ایک ایک کمرہ ہے۔ اگر ان مین سے کوئی شخص

مر جائے تو اوسی بند کمرے مین مردہ بھی پڑا رہتا ہے اور گھر کے لوگ بھی سوتے رہتے ہین۔ بسا اوقات مرنے والے کے اقربا کو بوجہ عُسرت کے اتنی مقدرت نہین ہوتی کہ تجہیز و تکفین کا انتظام جلد کر سکین۔ اور مردہ دنون بلکہ ہفتون یون ہی پڑا رہتا ہے جس مین سڑنے کے علاوہ کیڑے پڑنا شروع ہو جاتے ہین اور چوبیس گھنٹہ کے اندر جسم کے اندر باہر اوپر نیچے رینگتے نظر آتے ہین اور سڑے ہوئے بدن کو چھلنی کر دیتے ہین جسے دیکھ کر بعض وقت اس درجہ گھن اور کراہت آتی ہے کہ غسال اور کفن دوزون کو استفراغ ہونے لگتا ہے۔

سوسائٹی کے طبقہ امرا کے لوگ ان بیچارے غربا کو ان باتون پر جو حقیقت مین اون کی بدمعاشی سے نہین بلکہ بدنصیبی سے منسوب کی جا سکتی ہین لعنت ملامت کرنے کے واسطے تو مردہین مگر ان خرابیون کے استیصال مین کوشش کرتے ہوئے اون پر اوس پڑ جاتی ہے۔

گھر بھر کے لوگون کے ایک ہی کمرے مین اور ایک ساتھ سونے سے لڑکیون مین شرم و حیا نام کو نہین رہتی اور جب شرم ہی نہ رہی تو اون کی عصمت کا خدا حافظ! لیکن افسوس کہ اس عسرت و ناداری سے جس کی وجہ سے بہن بھائی۔ خالہ بھانجے سب ایک ساتھ مل کر لیٹ کر ایک ہی تنگ و تار کمرے مین سوتے ہین۔ بسا اوقات ایک نہایت ہی قبیح و شنیع اور مکروہ و مغضوب فعل کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔

جب کبھی ان مکانون مین چیچک یا لال بخار پھیلتا ہے تو یہہ مقام طبقہ جہنم بن جاتا ہے اور اموات کی اس قدر کثرت ہوتی ہے کہ گھر کے گھر پٹ ہو جاتے ہین۔

غرض کہ یہہ ہے ناگفتہ بہ حالت اوس حصہ شہر کی جو اس عظیم الشان پایتخت کے بیچون بیچ واقع ہے - سینٹ جان اسٹریٹ سے سیفرن ہل تک اور ویسٹ اسٹریٹ سے کلرکن ویل گرین تک چہوٹے چہوٹے کوچون اور گلیون کا بہنور جال ہے جو کوڑے کرکٹ سے اٹے ہوے ہین اور تعفن کی یہہ کیفیت کہ گذرتے ہوے دماغ پہٹا جاتا ہے - اور یہان اون لوگون کی گنجان آبادی ہے جو غلاظت مین پیدا ہوے ہین جرائم پیشگی اور شکستہ حالی مین زندگی بسر کرتے ہین اور عسرت اور فاقہ کشی مین جان دیتے ہین -

اسی مقام پر فیلڈ لین اور ایلائی پلیس کے درمیان ایک گلی ہے جس کا نام ایریونین کورٹ ہے - یہہ گلی اس قدر تنگ ہے کہ گاڑی اس مین سے نہین جا سکتی - صرف پیدل ہی گذر سکتے ہین - اس کے دونون جانب کے مکانات پست اور غلیظ اور تنگ و تاریک ہین جن مین آفتاب کی شعاعون کا گذر نہین ہوسکتا - یہہ مکانات سستے کرایہ پر دئے جاتے ہین - لیکن نیچے کے درجون مین اکثر دوکانین ہین جن مین بچون کی کتابین - تماشاگردن اور ڈاکوؤن کی تصویرین - دیا سلائیان - سوئی پچکین - مٹہائی کی ٹکیان ادنیٰ درجہ کے سوتی کپڑے رکہے ہوے ہین -

رات کے تقریباً نو بجے ہون گے کہ اسی گلی مین دو چہوٹے چہوٹے بچے یعنی ایک سات برس کا لڑکا اور پانچ برس کی لڑکی ایک دوسرے کا ہاتہہ پکڑے بُری طرح روتے چلاتے جارہے ہین - دونون کے چہتڑے لگے ہوے ہین اور پاؤن مین نہ جرابین ہین نہ جوتے - تہوڑی تہوڑی دیر کے بعد چلتے چلتے ٹہر جاتے ہین اور بہائی اپنی چہوٹی سی بہن کی دلدہی کرتا ہے اور کہتا ہے :-

"اچہی بہن! مت روؤ۔ مین امّان سے کہدونگا کہ میری خطا ہے کہ ہمین زیادہ پیسے نہ مل سکے۔ اگر امان مارین گی تو مین مار کہالون گا۔ تم مت روؤ"

اسی طرح سے بہائی اپنی بہن کو تسلی اور دلاسا دیتا ہوا اور اوس کی آئی بہی اپنے سر لینے کا وعدہ کرتا ہوا اوس کا ہاتہہ پکڑے آگے بڑہا۔ یہہ بچے چلتے چلتے اوس مکان کے دروازے پر ٹہیرے جس مین ان کی مان رہتی تہی۔ دروازے پر پہونچ کر لڑکی پہر ٹہٹک گئی اور گہر مین گہستے ڈری پہر بہائی نے دل دہی کی اور کہا۔

"فینی بہن خدا کے لئے مت روؤ اور گہر مین چلو اگر امّان تم کو مارنا چاہین گی تو مین تمہارے بدلے کی بہی مار کہالون گا۔ اور کل جب ہم مانگنے نکلین گے تو پہلا پیسا جو مجہے ملے گا اوس کی تم کو ناشپاتی لے دون گا۔ چاہے اوس کے بعد مجہے کوئی پیسا نہ ملے اور گہر آنے پر امّان مارتے مارتے میری جان ہی نکال دین۔ لو اب مت روؤ۔ اچہا!"

بہائی نے دروازہ کہولا اور بہن کا ہاتہہ پکڑ کر اندر داخل ہوا۔

ایک شخص جس کے پہولے ہوے گال تہے پہنت گہنی داڑہی تہی اور ایک میلا کچیلا کوٹ پہنے تہا آگ کے پاس بیٹہا ہوا پائپ پی رہا تہا اور ایک لاغر و نحیف عورت جس کی صورت سے بدمزاجی اور سنگدلی برستی تہی میز پر کہانا چن رہی تہی۔ اس گہر کا سامان کلہم اجمعین ایک ہی میز تین ٹوٹی پہوٹی کرسیان اور ایک میلا بچہونا تہا جو ایک طرف کونے مین پڑا تہا۔

لڑکا جب دروازہ کہول کر اندر داخل ہوا تو پہلے تو اس شخص کو آگ کے پاس بیٹہے دیکہہ کر متعجب ہوا۔ لیکن ایک لمحہ کے بعد ہی خوشی سے تالیان بجا کر کہنے لگا:۔

"آہا ابّا جان گھر آگئے!"

لڑکی بھی رونا دھونا بھول گئی اور خوشی سے اچھل کر چلا اوٹھی:۔

"ارے ہمارے ابّا جان آگئے!"

دونوں معصوم نہایت سچی محبت اور بالکل غیر مصنوعی خوشی سے دوڑکر باپ کے گلے سے لپٹ گئے۔

بچے اچھی طرح سے گلے میں باہنیں ڈالنے نہ پائے تھے کہ باپ نے نہایت وحشیانہ پن کے ساتھہ یہہ کہکر اونہیں الگ ڈھکیل دیا:۔

"خدا غارت کرے حرام زادو! تم نے تو میرا ایک ہی توڑا ہوتا۔"

لڑکا اپنا سا منہہ لے کر الگ ٹھٹک گیا اور لڑکی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

مرد ۔" اب یہہ نخرے رہنے دو اور بتاؤ کہ آج کتنا کما کر لائے تمہاری ماں کہتی ہے کہ جب سے ہم بڑے گھر کو گئے تم کچھہ نہ کچھہ مانگ مونگ لاتے ہو۔"

عورت ۔" ہاں بولو بیری جلدی بولو اور اپنے بہانے بتے رہنے دو نہیں تو تم مجھے جانتے ہو۔"

لڑکا ۔ (اپنی جیب سے پیسے نکال کر) "اچھی اماں جان۔ یہہ سب پیسے فینی نے مانگ کر اکٹھے کئے ہیں مجھے ایسی بھوک اور سردی لگی تھی کہ کسی سے کچھہ بھی نہ مانگ سکا۔ اگر آج ہم تھوڑا مانگ کر لائے ہیں تو آپ مجھے مارلیں۔ فینی بے چاری کی اس میں خطا نہیں ہے۔"

لڑکے نے جب یہہ الفاظ کانپتی ہوئی آواز میں اور آنکھوں میں آنسو بھر لاکر کہے تو وہ اپنی بہن کے آگے کھڑا ہوگیا تاکہ ماں کے غصے سے اوسے بچالے۔

عورت - (جہپٹ کر اور لڑکے کا ہاتہہ پکڑ کر جس مین پیسے تہے)
"لا ادہر دکہا ۔"
(اس کے بعد یہہ دیکہہ کر کہ رقم تہوڑی ہے) "رہ تو سور کے بچے!
تجہے ان بہانون تون کا مزا چکہاؤن گی اور تیرا کلیجہ بہون کر کہا جاؤن گی"
مرد "کتنا لایا ہے؟"
عورت (آگ بگولا ہو کر) "کتنا لایا ہے! خاک لایا ہے!
مس کر کے شراب کے دام نکلین گے۔ یہہ لو آٹہہ آنے ہین ۔"
(لڑکے کی طرف جہپٹ کر) "رہ تو جا تیری چمڑی نہ اودہیڑی ہو تو بات نہین"
یہہ کہہ کر اوس نے لڑکے کا ہاتہہ پکڑا اور اوس کی پیٹہہ مین اس زور سے
ایک گہونسا مارا کہ اوندہے مُنہہ گرا۔ اس کے بعد اس بے رحم مان نے
بے چارے معصوم پر لات گہونسون اور گالی کوسون کا مینہہ برسا دیا۔"
اوس کے بعد لڑکی کی باری آئی اور جس بے دردی سے لڑکے
پر مار پڑی تہی اوسی طرح اس پانچ برس کی جان کا بہی بہُرتہن نکالا گیا۔ ہان اتنا
فرق تہا کہ اس موقع پر بہیری ہاتہہ جوڑ جوڑ کر مان سے کہتا جاتا تہا کہ
"امان جان فینی کی خطا نہین ہے میری خطا ہے آپ اسے نہ مارین"
لیکن جب مان اس پر بہی باز نہ آئی تو بہن کو بچانے کی غرض سے بیچ مین
آ گیا اور اوس کی مار اپنی پیٹہہ پر لے کر اس عمر مین اپنی رحم دلی اور نیک طینتی
کا ثبوت دیا۔
آخر کار عورت تہک کر بیٹہہ گئی اور لڑکا اپنی بہن کو بچہونے پر بٹہا کر
اوس کے آنسو پونچہنے لگا۔
اس عورت کا خاوند اس عرصے مین بالکل خاموش اور بے حس و

حرکت بیٹھا یا تپ پیتا رہا اور اگر اوسے بچون کے پیسے تھوڑے لانے پر
غصہ نہ آیا تھا تو اون کو پٹتے ہوے دیکھہ کر رحم بہی نہ آیا۔

عورت (ہانپ کر) "اب ٹہیک ہوے ہین۔ دیکھون تو اب کبھی
اٹھارہ آنے سے کم جیب مین ڈال کر گہر مین گہسین۔ کوئی جانے کہ اس مین
بچون کا قصور نہین بلکہ دینے والے لوگون کا قصور ہے مگر مین جانتی ہون
کہ انہین سور کے بچون کا قصور ہے اس لئے کہ لوگ روز بروز زیادہ
فیاض ہوتے جاتے ہین جتنی بدکاری بڑہتی جاتی ہے اوتنی ہی سخاوت
بہی زیادہ ہوتی جاتی ہے"

مرد (موٹی بھدی آواز سے) "ٹہیک ہے کوئی چلتا ہوا مانگنے والا ہو
تو اور نہین تو پانچ روپیہ روز ٹیل سکتا ہے۔ اگر اسی سڑکون پر اس کونے
سے اوس کونے تک چکر لگائے تو ہر سڑک پر کیا ایک آنہ بہی نہ ملے گا؟ بس
پورے پانچ روپیہ ہو گئے"

عورت "ہان اور کیا۔ اسی لئے کہتی ہون کہ اگر یہہ اپاہج۔ کاہل
اور سست بچے کوشش کرتے تو اٹھارہ آنے پیدا کرنا بڑی بات نہ تہی۔
تمہارے اس پہلی دفعہ جیل خانہ مین جانے کے بعد اگر یہہ کوشش کرکے بہت
بہت سا مانگ کر نہ لاتے تو اب تک خدا جانے میرا کیا حال ہو گیا ہوتا۔
مگر تھوڑے دنون سے ان پر ایسی موت پڑی ہے کہ کچھہ بہی نہین لاتے۔
اسی سے اب یہہ حال ہے کہ گہر مین پہوٹی بہانگ نہین جو کچھہ دہرا اوٹھا تہا
سب کا صفایا ہو گیا"

مرد "اب ہم لوٹ کر آ گئے ہین یہہ سب کچھہ ہو جائے گا۔ تہوڑی
دیر مین ڈوک آتا ہو گا۔ ہم اور وہ کہین نہ کہین لگا لگانے کی فکر کرین گے خالی

ہاتہہ پر ہاتہہ رکہے کب تک بیٹھے رہین - تم ڈک کے آنے سے پہلے پہلے لونڈیا لونڈون کو کہلا پلا کر سلا دو "

عورت " اچہا "

یہہ کہہ کر اوس نے ایک خشک روٹی کے ٹکڑے کیئے اور ایک ایک ٹکڑا بچون کی طرف پہینک کر نہایت کرخت آواز مین کہنے لگی :-
"جلدی سے نگل کے بچہونے مین دب رہو نہین تو چمٹا لے کے آتی ہون "

لڑکے نے روٹی کا بڑا ٹکڑا بہن کو دیا اور چہوٹا خود کہایا - اور بچہونے پر لٹا کر نہ صرف اوسی کے چیتہڑے بلکہ اپنے کپڑے بہی اوسی پر ڈالے تاکہ اوسے سردی نہ معلوم ہو اور چپکے سے اوس کی برابر لیٹ گیا -

یہہ وہ بچے سو رہے ہین جو ابہی کٹ چکے ہین اور جن کے بدن مین درد اور آنکہون مین آنسو موجود ہین جو نہین جانتے کہ پیٹ بہر کہانا کیا ہوتا ہے جن کو بیٹہتے گہونسا اور اوٹہتے لات ملتی ہے - جو باپ کی صورت دیکہتے ہی دوڑے گئے تہے کہ گلے سے لپٹین گے لیکن باپ نے اون کو دہتکار دیا جو باوجود مان کی سختیون اور مار پیٹ کے اوس سے محبت کرتے ہین اور جس کے ایک پیار کے لفظ ایک تبسم پر دونون عالم قربان کرنے کو موجود ہین -

خدا خوب جانتا ہے کہ اس تصویر مین مبالغہ کا رنگ مطلق نہین ہے اس بات کے خیال سے ہمارا خون جوش کہانے لگتا ہے کہ انسانی شکل مین درندے بہی ہین جن مین سے بہتون کا شمار اوس جنس مین ہے جو قدرتاً حلیم و رحیم اور نرم دل و نازک طبع ہے - یہہ درندہ خصائل اور انسان شمائل عورتین اپنے بچون کو زندہ درگور کر دیتی ہین جن کے نصیب مین دن رات سوائے

دہول جوتے اور گالی کوسے کے اور کچہہ نہین ہوتا۔ افسوس! کہ اس قسم کی کتنی مائین نکلین گی جن کا وجود بنی نوع انسان کے واسطے باعث ننگ وعار ہے نہین یہہ چڑیلین ہین جنہون نے ہماری جیسی شکل اختیار کی ہے ہم مین رہتی سہتی ہین اور ہماری نوع کو بدنام کرنے کی غرض سے ہم مین برے نمونے قائم کرتی ہین۔

جب بچے سو گئے تو عورت باہر گئی اور چند منٹ کے بعد ٹھرے کی دو بوتلین لے کر آئی۔ اس امر کے اظہار کی ضرورت نہین ہے کہ یہہ بوتلین اونہین پیسون سے خریدی گئی تہین جو بچے سارا دن لوگون سے بہیک مانگ کر لائے تہے۔ اوس کے بعد عورت ایک کونے مین سے بہنا گوشت اور روٹی اوٹہا لائی اور جورو خاوند نے خوب پیٹ بہر کر زہر مار کیا۔ گوشت اس قدر کثرت سے تہا کہ اگر ایک ایک ٹکڑا بچون کو دیا جاتا تو بہی بہت سا بچ رہتا۔ روٹی جو انہون نے کہائی وہ تازہ اور سپید اور نرم تہی مگر جو بچون کو دی گئی تہی وہ بدبودار اور سیاہ اور خشک تہی۔

جب دونون کہانا کہا چکے اور ٹھرا اڑا چکے تو عورت نے جس کے چہرہ سے سنگدلی اور شرارت برستی تہی مرد سے چپکے چپکے کہا:۔

"سنتے ہو مین نے فینی کے کار آمد بنانے کی ایک بہت اچہی تدبیر سوچی ہے"

مرد "کہو پیاری وہ کیا تدبیر ہے"

عورت "ان دنون مین یہی سوچتی رہتی ہون کہ میری توا ب کوئی دن مین تمہارے کامون مین مدد دینے کے لائق ہوتا ہے۔ چہوٹا سا تو ہے ہی کہڑکیون مین سے نکل جایا کرے گا جب چر کے گہر مین گہس جایا کرے گا اور کوٹہری مین دبک کر بیٹہہ رہا کرے گا کہ رات کو تمہارے لئے دروازہ

کہول دے اور ہزار طرح تمہاری مدد کر سکے گا۔"

مرد۔"ہان سچ ہے۔ اب کوئی دن مین مین اوسے اپنے کام پر لگا لون گا۔"

عورت۔"اچھا تو ہیری تو کچھہ نہ کچھہ تمہارا کام کرے گا مگر یہہ بتاؤ کہ فلینی کیا کرے گی۔ ابھی تو وہ برسون تک ہمارے کسی کام کی نہین۔ مجھے اس بات کا تو یقین ہے کہ وہ بھیک نہ مانگے گی۔ مین خوب سمجھتی ہون کہ ہیری اوس کے بچانے کے لئے جھوٹ موٹ کہتا ہے کہ وہ بھیک مانگتی ہے۔ اب میرے جی مین ہے کہ ایک تدبیر کرون جس سے وہ آپ ہی آپ اور اپنی خوشی بھیک مانگنے لگے۔"

مرد۔"تو وہ تدبیر تو بتاؤ کہ کیا ہے۔"

عورت۔"تدبیر یہہ ہے کہ ایسا کرنا چاہیے کہ وہ ہمارے بس مین ہوجائے اور ساتھہ ہی اوس کی صورت ایسی ہوجائے کہ جو دیکھے رحم کرے اور ضرور اوسے کچھہ دے۔ مین شرط بدتی ہون کہ میری تدبیر سے اوسے کم سے کم پانچ روپیہ روز ضرور ملین گے اور خیال کرو پانچ روپیہ تہوڑے نہین ہے۔"

مرد۔"آخر کیسے"

عورت (مرد کے سوال کی طرف التفات نہ کرکے) "اوسے ہیری کی مدد کی بہی ضرورت نہ ہوگی۔ بس ہمین اتنا کرنا پڑے گا کہ روز صبح کو اوسے کسی بڑی سڑک پر لے جاکر بٹھا دین اور شام کو جاکر لے آئین۔ مین تم سے سچ کہتی ہون کہ اس سے اتنا مل جائے گا کہ ٹہرا کیسا ہر روز برانڈی اوڑے گی۔"

مرد۔"تو آخر کچھہ میرے بہی معلوم ہو کہ کیا تدبیر ہے۔"

عورت۔"کیا تم ابھی تک نہ سمجھے؟"

دو گھونگے رکھے جن مین ایک ایک بھونرا بند تھا اوس کے بعد ایک پٹی خوب کس کر اس طرح باندھ دی کہ ڈھیلون پر سے گھونگے سرکنے نہ پائین اور پپوٹے کھلے رہین۔ چند روز مین آنکھین بالکل پھوٹ گئین اور پتلیون پر سپیدی اگر ٹینٹ نکل آئے۔

مرد "کیا سچ فینی کا یہی حال کیا جائے؟"

عورت "برابر یہی حال کیا جائے۔ کیون نہ کیا جائے؟"

مرد۔ (اس تجویز کو پسند کر کے) ہان کیون نہ کیا [illegible]

عورت "آخر بچون سے کچھہ نہ کچھہ کام تو [illegible] ہے۔ اگر تمہاری راے ہو تو کل مین ہیری کو اکیلا [illegible] نکلنے [illegible] ن اور فینی کو گھر پر روک لون جب چھوکرا چلا جائے تو یہہ تدبیر [illegible]"

دروازہ پر کسی کی ہلکی [illegible] نے سلسلہ کلام منقطع کر دیا۔

[illegible]ہوان باب

کلال خانہ

بل "آجاؤ [illegible] کے سوا اور کون سکتا ہے"

نووارد [illegible] بل بولٹر۔ لو ہم آہی پہونچے۔ تم کو غالباً یہہ بات پہلے سے معلوم تھی کہ مین آج شام کو یہان آنے والا ہون۔ جو لڑکا ابھی لگلے ہی دن جیل خانے سے چھوٹا ہے تم نے اوس کے ہاتھہ خواہ مجھے کہلا نہ بھی بھیجا ہوتا تو بھی مین ضرور [illegible] مجھے خوب یاد تھا کہ مہین اوس معاملے مین چھہ مہینے کی سزا ہوئی اور تاریخ او [illegible] دن کا حساب مین نے بالکل ٹھیک لگا لیا تھا۔"

بل "اچھا [illegible] بیٹھہ تو جاؤ اور حیرٹ پیو۔ جب ہم تم پہلی دفعہ ملے تھے

دوگھونگے رسے کہے جن مین ایک ایک بہو نرا بند تہا اوس کے بعد ایک پٹی خوب کس کر اس طرح باندہ دی کہ ڈہیلون پر سے گھونگے سرکنے نہ پائین اور پپوٹے کہلے رہین - چند روز مین آنکہین بالکل پہوٹ گئین اور پتلیون پر سپیدی اگر نیٹ نکل آئے -

مرد "کیا سچ فینی کا یہی حال کیا جائے ؟"

عورت "برابر یہی حال کیا جائے - کیون نہ کیا جائے ؟"

مرد - (اس تجویز کو پسند کر کے) "ہان کیون نہ کیا ..."

عورت "آخر بچون سے کچہہ نہ کچہہ کام تو ... ہے - اگر تمہاری رائے ہو تو کل مین ہیری کو اکیلا مانگنے ... ن اور فینی کو گہر پر روک لون جب چہوکرا چلا جائے تو یہہ تدبیر فینی ... ‘‘

دروازہ پر کسی کی ہلکی ... نے سلسلہ کلام منقطع کر دیا -

ا... ہوان باب

کلال خانہ

بل "آجا ... کی فلیمر کے سوا اور کون سکتا ہے"

نووارد "... بل بولٹر - لو ہم آہی پہونچے - تم کو غالباً یہہ بات پہلے سے معلوم تہی کہ مین آج شام کو یہان آنے والا ہون - جولڑکا ابہی لگلے ہی دن جیل خانے سے چہوٹا ہے تم نے اوس کے ہاتہہ خواہ مجہے کہلانہ بہی بہیجا ہوتا تو بہی مین ضرور آتا - مجہے خوب یاد تہا کہ تمہین اوس معاملے مین چہہ مہینے کی سزا ہوئی او تاریخ اور دن کا حساب مین نے بالکل ٹہیک لگا لیا تہا"

بل "اچہا اک بیٹہہ تو جاؤ اور چرٹ پیو - جب ہم تم پہلی دفعہ ملے تہے

اوس وقت سے لے کر اب تک جو باتین پیش آئی ہون وہ سب سناؤ"

ڈک "کوئی نئی خبر تو ہے نہین - ہان گریٹنگی جم تو تم جانتے ہی ہو کہ پولیس کی لپیٹ مین آگیا اوس نے اور ہمارے پرانے یار مردہ فروش نے مل کر کوچہ سوہو کے قریب چھاپہ مارا تھا۔ مال لے کر دونون کے دونون صحیح سلامت نکل آئے اور مردہ فروش ٹکسال والے محلے مین چلا گیا ادہر جم اسمتھہ فیلڈ والے پرانے مکان مین آگیا اور مجھے حصہ لینے کے لئے لیکن نشہ عشرہ کے بعد مردہ فروش نے اوس کے خلاف مخبری کی اور آیندہ سشن مین سرکار کی طرف سے اوس کے خلاف گواہی دے گا غرض کہ جم کے ہتکڑی پڑ گئی اور اس وقت وہ جیل خانے مین ہے۔ ابکی مرتبہ عمر بھر کے لئے جائے گا"

بل "ہان جائے گا تو ضرور۔ دو دفعہ پہلے بھی سزا بھگت چکا ہے اور اس لئے ابکی دفعہ ہمیشہ کے لئے جلاوطن ہوگا"

ڈک (سگار سلگا کر اور ٹہرے کا ایک بہت بڑا قدح چڑہا کر) "یار یہہ تو سب کچھہ ہوا لیکن معاملے کی بھی تو کوئی بات کرو۔ یہان یہہ حال ہے کہ جیب مین لے دے کر کلھم ایک روپلی رہ گئی ہے اور وہ بھی تہوڑی دیر مین برانڈی کی نذر ہوتی ہے۔ میری تو ہتیلی کھجلا رہی ہے کچھہ نہ کچھہ ملنا چاہیئے"

بل "ہان یار ملنا چاہیئے اور بہت جلد ملنا چاہیئے - اچھا سنو۔ اوس مکان پر حملہ کر چھاپہ کیون نہ مارین جہان چار سال پہلے ہم نے سیندہ لگانے کی کوشش کی تھی اور جس کی دوسری ہی صبح تم کو پولیس والون نے ایک عورت کا بقچہ چرانے کے جرم مین دہر لیا تھا۔"

ڈک "تمہاری مراد مارکہم کے مکان سے ہے تو نہین جو کینٹش ٹاون اور

اور ہالوے کے درمیان ہے"

بل -"ہاں وہی تمہیں یاد نہیں کہ جس رات ہم نے اوس جوکرے کو اسمتہہ فیلڈ والے مکان کے چور دروازے میں سے نیچے گرا دیا تہا تو یہہ فیصلہ کیا تہا کہ اس مکان پر ضرور چہاپہ مارین گے۔ لیکن ڈک خیر تو ہے یہہ تمہارا رنگ یکایک کیون اوڑ گیا؟"

اس واقعہ کے سنتے ہی ڈک فلیر کے چہرے پر مردنی سی چہا گئی تہی مارے خوف کے اوسکے پاؤن ڈگمگانے لگے اور بدحواس ہو کر وہ اپنے چارون طرف خوف آمیز نگاہیں ڈالنے لگا۔

بل کی جورو -"ہوش مین آؤ یہہ تمہین ہو کیا گیا؟ تم یہہ سمجہتے ہو کہ یہان بہی بہوت رہتے ہین؟"

ڈک -"(دفعتاً کانپ کر) بہوت!" (پہر کچہہ دیر خاموش رہ کر) "بل! تم خوب جانتے ہو کہ جب تم قید ہوے تو اوس وقت تک اس تمام علاقہ مین کوئی شخص بہادری اور جرأت مین مجہہ سے بڑہ کر نہ تہا۔ تمہین معلوم ہے کہ مین بہوتون چڑیلون کا بالکل قائل نہ تہا لیکن اب وہ بات نہ رہی۔ اگر کسی شخص نے کسی آدمی کی روح کو اس دنیا مین اپنی آنکہون دیکہا ہے تو وہ شخص مین ہون۔ دو مہینے ہوتے ہین کہ یہ خوفناک واقعہ پیش آیا"

بل -(بدحواس ہو کر) "ہین یہہ تم نے کیا کہا؟"

ڈک -"دو مہینے کا عرصہ ہوتا ہے کہ مین ہیکنی اسٹریٹ مین تہا اور چاہتا تہا کہ ٹام کربکس مین کے ساتہہ مل کر کہین چہاپہ مارون لیکن یہہ ارادہ پورا نہ ہو سکا کیونکہ ٹام نے رات بہر کلال خانے مین گذاری تہی اور دل لگی ہی لگی مین بارود سے اپنا ہاتہہ اوڑا لیا تہا۔ خیر مین اس ناامیدی کی

وجہ سے سخت پریشان گھبراتا آرہا تہا اور کیمبرج ہیتہ کے پہاٹک پر پہونچا تہا کہ مین نے گہوڑون کے سرپٹ آنے کی آواز سنی۔ پلٹ کر جو دیکہتا ہون تو ایک خوب صورت سرنگ مادیان پر۔"

بل۔ (قطع کلام کرکے گہبراہٹ مین) "کون تہا؟"

ڈک "اوسی چہوکرے کی روح جسے ہم نے اسمتہہ فیلڈ کے پُرانے مکان کے چور دروازے مین سے چار سال اور کچہہ مہینے پہلے نیچے گرادیا تہا۔"

بل "ڈک! ممکن ہے کہ تمہاری نگاہ نے غلطی کی ہو۔"

عورت "ممکن کیا یقینی غلطی کی۔"

ڈک۔ (نہایت وثوق کے ساتہہ) "ہرگز نہین۔ بل! تم اچہی طرح سے جانتے ہو کہ مین اپنے کسی شریک سے کبہی جہوٹ نہین بولتا۔ مین نے اوس چہوکرے کو اپنی ان آنکہون سے ایسا ہی صاف دیکہا جیسا کہ اس وقت تم کو اور پالی بولٹر کو دیکہہ رہا ہون۔ اوسے دیکہہ کر میری حالت ایسی ہوگئی کہ قریب تہا کہ دہڑام سے زمین پر گرپڑون مگر مین ایک ستون سے جو رستے مین کہڑا تہا بے اختیار ہوکر جا لگا اور ایک دفعہ پہر پلٹ کر اوسے خوب نظر بہر کر دیکہا۔ وہی چہوکرا تہا وہی اُس کا چہرہ تہا وہی بال تہے وہی لباس تہا۔ غرض کہ ہر ایک چیز وہی تہی۔ مین نے ہرگز غلطی نہین کی چاہو تو تم مجہہ سے قسم لے لو۔"

بل "اور اگر کل صبح تمہین سولی چڑہنا پڑے تو یادری سے بہی تم یہی واقعہ بیان کردوگے؟"

ڈک۔ (میز پر زور سے اپنا ہاتہہ مار کر نہایت وثوق کے لہجے مین

"بے شک یہی واقعہ حرف بہ حرف بیان کرونگا"

اس کے بعد کچھ دیر تک خاموشی کا عالم طاری رہا۔ بل کی جورو بہی جو سیہ کاری مین اپنے رفیقون کے مقابلے مین زیادہ طاق تہی اور اس لحاظ سے قساوت قلبی مین بہی اون سے بڑہی ہوئی تہی اوس وثوق آمیز لہجے سے جس مین ڈک نے یہہ واقعہ بیان کیا تہا متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی آخر کار ڈک نے کہا:

"یہہ تم سب چپ کیون ہوگئے۔ اس سے کام نہین چلتا۔ یہہ تو ان چڑیلون کے دکہائی دینے سے یہہ نہین ہوسکتا کہ ہم اپنا روپیہ چہوڑ دین"

بل "ہان ہاتہہ پاؤن تو ضرور ہلانے چاہئین۔ اگر ہم اپنے علاقے کے پادری کے پاس جاکر اوس سے یہہ ماجرا بیان کرین اور کہین کہ ہم اپنے پچہلے گناہون سے توبہ کرتے ہین تو وہ ہم کو اپنی ماتحتی مین ملازمت تو دینے سے رہا اور اگر وہ ہمارے لئے کچہہ نہین کرسکتا تو اور بہلا کس سے امید ہوسکتی ہے۔ ہان وہ مارکہم والے مکان کا ذکر تو رہ ہی گیا"

ڈک "مین نے سنا ہے کہ بڈہے مارکہم کو مرے ہوے چند مہینے گذر گئے ہین اوس کا بڑا بیٹا گہر سے نکل گیا جس کی وجہ سے اوس کا باپ کڑہ کڑہ کر مر گیا اور جو چہوٹا بیٹا تہا وہ جعلی نوٹ چلانے کے جرم مین آج تیسرے پہر جیل خانے بہیجا گیا"

بل "سچ کہو! خیر اب وہان کی کوئی امید نہ رکہنا چاہئے کچہہ اور سوچو"

ڈک "قاسم کریکس مین اور مین ایک بڑے اچہے مکان مین جو کلیٹن مین ہے کچہہ کرنے والے تہے لیکن کریکس مین نے بدقسمتی سے کہیل ہی کہیل مین اپنا ہاتہہ بارود سے جلا لیا جس کی وجہ سے یہہ ارادہ

ملتوی ہوا۔لیکن کوئی وجہ نہین کہ اب وہی کام نہ کیا جائے۔ٹام نے مجہہ کو اس کی تفصیل سے پوری خبر دی ہے۔ایک بانکا تیکہا جوان جسے گہوڑون اور کتون کا بڑا شوق ہے اس مکان مین رہتا ہے۔یہہ جوان نہایت خاموشی سے زندگی بسر کرتا ہے۔اوس کے کوئی دوست آشنا بہی کبہی اوس کے ملنے کے لئے وہان نہین جاتے ہین گویا کہ مکان خالی ہے۔لیکن روپیہ بہرا پڑا ہے"

بل۔(سوال کے لہجے مین)"نوکر چاکر؟"

ڈک"۔مردون مین ایک بڈہا سائیس ہے اور دو عورتین یعنی کل تین ہے"

بل کی جورو"تو پہر تو تمہارے گہر کے ہین"

بل"کیا یہہ ضرور ہے کہ ہم کریکس مین سے پہلے اس کے متعلق بات چیت کر لین؟"

ڈک۔"ہان معاملے مین صفائی ہونی چاہئے۔مجہے یقین ہے کہ مردہ فروش کے ساتہہ اگر ٹہیک برتاو کیا گیا ہوتا تو وہ کبہی مخبری نہ کرتا لیکن اگر یہہ کام ہمین کرنا ہے تو کل رات کو کرنا چاہئے۔آؤ اب کلال خانے مین چل کر کریکس مین سے معاملہ طے کر لین۔"

بل"مجہے تمہاری سب باتین منظور ہین اور مین ہر طرح سے تمہارا شریک ہون"

یہہ کہہ کر دونون چور ایک ساتہہ کمرے سے نکلے۔یونین کورٹ کے سرے پر بلیڈنگ ہارٹ یارڈ کا چوک ہے جہان سے کربی اسٹریٹ کی طرف راستہ جاتا ہے۔کربی اسٹریٹ سے ایک تنگ گلی زاویہ قائمہ بناتی ہوئی

سیفرن ہل پر جا کر منتہی ہوتی ہے۔ یہی راستہ تہا جو چورون نے اختیار کیا اس وقت رات کے گیارہ بج چکے تھے اور کہر کا دل بادل ہر طرف چہایا ہوا تہا جس کی کثافت کی یہہ کیفیت تہی کہ بہ ظاہر ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا اسے چاقو سے کاٹا جا سکتا ہے۔ دونون چور پہلو بہ پہلو چل رہے تھے کیونکہ تاریکی کی یہہ حالت تہی کہ ہاتہہ کو ہاتہہ سوجہائی نہین دیتا تہا۔ کہین کہین شکستہ حال دریچون مین سے دُہندلی سی روشنی جہلملاتی ہوئی نظر آجاتی تہی اور کہر کا رنگ اس خفیف سی جہلملاہٹ مین بہورا تاریکی مائل نظر آتا تہا۔

چورون نے سیفرن ہل کو طے کرنا شروع کیا۔ گلیان قریب قریب خالی تہین لیکن گاہ بگاہ سیہ کاری کی نجس و غلیظ اور گمنام شکلین مجسم ہو کر چند مکانات کے دروازون مین سے رہگذرون کو اپنے شور انگیز مساکن مین پہسلا کر لے جانے کی کوشش مین ترغیب آمیز کلمات کہتی ہوئی سنائی دیتی تہین۔ اس نواح کے بدکردار لوگون مین سے اکثر ارتکاب جرم کے پچہتاوے اور افلاس و ناداری کے غم سے بچنے کے لئے نیند کے پہلو مین پناہ لے چکے تھے۔

افسوس! مفلسون اور مجرمون کی نیند بہی افلاس کی ڈراونی صورت اور جرم کے گوناگون توابع کی ہولناک مشکل کے تصور سے خالی نہین ہوتی۔

متعدد دریچون کی ٹوٹی جہلملیون مین سے نفرت انگیز اور نجس عیش پرستی کی صدائین آرہی تہین اور بعض مکانات ایسے تھے جن مین چیخ پکار گالی گفتار اور زد و کوب کی مخلوط آوازین بتا رہی تہین کہ وہان کے

رہنے والے شراب کی بدمستی کے عالم مین آپس مین لڑرہے ہین۔
سیفرن ہل کے مکانات کے حصہ عقب کے کمرون مین بہت سے
آیرش خاندان کہچاکہچ بہرے ہوے ہین اور مرد اپنی شکستہ دل جوروؤن
اور فاقہ کش بچون کو ایک نوالے کے لئے ترستا چہوڑکر خود اوس ناپاک
ٹہرے کے متواتر قدحے غٹ غٹ چڑہا رہے ہین جو اس نواح کے ذلیل
کلال خانون مین بکتا ہے۔ اطالیہ کے قلندرون کی بہی ایک کثیر تعداد
اس محلے مین آباد ہے۔ یہہ لوگ کچہہ چہوکرون کو نوکر رکہہ لیتے ہین اور اپنی
ڈگڈگیان۔ بندر سفید چوہیان یا چینی کی مورتین اون کے حوالے کرکے
اور اون کو اپنا نائب بناکے باہر بہیج دیتے ہین کہ کچہہ کما لائین اور جب یہہ
بدنصیب لڑکے دن بہر کی آوارہ گردی کے بعد خالی ہاتہہ سرشام لوٹتے
ہین تو اون کے بے درد وسفاک آقا کوڑون سے اون کی چمڑی اودہیڑ
ڈالتے ہین اور اون کے نالہ وبکا کی دردناک صدائین دوسری خوفناک
آوازون کے ساتہہ مل کر اس محلہ کی حالت کو حقیقت مین ایسا بنا دیتی ہین
کہ ممکن نہین کہ کوئی اوسے دیکہے اور کانپ نہ اوٹہے۔

سیفرن ہل مین سے جس وقت دونون چور گذر رہے تہے اگرچہ
اوس وقت رات بہت جاچکی تہی لیکن پہر بہی کچہہ چہوکرے جن کی عمر سات سال
سے کم اور پندرہ سال سے زیادہ نہ ہوگی گلی کوچون مین دبکے ہوے اس
تاک مین بیٹہے تہے کہ کوئی خوش پوش شخص ادہر سے گذرے اور وہ اوس کی
کسی چیز پر ہاتہہ صاف کرین۔

یہہ وہ چہوکرے تہے جن مین سے اکثر کو فیلڈلین کے مال مسروقہ
کے لینے والون نے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیئے اون کے والدین

کی نگرانی سے پہسلا کر یہان پہونچایا تہا اور باقی وہ تہے جنہین اون کے
ناپاک مان باپ نے خود ان گلیون مین چوری کرنے کے لیے بہیجا تہا
اس سے واضح ہوگا کہ حبس دوام بعبور دریاے شور جیل خانے
اور پہانسی کے ذریعون سے سوسائٹی بدمعاشون کی ایک نسل سے
نجات حاصل کرنے نہین پاتی کہ دوسری نسل اوس کی جگہہ پیدا ہوجاتی
ہے - اور ہم دعوے سے کہتے ہین کہ جب تک قانون کا رجحان بجاے
اصلاح اور تہذیب کے تعزیر کی طرف ہوگا اوس وقت تک برابر یہی حالت
رہے گی -

ڈوک غلیر اور ربل بولٹر بغیر بولے چالے کثیف کہر کو چیرتے ہوے برابر
چلے گئے یہان تک کہ وہ ایک ذلیل سے کلال خانے مین داخل ہوے
اس کلال خانے کے اندرونی حصے سے زیادہ نجس اور نفرت انگیز
مقام کا تصور مین آنا ناممکن ہے -

بہنگیون - چمارون - راجون - یہودیون اور ادنی درجے کی عورتون
کا ایک جم غفیر شراب پینے کی میز کے گرد جمع تہا - یہہ لوگ اپنے اپنے
مذاق کے موافق انواع و اقسام کی شرابین جن مین مضر بلکہ زہریلے اجزا
کی خطرناک ملاوٹ تہی پینے مین مصروف تہے - یہان کے بیر کی یہہ حالت
تہی کہ پانی تو اوس مین پہلے ہی بہت سا ملا لیا گیا تہا تاکہ مقدار زیادہ ہوجاے
اور اوس کی کیفیت مین تلخی اور تیزی پیدا کرنے کے لیے اس قسم کی ضرر
رسان چیزین ملا دی گئین تہین جیسے تماکو کا عرق اور کچلے کا ست - ان مین
سے اول الذکر کا زہریلاپن سم افعی سے کسی طرح کم نہین اور ثانی الذکر کی
سمیت کے اشتداد کی یہہ کیفیت ہے کہ اگر اسے کسی تالاب مین پہینک دیا

جائے تو مچھلیان سطح پر آکر تڑپ تڑپ کر مرجائین - اس کلال خانے کی جن مین تیزاب نفت کی آمیزش ہوتی ہے اور وسکی مین تارپین کا ست ملا ہوا ہوتا ہے - جن گلاسون اور تام لوٹون مین یہہ مختلف قسم کی شرابین پینے والون کو دی جاتی ہین وہ دوہری کشتیون مین رکھے جاتے ہین ان کشتیون کے اوپر والی تہ مین متعدد سوراخ ہوتے ہین اور پیندا خالی ہوتا ہے اس طرح بھرتے وقت جو شراب گلاسون مین سے چھلک کر کشتی مین گرتی ہے وہ ضائع نہین جاتی بلکہ کشتی کے پیندے مین جمع ہو جاتی ہے اور اس مرکب کو جس کا نام "دست رنگی" ہے کلال دو پیسے فی گلاس کے حساب سے بیچتا ہے -

دونون چورون نے [illegible] خانے مین داخل ہوتے ہی کلال اور اوس کی جورو سے [illegible] طور پر صاحب سلامت کی اور شراب پینے کی میز کے پاس سے گ[illegible] تنگ وتار اور دود آلود کمرے مین پہونچے - یہان انگیٹھی مین [illegible] جل رہی تھی جس کے سامنے ایک پست قد لاغر اندام گندم رنگ [illegible] نظر شخص بیٹھا ہوا مزے سے ایک سمبوسہ کھا رہا تھا - اس شخص [illegible] ہنے ہاتھ کی دو بیچ کی انگلیان ندارد تھین - اور ان کے ٹھنٹ پر [illegible] ی بندھی ہوئی تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہہ حادثہ اسے حال [illegible] یش آیا ہے - یہہ شخص کارڈرلے کا ایک پورا سوٹ پہنے تھا او[illegible] ٹ کی آستینین اس کی واسکٹ کے نیچے کا حصہ اور اس کی پتلون [illegible] چکنائی سے آلودہ تھا - قریب مین ایک میز پر ایک بہت بڑی ڈ[illegible] اور بیر کا ایک بہت بڑا تام لوٹ رکھا ہوا تھا - یہہ شخص ٹام کرنکس [illegible] تھا جو پایہ تخت لندن مین نامی اور بادی چور

ہونے کے لحاظ سے اپنی آپ ہی نظیر تہا۔ اوس کے پاس اطراف لندن کے تمام صاحب جائداد لوگون کے مکانات کی ایک مکمل فہرست مع اس تفصیل کے کہ ہر گہر مین کس قدر نوکر چاکر اور مرد رہتے ہین۔ موجود تہی۔ صدر ڈاک خانے سے تین میل کے اندر وہ کبہی کسی مکان مین چوری نہ کرتا تہا۔ اوس کا پیشہ صرف اطراف لندن کے مکانات تک ہی محدود تہا جہان پولیس کی دست اندازی کا زیادہ احتمال نہ تہا۔

جس وقت ہم اوس کا تعارف اپنے ناظرین سے کرا رہے ہین اوس وقت اوس کا ستارہ کچہہ گردش مین تہا جیسا وہ خود اکثر کہا کرتا تہا کیونکہ بارود سے کہیلتے کہیلتے اوس کے ہاتہہ کی دو انگلیان اڑ گیئن تہین اور اس حادثے کے پیش آجانے کے باعث گذشتہ دو مہینے سے وہ بالکل بے کار ہو رہا تہا۔ اور چونکہ کلال خانے کا مالک کبہی کسی کو اودہار نہین دیتا تہا اس لئے افلاس نے کریکس مین کو بُری طرح سے آگہیرا تہا۔ کریکس مین نے اپنی خوش حالی کے زمانے مین ہزارہا روپئے اسی کلال خانے مین صرف کئے ہون گے لیکن آج جب اوس کی قسمت نے پلٹا کہایا تو نوبت یہان تک پہونچ گئی کہ بے پیسے کے ”ست رنگی“ کا ایک پیمانہ بہی اوسے نہین ملتا تہا۔

جب ڈک فلیر اور بل بولٹر کمرے مین داخل ہوئے تو کریکس مین وہان اکیلا بیٹہا ہوا تہا۔ سموسہ چکہہ جانے کے بعد اس مشہور چور نے روٹی پر ہاتہہ صاف کرنا شروع کیا اور بغیر نگاہ اوٹہائے اپنا چہرا نکال کر اوس سے توس کاٹنے شروع کئے۔ آخر کار بل بولٹر نے بڑے زور سے

قہقہہ لگایا اور پکارا:-

یار ٹام تم تو یکایک بڑے مغرور ہوگئے اپنے دوستون تک سے بات نہین کرتے"

کریکیس مین "آہا! بل تم ہو - کہو جیل خانے سے کب چھوٹے"

بل "آج دوپہر کے وقت! اور نکلا تو جیب مین پائی نہ تھی وہ تو خوش قسمتی سے گھر والی نے بچون کو میری قید کے زمانے مین برابر کسی نہ کسی کام پر لگائے رکھا ورنہ خدا جانے ہمارا کیا حال ہوتا"

کریکیس مین "میری حالت بھی آج کل بہت بُری ہو رہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابھی محتاج خانے سے نکلا ہون - لے دے کر ایک چونی جیب مین رہ گئی تھی وہ اس روٹی کی نذر ہوگئی - کیا بُرا زمانہ آیا ہے"

ڈک فلیر "یار وہم سب کو زمانے کا سرد گرم دیکھنا پڑتا ہے اور بات تو حقیقت مین یون ہے کہ جب ہمارے پاس روپیہ ہوتا ہے تو ہم بے دریغ خرچ کر دیتے ہین"

کریکیس مین (تلخی کے لہجے مین) "لیکن ایسے بھی ہین کہ اون کے پاس روپیہ موجود ہے اور آڑے وقت مین ہماری مدد کرتے ہوے اون کی مٹھی نہین کھلتی - اس کلال خانے کے خبیث مالک کو دیکھو کہ میرے جیسے بھلے مانس کو ایک اٹھنی اودھار دیتے آنکھہ چُراتا ہے لیکن یہہ حالت کب تک رہے گی - ایک نہ ایک دن ایسا چھاپہ ماردن گا کہ ہُن برسانے لگون گا اور پھر اس بدمعاش کلال کے مقابلے مین ایک دوکان مین بھی کھول دون گا - پھر دیکھنا کہ میرے کسی دوست یا شریک کو ضرورت آپڑے اور مین جی کھول کر اوس کی

مدد نہ کروں "

ڈک "اجی یہہ دل لگی رہنے دو ہم تم سے معاملے کی بات کرنے آئے ہین"

کریکیس مین "کیا کوئی معاملہ ہے؟"

ڈک "پہلے میری اس بات کا جواب دو۔ اوس اپر کلیپٹن والے مکان پر ابہی تک ہاتہہ صاف کیا گیا ہے یا نہین؟"

کریکیس مین "کیا تمہاری مراد اوس مکان سے ہے جہان ایک بانکا جوان ہے"

ڈک ۔ (قطع کلام کرکے) "جو کچہہ تم نے مجہہ سے کہا تہا اس سے زیادہ مجہے اس کا حال معلوم نہین۔ مین اور تم مل کر یہہ کام کرنے والے تہے لیکن تم نے بارو سے دل لگی بازی کرنی شروع کی اور معاملہ بگڑ"

کریکیس مین ۔ (جلدی سے) "مین اس مکان کو خوب جانتا ہون ابہی یہہ کام کرنا باقی ہے۔ کیا تم دونون اس مین میرے شریک ہوگے؟"

بل "اسی معاملے کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے تو ہم اس وقت یہان آئے تہے"

کریکیس مین "خیر اچہا ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب اب ناداری کے آخری درجے کو پہونچ گئے ہین۔ ہم سے زیادہ صبر نہین ہوسکتا۔ یہہ کام ہمین کرنا چاہئے اور جلد کرنا چاہئے۔ کل رات کا وقت رکہو۔ ٹہیک گیارہ بجے مین کو چہ ڈنسٹن کی طرف جاؤن گا۔ تم اپنے اپنے رستے کا خود انتظام کرلو لیکن دیکہنا مل کر نہ آنا۔ ہم تینون مین پرایس کے کہیت پر گیارہ بجے ملین گے"

ڈک "خیر تو یہہ فیصلہ ہوگیا۔ میرے پاس ایک لالٹین ہیک رخی

موجود ہے لیکن سینده لگانے کے اوزار بھی توہونے چاہئین۔"

بل "اور ایک تھیلا بھی۔"

کریکس مین "یہہ سب چیزین ہم کو بڈھے موزز ہارٹ مال مسروقہ کے لینے والے سے حاصل کرنی چاہئین اور اس کے معاوضے مین اوس کو لوٹ کا ایک حصہ دینا چاہئیے۔ اس کے متعلق تم کچھہ فکر مت کرو مین سب انتظام کرلون گا۔"

ڈک "یہہ معاملہ تو طے ہوگیا۔ آؤ اب براندی کا ایک ایک گلاس پی لین۔ میری جیب مین ابھی تک ایک روپیہ موجود ہے۔"

یہہ کہہ کر چور کمرے سے نکل کر شراب پینے کی میز کی طرف گیا اور کچھہ براندی لایا جسے پانی ملائے بغیر اوس نے اور اوس کے رفیقون نے پیا۔ کچھہ دیر کے بعد کریکس مین بولا۔

"تو کرنیکی جم پھنس گیا؟"

بل "ہان اور اوس کے ساتھہ مردہ فروش بھی۔ مگر مردہ فروش نے بھانڈا پھوڑ دیا ہے اور اس لئے وہ سشن کے بعد رہا کردیا جائے گا۔"

کریکس مین "مردہ فروش نے کوچہ بردمین جو تازہ ترین گل کھلایا تھا اوس کا حال تو تم نے سنا ہی ہوگا؟"

بل "نہین مین نے نہین سُنا۔ بتاؤ کیا ہے؟"

کریکس مین "بڑے مزے کا لطیفہ ہے۔ قصہ اگرچہ طویل ہے لیکن دلچسپ ایسا ہے کہ اس کی طوالت سے تمھاری طبیعت نہ اوکتائے گی۔ ایک نوجوان تسیم حسینی نامی کا باپ ایک سال ہوتا ہے

کہ دو ہزار پاؤنڈ چھوڑ مرا۔ اس ترکہ کے متعلق شرط یہہ تھی کہ بیوہ اپنی حین حیات مین اس کے سود سے تمتع اوٹھاے اور اوس کے مرنے کے بعد اصل رقم مع سود سیم کو ملے۔ کچھہ دنون کے بعد بڑہیا مقروض ہوگئی اور قرض خواہون نے عدالت دیوانی سے وارنٹ جاری کراکے اوسے گرفتار کرایا۔ عدالت سے قرض خواہون کے دعوے کی ڈگری ہوگئی اور رقم باقساط دینی قرار پائی۔ اس کے بعد بڑہیا بیلویڈیرپلیس مین ایک چھوٹا سا مکان کرایہ پر لے کر رہنے لگی اب بیٹے کو ضرورت نے آگھیرا۔ بہلا وہ کہان انتظار کرتا کہ بڑہیا مرے اور تب کہین جاکر اوسے روپیہ ملے اور کیا معلوم وہ آج سے دس سال بعد مرتی یا بیس سال بعد۔ قصہ مختصر یہہ کہ سیم جسنی مردہ فروش کے پاس آیا اور سب حال اوس سے بیان کیا۔ مردہ فروش چونکہ زمانہ دیدہ اور مردم شناس ہونے کے علاوہ لکھا پڑہا بھی ہے لہذا تھوڑے سے غور کرنے کے بعد معاملے کی تہ کو پہونچ گیا۔ دونون مل کر ایک وکیل میک جیزل نامی کے پاس گئے جو نیوز وڈ پر قہوہ خانہ سرونٹس آرمس کے قریب رہتا ہے"

بل۔ "مین اوس قہوہ خانے کو خوب جانتا ہون۔ نہایت صاف ستھرا اور معزز لوگون کے جانے کے لائق ہے"

کریکس۔ "مین غرض کہ میک جیزل۔ سیم جسنی اور مردہ فروش نے آپس مین مشورہ کر کے معاملہ طے کر لیا۔ جسنی بڑہیا کے پاس جاتا ہے اور پوری تجویز اوس کے سامنے پیش کرتا ہے۔ وہ راضی ہو جاتی ہے اور اس رضامندی کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ بڑہیا اوسی دن یکایک

سخت بیمار ہو جاتی ہے اور ظاہر کرتی ہے کہ اب میرا آخری وقت آن پہونچا۔ جب اوس سے کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر کو بلا کر اپنا علاج کرائے تو انکار کر دیتی ہے اور ایک دائی کو جس سے اوس کی پہلے کی جان پہچان ہے اور جس کی عمر ستر سال سے اوپر ہو گی بلا بھیجتی ہے۔ اب سیم آتا ہے اور اپنی پیاری ماں کو صاحب فراش دیکھہ کر نہایت غمگین ہوتا ہے اور بڑھیا دنیاوی خیال چھوڑ کر دینی باتین کرنے لگتی ہے اور اپنے بیٹے کو ''برکت'' دیتی ہے اور کہتی ہے کہ اب مین اور چوبیس گھنٹہ کی مہمان ہون''۔ سیم دھاڑین مار مار کر رونے لگتا ہے اور قسمین کھا کر بڑے شد و مد سے کہتا ہے ''اب مین اپنی پیاری ماں کے پاس برابر بیٹھا رہون گا اور مرتے دم تک اوس کی تیمارداری کئے جاؤن گا''۔ چنانچہ رات بھر وہ بیمار کے سرہانے بیٹھا رہتا ہے اور بڑی میٹھی میٹھی باتین کرتا ہے اور باہر جا کر بوتل مین دوائی لاتا ہے لیکن حقیقت مین یہہ دوائی ٹھرا ہوتی ہے۔ بڈھی دائی یہہ دیکھہ کر خوش ہوتی ہے کہ بڑھیا کا بیٹا ایسا فرمان بردار ہے۔ پھر سیم دائی کو باہر بھیجتا ہے کہ جا کر تھوڑی سی رم لے آئے اور جب وہ لاتی ہے تو اوسے اتنی پلا دیتا ہے کہ وہ بدمست ہو کر بستر پر جا گرتی ہے اور گرتے ہی خراٹے تننے لگتی ہے۔

ڈک '' قصہ کیا ہے شیطان کی آنت ہے مگر اس کا سیر پیر بھی تو معلوم ہو کہ کیس مین''۔ سنو تو جب دوسری رات آئی اور دس بجے کا عمل ہوا تو چھوکرا دائی سے کہتا ہے: ''دائی میری دکھیاری ماں کی حالت دم بہ دم ردی ہوتی چلی جا رہی ہے اور میری روح کو ایسا صدمہ ہو رہا ہے کہ بیان نہین کر سکتا۔ اس وقت اگر اوس خاص رم کا ایک گھونٹ پینے کو

مل جائے جو وسٹ منسٹر کے پل والے کلال خانہ مین بکتی ہے تو طبیعت ذرا سنبھل جائے۔ اس کے جواب مین دائی کہتی ہے اچھا بیٹا مین جاکر ایک بوتل لیئے آتی ہون کیونکہ میرا بھی یہی جی چاہتا ہے کہ اس پہاڑسی رات مین جو کاٹے کٹتی نظر نہین آتی ہم دونون کے پاس دل بہلانے کا کوئی سامان موجود ہو۔ غرض کہ بڈھی دائی اپنی لٹھیا ٹیکتی ہوئی اوس کلال خانہ کی طرف روانہ ہو جاتی ہے جس کا سیم نے اوسے پتہ بتایا تہا۔ اوسے اتنی دور بھیجنے مین بہی سیم کا ایک خاص مطلب تہا دائی مکان سے چند ہی قدم گئی ہوگی کہ مسز حسینی اوٹھہ بیٹھتی ہے اور جلد جلد کپڑے پہن کر تیار ہو جاتی ہے۔ اتنے مین ایک کرایہ کی بند چوپہیہ گاڑی دروازہ پر آموجود ہوتی ہے اور سیم دوڑ کر نیچے آتا ہے۔ اس گاڑی مین مردہ فروش تہا اور اپنے ساتھہ ایک بڑہیا کی لاش جسے ابھی کل ہی دفن کیا گیا تہا اور جسے اوس نے راتون رات قبر سے کہود کر پہر نکال لیا تہا لیتا آیا تہا۔ اب سیم اور مردہ فروش لاش کو بالا خانہ پر لے جاتے ہین اور مسز حسینی گاڑی مین سوار ہوکر ایک پر آسایش مکان کی طرف روانہ ہو جاتی ہے جو میک جنرل نے اوس کے لیئے پیشتر سے سامرس ٹاؤن مین لے رکھا تہا“

دک:۔ ”اب اس کا کچھہ کچھہ مطلب میری سمجھہ مین آنے لگا ہے“

کربکس ملین۔ تہوڑی دیر مین بڈہی دائی واپس آتی ہے اور سیم روتا چلاتا ہوا اوسے سیڑہیون پر ملتا ہے اور کہتا ہے:۔ ہائے میری پیاری امان چل بسین! دائی جس بیمار کی تم نے اتنی خاطر کی تہی وہ چل دیا۔ بات تو سیم نے سچ کہی کیونکہ مسز حسینی حقیقت مین اپنا مکان

دیکھہ لیا اور باقی لوگون مین سے کسی نے نصف زینہ طے کرنے کی بھی زحمت گوارا نہ کی۔ جب یہہ سب ہو چکا تو جوری کی پوری تشفی ہوگئی اور اوس نے یہہ فیصلہ کیا ''موت قطعی اسباب سے واقع ہوئی جنہین متوفیہ کے اتنے دنون تک قید مین رہنے نے اور زیادہ قوی کر دیا'' چونکہ اہل جوری خود دیوانی قید مین مبتلا تھے اس لئے اونہون نے متوفیہ کے شقی القلب اور بے رحم دانیون پر بہت لے دے کی۔ اس کے بعد جنازہ تیار ہوا جو بہت شاندار تھا۔ ماتمیون مین سب کا سرگروہ سیم حسنی تھا اور اوس نے اتنے آنسو بہائے کہ دیکھنے والون کو بے اختیار اوس کی حالت پر رحم آیا۔ سب لوگ یہی کہتے تھے کہ اس نوجوان سے زیادہ مصیبت زدہ ہم نے کسی کو نہین دیکھا۔ غرض کہ اس طرح اونہون نے بڑھیا کو مار ڈالا۔ بیٹے نے اوس کی موت کا خاطر خواہ ثبوت دے کر روپیہ حاصل کر لیا اور اب مان بیٹا مل کر اسپٹل فیلڈ کے محلے مین ایک کلال خانہ چلاتے ہین۔ مردہ فروش اور میک جنزل کو اس کام مین سا جہے کے سو سو پاؤنڈ ملے اور معاملہ بہ خیر و خوبی ختم ہو گیا''

جب کریکس مین اپنا قصہ ختم کر چکا تو ڈک بولا:۔

''یار یہہ حکایت تو تم نے ایسی چٹ پٹی مزے دار سنائی ہے کہ آج تک کسی نے نہ سنی ہو گی''

بل ''ہے تو حقیقت مین بڑے مزے کی کہانی''

کلال خانے مین اس وقت کچھہ اور گاہک داخل ہوے۔ ان سب کا پیشہ بدمعاشی تھا اگرچہ سب کے طریقون مین کسی قدر اختلاف

دیکھہ لیا اور باقی لوگون مین سے کسی نے نصف زینہ طے کرنے کی بہی زحمت گوارا نہ کی۔ جب یہہ سب ہوچکا تو جوری کی پوری تشفی ہوگئی اور اوس نے یہہ فیصلہ کیا "موت قطعی اسباب سے واقع ہوئی جنہین متوفیہ کے اتنے دنون تک قید مین رہنے نے اور زیادہ قوی کردیا" چونکہ اہل جوری خود دیوانی قید مین مبتلا تہے اس لئے اونہون نے متوفیہ کے شقی القلب اور بے رحم دانیون پر بہت لے دے کی۔ اس کے بعد جنازہ تیار رہوا جو بہت شاندار تہا۔ ماتمیون مین سب کا سرگروہ سیم حسنی تہا اور اوس نے اتنے انسو بہائے کہ دیکہنے والون کو بے اختیار اوس کی حالت پر رحم آیا۔ سب لوگ یہی کہتے تہے کہ اس نوجوان سے زیادہ مصیبت زدہ ہم نے کسی کو نہین دیکہا۔ غرض کہ اس طرح اونہون نے بڑہیا کو مار ڈالا۔ بیٹے نے اوس کی موت کا خاطرخواہ ثبوت دے کر روپیہ حاصل کرلیا اور اب ماں بیٹا مل کر اسپٹل فیلڈ کے محلے مین ایک کلال خانہ چلاتے ہین۔ مردہ فروش اور میک جیزل کو اس کام مین ساجہے کے سو سو پاونڈ ملے اور معاملہ بہ خیر و خوبی ختم ہوگیا"

جب کریکس مین اپنا قصہ ختم کرچکا تو ڈک بولا:۔

"یار یہہ حکایت تو تم نے ایسی چٹ پٹی مزے دار سنائی ہے کہ آج تک کسی نے نہ سنی ہوگی"

بل "ہے تو حقیقت مین بڑے مزے کی کہانی"

کلال خانے مین اس وقت کچہہ اور گاہک داخل ہوے۔ ان سب کا پیشہ بدمعاشی تہا اگرچہ سب کے طریقون مین کسی قدر اختلاف

تہا۔ مثلاً کچھہ نقب زن تہے کچھہ اوچکے۔ کچھہ گرہ کاٹ۔ کچھہ بٹ مار کچھہ قلب ساز۔ کچھہ خطوں کے ذریعے سے بہیک مانگنے والے تہے غرض کہ سبہی قسم کے لچّون اور اوباشون کا مجمع تہا۔

ان بدمعاشون نے اب دل کہول کر شراب پینی شروع کی اور بہت جلد اون کی محفل ایسی شور انگیز اور نفرت خیز ہو گئی کہ بیان سے باہر ہے۔ جن کے پاس روپیہ افراط سے تہا وہ بے دریغ خرچ کرتے چلے جاتے تہے اور اس لئے جن کی جیبین خالی تہین اون کو بہی شراب کی کمی کی شکایت نہ رہی۔

کرکس بھی اس خوفناک برادری مین بظاہر سربرآوردہ اور ممتاز نظر آتا تہا۔ اوس کے قصے کہانیان اور اوس کے گیت نہایت توجہ سے سنے جاتے تہے۔

ہمارا مقصد یہہ نہین کہ ناظرین کو کلال خانے مین زیادہ دیر تک ٹہیرائے رکہین۔ ہم نے اس باب اور نیز باب گزشتہ مین جو کچھہ بیان کیا ہے اوس سے بلاشبہ لندن کے خوفناک حالات مین سے بعض کا خفیف سا خیال اون کے دل مین پیدا ہو گیا ہو گا لیکن ہم صحیح لندن کا سمان بہی دکہائے بغیر نہین رہ سکتے۔

اونیسوان باب

صبح

کلال خانے مین رات بہر نشے کی صحبت گرم رہی۔ بہت سے گاہک وہان ایسے موجود تہے جن کے پاس روپیہ زیادہ تہا اور جو اون

لوگون کی تواضع کرتے جاتے تھے جن کے سیلنے کا نہ تھا۔

اس طرح شام کو بکس مین فلیر رڈک اور ہل بولس نے جی بھر کر وہ ملاوٹ والے نشے اوڑا لئے جو اس کلال خانے مین بکا کرتے ہین۔

نومبر کے مہینے کی صبح کڑاکے کی سردی کے ساتھ طلوع ہوئی اور اپنے ساتھ مینھ کی ایک بوچھار لائی۔ کلال خانے کی گیس کی بتیان بجھ گئی تھین اور صبح صادق کی روشنی اون چہرون پر پڑ رہی تھی جو نشے سے تمتماے ہوے اور میلی اور کالی داڑھیون سے چھپے ہوے تھے۔ کلال خانے کے مالک اور اوس کی جورو کے لئے یہ وقت نہایت سرگرمی سے کام کرنے کا تھا۔ آس پاس کے جن لوگون کی یہان آمد و رفت تھی وہ مرد عورت یکے بعد دیگرے اپنی گھونٹ کے لئے یہان آنا شروع ہوے۔

اب ست رنگی کی انگ کثرت سے ہوئی۔ بڈھے کباڑی بھنگی کسبیان۔ بار برکش۔ گھوڑون اور کتون کا گوشت بیچنے والے اور سائیس شراب پینے کی میز کے گرد جمع تھے اور اس عجیب و غریب مگر قوی الاثر مرکب کو بڑے ذوق و شوق سے پی رہے تھے اور تو اور کمسن لڑکیان اور لڑکے بھی دن کا کام شروع کرنے سے پہلے اس نوش دارو کو پینے کے لئے آئے تھے۔

جو انفار اس ذلیل ترین کلال خانے مین شراب پینے کی میز کے گرد جمع تھے اون کی یہ ہیئت تھی کہ بال اودھیڑے ہوے تھے۔ آنکھون سے پانی جاری تھا۔ چہرے میلے کچیلے تھے۔ موںھ سے بو آتی تھی گالون مین گڑھے پڑے ہوے تھے اور جسم پر سو اچیتھڑون کے اور

کچھہ نہ تہا۔

کوئی منظر اس سے زیادہ کراہت آور اور غلیظ نہین ہوسکتا کہ لوگ صبح سویرے بے مُنھہ ہاتھہ دہوئے میلے کچیلے شراب پینے کو جمع ہون۔ عورتین بہ ظاہر بستر سے اوٹھتے ہی بلالحاظ ستر پوشی آنکھین ملتی اس غرض سے بہاگتی آئی تہین کہ صبح کے گہونٹ مین دیر نہ ہوجائے مردون کے لباس سے معلوم ہوتا تہا کہ صبح آنے کے انتظار مین ساری رات کپڑے پہنے ہی سوئے تہے۔ اکثر کے گنجان بالون مین تنکے اوبجہے ہوے تہے جن سے معلوم ہوتا تہا کہ کس قسم کے بستر سے اوٹھہ کر آئے ہین۔ یہہ لوگ کانپتے ٹھٹہرتے۔ سُست اور نڈہال داخل ہوے تہے۔ لیکن گہونٹ چڑہاتے ہی ان کی حالت بدل گئی اور ایک مصنوعی فرحت جو جلد بڑھ کر بیہودہ جھگڑے۔ غلیظ قسمون اور فحش گالیون تک پہونچ گئی ہر طرف پہیلنے لگی۔ جن کے پاس دام تہے اونہون نے دوبارہ بلکہ سہ بارہ گلاس چڑہائے اور بعضون نے تو تھہرے کے خم کے خم لنڈہائے۔ اوس کے بعد مردون نے اپنے پائپ سلگائے۔ اور آن کی آن مین تماکو یعنے غریبون کی مدک کے سخت زہریلے دہوئین سے سارا کمرہ بہر گیا۔

تہوڑی دیر مین پولیس کا سپاہی گشت کرتا ہوا آیا اور کلال خانہ کے مالک کی جورو نے اوس کی عمدہ سے عمدہ شراب کے گلاس کی تواضع کی۔ معلوم ہوتا تہا کہ حاضرین کلال خانہ مین سے بہت سے لوگون سے اوس کی صاحب سلامت تہی اور اون لوگون نے اوس کے سامنے جب جھگڑہ بازی شروع کی تو وہ بہی دل کہول کر

ہنسا جب وہ چلا گیا تو سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ بھئی سچ تو یہ ہے کہ پولیس والون مین بہی ایک ہے جو بڑا بہلا مانس ہے۔
برابر والے کمرے مین بہت سے آدمی شراب گرم کرنے مچھلیان تلنے اور گزک بنانے مین مشغول تہے اور ایک جوان عورت جس کے تن پر اتنا کپڑا بہی بمشکل تہا کہ اوس کی ستر پوشی ہو سکے۔ ایک نہایت غلیظ اور میلے جہاڑن سے میزین صاف کرتی پہرتی تہی۔
مرد بلا لحاظ اس امر کے کہ ایک عورت وہان موجود ہے برابر فحش اور کہلی کہلی گالیان بکتے بلکہ اوسے سنا سنا کر شہدپن کی باتین کرتے رہے اور وہ نہایت بے باکی اور شوخ چشمی کے ساتہہ گویا کہ کوئی ناگوار بات اوس کے کان مین پڑتی ہی نہین اپنا کام کیے گئی۔
خدا کا شکر ہے کہ اسی انگلستان مین ہزارون خدا کی بندیان ایسی بہی موجود ہین جو اپنی جنس کے لیے باعث عزت ہین۔ جو پاک پارسا اور شریف النفس ہین جن کے خیالات بہی ویسے ہی نیک ہین جیسے اون کے اعمال ہین جو اس دنیا مین فرشتون سے صرف ایک ہی درجہ کم ہین اور جو اس درجے کو اوس وقت طے کر کے اون مین جا ملین گی جب اون کی روح خاکدان فنا سے سدہار کر بقاے ابد کی وراثت پر قابض ہو گی۔ شعرا اپنے پر جوش اور دل پر اثر کرنے والے الفاظ مین جب جنس اناث کی مدح سرائی کرتے ہین تو یقیناً ایسی ہی عورتون کی عفت اور عصمت۔ نیک اعمالی اور شریف النفسی کے نمونے پیش نظر رکہتے ہین۔ کیونکہ وہ اگرچہ گہنٹون کے لیے بہی ایسی بدکاریون اور بداعمالیون کی کمین گاہون اور نجاست کے سنڈاسون مین آئین جیسے ہم ابہی بیان

کر چکے ہین - اور ان نجس اور قابل نفرت چڑیلون کو دیکھین جو عورتون کی شکل مین ان جرم اور بدکاری کے مکانون مین بھری پڑی ہین تو اون کے رونگٹے کھڑے ہو جائین اور اس درجہ نفرت آئے کہ اون کا طایر خیال جو جنس اناث کی مدح سرائی مین گنبد گردون سے اونچا اوڑ رہا ہے بیجان ہوکر تحت الثری مین جا گرے -

رات بھر کی دہماچوکڑی کے بعد مل بولٹر نے صبح کے آٹھ بجے اپنے رفیقون سے رخصت ہوکر جلدی جلدی گھر کی راہ لی -

فیلڈلین مین چہل پہل شروع ہوگئی تھی اور سٹرل دوکانین کھل چکی تھین جن کے مالک اپنے سامان کو بنا بنا کر اور سنوار کر رکھنے مین مشغول تھے - کسی طرف یہودین چھوٹے چھوٹے ریشمی رومال تارون اور کھونٹیون پر لٹکا رہی تھین - کہین پرانے جوتے بیچنے والے اپنے مال کو صاف کر کر کے طاقون اور الماریون مین رکھتے جاتے تھے دو ایک چھوٹی اور تاریک دوکانون مین عورتین تازہ اور سوکھی مچھلیون کو قطارون مین رکھتی جاتی تھین - کہین کوئلے - ترکاری اور جھینگے اور بہت سی دوکانون پر بالفاظ فروشندگان "دیڈہ" اپنے کپڑے نئون سے اچھے بنا رکھے ہوے تھے - اور سب سے زیادہ یہہ کہ روے زمین کی سب سے بڑی سلطنت کے اس عظیم الشان پایہ تخت کے عین وسط مین (باوجود ایسی پولیس کے جو ملک کے لئے سرمایہ نازش ہے اور جس پر قوم کا لکھو کھہا روپیہ خرچ ہوتا ہے اور باوجود ایسے قوانین کے جن کی ڈینگ ماری جاتی ہے کہ ہر قسم کے جرائم کے انسداد کا بہترین ذریعہ ہین) بہت سے مال مسروقہ کے بیچنے والے نہایت دلیری

نہایت بے خطری اور نہایت اطمینان سے اوس سامان کو
سر بازار کہولے بیٹھے تھے جو شب گزشتہ اون کے گرگے
لوٹ کھسوٹ کر لائے تھے۔

لیکن فیلڈلین کی حقیقت گدائی مین کوئی ایسی بات نہ تہی
جسے دیکہہ کر بل پولٹر کو تعجب ہوتا۔ وہ گہر جاتے جاتے اسی یہودون
کے بازارین سے محض اس لئے گزرا تہا کہ اپنے صبح کے ناشتے
کے لئے کچہہ چہیتگے لیتا جائے کیونکہ اوس نے اپنی ضروریات
کے رفع کرنے کے لئے کلال خانے مین ایک دوست سے
کچہہ پیسے اودہار لئے تہے۔ جب بل اپنے مکان مین پہونچا تو
اوس کی جورو نے اوس کے رات بہر کلال خانے مین گزار دینے
کی یاداش مین گالیون دہمکیون اور طعنون کا اوس پر پہاڑ باندہ دیا۔ اول
اول تو یہہ بے درد اور سفاک آدمی اس زبان دراز عورت کے ڈر
سے کانپنے لگا اور جس قدر زیادہ وہ گالیان دیتی تہی اوسی قدر
اس پر خوف غالب آتا جاتا تہا لیکن آخرکار اس کا خوف غصے سے
بدل گیا اور اپنی غضب ناک جورو کی گہرکیون کے جواب مین چند نہایت
ہی فحش اور غلیظ جملے بکنے کے بعد اوس نے لاتون اور گھونسون
سے بدلا لینے کی ٹہانی۔ اوس نے اپنے زبردست گھونسے کی
ایک ضرب سے عورت کو نیچے گرا دیا جس سے وہ بے ہوش ہوگئی مگر
بل نے اوس کی بے ہوشی کا خیال نہ کرکے دو چار لاتین اور رسید کین
اس کے بعد وہ بہ اطمینان تمام اپنا کہانا خود پکانے کے لئے
انگیٹہی کے قریب بیٹہہ گیا اور بچون کی طرف جو مان کی مارپیٹ دیکہہ کر بلک بلک کر

رو رہے تھے مطلق توجہ نہ کی۔

تہوڑی دیر مین عورت درد سے کراہتی ہوئی اوٹھی۔ اس وقت اوس کے چہرے کی غصے کے مارے بڑی حالت تہی۔ لیکن اتنی مجال نہ تہی کہ اپنے بھرے ہوے خاوند کو اور زیادہ برہم کرے۔ پہر بہی ضرور تہا کہ اوس کا غصہ کسی نہ کسی پر نکلے۔ چنانچہ اوس نے چارون طرف نظر دوڑائی اور کچہہ دیر تک سوچتی رہی۔ اس کے بعد یکایک اوس کے غصے کا امنڈا ہوا طوفان بدنصیب بچون کے سر پر ٹوٹ پڑا۔ اون کے رونے کو اپنے غصہ نکالنے کا بہانہ بنا کر وہ ایک خونخوار جنگلی بلی کی طرح لڑکے اور لڑکی پر جا گری۔ ہیری نے حسب معمول اپنی بہن کو جہان تک ممکن تہا اپنے لاغر و نحیف جسم کی آڑ مین لیا اور تہپڑون اور طمانچون کا ایک تار اوس کے ننگے جسم پر بندہ گیا اور جو سزا اس بے چارے کو اس طرح اپنی خونخوار مان کے ہاتہون ملی وہ ایسی سخت تہی کہ بیان نہین ہو سکتی۔

اس سے پہلے ہزار ہا دفعہ پالی بولٹرنے اپنے بچون کے ساتھ سفاکانہ برتاو کیا ہوگا لیکن اوس کے خاوند نے کبھی دست اندازی نہ کی البتہ اس موقع پر اوس کے ذہن مین یہہ بات سمائی کہ مداخلت کرنی چاہئے جس کی محض یہہ وجہ تہی کہ وہ اپنی جورو سے لڑا تہا اور اس لئے اوس وقت اوس سے اوسے نفرت تہی اور اوس کی مخالفت یا مزاحمت کرنے کا جو موقع اوسے ملا اوسے ہاتہہ سے نہ جانے دیا۔ اوس نے اپنی کرسی سے اوٹہہ کر چلا کر کہا:۔

”بچون نے تیرا کیا بگاڑا ہے۔ خبردار جو اونہین ہاتہہ لگایا۔“

عورت نے کچھہ دیر کے لیئے اپنا ہاتھہ روکا اور نہایت بے اعتنائی اور نفرت سے اپنے خاوند کی طرف دیکھہ کر کہا:-

"تجھے ان سے کیا- تو اپنا کام کیئے جا"

اس عورت کا چہرہ جو پہلے ہی بدصورت اور کریہہ تھا اب اور ایسا ہو گیا کہ اوسے دیکھہ کر خوف آنے لگا- عورت کے جواب مین بل نے چلا کر کہا:-

"دوسنتی ہے مین کیا کہتا ہون بچون کو چھوڑ دے- اگر اب کی ہاتھہ لگایا تو پھر کس نکال دون گا"

عورت "چل ہٹ بھڑوے! عورت ذات پر ہاتھہ اوٹھاتا ہے نہ ہوئی مین مرد جو تجھے اس کا مزا چکھا دیتی- اگر مین مرد ہوتی تو تیری مجال تھی کہ مجھہ پر ہاتھہ ڈالتا"

بل "مردار! زبان سنبھال- آج اگر مجھہ سے زیادہ ٹرٹر کی تو تیری خیر نہین- بچون کو ہاتھہ نہ لگانا نہین تو کچا چبا جاؤن گا"

عورت "ارے واہ بھڑوے! دیکھو ما مجھے دھمکیان دیتا ہے- ہم اپنے مارتے ہین- کیا کرے گا تو؟"

یہہ کہہ کر اوس نے بڑے زور سے ایک دوہتڑ بیچارے لڑکے کی پیٹھہ پر مارا- لڑکا ڈکرا کر رونے لگا کیونکہ اوس کی مان کا ہاتھہ اوس کے نازک جسم پر اوسی زور سے پڑا تھا جس زور سے ہتوڑے کی ضرب سندان پر پڑتی ہے- لیکن اس غضبناک دوہتڑ کی آواز ابھی ہوا مین گونج رہی تھی کہ ایک اور گھونسے کی دھڑ سے پڑنے کی آواز آئی- یہہ گھونسا بل بولٹر کے ہاتھہ کا تھا جو بے دردو سفاک عورت کے

سر پر اس زور سے پڑا کہ اوس کا سر چکرا گیا۔ گھونسا کہاتے ہی وہ اوندہے منہہ گری اور گرتے مین میز کا کونا اوس کی بائین آنکہہ مین گھس گیا جس سے ڈھیلا بچی ہو گیا۔ چند ہی گھنٹے ہوے کہ یہی عورت اپنی معصوم اور بیکس بچی کی آنکہین نکالنے کی فکر کر رہی تہی۔ سچ ہے چاہ کن را چاہ در پیش۔

عورت فرش پر گری اور ایک خفیف سی کراہنے کی آواز اوس کے منہہ سے نکلی۔ اوس نے اپنا دہنا ہاتہہ اپنی بے نور آنکہہ کی طرف لے جانا چاہا مگر طاقت اوسے جواب دے چکی تہی اور اوس کا ہاتہہ اوٹہہ نہ سکا۔ اوس کا آخری وقت آن پہونچا تہا۔ بل یہہ حالت دیکہہ کر اب گہبرا گیا اور اوسے اوٹہانے کی کوشش کرنے لگا۔ بچے مارے خوف کے سہمے ہوے اور چپ چاپ ایک دوسرے سے لپٹے ہوے تہے۔ جان توڑنے سے پہلے دو تین لمحے کے لئے عورت کے حواس اس درجہ بجا ہو گئے تہے کہ اپنی دوسری آنکہہ سے وہ اپنے خاوند کے چہرے پر نظر ڈال سکے۔ اگرچہ اوس کی زبان بند تہی اور ایک لفظ بہی اوس کے منہہ سے نہ نکلا لیکن زبان و قلم اوس سخت نفرت کے اظہار سے قاصر ہین جو اس عورت کے چہرے سے اوس وقت برس رہی تہی جب کہ اوس کی نگاہ اپنے خاوند کی نگاہ سے دوچار ہوئی۔ شیرنی بہی جب وہ اژدہے کی مہلک لپیٹ مین ہوتی ہے اور ہزار ہاتہہ پاؤن مارتی ہے مگر اوس سے اپنے آپ کو چہڑا نہین سکتی اپنے بے اثر مگر بے پایان غیظ و غضب سے بہری ہوئی نگاہ اس طرح نہین ڈالتی جیسی اس عورت نے اپنے خاوند پر ڈالی۔

اسی حالت مین جب کہ اوس کا چہرہ ابھی تک بغض و نفرت کی اس خوفناک کیفیت سے بگڑا ہوا تھا اوس کی جان نکل گئی۔ چند منٹ گذرنے کے بعد بل کو معلوم ہوا کہ اوس کی جورو مر چکی ہے اور وہ اوس کا قاتل ہے۔ کچھہ دیر تک اوس نے از خود رفتگی کے عالم مین اوس کے سر کو سہارے رکھا کیونکہ اوس کے چہرے کی وحشیانہ اور خوفناک کیفیت نے جو خون آلودہ ڈھیلے کے نیچی ہو جانے کی وجہ سے اور زیادہ خوفناک اور ڈراونا ہو گیا تھا اوسے مبہوت بنائے رکھا مگر جب اوس نے دیکھا کہ عورت مین جان نہین رہی تو ایک فحش گالی دیکر اوس نے لاش کے سر کو نیچے ڈال دیا اور ایک منٹ بھر تک کھڑا ہوا لاش کو تکتا رہا۔ اوس کے دماغ مین چکر تھا اور خبر نہ تھی کہ وہ کہان ہے۔ آخر کار بچون کی آواز نے اوسے اس محویت کی نیند سے جگا دیا۔

لڑکا "ابّا۔ امان کو کیا ہو گیا؟

لڑکی "امّان غریب کے چوٹ آگئی۔"

لڑکا "ابّا! امان کی آنکھہ تو تو دیکھو۔ امان کو کچھہ نہ کچھہ ہو گیا ہے"

بل کی زبان سے صرف یہہ جملہ نکلا کہ "اب تباہی آئی" اور اوس نے بھاگنے کے قصد سے دروازے کی طرف جانا چاہا۔ لیکن لڑکے نے زار و قطار رو کر اور لاش کی طرف خوف سے دیکھہ کر کہا:

"ابّا! ابّا ہمین اکیلا چھوڑ کر مت جاؤ۔ ہمارے پاس رہو۔ شاید امان مر گئین ہین۔ مین اور فینی باہر جا کر بھیک مانگ لائین گے اور جو کچھہ تم کہوگے کیا کرین گے مگر ہم کو چھوڑ کر باہر مت جاؤ۔ ہمین مت چھوڑو" یہ کہہ کر بچہ اپنے باپ کے گھٹنون سے لپٹ گیا اور منت و زاری کے لہجے مین

اوسے رونے لگا۔ پل رُک گیا اور اوس کی مضطربانہ دمع سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ نہین جانتا تھا کہ کیا کرے لیکن اوس کا تامل اور تذبذب دیر پا نہ تھے۔ اپنے بچے کی بانہوں سے اپنے آپ کو چھڑا کر اوس نے نہایت نرمی سے ایک سے لپٹے ہین جو پہلے اوس نے کبھی اختیار نہ کیا تھا میری سے کہا:۔

"بیٹا تم یہان ٹھہر مین جا کر ابھی آتا ہون۔ مین صرف ڈاکٹر کو لینے جاتا ہون۔ ابھی ایک منٹ مین لوٹ کر آجاؤن گا"

لڑکے نے اپنے ننھے سے ہاتھ جوڑ کر منت سے کہا:۔

"ابا جان! زیادہ دیر مت لگانا"

اب دونون بچے اپنی مان کی لاش کے پاس اکیلے رہ گئے۔ اور قاتل اس خوفناک منظر سے بچنے کے لئے جلد جلد سیڑہیون سے اوتر کر فرار ہو گیا۔

بیسوان باب

بنگلہ

پھر سین بدلتا ہے۔ ہم اپنے ناظرین کو ایک دفعہ اور اوس بنگلے کی طرف لے چلتے ہین جو نواح ایرکلیٹن مین واقع ہے۔

جو واقعات ہم اب بیان کرین گے وہ اوس دن کی شام کو پیش آئے جس دن وہ خوفناک جرم وقوع مین آیا جس کا ذکر باب گذشتہ مین کیا جا چکا ہے۔ کہانے کے کمرے کی کھڑکیون کے پردے پڑے ہوئے تھے۔ انگیٹھی مین فرحت بخش آگ جل رہی تھی اور ایک لیمپ میز کے وسط

مین رکھا ہوا اپنی ہلکی دل فریب روشنی چارون طرف ڈال رہا تہا- اس کمرے مین آسایش بلکہ یون کہئے کہ تنعم کی کیفیت موجود تہی اور اوس کی حرارت کی جان بخشی اس سے اور بہی زیادہ خوش گوار تہی کہ باہر یخ بار ہوائین چل رہی تہین اور مینہ کی جھڑی لگی ہوئی تہی-

میز پر جو لذیذ میوون- مٹھائیون اور شرابون سے لدی ہوئی تہی والٹر سڈنی اور جارج مانٹیگ بیٹھے تہے- ان دونون کے تعارف کو قریب تین مہینے کے ہو چکے تہے اور اس عرصے مین ان دونون کو اکثر ایک دوسرے سے ملنے کا اتفاق ہوا تہا- لیکن مانٹیگ نے بنگلے پر آنے مین اپنی طرف سے شاذونادر ہی تقدیم کی- وہ یہان صرف اپنے دوست اسٹیونس کے خاص طور سے بلانے پر آتا تہا لیکن ان موقعون پر وہ اور والٹر ایک دوسرے کی صحبت مین کچھہ نہ کچھہ وقت ضرور گزارتے تہے- مثلاً جب اسٹیونس اصطبل کی طرف گھوڑے دیکھنے یا باغ کی درستی کی نگرانی کرنے کے لئے جاتا تہا تو مانٹیگ اور اوس کی مردانہ لباس والی رفیق ایک دوسرے کی صحبت مین اپنا وقت گزارتے تہے-

ناظرین کو تعجب نہ ہوگا اگر ایسی حالت مین ان دونون مین محبت پیدا ہوگئی ہو- جس حدتک کہ اس دل فریب عورت کو تعلق تہا ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ جارج مانٹیگ کے ساتہہ رشتہ محبت قائم کرنے مین اوس نے اپنے دل کے پاک اور سچے جذبے کے حکم کی تعمیل کی لیکن یہہ امر کہ آیا خود جارج مانٹیگ کی دلی کیفیت اس بارے مین کہان تک سچائی اور پاکبازی پر مبنی تہی آگے چل کر معلوم ہوگا-

جو مردانہ لباس اور عادات کہ اس خاتون نے اختیار کی تہین

اونہون نے اون پیاری اور دل کو لبھانے والی خصوصیتون کو ضایع نہین کر دیا تہا جو عورت کے دل کا خاصہ ہوا کرتی ہین - اول اول مانٹیگ کی شکل وشمائل نے اوس کے دل پر اثر ڈالا اوس کے بعد اوس کی خوش تقریری اوسے پسند آئی اور جب مانٹیگ نے اپنی تمام قوتون کو بنگلے والی خاتون کا دل ہاتہہ مین لانے کی کوشش مین صرف کر دیا تو زیادہ عرصہ نہ گذرنے پایا تہا کہ وہ ہزار جان سے اوس پر فریفتہ ہوگئی -

اس خاتون کی خاص حالت نے لازمی طور پر اوسے سکہا دیا تہا کہ اپنے دلی خیالات وجذبات کے اظہار پر پورا پورا قابو رکہے - پس اگرچہ ان دونون نے اپنے اپنے عشق کا اظہار ایک دوسرے پر کر دیا تہا پہر بہی اسٹیونس کو اس کی ذرا بہی خبر نہ ہوئی -

جس شام کو ہم اپنے ناظرین کو اس بنگلے مین پہر لائے ہین مانٹیگ یہان مسٹر اسٹیونس کے خاص طور پر بلانے پر آیا تہا لیکن اسٹیونس کسی کام کی وجہ سے خود نہ آسکا تہا اس لئے والٹر سڈنی اور مانٹیگ نے تنہا مل کر کہانا کہایا اور کہانے کے بعد عاشق معشوق مین سلسلہ تقریر یون شروع ہوا :-

خاتون "بس اس تلبیس کے زمانے کے گذرنے مین صرف دو ہفتے اور رہ گئے ہین"

مانٹیگ "ہان دو ہفتے اور رہ گئے ہین - اوس وقت تمام باتین ہمارے حسب مراد ہون گی - ۲۶ نومبر"

خاتون (افسردگی کے لہجے مین) "میرا بیچارہ بہائی اگر زندہ ہوتا تو ۲۵ نومبر کو قانونی سن بلوغ کو پہونچ جاتا"

مانٹنگ "درست - ہان مین یہہ کہہ رہا تہا کہ ۲۶ نومبر کو اسٹیونس کا منصوبہ تکمیل کو پہونچ جائے گا اور آپ دس ہزار پاونڈ کی مالک بن جائین گی"

خاتون "مین اس دن کے آنے کی آرزومند زیادہ تر اس لئے نہین کہ مجھکو روپیہ ملے گا بلکہ اس لئے ہون کہ اوس دن کے بعد سے مین یہ نفرت انگیز بھیس ترک کر دون گی"

مانٹنگ "اور کیا میری خوشی کا پیالہ اوس وقت چھلکتا ہوا نہ ہوگا جب کہ مین تمہارے ساتہہ اس سرزمین کو خیرباد کہون گا - تمہین اپنی جان سے پیاری بی بی کے نام سے پکار سکون گا اور تمہین جنوبی یورپ کی معتدل اور جان بخش آب و ہوا مین لے جا سکون گا جہان ہم امن و اطمینان - مسرت و شادمانی اور دلجمعی و فارغ البالی کے ساتہہ تمام عمر بسر کر سکین گے"

خاتون "یہہ تم نے کیسی دل فریب اور جان فزا تصویر کہینچی ہے - لیکن مین کانپ اوٹھتی ہون جب مجھے یہہ خیال آتا ہے کہ ممکن ہے کہ مسٹر اسٹیونس کو اپنے منصوبے مین ناکامی ہو اور اس کا امکان ہی نہین بلکہ احتمال ہے - کیونکہ بسا اوقات مسٹر اسٹیونس نے مجہہ سے کہا ہے کہ واللہ از برائے خدا نہایت حزم و احتیاط سے کام لو تم نہین جانتے کہ اس معاملے کا کس درجہ تمہاری پیش بندی اور احتیاط پر انحصار ہے"

مانٹنگ "اس منصوبے مین ناکامی نہین ہوگی - ہو سکتی ہی نہین - مسٹر اسٹیونس نے مجہہ کو اس معاملہ کے ہر پہلو سے آگاہ کر دیا ہے

اور مین تم کو یقین دلاتا ہون کہ ہر بات مین اس قدر پیش بندی و احتیاط سے کام لیا گیا ہے کہ ناکامی کے امکان کا کوئی پہلو بظاہر نظر ہی نہین آتا ہے"

خاتون "تو اونہون نے تمہین تو اپنا محرم راز بنا لیا اور مجھے کچھ بھی نہ بتایا"

مانٹیگ "اور افسوس یہہ ہے کہ مین تم کو حقیقت حال سے مطلع نہین کر سکتا"

خاتون - مین اس راز کو تمہاری زبانی سننا چاہتی بھی نہین - مجھے مسٹر اسٹیونس کی ذات پر اس قدر اعتماد ہے کہ مجھے یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ایسی ہوگی کہ وہ اس منصوبہ کے متعلق جس کی مین آج کل مرتکب ہو رہی ہون مجھہ کو اطلاع دینا نہین چاہتے - اس کے علاوہ مین جانتی ہون کم از کم اونہون نے باقرار صالح مجھہ سے بیان کیا ہے اور مجھے یاد آگیا ہے کہ اس منصوبے کا کوئی جزو ایسا نہین جو آبرو اور ایمانداری کے اصول کے خلاف ہو اس مین شک نہین کہ اونہین تھوڑا سا زش کا انسداد سازش سے کرنا پڑا ہے لیکن باقی ہر ایک لحاظ سے اون کی تمام کارروائی حق بجانب ہے - اس کارروائی سے نہ کسی طرح کی بدنامی کا اندیشہ ہے اور نہ ملکی قوانین کی خلاف ورزی لازم آتی ہے - ان تمام باتون کی طرف سے مجھے اطمینان ہے - کیونکہ جس شخص نے میری اور میری مان کی خاطر اتنا کچھہ کیا ہو وہ کیسے اس بات کو جائز رکھ سکتا ہے کہ مین سیدھے رستے سے بھٹک جاؤن یا بدنامی یا خطرے مین مبتلا ہون"

مانٹیگ "بالکل درست - اسٹیونس تمہین کبھی دہوکا نہین دے سکتا

خاتون "اور قطع نظر ان تمام باتوں کے جو میں نے ابھی بیان کی ہیں مجھے معلوم ہے کہ ایک رقم کثیر کا ملنا یا نہ ملنا اس منصوبے کی کامیابی پر منحصر ہے۔ اگر مسٹر اسٹیڈبلس کو پوری کامیابی ہوئی تو مجھے اپنی عمر کا بقیہ حصہ آرام و آسایش کے ساتھ گذارنے کے لئے دس ہزار پاونڈ کی رقم مل جاے گی۔"

مانٹیگ "اور اس رقم کے ساتھ جب وہ رقم بھی شریک ہو جاے گی جو میرے پاس ہوگی تو ہم کسی غیر ملک میں عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں گے۔ وہ وقت بھی کیا ہی مسرت و شادمانی کا ہوگا جب میں تم کو اپنی آغوش میں لے سکوں گا۔ تم کو وہ لباس پہنے دیکھ سکوں گا جو تمہاری جنس کے لئے زیبا ہے مگر جس میں میں نے آج تک تمہیں نہیں دیکھا اور تمہیں بی بی کے پاک اور پیارے نام سے پکار سکوں گا۔ تمہارا حسن جو ابھی میرے دل پر کچھ کم بجلیاں نہیں گراتا معلوم نہیں زنانہ لباس میں کیا قیامت ڈھاے گا۔"

خاتون (مسکرا کر اور شرما کر) "خاموش جارج۔ میرے حسن کی زیادہ تعریف نہ کرو اور اوس وقت تک انتظار کرو جب تک میں تمہاری خواہش کے مطابق زنانہ لباس نہ پہنوں۔ اوس وقت شاید محبت کا میٹھا اور خوش آیند نغمہ مجھے سنا سکو۔"

گھڑی نے جو انگیٹھی کی کارنس پر رکھی ہوئی تھی اس وقت گیارہ بجاے اور مانٹیگ رخصت ہونے کو اوٹھا۔ رات نہایت مہیب تھی پچھلے ایک گھنٹے میں ہوا کی شدت اور زیادہ بڑھ گئی تھی اور مینھ موسلا دھار پڑ رہا تھا۔ خاتون نے نہایت سادگی سے اپنے عاشق سے کہا:-

"جارج ایسے وقت ناممکن ہے کہ تم باہر جا سکو۔ ایسے مین
تو کوئی کتے کو بھی اپنے گھر سے نہین نکالتا۔ حسن اتفاق سے میرے
غریب خانے مین ایک خالی کمرہ موجود ہے جو تمہارے لئے حاضر ہے"
یہہ کہہ کر خاتون نے گھنٹی بجائی اور لوئیسا کو ضروری ہدایات دین
آدھ گھنٹے مین مانٹیگ اوس کمرے مین پہونچا جو اوس کی شب باشی کے
لیے تیار کیا گیا تہا اور خاتون اوس تکلف سے سجے ہوئے کمرے
مین جس کا ذکر زینت منزل کے نام سے ہم پیشتر کر چکے ہین آرام کرنے کو
چلی گئی۔

کھڑکیون پر جن پر مینہہ کے تھپیڑے زور سے پڑ رہے تھے
ساٹن کے نفیس پردے چھوٹے ہوے تھے۔ انگیٹھی مین بڑے
زور سے آگ دہک رہی تھی قالین کا اس قدر گدگدا فرش بچھا ہوا تہا کہ
ٹخنے تک پاؤن دھنسا جاتا تہا۔ آگ کے پاس ایک آرام کرسی رکھی
تھی جس پر مخملی گدیلے پڑے تھے اور ایک طرف ایک پرتکلف پلنگ
بچھا تہا جس کا گدگدا اور سپید بچھونا آسایش اور فرحت کی اوس کیفیت کو
پورا کرتا تہا جو اس پرلطف کمرے مین پھیلی ہوئی تھی۔ اگرچہ خوشبودار
پھولون کے گملے اس وقت یہان موجود نہ تھے لیکن لیونڈر کی بھینی
بھینی خوشبو نے کمرے کو معطر کر رکہا تہا۔ غرض کہ اس معتدل خوشبودار
اور سجے ہوے کمرے سے زیادہ دل کو لبھانے والا سمان اس
وقت اور کہین نہ ہوگا جس مین وہ دلربا خاتون جو اس بہشت دنیا کی
حور معلوم ہوتی تھی آرام کرنے کو داخل ہوئی اور آرام کرسی پر محو استراحت
ہوئی۔ لوئیسا کو اوس نے یہہ کہہ کر رخصت کر دیا کہ "اب تم جا کر سو رہو۔"

مین بغیر تمہاری مدد کے لباس سنجوابی بدل لون گی۔ ابھی مجھے نیند نہین معلوم ہوتی اور کچھہ دیر آگ کے پاس بیٹھنا اور اپنی آیندہ کی امیدون کی تصویر کو ایک نظر دیکھنا چاہتی ہون "

جب لوئیسا چلی گئی تو خاتون دل خوش کن خیالات کے دریا مین ڈوب گئی۔ اپنی موجودہ قید کی حالت سے عنقریب رہائی پانا۔ جارج مانٹیگ کی محبت کے نشے مین سرشار رہونا۔ ایک بہت بڑی رقم ضروریات آیندہ کی کفالت کے لئے ملنا۔ یہہ تمام ایسے خیالات تھے جنہون نے اوس کے دماغ مین امید بھری خوشی کا ایک طوفان بپا کر دیا۔

ان خیالات مین محو ہوکر اوسے آدہ گھنٹہ گذرا ہوگا کہ ایک عجیب آواز نے اوسے یکایک ہوشیار کر دیا۔ اوسے خیال ہوا کہ اوس کے کان مین جھنجنی کے زور سے بند ہونے اور ساتھہ ہی ایک آئنے کے چکنا چور ہونے کی آواز پڑی کچھہ دیر کے لئے خوف اور تردد کے آثار اوس کے چہرے پر نمایان ہوئے اس کے بعد وہ مسکرائی اور جس عارضی خوف نے اوس کے دل پر قبضہ کر لیا تھا اوسے خیالی سمجھہ کر شرمندہ ہوئی اور کہنے لگی " یہ کھانا کھانے کے کمرے کی کوئی کھڑکی ہوگی جو ہوا کے زور سے کھل گئی ہے " غرض کہ لیمپ ہاتھہ مین لے کر وہ زینت منزل سے باہر نکلی اور جلد جلد سیڑہیون سے اوتری رستے مین باوجود ہوا کے شور کے اوسے کتون کے بھونکنے کی آواز سنائی دی بڑا کمرہ جس مین سے وہ گذری زینت منزل کی معتدل حرارت کے مقابلے مین کرۂ زمہریر بنا ہوا تھا۔ وہ احتیاط

کے ساتھہ ایک کمرے مین جو بائین ہاتھہ کی طرف تھا داخل ہوئی یہان سب کچھہ صحیح سلامت تھا اور یہہ دیکھہ کر کہ اوس کمرے کی کھڑکیان سب بند ہین اور کوئی کھلی ہوئی نہین وہ کھانے کے کمرے کی طرف بڑہی اور آہستہ سے دروازہ کھول کر دہلیز کے اندر قدم رکھنے ہی کو تھی کہ دفعتاً کسی شخص نے جو کمرے کے اندر تھا اوس کے ہاتھہ سے لیمپ گرا دیا اور اوسے پکڑ کر کمرے کے اندر گھسیٹ لیا۔ اوس کے منھہ سے ایک زور کی چیخ نکلی ہی تھی کہ کسی نے اپنا موٹا اور سخت و کرخت ہاتھہ اوس کے منھہ پر رکھہ دیا جس سے اوس کی آواز رُک گئی۔

اس وقت کسی شخص نے نہایت بھدی آواز مین کہا:-

"بل! ذرا اسے مجھے چھوڑ دو کہ مین اس شخص کا کام تمام کر ڈالون نہین تو یہہ تمام گھر کو شور کر کے جگا دے گا۔"

اس کے جواب مین ایک دوسرے شخص نے جلدی سے خوف کھائی ہوئی آواز مین کہا:-

"بس اب زیادہ خون مت کرو۔ مین آج صبح پہلے ہی ایک خون کر چکا ہون۔ اس شخص کے منھہ مین کپڑا ٹھونس دو اور گٹھری کر کے رکھہ دو۔"

اس پر ایک تیسرے شخص کی آواز آئی:-

"ارے میان مار ہی کیون نہ ڈالو کہ جھگڑا پاک ہو۔ بل ایسے نامرد مت بنو۔"

جو شخص پہلے بولا تھا اور جو حقیقت مین ٹام کریکس ہی تھا اس وقت پکارا "ڈک بک بک مت کرو۔ تجھے پھر ... تیسرے شخص نے طرح

ہاتھ پاؤں مار رہا ہے مگر میں بھی اوس کا گلا دبائے ہوئے ہوں"
یہہ لفظ چور کے منہہ سے نکلے ہی تھے کہ دروازہ کھلا اور
مانٹیگ کمرے میں داخل ہوا اوس کے ایک ہاتھ میں لیمپ تھا اور
دوسرے میں پستول۔ اور چونکہ سوائے ایک پتلون اور ایک قمیص
کے اوس کے جسم پر اور کوئی کپڑا نہ تھا اس لئے صاف ظاہر تھا کہ
وہ سوتے سے یکایک اوٹھ کر ادہر آیا تھا۔ ایک مسلح آدمی کے دفعتاً
اس طرح ظاہر ہونے پر تامس کریکس مین چلایا:۔

"پہلے اس کی خبر لو۔ بغیر لڑنے کے چارہ نہیں۔"

لیمپ کی روشنی سڈنی کے چہرے اور جسم پر جو اس وقت
کریکس مین کی زبردست گرفت میں جان توڑ کر ہاتھ پاؤں مار رہا تھا
پوری طرح سے پڑی۔ اس وقت ڈک فلیمر کے منہہ سے دفعتاً
یہہ الفاظ نکلے "غضب خدا کا یہہ کیا طلسم ہے" اور یہہ کہتے ہی
لالٹین اور کنجیوں کا گچھا اوس کے ہاتھ سے گر پڑا۔ اوس کے چہرے
کی حالت ناقابل بیان خوف کے طاری ہونے سے متغیر ہو گئی اور
پھر وہ یکایک بے اختیاری کے عالم میں اوس کھڑکی کی طرف جس میں
چور گھس کر آتے تھے لپکا اور آناً فاناً میں تاریکی میں نظر سے غائب ہو گیا
اس عجیب واقعہ سے متحیر ہو کر بل بولٹر نے دفعتاً مانٹیگ کی
طرف سے جس پر وہ حملہ کرنے ہی کو تھا نگاہ لوٹا کر کریکس مین اور
والٹر سڈنی پر ڈالی لیکن نگاہ ڈالتے ہی اوس کے چہرے پر
ہوائیاں اوڑنے لگیں۔ اوس کے دانت بجنے لگے جسم پر لرزہ
طاری ہو گیا۔ اور اگر سہارے کے لئے میز سے نہ جا لگا ہوتا تو

وہم سے زمین پر آرہتا۔

اوس کے سامنے وہی لڑکا تہا جسے چار سال پانچ مہینے قبل اوس نے ادرڈک نے بازار اسمتھہ فیلڈ کے پرانے مکان کے کے چور دروازے مین سے نیچے گرادیا تہا اور یہہ کس طرح ممکن تہا کہ وہ جس کا اون کام تمام ہوچکا ہو اس راز کے طشت از بام کرنے کے لیے پھر بھی زندہ رہا ہو۔

ایک لمحے کے لیے قاتل کا تمام جسم مارے خوف کے تھر تھر کانپ اوٹہا۔ مقتول لڑکے کی روح اوس کے سامنے ہتی۔ اوس کی مقتولہ جورو کا تصور اور جو دوسری سیہ کاریان اوس نے کی تہین اون کی یاد اس وقت بگولے کی طرح اوس کے دماغ مین چکر کھانے لگی کچھہ دیر تک تو اوس پر خوف کا یہی عالم طاری رہا لیکن پھر یکایک اپنے ساتھی کی تقلید کا خیال اپنے دل مین لاکر وہ کھڑکی مین سے اوسی تیزی کے ساتھہ غائب ہوگیا جیسا تیر کمان سے چھوٹتا ہے۔

جیسا کہ ہمیشہ لوگون مین خوف وبا کی طرح دم بھر مین پھیل جاتا ہے۔ کریکس مین اگرچہ ایک بڑا جیوٹ منچلا اور دبنگ آدمی تہا لیکن جب اوس نے اپنے ساتھیون کی یہہ حالت دیکھی تو اوس پر بھی دفعتاً ایک نامعلوم خوف چھا گیا۔ اوس کی گرفت جس کے شکنجے مین وہ اپنے شکار کو جکڑے ہوے تہا ڈہیلی پڑگئی اور والٹر نے آخری مرتبہ جان توڑ کر کوشش کرکے اپنے آپ کو چونکے کے نیچے سے چھڑالیا۔ اس وقت مانیٹگ نے اپنا پستول کریکس مین کی طرف سیدہا کرکے کہا ”تو میری طرف آیا اور مین نے تیرا کچہا پاش پاش کیا“ یہہ لفظ اوس کے منہہ سے نکلے ہی تہے

کہ چور نے جھپٹ کر لیمپ مانٹنگ کے ہاتھہ سے نیچے گرا دیا اور کہڑکی کی راہ سے کود کر بھاگ گیا مانٹگ کھڑکی کی طرف لپکا اور چور کی سمت مین پستول چلایا مگر صرف ٹوپی چمک کر رہ گئی - مانٹگ نے اب کھڑکی بند کر کے چٹخنی لگا دی اور والٹر کا نام لے کر پکارا لیکن جب جواب نہ پایا تو اندہیرے مین ٹٹولتا ٹٹولتا دروازے کی طرف بڑہا - اوس کے پاون کسی چیز سے جو دری پر پڑی ہوئی تہی لگے اور جب جہک کر اوس نے ہاتھہ لگایا تو اوسے معلوم ہوا کہ والٹر سڈنی فرش پر بے ہوش پڑا ہوا ہے -

مانٹگ کو کمرے مین داخل ہوے دو منٹ سے زیادہ کا عرصہ نہ ہوا ہوگا کیونکہ چورون کی پریشانی اور بہگدڑ مین اتنا وقت بہی صرف نہ ہوا جتنا ہم نے اوس کے بیان کرنے مین صرف کیا ہے - اس کے علاوہ یہہ تمام واقعہ بغیر کسی شور کے پیش آیا جس سے گہر کے نوکر چاکرون کو خبر بہی نہ ہوئی اس لئے پاس کوئی نوکر بہی موجود نہ تہا کہ والٹر کو جس مدد کی ضرورت تہی بہم پہونچائے -

کچھہ دیر کے لئے مانٹگ نے تامل کیا کہ کیا کرے لیکن ایک لمحے کے غور کے بعد اوس نے خاتون کو اپنی گود مین اوٹھا لیا اور اوسی کے کمرے مین لے گیا -

اکیسوان باب

پاجی پن

جارج مانٹگ نے اس دلربا نازنین کو بستر پر لٹا دیا اور کچھہ دیر تک اوس کے زرد مگر خوبصورت چہرے کو محو شوق اور خواہش نفسانی سے بھری ہوئی نگاہ

دیکھتا رہا۔ اس پری چہرہ کے دونوں لب نیم باز تھے جن میں سے موتیوں کی دو لڑیاں چمکتی ہوئی نظر آرہی تھیں۔ اوس کی ہلکے رنگ کی سنہری زلفیں ابھی تک مانٹیگ کے بازو پر جو اوس کے سر کو سہارے ہوئے تھا پریشان ہو رہی تھیں اور اس طرح سے اوس کے ہاتھ کی اونگلیوں کو ان سیاہ ریشمی گچھوں سے اٹکھیلیاں کرنے کا موقع مل رہا تھا ابھی تک وہ بے ہوش و بے حس تھی۔ مانٹیگ نے آہستہ سے اپنا بازو اوس کے سر کے نیچے سے نکال کر پاس کے طاقچہ سے پانی کا ایک گلاس لیا اور اوس کے منہ پر چھینٹے دئے جس سے گلابی رنگ بتدریج رخساروں پر آنا شروع ہوا اور اوس کے لبوں کو خفیف سی جنبش ہوئی لیکن آنکھیں بند کی بند رہیں کچھ دیر کے لئے مانٹیگ کو یہہ خیال آیا مدد کے لئے لوسیا کو بلائے مگر پھر ایک دوسرے خیال کے آنے پر اوس نے جلدی سے خاتون کے نیم تورجی وضع کے فراک کوٹ کے بٹن کھول دئے جس سے اوس کا سینہ کھل گیا اور اس طرح سے وہ اوس کے جوبن کی بہار لوٹنے ہی کو تھا کہ اوس نے کروٹ لی اور اپنی بڑی بڑی رسیلی آنکھیں کھولیں اور جلدی سے کوٹ کے بٹن لگا کر کہا:-

"میں اس وقت کہاں ہوں؟"

اس کے جواب میں مانٹیگ نے چپکے سے کہا:-

"پیاری! خدمت میں تمہارے پاس موجود ہوں جسے تم سے جان و دل سے محبت ہے۔"

یہہ سنتے ہی چور دن کا تمام واقعہ خاتون کے ذہن میں دفعتاً

پھر آگیا اور اس نے بھرائی ہوئی آواز مین کہا :-

"اور وہ تینون خوفناک آدمی چلے گئے ہین ؟"

مانٹنگ "ہان سب چلے گئے۔ اور تم صحیح و سلامت ہو"

خاتون (جلدی سے بستر سے اوٹھ کر اور ایک کرسی پر بیٹھ کر) "میری کمزوری کو معاف کرنا لیکن ان بدمعاشون مین سے دو کو مین نے اچھی طرح پہچان لیا یہہ دونون چور وہی تھے جنہون نے مجھے اسمتھ فیلڈ کے قریب کے پرانے مکان کے چور دروازے مین سے نیچے گرادیا تھا۔"

مانٹنگ "اخاہ! تو یہی وجہ تھی کہ جب اونہون نے تمہین دیکھا تو ایسے گھبرا گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اون کو یہہ خیال ہوا کہ وہ بجاے ایک جیتے جاگتے انسان کے ایک روح کو دیکھہ رہے ہین مجھے اون کا بے اختیاری کے عالم مین دفعتاً فرار ہوجانا تعجب مین ڈال رہا تھا۔ لیکن اب اوس کی وجہ معلوم ہوگئی۔"

خاتون۔ (پیار سے نوجوان کی طرف دیکھہ کر) "جارج تم نے مجھہ کو ایک خوفناک موت سے بچایا۔ اگر تم ایک منٹ اور دیر لگاتے تو میرا کام تمام ہوچکا ہوتا۔ قریب تھا کہ یہ بدمعاش مجھے قتل کر ڈالین۔ میری زبان کافی طور سے تمہارا شکر ادا کرنے سے قاصر ہے"

یہہ کہہ کر اوس نے اپنا ہاتھہ مانٹنگ کو دیا جس نے فرط شوق سے اوس پر پیہم بوسے دئے اور خاتون نے بھی ہاتھہ نہ کھینچا۔ اس کے بعد مانٹنگ نے کہا :-

"مین نے ایک کھڑکی کے زور سے کھلنے اور ایک آئینے کے

ٹوٹنے کی آواز سنی - سنتے ہی مین سوتے سے اوٹھہ بیٹھا اور کان لگاکر سننے لگا - کچھہ منٹ بعد مین نے سیڑھیون پر سے کسی کے اوترنے کی آواز سنی -"

خاتون (قطع کلام کر کے) "وہ میرے پاؤن کی آواز تھی مجھے بھی کھڑکی کے کھلنے کی آواز نے بیدار کر دیا تھا -"

مانٹنگ -"اس کے بعد مین جلد جلد کپڑے پہن رہا تھا کہ مین نے ایک چیخ کی آواز سنی - مین فوراً ہی کمرہ سے نکلا لیکن -"

خاتون -"مین پھر کہتی ہون کہ تم نے وقت پر آکر میری جان بچائی - میری گردن تمہارے احسان کے تلے ہمیشہ دبی رہے گی -"

مانٹنگ نے اس پری پیکر کے ہاتھہ کو پھر فرط شوق سے بوسہ دیا اور جب اوس نے اپنا سر جھکایا تو ان دونون کی نگاہین لڑگیئن اور محبت کا پیام سلام شروع ہو گیا - خاتون کے قادمہ نظرے نے جس جذبے کی خبر دی وہ پاک اور بے لوث تھا - لیکن مانٹنگ کا ایک نگاہ جذبات بہیمیہ اور خواہشات نفسانی کی خبر دے رہا تھا ولولون کا ایک طوفان اوس کے سینے مین جوش زن تھا اور خاتون کی پاک اور بے لوث محبت کی علامات سے آمادہ جسارت ہوکر اوس نے اپنے ہاتھہ اوس کے گلے مین ڈال دیئے اور اوس کے لبہائے لعلین پر گرما گرم بوسون کا تار باندہ دیا - خاتون نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو مانٹنگ کی آغوش سے جدا کیا اور ایک ایسی نگاہ اوس پر ڈالی جس سے ملامت اور ملال پایا جاتا تھا - لیکن مانٹنگ نے اوس کا ہاتھہ ایک دفعہ اور اپنے ہاتھہ مین لے کر بوسے دینے شروع کیئے اور کہا :-

پیاری! اب مجھے معاف کرنا - لیکن کیا تم سے محبت کرنا اور محبت بھی ایسی کہ جان تک تم پر نثار ہونے کے لئے تیار ہو کوئی گناہ ہے؟

خاتون - "نہین جارج! ایسا ہرگز خیال نہ کرو - تم نے میری جان بچائی اور وہ وقت بہت جلد آیا چاہتا ہے جب تم میرے شوہر ہو گے اس لئے تم کو مجھہ سے معافی چاہنے کی ضرورت نہین ہے لیکن اب تم یہان سے جاؤ اور چپ چاپ اپنے کمرے مین جا بیٹھو خدا نے چاہا تو کل (جھجک کر اور شرما کر) یہہ ضرور نہین کہ لوئیسا کو معلوم ہو کہ تم اس کمرے مین آئے تھے"

مانٹیگ - "پیاری! مین سمجھا تمہارا ایما میرے لئے بمنزلہ حکم کے ہے - اچھا جان من خدا حافظ"

خاتون - "خدا حافظ پیارے جارج -"

اب خاتون اپنے کمرے مین اکیلی رہ گئی - مانٹیگ اپنے کمرے کو لوٹا اور اوس کا دل اوس لذت سے بھرا ہوا تھا جو اس پری پیکر کی ہم آغوشی سے اوسے حاصل ہوئی تھی - اوس نے اپنے کمرے مین بے قرار ہو کر جلد جلد ٹہلنا شروع کیا - کیونکہ آتش شوق اوس کے دماغ مین مشتعل تھی ایک مدت دراز کی شہوت پرستی نے اوس کی اخلاقی حالت کو ایسا ناپاک کر دیا تھا کہ اوس کی سمجھہ مین آہی نہ سکتا تھا کہ عورتون کا عفیفہ اور پاکباز ہونا بھی ممکن ہے - اس کے علاوہ اوس نے اپنی تسلی اس خیال سے اور کر لی کہ جس ساحرہ کے پہلو سے وہ ابھی جدا ہو کر آیا تھا اوس کے دل مین پاکبازی اور پاکدامنی کے خیالات بفرض محال اگر کبھی جاگزین بھی ہون گے تو اونہین اوس زور تلبیس نے کبھی کا

مٹا دیا ہوگا جو وہ اپنی جنس کے متعلق عمل مین لا رہی تہی۔ مزید بران اوسے یہہ بہی خیال تہا کہ اس عورت کو مجہہ سے اس درجہ محبت ہے کہ جو مین چاہونگا اوس سے وہ کبہی انکار نہ کرے گی۔

کم بخت سیہ کار! جیسا خود شہوت پرست ہے ویسا ہی دوسرون کو بہی سمجہتا ہے۔ اوسے یہہ معلوم نہین کہ عورت کی عفت پارۂ الماس کی طرح سچی۔ اصلی اور بے بہا ہے۔ اوسے یہہ خیال نہین کہ جس عورت کو وہ اپنی خواہشات سبعیہ کے دام مین پہنسانا چاہتا ہے وہ اپنے تبدیل لباس کو داخل جرم نہین سمجہتی وہ نہین جانتا کہ اس عورت نے اب تک اوس کو جس بوس وکنار کی اجازت دی تہی وہ ایسا تہا جیسے ایک پاک دامن سے پاک دامن دوشیزہ اپنی عزت وآبرو کو برقرار رکہکر اپنے عاشق کے لئے جائز رکہہ سکتی ہے۔

وہ جوش کے عالم مین اپنے کمرے مین ٹہل رہا تہا اور اپنے تصور کے پردے پر نہایت ہی ولولہ انگیز اور شہوت خیز خیالات کی تصویرین کہینچ رہا تہا۔ بتدریج اوس کی خواہشات ناقابل ضبط ہوگئین۔ وہ اب وہ مانٹیگ نہ رہا جس کو اپنی متانت اور مآل اندیشی کا غرہ تہا۔ اس وقت اوس کے دل کی کسی نئے ہی طناب مین کہنچاو پیدا ہوا تہا۔

اگر شیطان مجسم ہوکر اوس وقت مانٹیگ کے سامنے ظاہر ہوتا اور اوس سے کہتا کہ مین ایک گہنٹہ تک تجہے اس عورت پر قابو دیتا ہون جسے تو زینت منزل مین چہوڑ آیا ہے بشرطیکہ تو نجات ابدی کی تمام امیدون سے دست بردار ہوکر میرا مطیع ہوجائے تو وہ بلا تامل ان شرائط پر راضی ہوکر اقرارنامہ لکہہ دیتا۔ اس وقت اوس کے جنون نما جوش کی یہہ کیفیت ہورہی تہی کہ اگر

خاتون اوس سے آگے ہوتی تو وہ بے سوچے سمجھے کرہ وسویس کے آتش فشان منہہ مین یا جبل ألپس کی سر بفلک چوٹی پر سے پھاندپڑتا۔

اس طرح ایک گھنٹہ گذر گیا اور اوس نے اپنے جذبات کی شدت کے فرو کرنے کی کوئی کوشش نہ کی بلکہ اور اولٹا اون کو مشتعل اور برانگیختہ کیا۔ جس حسن دلاویز نے ایسے غیر معمولی طور پر اوس کو از خود رفتہ کر دیا تہا اوس کی تصویر کو نہایت رنگین اور دل ربا پیرایے مین اوس نے بالارادہ اپنے دماغ مین جگہہ دی۔ جو محبت بھری باتین خاتون کے منہہ سے نکلی تہین وہ رہ رہ کر اوسے یاد آتین جو مزے دار بوسے اوس نے خاتون کے لب لعل کے سے لئے تہے اون کا جادو بھرا اثر برق کی طرح اوس کے تمام جسم مین کوندرہا تہا اور جس نور کے جوبن کا راز اوس کی مشتاق نگاہ پر ایک لمحے کے لئے کھل گیا تہا اوس کی دیوانہ کر دینے والی تجلی مانٹیگ کی چشم خیال کو خیرہ کررہی تہی۔

غرض کہ اس طرح ایک گھنٹہ گذر گیا۔ مانٹیگ نے اپنے دروازے کا کمرہ کھولا اور کان لگا کر سننے لگا۔ مکان مین ہر طرف سناٹا تہا وہ دبے پاؤن غلام گردش مین سے گذرتا ہوا اوس کمرے مین پہونچا جو زینت منزل سے ملا ہوا تہا۔ زینت منزل کے دروازے پر پہونچ کر وہ کچھہ دیر کے لئے رکا کیونکہ یکایک اوس کے دل مین خیال پیدا ہوا کہ اس وقت مین یہہ کیا حرکت کر رہا ہون لیکن اس سوال کے جواب کا وہ دیر تک منتظر نہ رہا اور نہ اپنے موجودہ فعل پر غور کرنے کے لئے وہ زیادہ دیر وہان ٹھیرا۔ اس وقت اُس کے ذہن مین یہی خیال سمایا ہوا تہا کہ اگر کوئی شے میرے اور اوس پری جمال کے درمیان حائل ہے تو وہ ایک پتلی سی دیوار ہے

اوس نے دروازے پر ہاتھہ رکھہ کر آہستہ سے ڈھکیلا اور اوسے کھلا ہوا پا کر وہ دبے پاؤن زینت منزل مین داخل ہوا لیمپ بجھا ہوا تھا لیکن انگیٹھی مین ابہی تک آگ دہک رہی تھی جس کی دہیمی روشنی چارون طرف پڑ رہی تھی اور ایک سرخ موج مین اوس خوشنما مسہری کو غوطہ دے رہی تھی جس پر اس مکان کی خاتون آرام کر رہی تھی۔

کمرہ حرارت سے جان بخش اور خوشبو سے معطر ہو رہا تھا۔ سونے والی کا سر ایک کھلے بازو سے جس کی گولائی اور آب وتاب سنگ مرمر کو شرماتی تھی تکیہ کا کام لے رہا تھا وہ سرا بازو چادر سے باہر تھا۔ اوس کے لمبے لمبے بال بل کہائے ہوئے سفید تکیہ پر پڑے تھے۔ آگ کی سرخ چمک نے اوس کے چہرے کو عجب انداز سے روشن کر رکھا تھا یعنی ایک رخسارہ پر روشنی پڑ رہی تھی اور دوسرا چھپا ہوا تھا اس طرح اس دل ربا تصویر کا ایک رخ مانٹیگ کو نظر آیا جس نے اس شبستان عصمت مین مداخلت کرنے کی جرأت کی تھی۔

مانٹیگ کی رگون مین دلولہ خیز خون کی لہر دوڑ رہی تھی چنانچہ وہ یہہ کہتا ہوا مسہری کی طرف بڑہا کہ "اب وہ میری ہے"

اس وقت خدا جانے بدخوابی کے باعث یا مانٹیگ کے پاؤن کی چاپ سے چونک کر خاتون یکایک جاگ اوٹھی اوس کی رسیلی آنکھین کھلتے ہی ایک شکل پر پڑین جسے اوس کے تصور نے جو عالم خواب سے دفعتاً حالت بیداری مین آنے کے باعث کسی قدر پریشان ہو رہا تھا آگ کی دہیمی روشنی مین دیو ہیکل بنا کر دکھایا لیکن اوس کا یہہ وسوسہ فوراً ہی مانٹیگ کا یہہ جملہ سن کر رفع ہو گیا جو اوس نے گھبرائی ہوئی آواز مین کہا

کہ "پیاری مجھے معاف کرنا"

خاتون نے اپنے انتقال ذہنی سے فوراً معلوم کر لیا کہ مانٹیگ کا قصد اوس کی عصمت پر حملہ کرنے کا تہا۔ چنانچہ تکئے کے نیچے ہاتھ لے جا کر اوس سے ایک تیز اور آبدار خنجر نکالا اور کہا "ہان یہہ بات ہے!"

مانٹیگ یہہ دیکھتے ہی خوف کہا کر پیچھے کو ہٹ گیا۔ اس وقت خاتون نے برافروختہ ہو کر کہا :۔

"پاجی! خبردار جو ایک قدم آگے بڑہایا۔ تو اس مسہری کے پاس آیا اور مین نے یہی خنجر تیرے ناپاک دل کا خون پینے کے لئے تیرے سینے مین بیرا دیا۔"

مانٹیگ۔ (گہبرا کر) "پیاری! خدا کے لئے مجھے معاف کرو۔ تمہارے حُسن کی شعاعون نے میری آنکھون مین چکا چوند پیدا کر دی ہتی۔ تمہارے بوس و کنار نے مجھے دیوانہ بنا دیا تہا شوق نے مجھے اندہا اور مدہوش کر دیا تہا۔ مجھے اپنے جذبات پر اختیار نہ تہا اور اس لئے مین نہین جانتا کہ مین نے کیا کیا۔"

خاتون (نہایت تلخی کے لہجے مین) جس سے معلوم ہوتا تہا کہ اپنے عاشق کی اس وحشیانہ حرکت سے اوس کے دل کو نہایت صدمہ پہونچا ہے) "عذر گناہ بدتر از گناہ" اب زیادہ باتین مت کرو اور فوراً اس کمرے سے دور ہو۔ میرے قریب دیوار مین گہنٹی لگی ہے جسے چہوتے ہی مین اپنے نوکرون کو مدد کے لئے بلوا سکتی ہون۔ مجھے اس کی ضرورت اور اپنے آپ کو اس ذلت سے بچاؤ۔ کل تمہاری اس حرکت کی نسبت مین اپنا فیصلہ ظاہر کرون گی۔"

خاتون کے انداز اور طرز خطاب مین کچھہ ایسا عزم اور وقار اور استقلال پایا جاتا تھا کہ مانٹیگ عرق ندامت و انفعال مین ڈوب گیا اور اوس کی تمام خودداری خاک مین مل گئی - خود اوس کی ناپاک روح کو بھی جو ذلت کی چوکھٹ پر اپنی پیشانی رگڑ رہی تھی اس وقت یہہ بات محسوس ہوئی کہ جس عورت کی وہ عزت لیا چاہتا تھا وہ کس درجہ صمیم العزم ہے وہی عورت جو اوس وقت جب چور اوس کی جان لیا چاہتے تھے بزدل تھی اب اپنی عصمت کے بچانے کے لئے جرات اور شجاعت مین شیر نیستان پر سبقت لے گئی -

مانٹیگ نے جس کی خجالت اور پشیمانی کی کوئی حد نہ رہی تھی پھر عذر تقصیر کی کوشش کی لیکن خاتون نے نہایت حقارت سے اپنے ہاتھہ کی ایک شاہانہ جنبش کے ساتھہ اوس کو حکم دیا کہ کمرے سے نکل جاے بیچارے مانٹیگ کی آنکھون مین آزردگی - انفعال اور غصے کے آنسو ڈبڈبا آئے اور اوس نے طوعاً و کرہاً خاتون کے ارشاد کی تعمیل کی -

جس وقت یہہ کم بخت زینت منزل سے باہر نکلا تو خاتون نے بسرعت تمام مسہری پر سے اوٹھہ کر دروازے مین قفل ڈال دیا اس کے بعد وہ پھر اپنے بستر کی طرف پلٹی اور تکیے پر اپنا سر رکھہ کر زار و قطار رونے لگی

بائیسوان باب

ایک دلو العزم عورت کا فیصلہ

جب اوس صبح کو جو اس واقعہ حیرت کے بعد طلوع ہوئی لوئیسا زینت منزل مین آئی تو خاتون کے چہرے پر کوئی ایسی علامت ہویدا نہ تھی

جس سے اون پرورد خیالات کا اندازہ ہو سکے جو اوس کے دل مین بھرے ہوئے تھے۔ اوس نے مکان مین چورون کے داخل ہونے اور مانٹینگ کے بروقت موقع پر پہونچنے کے حالات اس متانت اور دلجمعی سے اپنی وفادار خادمہ کو سنائے کہ خادمہ بہت ہی متعجب ہوئی۔ بات اصل مین یہ تھی کہ چورون کے مکان مین داخل ہونے اور خود اوسکی جان کے معرض خطر مین پڑنے کا واقعہ اوس کے اندازہ مین اہمیت کے لحاظ سے اوس وحشیانہ حرکت کے مقابلے مین بالکل بے حقیقت تہا جس نے اوسکی محبت اور خوشی کی امیدون کو ہمیشہ کے لئے تاخت کردیا۔

خاتون اپنا معمولی پر اسرار لباس پہنکر نہایت استقلال اور وقار کے ساتہہ کہانی کے کمرے مین آئی۔ مانٹینگ پہلے ہی سے وہان موجود تہا۔ اوس کا چہرہ زرد اور اترا ہوا تہا مارے شرم کے آنکھین زمین مین گڑی جاتی تہین اور بدن پر لرزہ طاری تہا اوسے خوب معلوم تہا کہ ایک حسینہ وجمیلہ عورت اور دس ہزار پاؤنڈ کی بہاری رقم پر قابو پانے کا موقع ہاتہہ سے نکلا جارہا ہے اور قطع نظر ان امیدون کے جنہین اوسکے دل سے قریب ترین تعلق تہا اوس کی موجودہ حالت بالتبار اوس نا مطبوع واقعے کے جورات پیش آیا تہا نہایت درجہ پر تشویش اور غیر خوش آیند تہی۔ اگر وہ اپنے کمینہ قصد مین کامیاب ہوگیا ہوتا تو فاتح ہونے کے خیال سے وہ اس پر آمادہ ہوتا کہ جس عورت کی عزت وعصمت بالکل اوس کے قبضہ اختیار مین ہے اوس سے جو چاہے منوالے لیکن اب اوسے سخت ناکامی کا منہہ دیکہنا پڑا تہا اور اس وقت خود شکست فاش کہا کر وہ اس بات پر مجبور ہورہا تہا کہ اپنے دل آویز حریف سے معذرت چاہے۔

جب لیڈیا اپنی خاتون کے پیچھے کمرے مین داخل ہوئی تو خاتون جارج مانٹیگ

سے نہایت تپاک کے ساتھہ ملی اور اس انداز سے گفتگو کی جس سے معلوم ہوتا تہا کہ گویا وہ رات کے واقعے کو بالکل بہول گئی ہے لیکن جب لوئیسا میز پر ناشتہ چننے کے کے بعد کمرے سے چلی گئی تو خاتون کا انداز اور طور معاً بدل گیا چنانچہ اوسنے مانٹیگ سے اس طرح خطاب کیا۔

"صاحب! آپ کہین یہ خیال نہ کرین کہ مین رات والے واقعے کو طاق نسیان پر رکھہ آئی ہون مین جو اس وقت آپ کے ساتھہ بے تکلفی سے پیش آئی اور جس سے بظاہر آپکو دہوکا ہوا اوس کی محض یہ وجہ تھی کہ مین نہ چاہتی تہی کہ اپنی خادمہ کے سامنے آپ کی تذلیل کرون۔"

مانٹیگ (متعجب ہوکر) "تو کیا آپ نے مجھے معاف نہین کیا؟"

خاتون (نفرت و حقارت سے) "تم اور معافی کے قابل! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مین اس درجہ اپنے آپ کو بہولی ہوئی ہون یا تمہین اپنی نسبت ایسی بری رائے قایم کرنے کا موقع دینا چاہتی ہون کہ جو جرم وحشیانہ پن کے سیکڑون پہلو لئے ہوئے ہے اوس کو نظر انداز کر دون؟ مجھے تم سے سچی اور بے ریا محبت تھی۔ خدا ہی جانتا ہے کہ مین کس حد تک تمکو چاہتی تھی لیکن تمہارا یہ حال کہ میری خالص اور دلی محبت سے فائدہ اوٹھا کر اپنی ناجائز خواہشون کو پورا کرنیکی کوشش کرو! مین تم کو جو کچھہ سمجھی تہی تم وہ نہ نکلے جس چمکتی ہوئی چیز کو مین دریا سمجھہ کر اپنی پیاس بجھانے کے لئے دوڑی وہ سراب نکلا! افسوس جو کچھہ مین نے دیکھا عالم خواب مین دیکھا لیکن اوس خواب کا ظاہر بے حقیقت ہونا اب مجھہ پر کہل گیا۔ میری آنکھون پر پردہ پڑا ہوا تہا جسے رات والے واقعے نے دفعتہً اوٹھا دیا۔ ہرگز ہرگز مین اوس شخص کے عقد مین آنا پسند نکرون گی جس کی وقعت میرے

میرا دل خالی ہو اور مجھے مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ اب مین تم کو وقعت کے نگاہ سے نہین دیکھ سکتی پھر تمہین میری مہمان نوازی کا بھی پاس نہ ہوا۔ مین نے تمکو اپنے مکان مین رہنے کی اجازت دی اور بچایا۔ اسلئے کہ تمکو اپنے میزبان کا کچھ خیال ہوتا تم نے کوشش کی کہ اوسکی عزت لو۔ اس لئے مین تم کو آیندہ اپنا دوست بھی نہین کہہ سکتی "اسکے علاوہ جب مین ایک دوسرے پہلو سے اس معاملہ پر نظر ڈالتی ہون تو تمہارا طرز عمل اور بھی زیادہ ناپاک اور نفرت انگیز ہو جاتا ہے۔ تم نے میری جان بچائی اور اس کے واسطے مین ہمیشہ تمہاری ممنون رہون گی۔ لیکن اس سے فائدہ اوٹھا کر تم نے میری آبروریزی کی بھی کوشش کی۔ غرضکہ تمہارا یہ فعل ہر ایک لحاظ سے قابل نفرین تھا اور تم سمجھتے ہو کہ اس کا کیا نتیجہ ہوا؟ یہ نتیجہ ہوا کہ میری محبت اب تمہارے لئے کام نہین آسکتی مین پہلے اس محبت کی آگ کو اپنے سینہ مین خود بجھاؤن گی۔ دوست تو مین تمکو اپنا نہین سکتی صرف تمہارے احسان کا احساس دل مین باقی ہے سو مین تمہاری شکر گذار ہمیشہ رہون گی۔ صاحب! اب ضرور ہے کہ ہم اور آپ ایک دوسرے سے ہمیشہ کے لئے جدا ہون"

نانیٹک (جس نے خاتون کی اس تقریر کو طرح طرح کے خیالات سے متاثر ہوکر سکوت کے ساتھ سنا تھا) "ایک دوسرے سے ہمیشہ کے لئے جدا ہون! پیاری تمہارا یہ منشا ہرگز نہ ہوگا۔ ممکن نہین کہ تم ایسی سرد مہر اور بے رحم ہو"

خاتون - (بظاہر نہایت وقار و متانت سے اگرچہ اوسکے دل پر ایک ایک لفظ برچھیان لگا رہا تھا۔) "مسٹر نانیٹک! مین نے آپ سے اپنا عندیہ صاف صاف بیان کر دیا۔ دنیا کی کوئی طاقت میرے ارادے کو بدل نہین سکتی۔ ہم ہمیشہ کے

لئے اسی وقت اور اسی مقام پر ایک دوسرے سے جدا ہونگے - خدا آپکو خوش و خرم رکھے اور اپنے مقاصد مین کامیاب کرے "

مانٹیگ "لیکن مسٹر اسپیڈنس کیا خیال کرین گے - تم اون سے کیا کہو گی ؟"

خاتون "جو کچھ حقیقت مین پیش آیا ہے اوسکا علم میری زبانی تو اونہین ہو گا نہین"

مانٹیگ - (یہ دیکھہ کر کہ اوسکی تمام امیدون کا خون ہوا جاتا ہے مایوسانہ لہجہ مین) "کیا مشکل ہے ! لوئین نہایت عاجزی سے تم سے معافی مانگتا ہون اور صدق دل سے معذرت کرتا ہون اور تمہین یقین دلاتا ہون کہ آئندہ میرا کوئی فعل ایسا نہ ہوگا جو تمہاری خفگی کا موجب ہو - شراب کے نشہ مین اور اوس جذبہ کے حوصلہ فرسا اثر کے باعث جو مجھپر غالب آگیا تھا مجھہ سے ایک لغزش ہوگی جسکی تلافی کے لئے مین مدت العمر کے لئے تمہاری غلامی کرنے کو تیار ہون - کیا اب بھی تم میری خطا نہ بخشو گی "

خاتون (عزم و استقلال کے ساتھہ) "مین اپنے فیصلہ کو ہرگز نہین بدل سکتی اگر میرا سن سولہ یا سترہ سال کا ہوتا تو ممکن تھا کہ مین اپنے بھولے پن کی وجہ سے آپکی ان چکنی چپڑی باتون مین آجاتی - لیکن اب ناممکن ہے کہ ایسا ہو - اس وقت میری عمر پچیس سال کی ہوچکی ہے (اپنے مردانہ لباس کی طرف دیکھکر) اور بعض واقعات نے انسان کے پیچ در پیچ منصوبون اور اوس کے دل کی ہر ساعت بدلتی رہنے والی حالت کے متعلق میرے تجربہ کو بہت کچھہ بڑھا دیا ہے "

مانٹیگ "بیشک تمہارا سن پچیس سال کا ہے لیکن باوجود اس سن کے تمہارے باغ جوانی کی بہار کی تازگی اور لطافت بدستور قائم ہے - اس لئے تمہارے دل مین اگر ابھی سے کہولیت کی پختہ کاری سرایت کر جائے تو اوسپر بہت بڑا ظلم ہوگا "

خاتون - (طنز کے لہجہ مین) "مین ان نیاز آمیز کلمات کے لحاظ سے جو آپنے میری نسبت فرمائے ہین آپ کی ممنون ہون لیکن آپکو واضح رہے کہ یہ کلمات جس استدلال کی تمہید ہین اوسکی بنا محکم و پایدار نہین۔ عورت خواہ سن رسیدہ ہو خواہ کم سن تجربہ کار ہو یا ناتجربہ کار لیکن اوسکی بہت بڑی حماقت ہوگی اگر وہ ایسے شخص سے شادی کرے جسکی عزت اور وقعت اوسکے دل مین نہ ہو۔ ممکن ہے کہ مین غلطی پر ہون لیکن عقیدہ تو میرا یہی ہے اور اسی پر مین عمل کرون گی"

مانٹیگ - "یہ مجھ سے تعلق قطع کرنے کا ایک بہانہ ہے۔ تمہین اب مجھ سے محبت نہین رہی"

خاتون - "ہان وہ محبت تو باقی نہین رہی جو اب سے بارہ گھنٹے پہلے تھی"

مانٹیگ - "نہین میرے ساتھ سرے سے محبت تھی ہی نہین۔ ممکن نہین کہ آتش عشق کسی کے دل مین اسطرح یکایک بجھ جاسے"

خاتون - "عشق میرے نزدیک ایک طرح کی عبادت ہے اور اگر معبود کی نسبت دفعتہً کوئی ایسا شبہہ عارض ہو جو اوسکی شان عبودیت کی منقصت کرتا ہو تو عبادت یعنی عشق کو ثبات نہین رہتا"

مانٹیگ - (جوش کے ساتھ) "عشق کی ہرگز یہ تعریف نہین ہے۔ سچا عشق وہ ہے جسکی کشش عورت کو اپنے عاشق یا شوہر کے پیچھے پیچھے جرم و سیہ کاری کی خوفناک سے خوفناک گذرگاہون مین بلکہ دار تک لے جاسے"

خاتون - "جس عورت کو سچی محبت ہوگی وہ اپنے خاوند کا ساتھ تو مرتے دم تک دیگی کیونکہ وہ اسے اپنا فرض عین سمجھے گی مگر اوس سے یہ ہرگز نہ ہوگا کہ اپنے عاشق

کی سیہ کاری مین اوس کی معین بننے کے لیئے اوسکا ساتھہ بھی اوسی طرح دے لیکن میرا مقصد اسوقت یہ نہین کہ آپ کے ساتھہ اس مسئلہ پر بحث کرون - مین عشق و عاشقی کے اون اصولون پر کاربند ہونا اپنے مقاصد اصلی کی خلاف سمجھتی ہون جن کا افسانون مین مذکور ہے بلکہ اپنے خیال کے مطابق جن باتون کو اپنے اطمینان قلب اور راحت و مسرت کا باعث سمجھونگی اونہین کو اختیار کرون گی - مین پھر کہتی ہون کہ مین کوئی سولہ سترہ سال کی نادان اور بھولی بھالی لڑکی نہین ہون جسے کسی ناول کی دلچسپی کا مرکز قرار دیا جاسکے بلکہ ایک خاص سن و سال کی بھاری بھرکم عورت ہون اور کسی کام کے کرنے کے قبل اوس کے مآل اور نتایج پر متانت کے ساتھہ غور کرسکتی ہون "

مانٹیگ نے اس کا کچھہ جواب نہ دیا بلکہ کھڑکی کے پاس جاکر کھڑا ہوگیا اور طرح طرح کے متناقض اور مختلف خیالات اوسکے پریشان دماغ مین دوڑنے لگے - اوس نے اپنے دل سے اسطرح باتین کرنی شروع کین :-

" اگر مین اسے دہکی دیتا ہون تو اسٹیونس کی اصلی غرض وغایت کا حال اس پر کھل جائے گا - اور جس خوفناک مرحلہ مین یہ قدم رکھنے والی ہے اوس سے ڈر کر پیچھے ہٹ جائے گی - بہرحال میرے متعلق اپنے فیصلہ کو خواہ یہ عورت بدلے یا نہ بدلے اور خواہ مین اس معاملہ مین زیادہ کارروائی کرون یا نہ کرون میرا الو کہین نہین گیا - اسٹیونس کا راز میرے قبضہ مین ہے جسکے مخفی رکھنے کے لئے اسٹیونس کو مجھے ایک رقم خطیر دینی ہوگی - یا شاید اور بھی بہتر ہوگا کہ مین اس معاملہ مین یہین رک جاؤن اور اوس خطرۂ عظیم کی زد سے بچ جاؤن جس مین اون تمام لوگون کا مبتلا ہونا لازمی ہے جو اس مہینے کی پچیسوین تاریخ والے معاملہ مین نمایان طور پر حصہ لین گے - اس صورت

مین بہی مین ید دہکی دیکران لوگون سے بہت کچھہ روپیہ وصول کرسکتا ہون کہ اگر تم نے میری شرایط کی تعمیل سے پہلوتہی کی تو مین بہاندا پھوڑ دونگا"

خود غرض جارج مانٹنگ نے اپنی موجودہ حالت کے مختلف پہلوؤن پر اسطرح سے غور کیا اور چند سنٹ مین فیصلہ کر لیا کہ اس بارہ مین اوسے کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ غرضکہ خاتون کی طرف متوجہ ہوکر اوس سے کہا۔

"تو آپ نے عزم بالجزم کر لیا ہے کہ میرا قصور معاف نہ فرمائے گا"

خاتون "مین آپ پر اپنا فیصلہ ظاہر کر چکی ہون کہ ہمین اب ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے جدا ہوجانا چاہیئے"

مانٹنگ "یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم ایک دوسرے سے ہمیشہ کے لئے جدا ہون جبکہ آپ کے مربی و سرپرست مسٹر اسٹیونس میری خدمات سے فائدہ اوٹھانا چاہتے ہین"

خاتون "مسٹر اسٹیونس نے مجھہ سے کہا تہا کہ اونہین اپنے منصوبہ مین پوری طرح سے کامیاب ہونے کے لئے ایک تیسرے شخص کی شرکت کرنیکی ضرورت ہے اور وہ شخص اونہون نے آپکو منتخب کیا تہا۔ اس لئے بحالات موجودہ کوئی اور دوست اوس خدمت پر مامور کیا جاسکتا ہے جو اونہون نے آپ کے لئے تجویز کی تہی"

مانٹنگ۔ (تلخی سے) "تو آپ نے مجھہ سے ہمیشہ کے لئے علیحدگی اختیار کرنیکے متعلق اپنے فیصلہ کے مآل پر بخوبی غور کر لیا ہے"

خاتون "جس کی رات کروٹین بدلتے بدلتے آنکھون مین کٹی ہو اوسے بھی اگر غور کا کا موقعہ نہ ملے تو اور کس کو مل سکتا ہے"

مانٹنگ۔ (کچھہ دیر کے سکوت کے بعد) آپ کے اس طرز عمل کا مطلب میری سمجھہ مین

نہین تھا۔ آپ اس بات کو تو شاید نہ پسند کرین گی کہ آپ کے نوکرون چاکرون کو گذشتہ شب کے واقعات کا علم ہو یا یہ کہ مسٹر اسٹیونس کو حقیقت حال معلوم ہو۔؟

خاتون "اس کا انحصار بالکل آپ پر ہے۔ سچ پوچھئے تو مین نہین چاہتی کہ اس بارہ مین مسٹر اسٹیونس سے میری گفتگو آئے۔ مجھے وہ الزام دین گے کہ کیون مین نے اون سے اوس رشتہ الفت کا حال چھپائے رکھا جو مجھ مین اور آپ مین قائم تھا اور اونہین گمان ہوگا کہ آپ کو میرے شبستان کی آبرو پر حملہ کرنے کی جرأت ضرور میری ہی کسی نازیبا حوصلہ افزائی سے ہوئی ہوگی۔ پس اگر آپ شریف ہین اور کچھ بھی آپ کو کسی کی عزت کا خیال ہے تو آپ پر لازم ہے کہ مسٹر اسٹیونس کے ساتھ آپ ایسا بندوبست کرین کہ مجھے یہ آخری خجالت نہ اوٹھانی پڑے۔"

مانٹیگ "بہت خوب ایسا ہی ہوگا مین آج ہی مسٹر اسٹیونس سے کہے دیتا ہون کہ مین اونکے معاملات مین اپنے کاروبار کی اہم ضرورتون کی وجہ سے آیندہ شریک نہین رہ سکتا۔"

خاتون "وجہ آپ جو چاہیے پیش کیجئے لیکن کوئی ایسی لگی لپٹی بات نہ رہ جائے جس سے آپکو اس مکان مین پھر آنے کا بہانہ مل سکے۔ آپ میرا مطلب سمجھے ؟"

مانٹیگ "خوب سمجھا۔ لیکن ایک دفعہ اور مین آپ سے بمنت التجا کرتا ہون کہ۔"

خاتون۔ (قطع کلام کرکے) "یہ ذکر بار بار مت چھیڑئے۔ آپ عورت کے فیصلہ کی قوت کا اندازہ نہین کرسکتے۔ شاید آج مین نے اس بارہ مین آپ کو ایسا سبق سکھایا ہے جو آپ نہ بھولین گے۔ مسٹر مانٹیگ اب ہم ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہین لیکن یقین مانئے کہ اگرچہ دنیا کی کوئی طاقت اوس فیصلہ کو تبدیل نہین کرسکتی جو گذشتہ شب کی پرالم بیداری مین مین نے قائم کیا ہے لیکن پھر بھی مین آپ کی ہی خواہ ہون۔ اور اوس کے ساتھ

مرہون منت بھی"

یہ کہہ کر خاتون کچھ دیر کے لئے رکی - ایسا معلوم ہوتا تہا کہ کوئی اور بات عنقریب اوس کے منھ سے نکلنے والی ہے لیکن اپنے دلی جذبات کو ایک زبردست کوشش سے فرو کر کے اوس نے خاطی کو اپنے ہاتھ کی ایک پرغرور جنبش سے رخصت ہونیکا اشارہ کیا اور دفعتہً کمرہ سے چلی گئی -

اب مانٹیگ اس مکان سے جہان اوسنے کچھ وقت مسرت وانبساط کے ساتھ گذارا تھا رخصت ہونے کے لئے تیار ہوا اور اپنے جی ہی جی سے اسطرح ہمکلام ہوا - "کیا یہ وہ اولوالعزمی ہے جسکی مثال بڑے بڑے مشہور مردون مین بھی نہین پائی جاتی یا اسے ایک متذبذب عورت کے بیہودہ تلون سے تعبیر کرنا چاہیئے - سچ تو یہ ہے کہ اس دفعہ میری اصابت تدبیر کا جسپر مجھے اس درجہ ناز تھا نشانہ خطا گیا - مین نے اپنی نامعقول حرکت سے بیٹھے بٹھائے اپنا اتنا بڑا نقصان کرلیا - لیکن سٹیونس کا راز ابھی تک میرے قبضہ مین ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ سالہا سال تک ایک بیش قرار رقم کا مالک بن کر مین چین کیا کرون - اس معاملہ سے علیحدہ ہونے پر مجھے اپنی وہان بندی کے معاوضہ مین اس اسٹیونس سے جسے مین اپنی نگاہ تلے رکھونگا روپیہ ملنا چاہیئے - اور اگر اُسے اس مہینے کی چھبیسوین تاریخ کو کامیابی ہوئی اور ضرور ہے کہ کامیابی ہو بشرطیکہ اس عرصہ مین یہ با اصول خاتون اوسکی اغراض و مقاصد کو نہ تاڑ جائے تو پہر مین اس راز کے طشت ازبام کردینے کی دہمکی دیکر اون سے مزید رقم کا مطالبہ کرون گا - اور اوسوقت مین اس خودبین با اصول اور مغرور عورت کے سامنے ظاہر ہوکر اپنے ایک لفظ سے اوس کی گردن کو جہکا دونگا اور جس قدر سختی سی

تیسواں باب

پھر وہی آسمتھ فیلڈ والا پرانا مکان

تم نے خردبین کا تماشا دیکھا ہوگا ۔ صاف سے صاف اور پاکیزہ سے پاکیزہ پانی کا ایک قطرہ اس عجیب وغریب آلہ میں سے دیکھا جائے تو اوس میں ہزارہا کریہ المنظر اور نفرت انگیز حشرات الارض رینگتے ہوئے نظر آئیں گے ۔

یہی حال لندن کا ہے ۔ سطحی نظر سے دیکھنے والے کے لئے یہ عظیم الشان پایتخت حسن وخوبی کا جواہر ریزہ ہے لیکن حقیقت بین نگاہ اس میں نجس وغلیظ اور مکروہ و زہر بھری شکلیں انسانی قالب میں پائے گی ۔

کاروبار والے اشخاص کی تعجیل وانتشار اور عیش پرستوں کا دلولہ زا تبسم ۔ صلح کل شہری کی متانت وسادگی اور تیکھے سپاہی کی سجاوٹ اور بانکپن ۔ سوداگر کی آراستہ وپیراستہ دکان اور مٹھائی والے کا سفری خوانچہ ۔ امرا کی شاندار چوکڑی اور گنوار کی غریبا مئو گھڑ بہل ۔ دولتمندوں کے محل اور غریبوں کے جھونپڑے ۔ کلیسا میں ترانہ حمد کا نغمہ اور خانہ خمار میں مے پرستوں کا شوروغل ۔ خوش قطع گلی کوچوں میں بانکے سجیلے نودولتوں کا اکڑ اکڑ کر چلنا اور افلاس وقلاشی کے ستائے ہوؤں کا اونہیں سڑکوں پر سے کیچڑ صاف کرنا ۔ کسی کے جنازہ کی سواری اور کسی کی شادی کا جلوس ۔ ذی ثروت اور نجیب الطرفین خاتون جس کی عصمت شبہ کی انگشت نمائی سے مبرا ہے اور عفت فروش شاہد بازاری جسکی

تئیسوان باب

پھر وہی اسمتھ فیلڈ والا پرانا مکان

تم نے خردبین کا تماشا دیکھا ہوگا۔ صاف سے صاف اور پاکیزہ سے پاکیزہ پانی کا ایک قطرہ اس عجیب وغریب آلہ مین سے دیکھا جائے تو اوس مین ہزارہا کریہ المنظر اور نفرت انگیز حشرات الارض رینگتے ہوئے نظر آئین گے۔

یہی حال لندن کا ہے۔ سطحی نظر سے دیکھنے والے کے لئے یہ عظیم الشان پایتخت حسن وخوبی کا جواہر ریزہ ہے لیکن حقیقت بین نگاہ اس مین نجس وغلیظ اور مکروہ وزہر بین شکلین انسانی قالب مین پائے گی۔

کاروبار والے اشخاص کی تعجیل وانتشار اور عیش پرستون کا دلولہ زاتبسم۔ صلح کل شہری کی متانت وسادگی اور تیکھے سپاہی کی سجاوٹ اور بانکپن۔ سوداگر کی آراستہ وپیراستہ دکان اور مٹھائی والے کا سفری خوانچہ۔ امرا کی شاندار چوکڑی اور گنوار کی غریبا مؤ گھڑ بہل۔ دولتمندون کے محل اور غریبون کے جھونپڑے۔ کلیسا مین ترانہ حمد کا نغمہ اور خانہ خمار مین مے پرستون کا شور وغل۔ خوش قطع گلی کوچون مین بانکے سجیلے نو دولتون کا اکڑ اکڑ کر چلنا اور افلاس وقلاشی کے ستائے ہوؤن کا اونہین سڑکون پر سے کیچڑ صاف کرنا۔ کسی کے جنازہ کی سواری اور کسی کی شادی کا جلوس۔ ذی شہرت اور نجیب الطرفین خاتون جس کی عصمت شبہ کی انگشت نمائی سے مبرا ہے اور عفت فروش شاہد بازاری جسکی

بے آبروئی سے شرمندہ تو جہ نہین - متلاشی روزگار شخص جو بخت آزمائی کے میدان مین جان ہتیلی پر رکھے ہوے آتا ہے اور کس مپرس بیوپاری جو مجبوراً دیوالہ نکال دینے کی وجہ سے بدمعاش قرار دیا جاتا ہے - خوش پوشس اور خوش وضع مہاجن جس کی ناداری کا راز کوئی دم مین طشت از بام ہوا چاہتا ہے اور پشمینہ پوش پھٹے حال سالخوردہ بخیل جس کی دولت کے انبار کا کسیکو گمان تک نہین - گرجا جہان خدا کی بناوٹ کے ساتھہ پرستش کیجاتی ہے اور قمارخانہ جہان اوس دیوتا کی قربان گاہ پر سونے کی بھینٹ چڑہائی جاتی ہے جسکی عبادت تصنع سے معرا ہے - قصہ مختصر یہ کہ پاکیزگی اور نجاست - دولت اور افلاس - نیکی اور بدی - محتاج الامتحان دیانت اور مجبورالارتکاب جرم وہ خصوصیات ہین جن پر اوس شخص کی نگاہ ضرور پڑے گی جو لندن کو ہمہ بین نظر سے دیکھے گا -

حقیقت مین اولی الابصار کے لئے ایک بہت بڑے شہر کے تماشے سے کوئی امر زیادہ نتیجہ خیز نہین - کیونکہ ہر ساعت اسکی شکل بدلتی رہتی ہے اور ہر شکل دلچسپی کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہی ہوتی ہے - علی الصباح جب محنت مزدوری والے لوگ طلوع آفتاب کے ساتھہ اپنے گھرون سے باہر نکلتے ہین اور جبکہ متمول اور ذی رتبہ اشخاص شب گذشتہ کی بے اعتدالیون کا خمار ابھی اپنے بسترون مین توڑ رہے ہوتے ہین تو ایک عجیب کیفیت نظر آتی ہے - دوپہر کے وقت جب ہر کوچہ و برزن مین دریائے زندگی امنڈا امنڈ کر آتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شہر پناہ کے باہر کوئی مخفی اژدہا بیٹھا تھا جس نے دفعتہً ظاہر ہوکر شہر کی کثیر التعداد شاہراہون اور تنگناؤن کو جوش حیات سے لبریز کر دیا تو کچھ اور ہی سمان ہوتا ہے - شام کے وقت

جب عیش پرست لوگ اپنی خواہشون کی باگ ڈہیلی چہوڑ کر پہر باہر نکلتے ہین اور رقص و سرود اور ناؤ نوش کی محفل پہر گرم ہوتی ہے تہر نگ ہی اور ہوتا ہے۔ جب رات آتی ہے تو نقشہ بالکل ہی بدلجاتا ہے کیونکہ اس وقت ہر ایک دار المجذوبین اور ہر ایک دار الاقامہ کی گوناگون نجاستین گلی کوچون کو چہالیتی ہین۔ بدمعاشون۔ اچکون۔ اٹھائی گیرون کی سیہ کاریون کا وقت آتا ہے اور ہر ناپاک مسکن اور گذرگاہ جرم کے قدمون کی دہمک سے گونج اوٹھتی ہے۔

رات کے دو بجے کا عمل ہوگا (بنگلہ پر چہاپہ مارے جانے کے تین گھنٹے کے بعد) کہ ایک شخص مینہ مین جو موسلا دہار برس رہا تہا شور بور۔ ٹوپی کے چہجے سے آنکہین چہپائے۔ اور ہاتہون کو سردی سے بچانے کے لئے جیبون مین ڈالے داہین باہین نگاہ ڈالتا کوچہ اسمتہہ فیلڈ مین پہونچا اور پولس کے سنتری کی آنکہہ بچا کر اوس پرانے مکان مین داخل ہوا جسکا ذکر ہم اپنی داستان کے شروع مین کر چکے ہین۔

سامنے کے دروازے کو احتیاط کے ساتہہ بند کرنے اور اوس مین کنڈی لگا دینے کے بعد وہ جلد جلد پہلی منزل کے اوس کمرہ مین پہونچا جہان چار سال چار ماہ قبل والٹر سڈنی نے اوسکو اور اوسکے ساتہی کو مال غنیمت چہپاتے ہوئے دیکہا تہا۔

یہ شخص جس کے کپڑے مینہ مین تر بتر تہے جو مارے سردی کے ٹھٹھر رہا تہا اور جسکی حالت ایسی خراب تہی بل بولٹر قاتل تہا۔

چند منٹ تک اندہیرے مین ادہر اودہر ٹٹولنے کے بعد اوسے دیا سلائی ملے جس سے اوسنے ایک موم بتی روشن کی جو ایک مخفی طاقچہ مین رکہی ہوی تہی شمع کی ٹمٹماتی روشنی نے اس بدمعاش کے چہرہ کو جو تفکر و تردد کی علامات۔ چند دنون سے

ڈاڑہی نہ منڈوانے سے کہونٹیاں نکل آنے اور مُنہ نہ دہونے کی وجہ سے پہلے ہی کچھ کم مکروہ نہ تھا اور زیادہ کریہ المنظر کردیا۔ بتی جلائے ہوئے اوسے زیادہ دیر نہ گذرنے پائی تھی کہ اوسنے گلی مین کہڑکی کے نیچے ایک خاص انداز کی سیٹی کی آواز سنی۔ یہ آواز سنتے ہی بولٹر کے چہرے پر اطمینان و مسرت کے آثار نمایان ہوگئے اور وہ یہ کہتا ہوا زینہ سے جلد جلد اوترا "خیر اون مین سے ایک تو آگیا" بولٹر نے جس شخص کے لئے دروازہ کھولا وہ ڈک فلیر تہا۔ اوس کی حالت جسمانی و روحانی بھی بولٹر کے مقابلہ مین چندان اچھی نہ تھی۔ جب دونون بالاخانہ پر پہونچے تو ڈک فلیر نے اپنے ساتھی سے پوچھا۔

"بل کچھ برانڈی بھی ہوگی؟"

بولٹر۔ "ایک گہونٹ بھی نہین۔ اور مزا یہ کہ روٹی بھی نہین"

ڈک۔ "بھاڑ مین جاے روٹی۔ کہانے کو اسوقت مطلق جی نہین چاہتا۔ البتہ پیاس سخت لگ رہی ہے جم کا خم لنڈہا دے تو تیار ہون بشرطیکہ مل جائے۔ رستہ بھر مین یہ سوچتا ہوا آیا کہ ہم تم بھی نرے گیدی ہی نکلے۔ بھلا اس حماقت کا بھی کوئی ٹھکانا ہے کہ بھوت کے ڈر سے ہم اس بدحواسی کے ساتھ وہان سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ یا تو وہ لونڈا جسے دیکھکر ہمارے اوسان ایسے خطا ہوگئے اوس دوسرے کا کبھی بھائی تہا جسے ہم نے چور دروازے مین سے گرادیا تہا اور یا"

بل۔ (قطع کلام کرکے) "اس کی تو مین قسم کہانے کو تیار ہون کہ وہ خود آپ تھا"

ڈک۔ "تو پھر ضرور ہے کہ وہ بچ نکلا ہو"

بل۔ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ مگر بھائی ڈک اوس کا اچانک نمودار ہوجانا۔ اور پھر

رات کے وقت۔ ایسی بات نہ تھی کہ ہمارے ہوش نہ اڑ جاتے"

ڈک:"بل تم جو چاہو سو کہو لیکن مین تو ہمیشہ اپنے آپکو سا کرونگا۔ بھاگنے والون مین سب سے پہلا نمبر میرا ہی تھا گریا کہ سب سے زیادہ نامردی کا ثبوت مین نے ہی دیا۔ اب مین کریکسمین کو کیسے منہہ دکہاؤنگا اور کلال خانہ مین کس منہہ سے جاؤن گا"

بل:" ڈک اس طرح کڑہنے سے کچھ فائدہ نہین تم تو بڑے منچلے ہوتے تھے اور مجہی ڈہارس بندہایا کرتے تھے۔ اب کیا یہ کام میرے سپرد کرتے ہو کہ جبکہ اس وقت خود تمہاری مدد کی ضرورت ہے مین تم سے اور شام سے اپنے گھر کا واقعہ بیان کرچکا ہون اور تمہین بتاچکا ہون کہ کچھہ روز تک میرا روپوش ہونا ضرور ہے۔ مین نہین سمجھتا کہ تم اپنے ایک رفیق کا ساتھہ ایسی حالت مین جبکہ وہ گرفتار مصیبت ہے چہوڑ دوگے"

ڈک۔ (بل کے ہاتھہ پر ہاتھہ مارکر) "یہ لو مین تمہین اپنا قول دیتا ہون۔ جو کچھ تمہارا مقصد ہو بیان کرو مین تمہارا ساتھہ دینے کو تیار ہون"

بل:" پہلے تو یہ بتاؤ کہ اس مکان مین چند دن تک مین بے کھٹکے رہ بھی سکتا ہون یا نہین۔ اگر اوس نوجوان نے کوتوالی مین جاکر رپورٹ کردی کہ جن چورون نے اب سے چار پانچ سال اول اس گہر مین اوس کی جان لینے کا قصد کیا تہا اونہین نے اوس کے مکان پر چہاپہ مارا تو پولیس دوڑی ہوئی آئے گی اور وہ دکش سے لیکر بنیاد کے پتھر تک اس مکان کو چہان مارے گی"

ڈک:" تو اس سے کیا ہوتا ہے۔ ایک ہی دفعہ تو ڈہونڈے گی نہ۔ ڈہونڈنے دو۔ اس مکان کے تہ خانہ مین تم ہفتون بلکہ مہینون بلاخوف وخطر اسطرح رہ سکتے ہو کہ کسی کو خبر تک نہ ہو کہ یہان کوئی ہے بہی اس کے علاوہ اگر اوس نوجوان نے اس مکان

کی نشاندہی کی بھی تو کس کو گمان ہوگا کہ تم اسی مکان میں آکر چھپو گے۔ اور ملا میرا تم سے کہے دیتا ہون کہ اس مکان کو چھوڑ کر اگر تم کسی اور جگہ چلے گئے تو تمہاری خیر نہین۔ ذرا بھی شبہہ ہوا اور پولیس نے تمہین پہا۔ یہان تمہین کسی طرحکا خوف نہین کھانا تمہین یہان مین پہونچایا کرونگا۔ اور باہر کی جو خبرین ہون گی وہ بھی رات کے وقت آکر تمکو سنا جایا کرونگا"

بل "لیکن اس معاملہ کے رفع دفع ہو جانے کے انتظار مین ہفتون بلکہ جیسا تم کہتے ہو مہینون اس اندہیری کوٹھڑی مین بند پڑا رہنا ایسا خوفناک ہے کہ اوس کے تو خیال سے بھی میرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوئے جاتے ہین"

ڈک "اور سولی پر لٹکنا اس سے بھی زیادہ خوفناک ہے"

بل بولٹر نے ڈک کی زبانی جب یہ الفاظ سُنے تو اوسکے بدن پر لرزہ طاری ہوگیا اور اوسکی گردن مین دفعتہً ایک ایسی اینٹھن سی پیدا ہوئی کہ معلوم ہوتا تہا کہ گویا پھانسی کا رسا گلے مین ابھی سے پڑا اوسے محسوس ہو رہا ہے۔ اوس کے چہرے کا رنگ فق ہوگیا اور چارون طرف پر خوف نگاہین ڈالکر وہ پکار اوٹھا "ڈک تم سچ کہتے ہو جو ہو سو مین یہین چھپا رہون گا۔ جو کچھ باہر گذرے اوسکی اطلاع مجھے آکر دے دیا کرنا۔ اور کل جس طرح بن پڑے کچہری مین جاکر یہ دیکھہ آؤ کہ آیا اس معاملہ پر بہت کچھ لے دے ہو رہی ہے"

اس قسی القلب بدمعاش نے اپنے ننھے ننھے بچون کی مصیبت زدہ حالت کی نسبت جس مین وہ اس وقت مبتلا تھے ذرا بھی تشویش ظاہر نہین کی۔

ڈک نے اپنے ساتھی کی درخواست کے جواب مین کہا۔ "کل کیسا۔ آج کہو۔

اس وقت رات کے تین بج چکے ہین - کوئی دم مین صبح ہوا چاہتی ہے - اب مجھے تمہاری روٹی کی بھی فکر ہے - کہنے کو تو مین نے کہہ دیا کہ تمہارا کھانا مین یہان پہونچا دیا کرون گا - مگر بات تب ہے کہ کھانا مل بھی جائے - میرے پلے اسوقت ایک ٹکا نہین اور تمہاری جیب بھی خالی ہے اب کیا کیا جائے - بڑی مشکل کا سامنا ہے "

بل - (اپنے ساتھی پر اضطراب آمیز خوف کی نگاہ ڈالکر) " تو کیا مین یہان فاقہ کر کرکے مر جاؤن ؟ "

ڈک " جو کچھہ ملے گا وہ پہلے تمہارے لیے ہوگا - اور اس کا مین ابھی سے جا کے اُگا لگاتا ہون عنقریب کچھہ نہ کچھہ مل ہی رہے گا "

اس وقت ایک اوسی قسم کی سیٹی کی آواز جس کے ذریعہ سے ڈک نے اپنے آنیکی اطلاع بل بولٹر کو دی تھی گلی سے آئی اور ان دونون چورون کو سنائی دی - ڈک جلدی سے اُٹھہ کر دروازہ کھولنے گیا اور تھوڑی دیر مین ٹام کرکسمین کو ساتھہ لئے واپس آیا - کمرے مین داخل ہوتے ہی کرکسمین نے دریافت کیا کہ کچھہ کھانے پینے کو بھی موجود ہے یا نہین اس کے جواب مین ڈک اور بل نے حسرت بھری آواز مین کہا کہ کچھہ بھی نہین - لیکن بجائے اسکے کہ کرکسمین یہ جواب سنکر مایوس ہوتا اوسکے چہرے پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے اور اوس نے ہنس کر کہا -

" مین پریشان حالی مین کسی دوست کا ساتھہ کبھی نہین چھوڑتا - دیکھو اسکا ثبوت یہ ہے " یہ کہہ کر اُس نے اپنے کوٹ کی وسیع و فراخ جیب مین سے کچھہ روٹی اور گوشت اور برانڈی کی ایک بہت بڑی بوتل نکالی - کچھہ بھی پوچھے گچھے یا زیادہ بات چیت کئے بغیر تینون چور کھانے پر اسطرح سے گرے جیسے گدھ مردار پر اور تھوڑی دیر مین سب کچھہ چٹ

کر گئے۔ کہانا کہا چکنے کے بعد کریکسمین نے اپنے ساتہیون سے اسطرح خطاب کیا:۔

"مین جانتا تہا کہ تم اسی مکان مین آوٴ گے کیونکہ جب تک وہ مقدمہ رفع دفع نہ ہولے اوس وقت تک بل کلال خانہ مین اپنی شکل نہین دکھا سکتا۔ اس لئے مین سیدہا تمہارے پاس چلا آیا جب مین کلپٹن والے بنگلہ سے نکل کر —"

ڈک (قطع کلام کرکے) "مگر تم نکلے کیسے؟"

کریکسمین "جیسے تم نکلے۔ جی مین تو آیا تہا کہ تم سے عمر بہر بات نکرون اور کلال خانہ مین جا کر تمہارے برخلاف مخبری کردون لیکن پہر مین نے سوچا کہ کوئی ایسی ہی چیز بناکر وجہ ہوگی کہ ڈک فلیر اور بل بولٹر اپنے ساتہی کو نرغہ مین گہرا ہوا چہوڑ کر چمپت ہوگئے ورنہ یون تو اون سے ایسی اُمید نہ تہی۔ آوٴ پہلے اون کی بہی سن لون کہ وہ کیا وجہ پیش کرتے ہین۔ رستہ مین مینے ایک شخص کی جیب کتری اور جو بٹوا اوس مین سے مجہے ملا اوس مین بہت سی اشرفیان بہری ہوئی تہین۔ یہ دیکہہ کر میرے دل مین جو کدورت تم دونون کی طرف سے تہی کسی قدر صاف ہوگئی اور مین کلال خانہ پہونچا۔ وہان سے روٹی اور شراب مول لیکر یہان آیا۔"

ڈک "کیا کہنے ہین ٹام تمہارے! آج سے مرتے دم تک تمہارا ہر حالت مین ساتہہ دینے کا مین عہد کرتا ہون۔ یار حقیقت مین ہم دونون کا تمہین چہوڑ کر بہاگ جانا بظاہر ایک نہایت پاجیانہ فعل تہا۔ لیکن بات یہ ہے کہ اوسوقت ایک ایسی چیز ہمارے دیکہنے مین آئی جس نے ہمارے حواس پراگندہ کردئے۔ مین نے اور بل نے تم کو اوس نوجوان کا قصہ تو سنایا ہی تہا جسے ہم نے چار پانچ سال قبل چور دروازے مین سے نیچے گرادیا تہا۔"

کریکسمین ’’ہان وہ واقعہ مجھے خوب یاد ہے‘‘

ڈک ’’تو آج رات ہم نے اوسی کو دیکھا‘‘

کریکسمین ’’آج رات! کیا اوسی مکان مین جہان ہم چھاپہ مارنے گئے تھے‘‘؟

ڈک ’’اندہیرے مین جس شخص کو تم نے پکڑ رکھا تہا وہی تہا‘‘

کریکسمین ’’تو پہر وہ بچ کر نکل گیا ہوگا - یہ تو ہو نہین سکتا کہ ہم لوگون سے کوئی بہوت دیکھا مین قسم کہانے کو تیار ہون کہ جس شخص کو مین نے دیکھا وہ جیتا جاگتا گوشت اور خون کا انسان تہا‘‘

ڈک ’’ہمارا بھی غور کرنے کے بعد اب یہی خیال ہے - لیکن ٹام تم ہم سے ناراض تو نہین ہو؟‘‘

کریکسمین ’’ہرگز نہین - تم نے میری پوری طرح سے تشفی کردی - یہ پندرہ اشرفیان ہین جو اوس شخص کے بٹوے مین تہین جس کی رستہ مین مین نے جیب کتری - اس مین سے نصف حصہ تمہارا ہے - لیکن یہ تو کہو کہ بل اب کیا کرے گا‘‘

ڈک نے اسکے جواب مین اپنی اونگلی سے تہ خانہ کی طرف اشارہ کیا جسے ٹام نے بخوبی سمجھ کر بطرز استحسان سر ہلا دیا -

برانڈی کے نشاط انگیز دور سے تینون بدمعاشون پر سرور کی کیفیت طاری ہوگئی اور پائپ مین گاہ بگاہ تمباکو بھر بھر کر پینے سے یہ سرور اور بھی بڑہ چلا! ادہر اودہر کی باتین کرتے کرتے اب اونکو ہنسی مذاق کی سوجہی اور صحبت یہان تک گرم ہوئی کہ بل بولسٹر نے جو اپنی موجودہ خطرناک حالت کی وجہ سے اپنی پریشانی و انتشار کو کسی عارضی تفریح کے سامان سے رفع کرنے کی مسلسل کوشش مین مصروف تہا کریکسمین سے فرمایش

کی کہ کوئی گیت سناؤ۔ کریکسمین کی آواز ذرا اچھی تھی اور اپنے ساتھیون مین وہ اپنے اس کمال پر اترایا بھی کرتا تھا۔ چنانچہ اوس نے نیچے سرون مین (اس خوف سے کہ مبادا پولیس کی رونڈ کے کان تک اوس کی آواز پہونچ جائے) یہ گیت گانا شروع کیا۔

ہم ڈاکہ ڈالنے والے ہین ہم چوری کرنیوالی ہین
ہم چھاپہ مارنے والی ہین ہم جیب کترنی والی ہین
ہم بانی کار لٹیرے ہین مشتاق اوٹھائی گیرے ہین
ہم دیکھ کے چھیننے والی ہین ہم لے کے بکرنی والی ہین
آنکھون مین پولیس کی جھونکتے ہین ہم مٹھیان خاک کی بھر بھر
اور ایسا ہی موقعہ آن پڑے تو مار کے مرنیوالی ہین
سن پاتے ہین نام ہمارا جب تو خوف سے کانپ اوٹھتے ہین سبھی
مفلس محتاج۔ روپے والی سب ہم سے ڈرنی والی ہین
پی کر وسکی سگار کے چرٹ ہم ہنستے ہین اور گاتے ہین
اس طرح سے ساری ساری رات بسر ہم کرنیوالی ہین

اس طور سے ان تینون چورون نے رات کا پچھلا پہر اسمتھہ فیلڈ کے پرانے مکان مین گذارا آخر کار سینٹ پال کے گرجا کے گھنٹے نے چھ بجائے اور اگرچہ طلوع آفتاب کو ابھی ایک گھنٹہ اور باقی تھا لیکن بہ نظر احتیاط اونہون نے ابھی سے اپنی اپنی راہ لینے کا قصد کیا۔ کریکسمین اور ڈک کے درمیان شب آیندہ ایک اور مکان پر چھاپہ مارنے کے متعلق ضروری قرارداد ہو گیا اور ڈک نے بل بولسٹر سے حتمی وعدہ کر لیا کہ اس نئی مہم پر روانہ ہونے سے پہلے ایک دفعہ مین تمہارے پاس ضرور آؤن گا۔

جب یہ معاملات طے ہو چلے تو قاتل کے چھپا رہنے کا وقت آیا۔ ہم سابق مین بیان کر چکے ہین کہ جس کمرے مین یہ بدمعاش آ کر جمع ہوا کرتے تھے اوسکے آتشدان کی جالی کو ہٹایا جا سکتا تھا اور ہٹانے سے پیچھے ایک وسیع جوف نظر آتا تھا۔ ف کی تہ مین ایک چور دروازہ تھا جسے کھولکر ایک تنگ و تار زینہ طے کرنے کے بعد حجرہ آتا تھا۔ یہ حجرہ اوس کوٹھڑی کے پہلو مین ایک دیوار کے فصل۔

والٹر دسٹلی نے ایسے حیرت انگیز طریقہ پر نجات پائی تھی۔ اس حجرہ کا طول چودہ فٹ اور عرض ڈہای فٹ ہوگا۔ اور ایک چھوٹی سی کہڑکی کی راہ سے جس مین لوہے کی سلاخین لگی ہوئی تہین اور جس کا رخ خندق کی طرف تہا اس مین تازہ ہوا آتی تہی۔ لیکن یہ ہوا بھی جو خندق کی بدبو سے لدی ہوئی ہتی اوس عفونت اور رطوبت کو زایل نہ کرسکتی تہی جو اس تنگ و تاریک زندان مین موجود تھی۔ اس سے واضح ہوگا کہ اگرچہ اس حجرہ مین آرام و آسایش کے ساتھہ رہنا ناممکن تہا لیکن جان کا اندیشہ بہی نہین تہا اور مجبوری کی حالت مین آدمی ہفتون بلکہ مہینون اس مین چھپا رہ سکتا تہا اور کم از کم نیوگیٹ کے جیلخانہ سے تو یہ جگہ اچھی ہی تھی۔

لیکن اگرچہ نہایت ہی مجبوری کی حالت مین یہ حجرہ ایک اچھی خاصی جاے پناہ کا کام دیتا تہا پھر بہی اسکے ساتھہ یہ خوفناک شرط لگی ہوئی تہی کہ اس مین پناہ لینے والا اپنی مرضی سے اس مین سے نکل نہین سکتا تہا۔ وہ بالکل اون لوگون کے قبضہ اختیار مین ہوتا تھا جنہین اوسکا راز معلوم ہوا اور اگر ان لوگون کو کوئی حادثہ پیش آجاتا مثلاً مرگ مفاجات اون کو دفعتہً آلیتی تو پھر اس خوفناک زندان کے مقید کی قسمت مین سواے اسکے اور کچھہ نہ تھا کہ فاقہ کرکرکے مرجاے یا مثلاً اگر وہ لوگ عدالت کے پنجہ مین گرفتار ہوجاتے تو اس صورت مین سواے اسکے اپنے مقید ساتھی کی اور کوئی خدمت نہ کرسکتے تہے کہ اوس کے مقام اخفا کا راز مجبوراً ظاہر کردین۔

جب آتشدان کی جالی اپنی جگہ پر سے ہٹائی گئی تو بل بولٹر کا جسم مارے خوف کے کانپ اوٹھا۔ اوس قید تنہائی کا تصور اوسے مارے ڈالتا تہا جسکا نیچے کے تنگ و تار حجرے مین خدا جانے کب تک کاٹنا اوس کی قسمت مین لکھا تہا۔ القصہ

جب آتشدان ہٹایا گیا اور چور دروازہ کہلا تو بل کے منھہ سے بے اختیار نکلا ” یہان تو غضب کی سردی ہے اور زمین تو دیکھو کیسی گیلی ہے “ لیکن اس ڈر سے کہ کہین اوسکے ساتہی اوسے بزدل تصور کر کے اوس سے نفرت نہ کرنے لگین وہ جی کڑا کر کے دہم سے جو فرش زمین کو وہ پڑا اور وہین سی کریکسمین اور فلیرس اوس نے ہاتہ ملایا۔

ڈک نے تسلی کے طور پر اوس سے کہا کہ یار یہ پائپ اور ہتبا کو بھی اپنے ساتہہ رکھہ لو اور کریکسمین نے برانڈی کی بوتل دیکر کہا کہ یہ لو تہوڑی سی شراب شیشہ مین بچ رہی ہے اس سے اپنا غم غلط کرنا۔ اس پر ڈک نے کہا کہ شام کے وقت مین اور بہت سی برانڈی تمہین لادونگا۔

یہ چیزین ہمراہ لیکر فائل زینہ کی راہ سے تہ خانہ مین چلا گیا اور ڈک اور کریکسمین نے ملکر پہلے تو چور دروازہ بند کر دیا اور پہر معمول سے زیادہ احتیاط کے ساتہہ آتشدان کو اوس کے اصلی مقام پر نصب کر دیا۔

اس کے بعد کریکسمین اور ڈک فلیرز نے اس پرانے مکان سے جس کی دیوار مین اونہون نے اپنے ایک ہمجنس کو ایسے عجیب وغریب طور پر گویا زندہ چن دیا تہا نکل کر اپنی اپنی راہ لی۔

چوبیسوان باب

شہادت قراینی

اب ہم مسٹر ڈنگہم کی طرف متوجہ ہوتے ہین جسے ہم نے اوس کے نوجوان آقا کے اس علت مین گرفتار کرلیئے جانے کی وجہ سے کہ اوس نے جعلی نوٹ چلایا تہا نہایت اضطراب اور تشویش کی حالت مین چھوڑا تہا۔

عہدہ دار پولیس نے اپنے جس ماتحت کو مکان کی تلاشی لینے کے لئے چھوڑا تہا اوس نے سب سے پہلے تو وہ دو چٹھیان جو جیڈمارکہم کے کتبخانہ مین میز پر پڑی ہوئی تہین اُٹھالین ان مین سے ایک مسز آرلنگٹن اور دوسری مسٹر مازرو کے نام کی تھی۔ اس کے بعد اوسنے تمام مکان کی ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک تلاشی لی جس کے ختم ہوچکنے پر اوسے جعلی نوٹون کے تیار کرنے کی مشین اور خود جعلی نوٹون کی ایک تعداد کثیر کے برآمد ہونے پر سخت حیرت ہوئی۔ بہرحال اس تلاشی مین تین گھنٹے صرف ہوئے اور اسکے بعد وہ مکان سے نہایت مایوسی اور ترشروئی کے ساتھ روانہ ہوا کیونکہ بحالت موجودہ وہ شہادت مین سوائے دو چٹھیون کے اور کچھہ پیش نہ کرسکتا تہا اور ممکن تہا کہ ان چٹھیون سے بھی ثبوت بہم پہونچے یا نہ پہونچے۔

جب یہ نامبارک ملاقاتی مکان سے رخصت ہوچکا تو خانسامان نے باوجود دیر ہوجانے کے (کیونکہ آفتاب غروب ہوچکا تہا) گاڑی لگانے کے لئے سائیس کو حکم دیا اور بلاتاخیر مزید شہر کی طرف روانہ ہوا۔ پولیس کی کچہری مین پہونچنے پر اوسنے

پکھری کو بند پایا لیکن دریافت کرنے پر اوس سے معلوم ہوا کہ رچرڈ مارکھم کا مقدمہ اوس کے اس بیان کی بنا پر کل گیارہ بجے تک ملتوی کر دیا گیا ہے کہ وہ اپنی صفائی مین ایک ایسے گواہ کو پیش کرے گا جو اوسکی برات کا پورا پورا ثبوت دے گا - خانساماں کو یہ بھی معلوم ہوا کہ اوس وقت تک رچرڈ مارکھم کلارکن ول کے محبس مین زیر حراست رکھا جائے گا - یہ خبر پاتے ہی ونگھم ایک دفعہ گاڑی مین پھر سوار ہوا اور تھوڑی دیر مین محبس کلارکن ول کے پھاٹک پر پہونچا - گاڑی سے اوترتے ہی اوس نے مہتمم محبس کے دروازہ کو اس بے تحاشا طور پر کھٹکھٹانا شروع کیا کہ آیندہ و روند کو بے اختیار گمان ہوا کہ کوئی پاگل دروازہ توڑ رہا ہے - کچھہ دیر کے بعد ایک چھوکری نے آکر دروازہ کھولا اور ونگھم سے کہا کہ اب قیدیوں سے ملنے کا وقت نہیں رہا - ونگھم متحیر ہو کر اصرار کرنے کو تھا کہ لڑکی نے چپٹ سے دروازہ بند کر دیا اور بیچارے خانساماں کو سوائے اس کے اب اور کوئی چارہ نہ رہا کہ اپنا سا منھہ لیکر سیدھا گھر کو سدھارے -

دوسرے دن نو بجے صبح کے مسٹر ونگھم قہوہ خانہ "سروانٹس آمس" مین داخل ہوا اور مالک قہوہ خانہ سے مسٹر میکچرل وکیل کا پتہ پوچھا - پتہ معلوم کرکے وہ سیدھا وکیل کے گھر پر پہونچا - صبح بستر سے اٹھتے ہی بڈھے خانساماں کو یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ اوسکے نوجوان آقا کو کسی مشیر قانونی کی ضرورت ہوگی اور چونکہ خوبی قسمت سے وہ اس باوقار طبقہ کے کسی رکن کو بھی نہ جانتا تھا اس لیے حیران تھا کہ اس کمی کو کسطرح پورا کرے - اس عالم تشویش مین اوسے دفعتہً مسٹر میکچرل کا خیال آیا اور اپنے انتخاب کی موزونیت یا عدم موزونیت کو سوچے سمجھے بغیر اوس نے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین سیدھا مسٹر میکچرل کے مکان کا رخ کیا - وہان پہونچکر وہ بغیر اطلاع کیے میکچرل

کے کمرہ مین گھسا ہوا چلا گیا - وکیل نے اوس کی اس بے تکلفی پر متحیر ہوکر پوچھا -
"کہیئے آپ کیا چاہتے ہین ؟"
وٹنگھم " قانون چاہتا ہون اور کیا چاہتا ہون "
میکلچزل " تو قانون تو یہان اسقدر ہے کہ کہین اور کم ہوگا - لیکن یہ تو بتاے آپ وہی صاحب ہین ناجین کی صحبت سے دو چار روز ہوے ہین قہوہ خانہ " سر ونٹس آرمس " ہین شام کے وقت مستفیض ہوا تہا "
وٹنگھم (ٹوپی فرش پر پھینک کر اور آرام کرسی پر دراز ہوکر) " ہان وہی ہون "
میکلچزل " اگر آپ قانونی مشورہ لینے آے ہین تو یقین مانئے کہ احقر کے غریب خانہ سے زیادہ موزون مقام اس مطلب کے لئے آپ کے واسطے اور کوئی نہ ہوسکتا تہا لیکن اتنا آپ کو پیش از پیش جتلا دینا ضروری سمجہتا ہون کہ مشورہ کی فیس مین نقد لینے کا عادی ہون "
وٹنگھم " مجھے اس مین کوئی عذر نہین آپ کا محنتانہ کہین رہا تہوڑا جاتا ہے - پہلے مین اپنی کہاوت (حکایت) آپ کو سنا لون اوسکے بعد آپ مجھے بتا سکتے ہین کہ سب سے زیادہ مناسب طریقہ کارگذاری (کارروائی) کا کیا ہوسکتا ہے - مجھے تو قانون اور انصاف چاہیئے "
وکیل " قانون کی تو کوئی کمی نہین - جسقدر چاہو ملے گا - لیکن انصاف مین البتہ کلام ہے - مین نہین کہہ سکتا کہ آپ کی دادرسی بھی ہوگی یا نہین "
خانساماں - " جناب آپ کی اس تعزر (تقریر) سے تو میری عقل چکرا (چکرا) گئی - آج تک مجھے یہی خیال تہا کہ قانون اور انصاف مین کچھ فرق نہین دونون ایک ہین

وکیل ۔ "آپ کا یہ خیال صحیح نہین۔ سنئے! قانون ایجاد انسان ہے لیکن انصاف الہام ربانی ہے۔ جسے آپ آج قانون کہتے ہین وہی کل بدلجاتا ہے اور قانون نہین رہتا حالانکہ جس شئے کا نام انصاف ہے وہ کسی حالت مین نہین بدلتی۔ زید کو بکر سے پانچ پاونڈ قرض لینے ہین مگر بکر قرض ادا نہین کرتا اسلئے زید چارہ کار قانونی اختیار کرکے عدالت دیوانی مین بکر پر نالش کرکے انصاف طلب کرتا ہے۔ اب سنئیے کہ عدالت کسطرح انصاف کرتی ہے۔ اسطرح کرتی ہے کہ اگر بکر قرض ادا کرنے کی استطاعت نہین رکھتا تو قرض کی مقدار پانچ پاونڈ سے بڑھا کر فوراً دس پاونڈ کر دیتی ہے اور اگر اوس مین زیر سما زندگی بسر کرنے کی مقدرت نہ ہو تو اوس کی رفع تکالیف کے خیال سے اوسے جہٹ حوالات مین بہیج دیتی ہے۔ یہہ قانون تو بیشک ہے لیکن آپ ہی کہیئے کہ کیا انصاف اسی کو کہتے ہین"

خانساماں ۔ "آپ کا کہنا بالکل بیجا (بجا) ہے۔ مجہے اس سے ذرا اخلاف (اختلاف) نہین"

وکیل (جسے اپنی لسانی کے اظہار کا بدرجہ غایت شوق تہا۔ تقریر کو جاری رکھکر) "جناب والا آپ نے قانون کی حالت ملاحظہ فرمائی۔ قانون ہر ایک چیز پر قادر ہے اور انصاف کی اوس کے ظلم و تشدد کے ہاتہون یہ گت ہو رہی ہے کہ اگر وہ قانون پر حملہ مجرمانہ کی نالش دایر کردے تو ہم اوسے حق بجانب کہین گے۔ اور لو اور خود مذہب بھی قانون ہی کا ساختہ پرداختہ ہے کیونکہ کسی شخص کی مجال نہین جو یہ دعوے کرے کہ خدا کی صفات یا خصوصیات کو قانون سے تناقض یا تخالف ہے۔ اور چونکہ قانون مین آئے دن تغیرات اور انقلابات برپا ہوتے رہتے ہین لہذا اسی طرح خدا کی فطرت

بہی جو قانون کی مقرر کی ہوئی ہے متغیر ہوتی رہتی ہے۔ پس انسان کی نسبت یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ اون راستون سے جو قانون کے مقرر کئے ہوئے ہین بہشت کو جاتا ہے یا دوزخ کو۔"

خانساماں (وکیل کی لن ترانی سے پریشان ہوکر کسقدر بے صبری سے) "آپ کی قوت براعۃ الاستہلال (استدلال) پر مین عیش عیش (عش عش) کرتا ہون اور آپ کی سفاہت آمیز (فصاحت آمیز) تقرر (تقریر) کی داد دیتا ہون لیکن اب مین آپ کی خدمت مین اپنے حاضر ہونے کی وجہ بیان کرنا چاہتا ہون۔"

وکیل "جناب والا آپ ابہی تہوڑی دیر اور سستا لیجئے۔ اتنی دور سے آپ چلکر آئے ہین تو کچہہ آرام بہی تو لینا چاہیئے۔ ہان قانون کے متعلق مین یہہ عرض کر رہا تہا کہ قانون کو انصاف اور مذہب دونون کے مقابلہ مین زیادہ طاقت حاصل ہے اور اب مین آپ کو یہ ثابت کر دکھاؤنگا کہ اخلاق پر بہی قانون اوسی طرح سے حاوی ہے۔ مثلاً اسی سے آپ اس کا اندازہ کر لیجئے کہ خیر و شر کے معیار کا قایم کرنا قانون کا کام ہے۔ نہ ایمان یا قوت ممیزہ کا نہین۔ اگر مین کسی کو قتل کر ڈالون تو مین ایک جرم کا ارتکاب کرتا ہون حالانکہ جلاد جو اس جرم کی پاداشس مین مجہے مار ڈالتا ہے جرم کا ارتکاب نہین کرتا۔ علی ہذا القیاس سپاہی جو میدان جنگ مین اپنے ابنائے جنس کو مار ڈالتا ہے مرتکب جرم نہین ہوتا اس سے واضح رائے عالی ہوا ہوگا کہ قتل پر جرم کا اطلاق صرف اوس صورت مین ہوتا ہے جبکہ ضوابط انسانی اسے جائز نہ قرار دین یا صاف لفظون مین یون کہئیے کہ جب وہ مطابق قانون نہو۔"

مسٹر میکپڑل کی زبان جو قینچی کی طرح چل رہی تھی اس وقت کچھ دیر کے لئے رکی اور بیچارے وٹنگہم نے موقعہ پاکر پانچ سو پونڈ کے جعلی نوٹ چلانے کی علت میں اپنے آقا کے گرفتار کر لئے جانے کا واقعہ اوسے سنایا۔ میکپڑل نے سنکر کہا کہ مقدمہ تو نہایت نازک معلوم ہوتا ہے لیکن مجھ سے جو کچھ ہو سکے گا کرونگا۔ وٹنگہم نے جواب دیا کہ مقدمہ کی پیشی گیارہ بجے ہے اس وقت ساڑھے نو بجے ہین وقت کم رہ گیا ہے جلدی چلئے۔

القصہ وکیل اور خانسامان گاڑی مین سوار ہوئے اور کچھ دیر کے بعد پولیس کی کچہری کے دروازے پر جو محلہ بو اسٹریٹ مین واقع تھی جا اوترے۔ اور کوتوالی کے ایک کانسٹبل نے اونکو رچرڈ مارکہم سے ملاقات کرنے کے لئے اوس حوالات مین جو کچہری سے متعلق تھی داخل کیا۔

رچرڈ کا چہرہ زرد اور اوترا ہوا تھا۔ بال پریشان تھے اور لباس سے بھی پریشان حالی ٹپک رہی تھی۔ لیکن وٹنگہم پر مصیبت کی یہ خفیف علامات کیا اثر ڈال سکتی تھین جبکہ اس سے بھی زیادہ خوفناک منظر اوس کی آنکھون کے سامنے موجود تھا جس نے اوس کا دل ہلا دیا۔ اپنے پیارے اور ذی عزت آقا کے ہاتھ مین بیڑیان پڑی ہوئی دیکھکر وٹنگہم زار و قطار رونے لگا اور بے اختیار پکار اوٹھا۔

"میان رچرڈ مین آپ کی یہ کیا حالت دیکھ رہا ہون۔ میرے مقدور (میری تقدیر) مین یہ روزکہ (روز) بد دیکھنا بھی لکھا تہا۔ مگر میان یہ جزم آپ سے کیسے سرزرد (سرزد) ہو سکتا تہا۔ مین جانتا ہون کہ آپ اس سے بالکل معرا (مبترا) ہین۔"

رچرڈ۔ (نہایت درجہ متاثر ہو کر) "وٹنگہم اس قدر رنج مت کرو۔ میری بیگناہی

بہت جلد ثابت ہو جاوے گی۔ مین نے مسٹر چیسٹر کو بلا بھیجا ہے اور وہ تھوڑی دیر مین آئے جاتے ہین اون سے معلوم ہو جاوے گا کہ یہ دو نوٹ میرے پاس کسطرح آئے"

وٹنگھم (متعجب ہو کر) "دو نوٹ؟"

رچرڈ۔ "ہان ایک پچاس پاونڈ کا نوٹ اور بھی میرے بٹوے مین تھا جو چیسٹر نے مجھے دیا تھا وہ بھی جعلی نکلا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر چیسٹر کو خود دھوکا ہوا۔"

مسٹر چیسٹر کا نام سنتے ہی وٹنگھم کا ماتھا ٹھنکا اور اوس نے اضطراب کے لہجہ مین رچرڈ کا قطع کلام کرکے کہا۔

"میان مجھے ڈر ہے کہ یہ ویچسٹر یا کذرمنسٹر یا جو کچھ بھی اوس کا نام ہو کبھی کوئی ایسی بات نہ کرے گا جو حق ہو۔ لیکن مین آپ کے لئے ایک نہایت فضول (فاضل) قانون دان کو اپنے ساتھ لایا ہون۔ (میکپرل کی طرف اشارہ کرکے) یہ صاحب اپنے قانون کے زور سے آپ کو اس خمسہ (مخمصہ) سے مناجات (نجات) دلوادین گے اور مجھے ان کی قبولیت (قابلیت) کا تجربہ بھی ہو چکا ہے۔"

اب مارکھم اور میکپرل مین گفتگو شروع ہوئی لیکن بیچارے رچرڈ نے اپنی شومی قسمت کی حکایت جس نے اوسے اس بلا مین پھنسا دیا تھا شروع کی ہی تھی کہ اتنے مین حوالات کا حارس داخل ہوا اور اوسے اپنے ساتھ میجسٹریٹ کے اجلاس پہ لیگیا رچرڈ کو اوس کٹہرے کے پیچھے کھڑا کیا گیا جو سنگین جرایم کے مرتکبین کے لئے مخصوص تھا اور مسٹر میکپرل نے لجاجت اور انکسار کے ساتھ میجسٹریٹ سے عرض کی کہ مین پیروکار صفائی ہون۔

یہان ہم ناظرین کو یہ بتادینا ضروری سمجھتے ہین کہ میکپرل اون کم حیثیت اور فرومایہ

وکیلوں میں سے تھا جو اگرچہ قطعی طور پر پیشہ وکالت کے لئے باعث ننگ و عار تو نہیں ہوتے لیکن اس اصول پر عمل کیا کرتے ہیں کہ جال میں جو کچھ بھی پھنس جائے حلال ہے۔" اس قسم کے وکلا دیوانی اور فوجداری عدالتوں میں بلا تفریق و امتیاز ہر ایک مقدمہ کی پیروی کرتے پھرتے ہیں اور جب تک اون کی مٹھی گرم ہوتی جائے اوس وقت تک اس بات کو خاطر میں نہیں لاتے کہ پیشہ قانون میں وقعت اور آبرو اور خودداری بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔

میجسٹریٹ کا گمان رچرڈ کی نسبت اچھا تھا اور اگر کوئی معزز وکیل اوس کے مقدمہ کو چلاتا تو میجسٹریٹ کے اس حسن ظن سے مفید نتیجہ مترتب ہوتا لیکن میکپھرل کا نام سنتے ہی میجسٹریٹ کے تیور بدل گئے۔ غرضکہ بیچارے ڈنگھم نے اپنے آقا کو فائدہ پہونچانے کی کوشش میں اوس کے مقدمہ کو ابتدا ہی میں اور اولٹا بگاڑ دیا۔

رچرڈ اگرچہ ملول اور متردد تھا لیکن مایوس نہ تھا۔ اپنی بیگناہی کے یقین کی وجہ سے اوسکو ایک گونہ اطمینان تھا۔ چنانچہ جب اوس نے مسٹر جیسپر کو گواہوں کے کٹہرے کے اندر داخل ہوتے دیکھا تو دوستانہ بلکہ احسان مندانہ طریقہ پر اوس سے صاحب سلامت کی لیکن اوس وضعدار جنٹلمین نے اس اظہار خلوص کا اعتراف تو کجا اوسکی طرف التفات تک نہ کی جس سے رچرڈ دنگ رہگیا۔

مقدمہ کی تفصیل کی اس مقام پر ضرورت نہیں۔ منجانب استغاثہ جو شہادت رچرڈ کے خلاف پیش ہوئی وہ یہ تھی کہ دو دن ہوتے ہیں کہ وہ کچھہ رقم لینے کے لئے اپنے ولی کے مہاجن کی دوکان پر گیا اور خزانچی سے اوس نے بینک آف بینگال کا ایک پانچسو پاونڈ کا نوٹ بھنوایا اور نوٹ کی پشت پر اپنا نام لکھدیا۔ دوسری

صبح کو معلوم ہوا کہ نوٹ جعلی ہے۔ اسیر اوسے گرفتار کرلیا گیا۔ اور اوس وقت اوسکے
پاس سے ایک اور نوٹ پچاس پاونڈ کا کہ وہ بھی جعلی تھا بر آمد ہوا۔ دو چھٹھیان بھی
منجانب استغاثہ پیش کیگئین جن مین سے ایک تو مسز آرلنگٹن کے نام کی تھی اور دوسرے
مسٹر مارڈو کی نام کی۔ وکیل استغاثہ نے کہا کہ ان چھٹھیون سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا
ہے کہ قیدی کا ارادہ تھا کہ ملک سے دفعتہً باہر چلا جائے جو ایک تعجب انگیز امر تھا بلکہ
انکے مضمون سے اس بات کا بھی ثبوت بہم پہونچتا ہے کہ قیدی کے قصد فرار کی وجہ
یہ جرم تہا جس کے ارتکاب کا الزام اوسپر عاید کیا گیا ہے۔

وکیل استغاثہ نے ان دونون چھٹھون کے اصلی مفہوم کی جسطور سے اپنے مفید
مطلب تاویل کی اوسے سن کر رچرڈ کو بے انتہا تعجب ہوا اور اس عالم استعجاب مین جب
میجسٹریٹ نے اوسے شہادت صفائی پیش کرنے کو کہا تو اس امر کو فراموش کرکے
کہ میکپزل اوس کی وکالت کے لئے موجود ہے اوس نے مسٹر چیسٹر سے کہا "اس
وقت آپ مجھکو نہ صرف مجسٹریٹ صاحب بلکہ پیروکار صاحب استغاثہ کی نظرون مین
جو ہر ایک واقعہ کی میرے خلاف تاویل کرنے پر تلے ہوئے معلوم ہوتے ہین علت
منسوبہ سے بری الذمہ ثابت کرسکتے ہین"

مسٹر چیسٹر۔ (نہایت شوخ چشمی اور ڈہٹائی سے اپنی مونچھون پر تاؤ دیکر) "مجھے
اس واقعہ کا بالکل علم نہین"

رچرڈ۔ (اپنے گندم نما جوفروش دوست کے انداز اور لہجہ سے محو حیرت ہوکر)
"آپ کو علم نہین؟ کیا آپ نے مجھے وہ پانچ سو پونڈ کا نوٹ اس لئے نہین دیا تھا
کہ آپ کے لئے بھنا لاؤن اور کیا نقد پچاس اشرفیون کے عوض مین دوسرا

نوٹ آپ ہی نے مجھے نہین دیا تھا؟"

رچرڈ کے اس سوال کا جواب مسٹر چیپر نے حقارت کے ساتھ نفی مین دیا جسے سنکر مجسٹریٹ نے اپنا سر ہلا دیا۔ پیروکار استغاثہ نے معنی خیز طور پر ناس لی۔ میکچرل نے اپنی یادداشت کی کتاب مین کچھ لکھ لیا ڈنگھم نے دبی زبان سے کہا "ہات تیرے بدماش (بدمعاش) اکسمنسٹر کی" اور رچرڈ نے حیران و ششدر ہوکر پھر پوچھا۔

"یہ مین کیا سن رہا ہون۔ مسٹر چیپٹر آپ کا حافظہ آپ کو کام نہین دے رہا ہے کیا وہ وقت آپ کو بھول گیا۔ جب مسٹر ٹالبٹ نے آپکو پانچ سو پاونڈ کا نوٹ دیا تھا؟"

چیپسٹر "مسٹر ٹالبٹ نے مجھے کبھی کوئی نوٹ نہین دیا۔"

رچرڈ (طیش مین آکر) "جھوٹ! سراسر جھوٹ!"

اسکے بعد رچرڈ نے مجسٹریٹ کو کل واقعات بالتفصیل سنائے کہ کسطرح اوس سے ایک نوٹ بھنوایا گیا اور دوسرا اوسکے قبضہ مین آیا۔

مجسٹریٹ "تمہاری یہ حکایت ایسی نہین کہ باور کی جاسکے۔ اب تمہارا فیصلہ جوری کے ہاتھہ مین ہے۔ کوشش کرکے دیکھنا کہ اہل جوری تمہاری بات کو صحیح تصور کرتے ہین یا نہین تم دورہ سپرد کئے گئے۔"

قبل اسکے کہ رچرڈ اس کا جواب دینے پاتا حارس حوالات نے اوسے کٹہرے سے باہر نکال دیا اور دوسرا مقدمہ پیش ہوا۔ رچرڈ حوالات مین واپس بھیجا گیا اور خانسامان اور میکچرل کو زندان مین اوس کے ساتھہ واپس جانے کی اجازت دی گئی۔

پچیسواں باب

ساحرہ

جب رچرڈ زندان مین داخل ہوا تو اوسکے غم والم کی کچھ انتہا نہ تھی۔ اضطراب اور کرب کے عالم مین زندان کے اندر پھرتا تھا اور ہاتھ ملتا ہوا کہتا تھا "ہائے مین اب اپنی بیگناہی کس طرح ثابت کرسکون گا۔ اور دنیا کو کیسے یقین دلاسکون گا۔ کہ دام بلا مین مجھے زمانہ کے خوفناک اتفاقات نے سازش کرکے پھنسا دیا ہے۔ مسٹر مانرو کو مین کیونکر اس ہیجان خراش واقعہ کی اطلاع دون۔ اب مین اپنے ابنائے جنس کو منھہ بھی نہین دکھا سکتا۔ اس ذلت اور رسوائی کے بعد زندگی دشوار ہوجائیگی"

بیچارہ خانساماں اپنے آقا کی یہ مصیبت دیکھہ کر رو دیا اور کہنے لگا "میان رچرڈ! "میاں رچرڈ! خدا کے لئے اسقدر غم مت کرو۔ آپ کی بیگناہی مقدمہ کی آخری حقیقت (تحقیقات) کے وقت ثبت (ثابت) ہوجائے گی۔ اور جوری آپ کو بری کردے گی۔ آپ کیون دلگیر ہوتے ہین۔ اس سے میری چھاتی پھٹی جاتی ہے"

رچرڈ اپنے غم مین اس قدر محو تھا کہ خانساماں کے یہ تسلی دہ الفاظ اوسے سنائی تک نہین دیے چنانچہ وہ اپنے درد دل اور جوش الم کا اظہار بدستور اسطرح کرتا رہا۔ "اور یہ روز بد مجھے اوس خبیث۔ پاجی دغاباز چیپمن نے دکھایا۔ اور اوس کا بدتمیز ساتھی ٹالبٹ بھی پاجی پن مین اوس سے کم نہین اور سیرونٹ بھی ان بدمعاشون

کا یار غار معلوم ہوتا ہے"

اتنا کہکر رچرڈ دفعتہً رک گیا اور پتائی پر جو دیوار سے ملی ہوئی رکھی تہی بیٹھ گیا۔

اوسکے چہرہ پر مردنی سی چھا گئی اور غشی کی حالت اوس پر طاری ہوگئی۔ یہ دیکھکر ونکہم نے جلدی سے اوس کے کوٹ کے بٹن کھولے اور پہرہ کے سپاہی نے جو پاس کھڑا تھا ازراہ انسانیت پانی کا ایک گلاس لاکر دیا۔ پانی کے چھینٹے منہ پر دئے جانے سے رچرڈ کو ہوش آیا اور اب اوس نے اون خطرات کا جو چارون طرف سے اوسے گھیرے ہوتھے اندازہ کرنا شروع کیا اور یہ خیالات اوسکے دماغ مین دوڑنے لگے۔ "چیسٹر۔ ٹالبٹ اور ہیرونٹ کو مین خوب جان گیا تینون کے تینون بدمعاش ہین جنہون نے مجھے سیدھا پاکر پہانس لیا۔ مگر کیا ڈاٹنا کو بھی اس فریب کا جو مجھے دیا گیا تہا علم تہا۔ نہین نہین نہین وہ ان بدمعاشون کی شریک نہین ہوسکتی۔ اوس کو ان خبیثون نے صرف اپنے منصوبہ کی تکمیل کا آلہ بنایا ہوگا۔ ایسی حالت مین ضرور ہے کہ مین اوسکو متنبہ کرکے ایک ایسے شخص سے علیحدہ ہوجانے کا موقعہ دون جو ضرور ہے کہ انجام کار اوسے بدنام اور تباہ کرے"

یہ سوچ کر اوس نے ایک خط جلد جلد مسٹر آرلنگٹن کے نام لکھا۔ اس کے بعد ایک دوسری چٹھی مسز مانرو کو لکھی جس مین اپنے مصیبت ناک حالت قلمبند کرکے مسٹر مانرو سے یہہ التجا کی کہ جو حالات میرے متعلق آپ اخبارون مین دیکھین اون کی بنا پر میری نسبت کوئی بری رائے نہ قایم کرلین۔ خط لکھنے کے بعد

رچرڈ نے ونگھم سے مخاطب ہو کر کہا۔ ”ونگھم اب کچھ عرصہ کے لئے ضرور ہے کہ مین تم سے جدا ہون۔ یہ خط مسٹر مانرو کے نام کا ہے۔ اسے ڈاکخانہ کے صندوق مین ڈالدینا اور یہ چٹھی جو مسز آرلنگٹن کے نام ہے خود بانڈ اسٹریٹ مین جا کر مسز آرلنگٹن کے ہاتھہ مین دینا۔“ اس طرف سے ہٹ کر رچرڈ سیکچرل کی طرف اس طرح مخاطب ہوا۔

”جناب مین آپ کے آج یہان تشریف لانے کا مشکور ہون۔ ونگھم کی زبانی آپ کو میرے ولی مسٹر مانرو کے مکان کا پتہ معلوم ہوگا جو آپ سے مشورہ کرینگے کہ اس بارہ مین کیا طریقہ کارروائی اختیار کرنا چاہیئے۔ روپیہ کے متعلق بھی جو ضرورت آپکو ہوگی مسٹر مانرو رفع کر دین گے۔“

رچرڈ نے یہ باتین نہایت استقلال سے کین اور ونگھم کو اس دل کی مضبوطی پر جو اس کے نوجوان آقا نے ان ہدایات کے دینے کے وقت ظاہر کی نہایت تعجب ہوا۔ رخصت ہوتے وقت کہن سال خانساماں کے چہرے پر ٹپ ٹپ آنسو گرنے شروع ہوئے اور خود رچرڈ اپنے آنسو بمشکل روک سکا۔

پولیس کی کچہری کے پھاٹک سے باہر نکل کر خانساماں نے وکیل سے پوچھا

”حقیت (حقیقت) مین آپ کی رائے اس معاملہ کے متعلق (متعلق) کیا ہے؟“

وکیل۔ ”میری رائے یہ ہے کہ تجویز تو روپیہ روکنے کی اچھی نکالی گئی تھی لیکن افسوس ہے کہ زیادہ کامیابی نہ ہوئی۔“

خانساماں۔ (متحیر ہو کر) ”اس سے آپ کا کیا مطلوب (مطلب) ہے؟“

وکیل۔ ”آپ کو مجھ سے کوئی بات چھپانی تو چاہیئے نہین۔ اس لئے میرے

ایک دو سوالات کا جواب صحیح صحیح دیجیے کیونکہ مقدمہ کی کامیابی اسی پر منحصر ہے ان نوٹوں کے بنانے اور بیچنے سے جو روپیہ ملا اوس میں سے آپکو بھی معقول حصہ ملا ہوگا اور یہ مسٹر بانزو بھی اس کمپنی میں شریک ہوں گے"

خانسامان - (میکچرل کی ان باتوں سے حیران و متعجب ہوکر) "مسٹر میکچرل کیا یہ ممکن ہے کہ آپ مجھکو اور ——"

وکیل - (قطع کلام کرکے اور سر ہلاکر) "لیکن معاملہ بڑا پیچیدہ ہے - اسکا سلجھانا ذرا ٹیڑہی کھیر ہے مگر حضرت شکر کیجیے کہ آپ نہیں پھنس گئے - اگر کہیں آپ بھی دہر لیے جاتے تو واللہ معاملہ اور زیادہ بگڑ جاتا - یہ تو خیر گذری کہ شرکاء جرم میں سے صرف ایک ہی پر آنچ آئی"

خانسامان - "ٹیڑھی کھیر! پھنس گئے! دہر لیے جاتے! آنچ آئی! وکیل صاحب آپ یہ کیسی باتیں کررہے ہیں - مبالغاً (غالباً) آپ کا یہ خیال ہے کہ میرے آقا نے حقیت (حقیقت) میں اوس جرم کا ارتباک (ارتکاب) کیا جو اون سے مناسب (منسوب) کیا جاتا ہے"

وکیل - "البتہ میں ایسا ہی سمجھتا ہوں - کیا میرے سر میں دماغ نہیں کہ میں ایسی موٹی بات کو بھی سمجھہ نہ سکوں"

خانسامان - (تہوڑے سے توقف کے بعد) "اس مسالے (مسئلہ) پر بحث کرنا وصول (فضول) ہے - یہ کارڈ لیجیے اسپر مسٹر بانزو کا پتہ لکھا ہوا ہے - شاید اون سے ملنے کے بعد آپکی رائے بدل جائے گی"

یہ کہکر وٹنگھم وکیل سے رخصت ہوا اور کچھہ دیر میں بانڈ اسٹریٹ میں پھونچا جہاں

مسز آرلنگٹن کے دروازہ پر اوس نے دستک دی۔ تہوڑی دیر مین ایک نوکر نے دروازہ کہولا اور اوسے کی منزل کے ایک کمرہ مین جہان مسز آرلنگٹن بیٹھی ہوئی تہی اوسکو پہونچا دیا۔ ولنگہم نے سلام کرکے جٹھی ساحرہ کی طرف بڑہائی اور کہا "یہ چٹھی مجھے خاص (خاص) آپکے ہاتھ مین دینے کا حکم ہوا تہا"

ساحرہ "کیا یہ چٹھی تمہارے آقا کی ہے"

ولنگہم "جی ہان حضور"

ساحرہ۔ (کانپتے ہوئے ہاتھ سے چٹھی لیکر) "مسٹر مارکہم اس وقت کہان ہین؟"

ولنگہم۔ (آستین سے آنسو پونچھکر) "بیگم صاحب اس وقت تو وہ بو اسٹریٹ کی پولیس کی کچہری کی حوالات مین ہین لیکن شام تک نیوگیٹ کے مبحث (مجلس) مین بہیج دیے جاینگے"

ساحرہ۔ (مضطربانہ آواز مین) "اے میرے اللہ! تو یہ سب واقعہ سچ ہے"

اس کے بعد اوس نے فوراً چٹھی کہول کر پڑھی جس کا مضمون حسب ذیل تہا۔

"جن لوگون سے تم ایسا گہرا میل جول رکہتی ہو اور جن پر مین نے اپنی بدنصیبی سے حد سے زیادہ بہروسا کیا اون مین سے ایک کی باجیانہ غداری نے مجھے گرفتار بلا کردیا اور عجب نہین کہ تمہارے ساتھہ بہی ایک نہ ایک دن ایسا ہی سلوک ہو۔ مین ایک لمحہ کے لئے بہی باور نہین کرسکتا کہ ان بدمعاشون کے مجرمانہ منصوبون کا تمکو علم ہے کیونکہ تمہارے دل کی حالت مجھپر روشن ہے اور مین جانتا ہون کہ ایسے بدمعاشون کی سیہ کاریون مین شریک ہونا تو درکنار تم اس شرکت کے خیال تک

کو حقارت کی نظر سے دیکھو گی۔ تمہاری صفائی باطن اور تمہارا بے لوث طرز عمل اس وقت تمہاری حمایت کے لئے میرے سامنے موجود ہے۔ تمہارا چہرہ جس کی یاد میرے دل میں پتھر کی لکیر ہو رہی ہے اور جسے مین اپنے تصور کی نگاہوں سے اس وقت اسی طرح دیکھ رہا ہوں گویا حقیقت میں میرے سامنے ہے تمہاری نسبت کسی قسم کا شبہ پیدا ہونے نہیں دیتا۔ اس لئے بہ نظر رفاقت و اخلاص مین ان لوگوں کی طرف سے تمہین وقت پر خبردار کئے دیتا ہوں۔ ابھی قطع تعلق کا وقت ہے بعد میں میری طرح پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

"رچرڈ مار کہم"

خط پڑھ کر ڈائنا نے خانساماں سے پوچھا "پھر اپنے آقا سے تم کب ملو گے؟"

خانساماں۔ "خدا نے چاہا تو کل کے روز۔"

ڈائنا۔ "تو میرا اون سے سلام کہہ دینا اور کہنا کہ آپکو بہت یاد کرتی ہین اور اس چٹھی کے بھیجنے کے لئے آپ کی نہایت درجہ ممنون احسان ہین" (کچھ دیر ٹھہر کر) "اور اگر میری ناچیز مدد کسی طرح سے کام آسکتی ہو تو مہربانی کر کے بلا تامل تم میرے پاس چلے آؤ بلکہ مجھے اُمید ہے کہ تم اکثر آکر اس نامبارک معاملہ کے حالات کی اطلاع دیتے جایا کرو گے ورنہ مجھے بڑی پریشانی ہو گی"

خانساماں۔ "تو بیگم صاحب آپ کو توافین (یقین) ہے تاکہ یہ سیاہ تر کاری (سیہ کاری) میاں رچرڈ سے سرزرد (سرزد) نہین ہو سکتی"

ڈائنا۔ "مجھے تمہارے آقا کی بیگناہی کا ایسا ہی یقین ہے جیسا اس بات کا کہ آفتاب روشن ہے"

خانساماں ‘‘بیگم صاحب آپ کے اس اقین (یقین) نے میرا دل خوش کردیا۔ خدا آپکو اس کا جہر (اجر) دے اور آپ پہ اپنی مرحمت (رحمت) نزول (نازل) کرے‘‘

یہ کہکر خانساماں خوش خوش رخصت ہوا۔ یہ خیال اس وفادار ملازم کے لیے حقیقت میں کچھ کم موجب مسرت نہ تھا کہ دنیا میں کم از کم ایک شخص تو ایسا موجود ہے جسے اوسکے آقا کی بیگناہی کا یقین ہے۔

کچھ دیر تک محو غور و فکر رہنے کے بعد ڈانیا دوسرے کمرے میں گئی جہاں سر رو برٹ ہاربرو مسٹر چچسٹر اور ٹالبٹ بیٹھے ہوئے تھے ڈانیا کے دلکش چہرے سے ملال ظاہر ہو رہا تھا اور اوس کے لب زیریں میں کچھ اس طرح کی جنبش ہو رہی تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اوس کا دل طرح طرح کی زبردست کیفیات سے متاثر ہو رہا ہے۔ یہ دیکھکر ہیرونٹ نے کہا۔

’’ڈانیا تمہاری چتون بدلی ہوئی نظر آتی ہے یہ کیوں؟‘‘

ڈانیا۔ (کوچ پر بیٹھکر) ’’صاحبو یہاں سے ابھی ابھی ایک ایسا شخص ہو کر گیا ہے جس کا نام سنکر آپ لوگوں کو تعجب ہوگا‘‘

چچسٹر (گھبراکر) ’’کون تھا؟‘‘

ہیرونٹ۔ ’’کوئی کوتوالی کا افسر نہ ہو‘‘

ڈانیا۔ ’’یہ شخص مسٹر مارکہم کے پاس آیا تھا اور شکل و شباہت سے اون کے گھر کا وہ قدیم ملازم معلوم ہوتا تھا جس کا ذکر کرتے میں نے مسٹر مارکہم کو اکثر سنا ہے‘‘

چچسٹر ’’واللہ ڈنگہم تھا۔ اور آیا کس لئے تھا۔

ڈاینا " اپنے آقا کے پاس سے ایک خط لایا تھا چاہو تو پڑھ لو ۔"
یہ کہکر اوسنے چٹھی نہایت حقارت سے چیچسٹر کی طرف پھینکدی - اور تالبٹ نے اوس سے باواز بلند پڑھنے کو کہا - اسپر چیچسٹر نے بلند آواز سے چٹھی پڑھنی شروع کی اور جب ختم کر چکا تو بیرونٹ نے خشمگین ہوکر ڈاینا سے اسطرح خطاب کیا ۔

"اس لونڈے کو کیا حق ہے کہ ہم کو اس بے تکلفی کا خط لکھے اور ہم پر ایسی آوازے کسے"

ڈاینا (تلخی سے) "تم کو تو اس امر کا اعتراف کرنا چاہیئے کہ اس خط کی عبارت سے دوستانہ خلوص ظاہر ہوتا ہے ۔"

بیرونٹ " دوستانہ خلوص کی ایسی تیسی - اب لگین آپ مجھکو بھی اڑان گھائیاں بتانے - یہی کیون نہین صاف صاف کہا جاتا کہ مارکہم سے کرارے ہیں پر ریجھ گئی ہو - اور اس لئے تجھ پر منھ آنے کا کوئی بہانہ ڈھونڈتی ہو - اب مجھ سے سنو - تمہارے اسراف اور فضول خرچیون نے مجھے مفلس کرڈالا اور مجبوراً روپیہ پیدا کرنے کی کوئی نہ کوئی تدبیر مجھے کرنی پڑی - کسی نہ کسی پہ تو آفت آتی ہی - ہمارے بدلے مارکہم پر آئی تو کیا برا ہوا ۔"

ڈاینا - (نہایت حقارت سے) "خدا کی شان جو شخص اپنی کرتوتون سے خود پریشان ہو اور مصیبتون مین مبتلا ہو وہ اپنا الزام میرے سر تھوپے - کیون صاحب یہ تو بتایئے کہ آیا مین نے تم کو ان کمرون کے استعمال کی اجازت اس کمینہ مقصد سے نہین دی کہ تم میرے حسن کو ان نوجوانون کی ترغیب کے لئے کام مین لاؤ جنھین تم یہانتک کہ اس لئے یہان لاتے رہے کہ ان سے جوے مین روپیہ لوٹو - تمہاری سازشون مین شریک ہونے پر جس کمزوری نے مجھکو آمادہ کیا اوسکا خیال کانٹے کی طرح میرے

ضمیر مین کھٹکتا رہتا ہے لیکن جب جعلی نوٹون کے منصوبہ کا حال تم نے مجہ سے بیان کیا تو ایسی بیاحیایانہ تجویز کی مین نے سخت مخالفت کی اور اگر تم نے مجہکو قسمین کہا کہا کر یقین نہ دلا دیا ہوتا کہ کم از کم بارکہم کے متعلق تم نے اس خیال کو ترک کر دیا ہے تو باوجود تمہاری دہمکیون اور مخالفتون کے مین نے اوسے متنبہ اور خبردار کر دیا ہوتا"

اس تقریر کے اثنا مین ڈانیا کا جوش برابر بڑہتا گیا اور بیرونٹ کی خبث آمیز باتون کے اس جواب کے خاتمہ پر پہونچتے وقت اوسکے غیظ و غضب اور نفرت و حقارت کی کچھہ انتہا نہ رہی - اوس کے سینہ مین غصہ کا تلاطم برپا تہا - اوس کی آنکہین لال ہو رہی تہین اور اوس کے ہونٹ اپنی جنبش سے ناقابل بیان حقارت کا اظہار کر رہے تھے -

بیرونٹ - (رچیسٹر سے مخاطب ہوکر) "یار چیسٹر یہ چونچلے بہی دیکھے - اب ہماری ہی رنڈیان ہمین اخلاق کا سبق سکہانے لگین - عجب تماشا ہے"

ڈانیا "اوس مجبوری کا منہہ کالا جس نے مجہے تمہاری داشتہ بنایا لیکن اس قسم کی بدمعاشی اور سیہ کاری مین شریک ہونے کے بجائے مین محنت مزدوری کر کے پیٹ پالنا بدرجہا بہتر سمجہون گی"

بیرونٹ "میری طرف سے ایک دفعہ نہین لاکہہ دفعہ جاکر مزدوری کرو"

یہ کہکر بیرونٹ نے اپنی ٹوپی سنبہالی اور چلنے کے قصد سے اٹھہ کھڑا ہوا - ڈانیا اوس کے آخری وحشیانہ حملے کا جواب دینے کو تہی لیکن پہر اوسنے اپنے تئین ضبط کیا کیونکہ جواب دینے سے سوائے اس کے اور کچھہ حاصل نہ تہا کہ اوس شخص کی یاوہ گوئی کا اپنے آپ کو اور زیادہ مورد بنائے جو اس درجہ بیٹھا تہا کہ ایک عورت ذات

کو اوسکی بے عصمتی پر جو خود اوس کے استلذاذ کا باعث ہوئی طعنہ دینے سے نہ جھجکا عضہ اور غضب و حقارت کا جو طوفان ڈائنا کے سینہ مین جوش زن تھا اوسکے زور سے ڈائنا کی زبان پر سخت لفظ آنے تھے لیکن دانتون مین زبان کو دبا کر اوس نے ان لفظون کو روک لیا۔

غرضکہ بیرونٹ نے اُٹھکر چیسٹر سے کہا "چلو یار چیسٹر یہان سے چلدین۔ (ٹالبٹ سے مخاطب ہو کر) ٹالبٹ تم بیٹھے ہوئے کیا دیکھ رہے ہو اُٹھو تم بھی چلو یہ جگہ اب ہم مین سے کسی کے قابل نہین (استہزا کی راہ سے ڈائنا کی طرف مخاطب ہو کر) بیگم صاحب مین آداب عرض کرتا ہون۔ اب آپ اس مکان مین کبھی مجھے نہ دیکھین گی"

ڈائنا۔ (بمشکل اپنے عضہ کو ضبط کر کے) "آپ تشریف لے جائیے۔ مجھے بھی خواہش نہین کہ آپ پھر یہان آئین"

بیرونٹ "اور مجھے اس بات کے کہنے کی ضرورت نہین کہ ۔"

ڈائنا۔ (قطع کلام کر کے) "مین آپ کا مطلب سمجھی۔ میری طرف سے بے کھٹکے رہیئے۔ میرے مذہب مین یہ روا نہین کہ کسی کے راز فاش کیا کرون"

یہ سن کر بیرونٹ نے رسمی طور پر اپنے سر کو خم کیا اور چیسٹر اور ٹالبٹ کے ہمراہ کمرے سے نکل گیا۔

اب ساحرہ اکیلی رہ گئی۔ کوچ پر لیٹ کر وہ بہت دیر تک کسی سوچ مین پڑی رہی اوسکی بڑی بڑی اخضری آنکھون کی پلکون پہ ایک آنسو نمودار مگر اوس نے جھٹ اپنے لونڈر مین بسے ہوئے سفید رومال سے اسے پونچھ ڈالا۔ گاہ بگاہ اوس کے

لب لعل کو حقارت نا جنبش ہوئی تھی اور سینے سے رہ رہ کر آہین ابھرتی تہین۔ اگر اوس نے آنسوؤن کو جو اوس کے عارض تک پہونچنے کے شوق مین امنڈے چلے آتے تہے بہنے دیا ہوتا تو دل کی بہڑاس نکل گئی ہوتی اور سے اسقدر تکلیف نہ ہوتی لیکن غصہ کا یہ زہر اگلنے کے بجاے اوس نے اندر ہی رہنے دیا جس سے اوسے ایسا محسوس ہوتا تہا کہ دم گھٹا جارہا ہے۔ لیکن جذبات کی اس اندرونی کشمکش نے اوس کے حسن کو اور دوبالا کر دیا اور سکے چہرے پر تمتاہٹ کی وجہ سے عجب رونق برس رہی تھی اور اوس کی بہری اور نیلی آنکھین دہ تابناک ستارون کی طرح چمک رہی تہین۔

آخر کار اوسنے اپنے دل سے اس طرح باتین کرنی شروع کین۔ "اسطرح انتقام لینا حقیقت مین میرے شایان نہین۔ اس وقت تک مین نے اوس کا نمک کہایا ہے اور اوسکے پاس بطور پیامتالی بی کے رہی ہون۔ اگر مین نے اوس کا اور اوسکے ساتہیون کا راز افشا کر دیا تو گویا بہت بڑی غداری کی۔

اسکے علاوہ میرے بیان محض کو جس کے ثبوت مین مین کوئی قوی شہادت بہم نہین پہونچا سکتی ایک خاندانی۔ صاحب خطاب۔ اور ذی مرتبہ شخص کے انکار کے مقابلہ مین کیون کوئی باور کرنے لگا۔ انتقام کی گھڑی کبہی نہ کبہی ضرور آئیگی اور ہار بروآج کے دن کو پچتاے گا جبکہ اوسنے مجھپر ایسے بزدلانا حملے کئے اور مجہے ذلیل و رسوا کیا۔"

یہ کہکر وہ رکی اور پھر کسی سوچ مین محو ہوگئی لیکن کچھ دیر کے بعد دفعتاً اوس کے چہرے پر اطمینان کی شعاعین نمودار ہوئین اور وہ کوچ پر اوٹھہ کر بیٹھہ گئی۔ اس

انداز نشست سے اوس کا سایہ کسی قدر اٹھ گیا جس سے اوس کی ساق سیمین کے نورانی اور گداز تناسب کی ایک جھلک نظر آگئی اور پھر اوسکے نازک پاؤن جو ہلکے گلابی رنگ کی نفیس ریشمی جرابون اور وارنش دار گرگابی مین مقید تھے بیتابی کی سی حرکت کے ساتھ قالین پر پڑے۔ جو اطمینان کی کیفیت اوس کے چہرے پر ظاہر ہوئی تھی وہ بتدریج نشو ونما پاکر مسرت کی شکل مین منتقل ہو گئی جس نے اوس کے دلفریب عارض کی درخشانی کو اور زیادہ جلا دے دی۔ متبسم ہوکر اوس نے اپنے لب کی مہر خموشی کو پھر توڑا اور بآواز بلند کہنے لگی۔

"شاید اوسے یہ خیال ہے کہ مین منت وسماجت سے اوسے اپنے پاس پھر بلانے کی کوشش کرون گی اور شاید وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ اوس کی مدد کے بغیر میرا گذارا ہو ہی نہین سکتا۔ (ہنس کر) مسٹر روپرٹ ہاربرو اگر تم ایسا سمجھو تو تمہاری سخت غلطی ہے۔ وضع کا پاس مجھکو بھی ہے اور تن آسانی کی خاطر اظہار عجز و فروتنی کر کے رسوا ہونا میرے مذہب مین روا نہین۔ تمہین اس پر غرہ ہے کہ تمہاری دولت کی وجہ سے مین نے عیش وعشرت اور آسایش مین زندگی بسر کی لیکن کل ہی اس سے بھی بلند مرتبہ پر پہونچ کر مین نے نہ دکھا دیا ہو تو میرا نام ڈائنا آرلنگٹن نہین"

یہ کہہ کر وہ اٹھی اور ایک خوش نما صندوقچے کو جس پر چاندی کا کام تھا کھولا۔ اس صندوقچے کے ایک مخفی خانہ مین سے اوس نے چند خطوط نکالے جو کاغذ کے رنگ اور تحریر کے اعتبار سے بالکل جدا جدا تھے۔ بعض خطوط کے لفافون پر کسی امیر کا نشان خاندانی سنہری تحریر مین ثبت تھا اور نشانون مین سے بعض پر تاج کی بھی علامت تھی۔ ساحرہ نے ان خطوط کو بغور ایک ایک کر کے دیکھا اور ان مین سے ایک

کو منتخب کرکے باقی سب خطوں کو آگ میں جھونک دیا۔ اس خط کو جو آگ کی نذر ہونے سے بچ رہا تھا ساحرہ نے نکر پڑھا اور کہا۔

"بارنی اس کے ہاتھ ہی سے خط سفید سادہ کاغذ پر لکھا ہوا ہے اور کچھ بھی نہیں۔ لیکن طرز تحریر سے لکھنے والے کی شان مردانگی ٹپکی پڑتی ہے۔ ارل آف وارنگٹن بازی لیگیا۔ دولتمند ہے۔ شادی کی قید سے آزاد ہے حسین و شکیل ہے اور ابھی تک عالم شباب میں ہے۔ اس سے زیادہ مجھے اور کیا چاہیے۔ اب تامل کی گنجائش نہیں"

یہ کہکر ساحرہ نے فوراً حسب ذیل خط لکھا۔

"میں نے یور لارڈشپ کے ہفتہ گذشتہ کے محبت نامہ کا جواب بلا تاخیر دیا ہوتا لیکن نزلہ کی تحریک اور انتشار خاطر کی وجہ سے قاصر رہی۔ ڈاکٹر کی توجہ سے پہلے شکایت تو جاتی رہی۔ البتہ دوسری شکایت ابھی تک باقی ہے۔ جو صرف حضور کی تشریف آوری سے رفع ہو سکتی ہے"

"ڈانیا آرلنگٹن"

یہ چٹھی ارل آف وارنگٹن کی طرف روانہ کرکے ساحرہ اپنی خوابگاہ کو گئی تاکہ جس امیر پر اپنا جادو ڈالنے کا اوس نے یکایک عزم کر لیا تھا اوس کے دل کی تسخیر کے لئے اپنی قدرتی رعنائیوں کو بناؤ سنگار سے دوبالا کرنے میں کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھے۔

اوسی روز شام کے آٹھ بجے ایک شاندار گاڑی مسز آرلنگٹن کے مکان کے دروازہ پر آکر ٹھہری۔ اس گاڑی میں سے ارل آف وارنگٹن اترا اور مکان میں داخل ہو کر ایک ملازم کی رہنمائی سے ملاقات کے کمرے میں جہاں ساحرہ بیٹھی ہوئی تھی

ے کے حسن و جمال کا آفتاب اس وقت نصف النہار پر تھا اس سے
ہ اس درجہ دلفریب اور دلکش نظر نہ آئی تھی۔ سیاہ مخمل کا ایک قیمتی سایہ
یان اس قدر ہنچا تھا کہ اوس کے جوبن کی آدھی بہار لٹی جا رہی تھی اوس کے
رنگ کو اپنی بہترین ہیئت مین دکھا رہا تھا۔ اوس کے کانون مین الماس
ریزے پڑے ہوئے تھے اور الماس ہی کا ایک مرصع جھوم اوس کی
ن پر جو صبح سعادت کو شرماتی تھی بصد آب و تاب چمک رہا تھا اوس کی پتلی
ہون کے رسیلے پن کی اس وقت کچھ عجب جنون انگیز کیفیت تھی اور اوس کی
شمہ سنج قامت پر اوس کا لباس فاخرہ سمند ناز پر ایک اور تازیانہ کا کام دے رہا
تھا۔ غرضکہ اس وقت وہ سچ مچ کی ساحرہ معلوم ہوتی تھی۔

ارل آف وارنگٹن جو ایک وقت اوس سے پہلے بھی مل چکا تھا حسن اور ناز
کے اس نئے عالم مین اوسے دیکھکر ہزار جان سے اوس پر عاشق ہوگیا۔ دوسرے
ہی دن ڈانیا محلہ البیمرلی اسٹریٹ مین اٹھ گئی جہان ارل آف وارنگٹن کے خدام نے
ایک عالیشان مکان اوس کے لئے آن کی آن مین سجا دیا۔ اور اس طرح ڈانیا ارل
آف وارنگٹن کی معشوقہ بن گئی۔

چھبیسوان باب

نیوگیٹ

نیوگیٹ! اس نام مین ایسا کیا رکھا ہے کہ سنکر دل کانپ اٹھتا ہے - کیونکہ بظاہر یہ دو سادہ سے لفظون نیو اور گیٹ سے مرکب ہے جنکے معنی ہین نیا پھاٹک اور اگر کسی اور عمارت کا بھی نام ہوتا تو کچھ خیال بھی نہ گذرے - بس معلوم ہوتا ہے کہ جن امور نے لفظ نیوگیٹ کو خوفناک بنا دیا ہے وہ اسکے متعلقہ خیالات اور تصورات ہین

اس نام کے سنتے ہی ہیبتناک سے ہیبتناک سیہ کاری اور سنگین سے سنگین جرم کی تصویر آنکھون کے سامنے پھر جاتی ہے - انتہا درجہ کے قسی القلب اور سفاک مجرمون سے بھرے ہوے صحن اور حجرے تنگ وتار رستے جن مین دن بھر گاس کی روشنی جلتی رہتی ہے اور جنکے فرش کے نیچے اون قاتلون اور ڈاکوون کی ہڈیان سڑگل رہی ہین جنہون نے سولی پر چڑھکر اپنے جرایم کا کفارہ ادا کیا - بڑی بڑی الماریان جن مین ان مجرمون کے چہرون کی اوس وقت کی کیفیت ظاہر کرنیوالے مجسمے رکھے ہوے ہین جبکہ پھانسی پانے کے بعد اونہین دار سے نیچے اوتارا گیا - عنقریب موت کی سزا پانے والے خونیون کے ہولناک زندان - کلیسا کا حجرہ جس مین اون کو آخری وعظ سنایا جاتا ہے جو اسکے سننے کے لئے ابھی تک زندہ ہین لیکن کل تک اس دنیا سے سدھارنے والے ہین - اطواق وسلاسل کے آپس مین بجنے

کا جان خراش شور بڑے بڑے لوہے کی سلاخون والے دروازون کے بند ہونے کی ہیبت ناآواز سب وشتم نالہ وزاری۔ آہین اور دعائیں۔ یاس نا امیدی کی صدائین اور اسی قسم کی اور باتون کے خیالات نیوگیٹ کے نام کے ساتھ معًا دل مین پیدا ہوجاتے ہین۔

اگر یہ بات سچ ہو کہ مُردون کی روحون کو خاص خاص مقاصد سے خاص خاص موقعون پر دنیا مین آنے کی اجازت ملتی ہے۔ اگر اوہام پرستون کا یقین بے بنیاد نہ ہو کہ جو گناہ گار لوگ پیوند زمین ہوچکے ہین اون کی روحین بھوت پریت بنکر رات مین ظاہر ہوا کرتی ہین تو آدھی رات کے وقت سب سے زیادہ خوفناک اور دل کے ہلادینے والا منظر دنیا کے پردہ پر اگر کوئی مقام ہوسکتا ہے تو وہ مقام نیوگیٹ ہی ہے اگر حقیقت مین ایسا ہو تو نیوگیٹ کے سنگین فرش کی سلین شق ہوجائین اور قاتلون کی روحین کفن اوڑھے ہوئے اپنی قبرون مین سے باہر نکلین بھوت پریت اوس حجرے کے سامنے جہان مدیون قید ہے پھانسی کی ٹکٹکی نصب کرین اور جہنم سے ایک جلاد آکر مافوق العادت مشعلون کی ناپاک روشنی مین ان خبیثون کو ٹکٹکی پر کھینچے اور اوس عذاب کا پہلا مزا چکھائے جو دوسری زندگی مین اونکے لئے مقرر ہے چاند کا آسمان پر نشان تک نہ ہو لیکن نیوگیٹ کی فقط اندر کے صحن کی طرف کھلنے والی کھڑکیون مین سے سرخ روشنی نمودار ہو جس کی نسبت نہ معلوم ہو کہ کہان سے آرہی ہے محبس کے تمام رستون مین دور دور تک جہنم سے جشن کا شور برپا ہو مُردون کے ڈھانچے کفن لپیٹے بیڑیان کھڑکھڑاتے پھرین اور تمام قاتل اون ڈاکوؤن کے بعد دیگرے اون تنگناؤن مین سے گذرین جنھون نے اون سے اپنی دنیوی زندگی کی آخری

صبح کو طے کیا تھا۔ اس کے بعد اون خونیون کے زندان مین جن کے لئے سزائے
موت تجویز ہو چکی ہے اونکے واسطے فوراً ضیافت بہیجا جاسکے۔ اور ان لوگون
کی بوٹیان اور خون اون آدمیون کا سا در پیش کرتے جنہین انہون نے دنیا مین
قتل کیا تھا۔

غرضکہ اوس وقت کیا ہی بہیانک اور ڈراونا نظارہ دکہائی دیتا ہے جس سے روح کہتر اوٹھے
لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس قسم کے مناظر عالم امکان سے خارج ہین اور مرے
ہوئون کی روحون کو یہ اجازت نہین ہوسکتی کہ دنیا مین جن مقامات سے اونہین
انس یا نفرت تہی اور جن کی انہون نے تعظیم یا توہین کی تہی اون مین بعد مرگ
بہی آیا کرین۔

رچرڈ مارکہم اس وقت اسی نیوگیٹ مین قید تہا۔

جب اس خوفناک قیدخانے کے سنگین پہاٹکون کے اندر رچرڈ نے اپنے
آپ کو بند پایا تو اوسے معلوم ہوا کہ اگرچہ اوسے اپنی بیگناہی کا یقین ہے لیکن یہ
یقین اون مشکلات کے لحاظ سے جن مین شہادت قرائنی کے شبہات ناحق اوسے
مبتلا کرچکے تہے پوری طرح سے باعث تسکین وتشفی نہین ہوسکتا۔ اوس کی سمجھ
مین نہین آتا تہا کہ ان مشکلات کا کس طریقہ پر مقابلہ کرے۔ اس امر کے احتمال کو
وہ دل مین جگہ دیتے ہوئے ڈرتا تہا کہ اوسکے حق مین کوئی ذلیل اور رسوا کرنے
والی سزا تجویز کیجاے گی لیکن ساتھہ ہی اوس زبردست شہادت کے ہوتے
ہوے جو اوسکے خلاف پیش کی گئی تہی برات کی امید بہی اوسے مشکل ہوسکتی
تہی۔ اس عالم تشویش مین اوسے مسرت کے ساتھہ اپنے عہد طفولیت کو واقعات

یاد آئے اور اوس نے اپنی موجودہ حالت کا اوس اطمینان و مسرت کے زمانہ کے ساتھہ مقابلہ کیا جو کبھی اپنے باپ اور بھائی یوجین کی صحبت مین اوس نے بسر کیا تھا۔ یوجین کی یاد نے اوس کے خیالات مین ایک تلاطم برپا کردیا۔ اور اوس نے یون سوچنا شروع کیا" میرا بھائی جو دولت کمانے کا تہیا کرکے اپنے آبائی گھر کو چھوڑ کر اور پہاڑ کی چوٹی پر کے دو درختون کے نیچے مجھہ سے ایک عرصہ مدید کے بعد ملنے کا ایسے عجیب طور پر وعدہ کرکے چلا گیا ہے خدا جانے اسوقت کہان ہوگا۔ اوس وعدہ کو چار سال چار مہینے کی مدت منقضی ہوچکی ہے اور اسکے ایفا کو سات سال آٹھہ مہینے کا عرصہ اور باقی ہے۔ مجھہ سے بچھڑتے وقت اوس نے کہا تھا کہ ہم جب پھر ملین گے تو میدان زندگی مین ہم مرحلے ہم دونون نے اوس وقت تک طے کئے ہونگے اور جو واقعات ہمین پیش آئے ہون گے اون کے لحاظ سے اپنی اپنی کامیابی یا ناکامی کا مقابلہ کرین گے اور اوسوقت دیکھا جائیگا کہ آیا مجھہ کو زیادہ فارغ البالی اور خوشحالی میسر ہوئی جسے اپنے زور بازو سے روپیہ کمانا تھا اور خوش نصیبی کی سیڑھی پر ایک ایک قدم کرکے چڑھنا تھا یا تم کو جسے باپ نے اپنے اندوختہ کے ذریعہ سے اس سیڑھی کے نصف تک شروع ہی مین پہونچا دیا تھا اور چوٹی تک پہونچنے کے لئے فقط فرصت مطلوب تھی لیکن افسوس شاید یوجین فلاکت اور افلاس کی حالت مین کہین اس وقت پڑا بھٹک رہا ہوگا یا شاید اوس کی ہڈیان اوس مٹی کے نیچے پڑی سڑ گل رہی ہون گی جسے باپ یا بھائی کے آنسوؤن کی آبیاری نصیب نہین ہوئی یا یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اس وقت کسی ایسے خوفناک زندان مین پڑا ہوا زندگی کے دن پورے کر رہا ہو جس سے نکلکر اپنے ابنائ

جنس کو منھ دکھانا اوس کے لیے ممکن نہو۔ سخت ہی تعجب کا مقام ہے کہ یوجینین نے آج تک مجھکو ایک دو حرفی خط بھی نہین لکھا اور اوس جانگزا فراق کی شام کے بعد سے جب پہاڑی کی چوٹی پر وہ مجھ سے الگ ہوا ہے اوس کا نشان تک معدوم ہوگیا۔ خدا جانے زندگی کے پہلے ہی مرحلے مین اوس کی امیدون کا خون ہوگیا یا ناامید اور مایوس ہوکر وہ جان پر کھیل گیا۔"

رچرڈ زندان مین ادہر اودہر ٹہل رہا تھا اور یہ خیالات اوس کے دل مین دوڑ رہے تھے۔ ایک تو اپنی طرف سے اوسے بے اطمینانی تھی اور دوسرے بھائی کی طرف سے فکر۔ ان دونون پریشانیون نے ملکر اوسے اس قدر آزردہ اور ملول کر رکھا تھا کہ بیان نہین ہوسکتا۔ رات کے وقت اوسے کہانیکو صرف ایک پیالہ نمکین دلیے کا اور ایک ٹکڑا روٹی کا ملا۔ اوسکے ساتھ دس بارہ اور قیدی بھی مقید تھے اور انہین کے ساتھ اوسے بھی سونا پڑا۔ یہ قیدی اول درجہ کے چھٹے ہوے بدمعاش تھے اور ان کی فحش اور بیہودہ باتین رچرڈ کو مجبوراً سننی پڑین۔ قید کی اس پہلی رات مین نیند اوس کی آنکھون سے سو سو کوس بھاگتی تھی۔ ایک ایک منٹ کئی کئی گھنٹون کا ہوگیا۔ کہین پچھلے پہر جا کر رچرڈ کی آنکھ لگی۔ صبح اوٹھکر اوسے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ نیوگیٹ مین رہنے کے دو طریقے ہین۔ ایک یہ کہ محبس کی خوراک پر توسط بسری کیجائے دوسرے یہ کہ کھانا قیمتاً منگوا لیا جائے۔ جن قیدیون کو محبس سے خوراک ملتی ہے اونہین اسکے ساتھ بیئر نہین دیجاتی اور نہ اون کے اعزا و اقارب کو اجازت ہے کہ گھر سے کوئی چیز لاکر اون کے بدمزہ کھانے مین اضافہ کر سکین۔ اور جو قیدی اپنے کھانے کی قیمت ادا کرتے ہین اونہین بلحاظ کمیت کھانا

قلیل مقدار مین ملتا ہے۔

یہ سلوک اون قیدیون کے ساتھہ کیا جاتا ہے جن کے مقدمہ کی ابھی تک تحقیقات نہین ہوئی اور با این ہمہ انگلستان مین یہ ایک قدیم مقولہ ہے کہ "جب تک کوئی شخص مجرم نہ ثابت ہو اوس وقت تک اوس کو بیگناہ سمجھنا چاہیئے" رچرڈ نے اپنا کھانا بقیمت منگوانے کا قصد کرلیا اور جب دوپہر اوس کے پاس پہنچنے کا وقت آیا تو اوسے قہوہ خانے والے کے پاس جس نے اس محبس کے لیے اشیاء خوردنی وغیرہ بہم پہونچانے کا ٹھیکہ لے رکھا تھا ضروری انتظام کرنے کے لیے بھیجا گیا۔

رچرڈ کو محبس نیوگیٹ کی قید کے زمانے مین سب سے سخت روحانی تکلیف اوس وقت ہوئی جب اوسکا مسٹر ماندرول اول اوس سے ملنے کے لیے آیا۔ مسٹر ماندرول کو رچرڈ کی بیگناہی کا پورا یقین تھا اور اوسے اس حالت مین گرفتار پاکر وہ جی مین نہایت کڑھا۔ رچرڈ کے ولی نے وعدہ کیا کہ اوس کی بیگناہی کے ثابت کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائیگا اور لایق سے لایق وکیل پیروی مقدمہ کے لیے مقرر کیا جائیگا۔ اوس نے رچرڈ کو اس بات کی اطلاع بھی دی کہ مقدمہ میکچرل کے ہاتھ سے لیکر ایک دوسرے لایق اور سربرآوردہ وکیل کے حوالے کردیا گیا ہے اپنے مرحوم باپ کے دوست سے ملکر رچرڈ کو ایک گونہ تشفی ہوئی اور اوسے اُمید بھی بندھ چلی کہ تحقیقات والے روز اپنی بیگناہی ثابت کرسکون گا لیکن مقدمہ کی پیشی کو ابھی ایک مہینہ اور باقی تھا اور یہ تیس دن جو تیس برس کے برابر تھے اوسے محبس نیوگیٹ مین کاٹنے تھے۔

ستائیسوان باب

ایک خیر خواہ خلایق اور ایک مردہ فروش

مسٹر مانٹروسٹ سے ملاقات کرنے کے ایک دو گھنٹہ بعد رچرڈ اپنے زندان کے برآمدے مین ٹہل رہا تھا کہ اوسکی نگاہ ایک معمر اور پاکیزہ صورت شخص پر پڑی جو کچھ دور اوسی کی طرح چہل قدمی مین مشغول تھا۔ اس شخص کا لباس بالکل سیاہ تھا جس کے ماتمی رنگ کی وجہ سے اوس کے زرد چہرے اور لمبے لمبے سفید بالون پر جو لوٹ کر کالر پر بکھرے ہوئے تھے ملکر ایک بے اختیار متاثر کرنے والی کیفیت نمایان تھی۔ اس شخص کی پشت مین خم تھا اور چلنے مین دونون ہاتھ پیٹھ پر آڑے جوڑ رکھے تھے نگاہین زمین گڑی ہوئی تھین اور کسی گہری سوچ مین مستغرق معلوم ہوتا تھا۔

اس شخص کے دیکھتے ہی رچرڈ کے دل مین بے اختیار یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اوس سے ملے اور اوس کے قید کیے جانے کی وجہ دریافت کرے لیکن اس سن رسیدہ بزرگ کو اوسکی خواب محویت سے بیدار کرنا مناسب نہ جانا۔ کچھ دیر نہ گذرنے پائی تھی کہ اتفاق نے اوس کی تائید کی اور اس بزرگ سے تعارف پیدا کرنے کا موقعہ اوسے دیا۔ یعنی سن رسیدہ شخص چلتے چلتے ٹھوکر کھا کر گر پڑا۔

رچرڈ نے لپک کر اوسے اوٹھایا اور ایک تپائی پر جو کچھ دور بچھی ہوئی تھی لیجاکر بٹھایا۔ سن رسیدہ شخص نے رچرڈ کی ان توجہات کا شکریہ کے ساتھہ اعتراف کیا اور سنبھل چکنے کے بعد رچرڈ کو بغور از سرتاپا دیکھکر ایک خوش آیند لہجے میں پوچھا

"اس ناپاک مقام میں آپ کیسے آئے ہیں"

اس کے جواب میں رچرڈ نے ابتدا سے لیکر انتہا تک وہ کل واقعات بالتفصیل سنائے جو ناظرین کو پہلے سے معلوم ہیں۔ سن رسیدہ اجنبی یہ حکایت سنکر کچھ دیر تک خاموش رہا اور پھر آنکھہ اوٹھاکر رچرڈ کو اس انداز سے دیکھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ رچرڈ کے دل کے مخفی سے مخفی گوشہ کا حال اسپر آشکارا ہوئے بغیر نہ رہیگا رچرڈ اس ہمہ بین نگاہ کے اثر سے ذرا بھی نہ گھبرایا البتہ اوس کے چہرے کو ایک گہری سرخی نے دفعتہً نمودار ہوکر رنگ دیا۔

رچرڈ کے قیافہ کا نظری امتحان لے چکنے کے بعد سن رسیدہ اجنبی نے کہا: "صاحبزادے جو کچھ تم نے کہا مجھے باور آگیا۔ مجھے تمہارے حرف حرف سچ ہونے کا یقین ہے تم اتفاقات کی نامساعدت کے ستائے ہوئے ہو اور مجھے تمہاری حالت دیکھکر نہایت رنج ہوا"

رچرڈ۔ "اس حسن ظن کے لحاظ سے میں آپکا صدق دل سے شکر ادا کرتا ہوں اور اب مجھے یہ سوال کرنے کی اجازت دیجیے کہ آپ اس محبس میں کیسے لائے گئے آپ کے جواب دینے سے پہلے ہی مجھے یقین ہے کہ کسی جرم کا ارتکاب اس گرفتاری کا باعث نہیں ہے"

دیرینہ سال اجنبی "میرے نوعمر دوست اس قدر جلد کسی کی نسبت قطعی رائے

قایم کرنے سے ہمیشہ بچو مجھکو تمہاری بیگناہی کا یقین جس بات سے ہوا وہی دوسرون کی نظرون مین تمکو مجرم اور خاطی ثابت کرتی - تمہارے چہرے پر سرخی نمودار ہوگئی تھی لیکن یہ سرخی انفعال وندامت کی سرخی نہتی بلکہ غیرت کی جہلک تھی اور بتاتی تہی کہ تم ناحق و ناروا طور پر مورد شبہ قرار دے گئے -

"اب میری سنو - مین جانتا ہون کہ کیون تم مجھے ارتکاب جرم سے بہرا خیال کرتے ہو - تمنے غالبًا میرے سن وسال اور ظاہری وضع وقطع سے قیاس کیا کہ مین نیک ہون لیکن یاد رکھو کہ دنیا مین ہزارہا آدمی ایسے ہین جو دیکھنے مین خلق مجسم اور فرشتہ خصلت معلوم ہوتے ہین لیکن اونکے دل کو ٹٹولا جائے تو جذبات سیئہ کے جوش سے لبریز ہوگا اور کوئی ایسا جرم نہ ہوگا جس کا داغ اوسے ملوث نہ کرچکا ہو - بہرحال میری نسبت تمہارا قیاس درست تہا - مین ایک نہایت ذی اثر اخبار کا ایڈیٹر ہون اور مجہپر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ مینے اپنے پرچہ مین سرکار کی نسبت ایسے مضامین شایع کئے جو جرم خلاف ورزی یا سرکار کی تعزیرات مین داخل ہوتے ہین میرا مقدمہ آیندہ سشن مین پیش ہوگا اور گو سزا مجھے زیادہ سخت نہ دیجائے لیکن پہر بہی اسکے ناروا اور غیرحق بجانب ہونے مین کلام نہین - مین اپنے اہل وطن اور ابناے جنس کا ہوا خواہ ہون - روشن خیال اور صاف باطن لوگ تو مجھے خیرخواہ خلایق کے نام سے یاد کرتے ہین لیکن میرے دشمن مجہو نقض امن کا محرک باغیانہ خیالات کا شایع اور شیخ چلی کہا کرتے ہین - تمنے غالبًا ٹامس آرم اسٹرانگ کا نام توسنا ہوگا"

رچرڈ - (اپنے سن رسیدہ مخاطب کو کمال تعظیم وتکریم کی نگاہ سے دیکھہ کر)

"جناب والا میں نے فقط آپکا نام ہی نہیں سنا ہے بلکہ آپکی تصانیف اور مضامین کو نہایت مسرت اور دلچسپی سے پڑھا بھی ہے"

آرم اسٹرانگ - (سلسلہ تقریر جاری رکھکر) "بعض لوگ جب میرا ذکر آتا ہے تو کہتے ہیں کہ تمام پاکباز اور راست کردار شخصوں کو اس آدمی سے نفرت کرنی چاہیئے جو منزلہ ایک اخلاقی وبا کے ہے جسکو سوسائٹی کے حق میں ملاعون سے کم نہ سمجھنا چاہیئے اور جس کی تحریرات اس قابل ہیں کہ کسی بھنگی کے ہاتھ سے جلوا دی جائیں - طبقہ امرا کی حمایت میں جو اخبارات نکلتے ہیں مجھے بالالتزام ہجو سب وشتم کا مورد بنایا کرتے ہیں اور دنیا جہان کی ایسی کوئی جامع اور مانع گالی نہیں جو میرے حق میں استعمال نہ کی جاچکی ہو (سچے جوش سے) لیکن خدا گواہ ہے کہ میں صرف یہ کوشش کررہا ہوں کہ وہ لاکھوں کروڑوں محنت مزدوری پیشہ لوگ جو اہل دول کے مظالم کے بوجھ کے تلے پسے جارہے ہیں ان کی روح کو جو اسوقت ہبوط کے آستانہ پر جبین سا ہے صعود کی طرف سر اوٹھانے میں مدد دوں اور ان کو یہ ثابت کرکے دکھاؤں کہ وہ اس دنیا میں اس لئے نہیں بھیجے گئے ہیں کہ شاہ و امیر کے جوتے کے تلے کی خاک کا سرمہ آنکھوں میں لگایا کریں"

رچرڈ - (تامل کے ساتھہ) "میری جسارت کو معاف فرمائے گا لیکن کیا آپکے یہ خیالات اس زمانہ کی رفتار کے مناسب ہیں؟ کیا آپ کے خیال میں حکومت جمہوری کا قیام خطرناک طور پر قبل از وقت نہیں ہوگا"

آرم اسٹرانگ "عزیز من اس مسئلہ پر ایک ایسے مقام میں بحث کرنا محض لاحاصل ہے جہاں ہمارے تمام خیالات کے دائرے کا مرکز ہمارے مصائب

ہین - اسلیئے بجاے اس مباحثہ کے بہتر یہ ہوگا کہ مین تمکو مشورہ دون کہ اس محبس مین تمہین اپنا طرز عمل کیا رکھنا چاہیئے تاکہ عام قیدیون سے نہ تو تم زیادہ ربط ضبط بڑہاؤ اور نہ بہت زیادہ بیگانگی کا اظہار کرکے اونکی ناراضی کا باعث ہو -

یہ کہہ کر مسٹر آرم اسٹرونگ نے اس بارے مین رچرڈ کو مناسب مشورہ دیا جسے سنکر رچرڈ نے کہا -

"مین آپکی اس مہربانی اور عنایت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون اور آپکا بدرجہ نہایت ممنون احسان ہون"

ارم اسٹرانگ (کسی قدر تلخی سے رچرڈ کے آخری لفظ کو دہرا کر) "ممنون احسان! کیا ممنون احسان ہونا بھی دنیا مین ممکن ہے جن دشمنون نے مجھے ستانے کا بیڑا اوٹھا رکھا ہے وہی ایسے ہین جن پر مین نے سب سے زیادہ احسان کئے لیکن ایک شخص ایسا ہے جس کی غداری اور احسان فراموشی مجھے کبھی نہین بھولے گی اگرچہ مین نے اوسے معاف ضرور کر دیا ہے -

"چار سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ مجھے اتفاقیہ طور سے معلوم ہوا کہ ایک خوش شکل خوش اطوار اور خوش لیاقت نوجوان نہایت ہی مصیبت اور افلاس کی حالت مین ہے یہ سنکر مین اوس کے مکان پر جسکی حیثیت ایک پست تنگ و تار جھونپڑے سے زیادہ نہ تھی گیا اور وہان پہونچ کر جو کچھ اوس کی نسبت سنا تھا سب سچ پایا - اوس کی نوبت فاقون تک آ پہونچی تھی اگرچہ ساتھ ہی اس کے مجھے اوسنے یہ بھی یقین دلایا کہ اوسکے خویش و اقارب خوش حال اور متمول ہین لیکن خاص وجوہ سے وہ اون سے مدد لینا نہین چاہتا - قصہ مختصر یہ کہ اس مصیبت کی حالت سے مین نے

ہوی نجات دلائی اوسے روپیہ دیا۔ اوسے کہانے کو دیا۔ اوسے کپڑے بنوا دیے۔ اس کے بعد مینے اوسے اپنا پرائیویٹ سکرٹری بنا لیا اور زیادہ عرصہ نہ گذرنے پایا تھا کہ مجھے اوس پر اسقدر بہروسہ ہوگیا کہ میرا کوئی راز ایسا نہ تھا جو اوسے معلوم نہ ہو۔ لیکن افسوس اس کا اجر اوسنے مجھے دیا تو یہ دیا کہ میرے تمام پولٹیکل راز گورمنٹ کو بتا دئے اور پھر میرے صندوق میں سے ایک رقم کثیر نکالکر فرار ہوگیا "

رچرڈ۔ " سخت ہی کمینہ تھا!! "

آرم اسٹرانگ " لیکن میری اوس سے بعد مین ملاقات ہوئی اور مینے اوسے معاف کر دیا۔ "

رچرڈ " حضرت آپ حقیقت مین ملکی الصفات ہین۔ ایسے نیک نہاد شخص دنیا مین کہان دیکھنے مین آتے ہین۔ لیکن اُمید ہے کہ اس حق ناشناس نوجوان نے آپ کے معاف کر دینے پر نادم و منفعل ہوکر اپنی پہلی خطاؤن سے سچے دل سے توبہ کرلی ہوگی "

مسٹر آرم اسٹرانگ (طعن کی راہ سے تبسم ہوکر) " ایسا نادم اور منفعل ہوا کہ جب اوسے یہ سنا کہ سرکار کے خلاف مضامین لکھنے کی علت مین میری گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری ہوا ہے تو خفیہ طور پر عدالت کے پیادون کو میری روپوشی کے مقام کی اطلاع دیدی اور اسطرح گویا دوسری دفعہ میرے ساتھہ غداری کی "

رچرڈ " یا حجی کہین کا! مجھے اوسکا نام تو بتا دیجئے تاکہ اگر کبھی سابقہ پڑے جسطرح کوئی کسی ناگنی سے بچتا ہے ویسے ہی مین بھی اوس سے پرے پرے رہون "

مسٹر آرم اسٹرانگ۔ " نام اوسکا جارج مانیٹگ ہے "

رچرڈ۔ (تعجب سے) "جارج مانیٹگ!"

مسٹر آرم اسٹرانگ ۔ "تو تم اوسے جانتے ہو۔ اگر اوسکا موجودہ مقام سکونت تمہین معلوم ہو تو ۔"

رچرڈ (بات کاٹ کر) "آپ کا مطلب یہ ہی کہ جو روپیہ اوس نے آپ کے صندوقچے سے چرایا تھا اوسکی پاداش مین اوسے گرفتار کرا دین ۔"

مسٹر آرم اسٹرانگ ۔ "نہین مین اوسے یہ کہنا چاہتا ہون کہ اس دفعہ بھی مین نے تمہاری خطا معاف کی ۔ لیکن دو تو بتاؤ کہ تمہین اوسکا نام کیسے معلوم ہوا ؟"

رچرڈ "اس نوجوان کے حالات مین نے پہلے ہی سے سن لئے لیکن وہ حالات ایسے نہین جنہین سنکر اوسے استحسان کی نظر سے دیکھا جا سکے جو فقرہ اس جارج مانیٹگ کی نسبت مجھے سنایا گیا وہ بھی سرقہ۔ اغوا۔ سفاکانہ بیدردی ۔ اور جعلسازی فریب وہی کی ایک مسلسل حکایت تھی ۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ ایسے بدمعاش کو معاف کر دین ۔ ؟"

مسٹر آرم اسٹرانگ ۔ "صدق دل سے ۔"

رچرڈ نے اس دیرینہ سال بزرگ کو کمال تعظیم کی نگاہ سے دیکھا کیونکہ جو اخبارات مین موجود تھے اس کی نگاہ سے گذرتے تھے اوسنے اسی شخص کی نسبت سازشی خیالات کا بے اصول محرک ۔ ملک کا دشمن ۔ اخلاق کا استیصال کنندہ پولیٹکل بدمعاش ۔ جمہوریت کا خونخوار حامی اور خدا جانے کیا کیا الفاظ لکھے ہوئے دیکھے تھے اور اسوقت جبکہ اوسنے اپنے کانون اسی آدمی کے منہ سے مسیحی اخلاق کے شیرین ترین اور پاکیزہ ترین خیالات کو سنا تو اوسے حیرت ہوئی کہ تعصب کے پردے پر بھی

کسطرح کسی مخالف کی شبیہ کو بالکل مسخ کرکے دکھایا جا سکتا ہے - ان خیالات مین محو ہوکر کچھہ دیر کے لئے رچرڈ اپنے آلام و مصائب کو بھول گیا - اور جس بزرگ کی پاک بازی اور نیک نفسی نے اوس کے دل مین اسقدر گھر کیا تھا وہ خود کسی سوچ مین پڑکر دیر تک سرنگون رہا - کچھہ دیر کے بعد دونون مین پھر گفتگو شروع ہوئی اور جس قدر زیادہ مسٹر آرم اسٹرانگ کے خیالات رچرڈ کو معلوم ہوتے گئے اوسی قدر زیادہ اوس کے دل مین اپنے سن رسیدہ دوست کی وقعت بڑہتی گئی -

دوپہر ڈھل چلی تھی کہ رچرڈ کو ایک قیدی نے اشارہ سے اپنی طرف بلایا یہ شخص پست قد اور لاغر اندام تھا گالین اوسکی اندر کو پچکی ہوئی تھین - سر اور گلمچھون کے بال سیاہ تھے اور آنکھون مین جو گھنی اور کالی بھوون کے اندر چھپی ہوئی تھین - عقاب کی آنکھون کی سی چمک تھی - گو کوئی پینتیس سال کے قریب عمر ہوگی چہرہ پر تفکر اور اضمحلال کے آثار ہویدا تھے اور جب بات کرتا تھا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اپنے مخاطب کی نگاہون کے مقابلہ کی تاب لانے سے عاری ہے - اس شخص کا لباس بالکل سیاہ تھا اور سر پر ایک چوڑے چھجے کی موم جامہ کی ٹوپی پہنے تھا -

اس شخص نے جو سب سے الگ تھلگ رہتا تھا اور اپنے ساتھی قیدیون سے بہت ہی کم ملتا جلتا تھا رچرڈ کو ایک طرف لیجا کر کہا ! " مین نے آپ کا نام لیکر اپنا کام نکالا ہے لیکن جانتا ہون کہ آپ خفا نہ ہون گے اس جگہ ہم سب کو ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے "

رچرڈ " مین تمہارا مطلب نہین سمجھا - ذرا زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کردو "

قیدی " ایسی کوئی بڑی بات نہین - فقط اگر جیلخانہ کا داروغہ آپ سے پوچھے

تو کچھ کہئیے گا نہین - بات یہ ہے کہ یہ دلیہ اور شوربا کہاتے کہاتے میرا ناک مین دم آگیا اسلئے مین نے اپنی بڑھیا ماں کو جسکا نام مئی ہے کہلا بھیجا ہے کہ آپ کے نام سے ایک ڈبل روٹی ڈیڑہ دو سیر پنیر اور کچھ بھنا گوشت یہان بھیجدے "

رچرڈ "کیا مضائقہ ہے - جب تک اس کی وجہ سے مجھپر حرف نہ آئے "

قیدی - (بات کاٹ کر) "یار اسکی طرف سے اطمینان رکھو - تمہین اسمین ذرا بھی اندیشہ نہین (کچھہ دیر سوچکر) اور اسکے معاوضہ مین اگر تمہین کبھی اندر یا باہر کسی کی مدد کی ضرورت پڑے تو مردہ فروش تمہاری مدد کو حاضر ہے "

رچرڈ - (اس ہیبتناک نام کے سننے سے بے اختیار خوف کہاکر) "مردہ فروش !"

قیدی " ہان میرا نام بھی یہی ہے اور کام بھی یہی - میرے دہرم کے باپ نے میرا نام انتونی رکھا تھا اور میرے ماں باپ مجھے ٹڈکنس کہتے تھے لہٰذا تم مجھے انتونی ٹڈکنس مردہ فروش کے نام سے پکار سکتے ہو "

رچرڈ " اور کیا تم حقیقت میں قبرون سے مردے کھود کر نکالا کرتے ہو "

قیدی " تو کیا اسمین ابھی تک تمکو شک ہے ہان جب کبھی ضرورت پڑتی ہے تو نکالا کرتا ہون - اور جب اسکا موقعہ نہین ہوتا تو کچھ اور کر لیا کرتا ہون "

رچرڈ - " وہ کیا "

اس سوال کے جواب مین مردہ فروش نے انگلی سے ایک کوٹھڑی کی طرف اشارہ کرکے کہا " کرینکی جم جو اس زندان مین مقید ہے اس سوال کا جواب تمہین دے سکتا ہے - ہم دونون کے مقدمہ کی ایک ساتھ تحقیقات ہوگی - وہ تو پندرہ سال کو جائے گا اور مین مرنے سے باہر کی ہوا کھاؤن گا - واہ رے ٹڈکنس کیا

کہنے ہیں تیرے۔"

یہ کہہ کر مردہ فروش پلٹا اور اپنی زندان کی طرف چلا گیا۔

اب ہم رچرڈ مارکہم سے کچھ دیر کے لئے رخصت ہوتے ہیں۔ جب ہم پھر ناظرین کی توجہ اوس کی طرف منعطف کرینگے تو وہ صدر عدالت فوجداری مین جعلی نوٹ چلانے کے سخت الزام کی جواب دہی کے لئے کھڑا ہوگا۔

اٹھائیسوان باب

تہ خانہ

اب ہم بل بولٹر قاتل کی طرف متوجہ ہوتے ہین جو بازار اسمتھ فیلڈ کے پرانے مکان کے زندان نما تہ خانے مین پناہ گزین تھا - قاتل کے لئے ایک ایک گھنٹہ سو برس کا ہو رہا تھا - اور اگر سینٹ سپلکر کے گرجا کے گھنٹے کی گونج اوقات معینہ پر اوسکے کانون مین نہ پہونچتی رہتی تو وقت کا اندازہ بھی وہ ہرگز نہ کر سکتا -

تہ خانہ کی دیوار مین جو چھوٹی سی کھڑکی لگی ہوئی تھی اوس مین سے مدہم سی روشنی اندر آتی تھی - اس روشنی پر ٹکٹکی جما کر بیٹھتے دیکھتے اوسکے دماغ کی یہ کیفیت ہو گئی کہ واہمہ نے بھوتون پریتون اور چڑیلون کی ڈراونی شکلین پیدا کر کے اوس کے تصور کی نظر کے سامنے کھڑی کر دین - یہ چھوٹی سی کھڑکی اوس کے لئے بمنزلہ ایک مرقع کے ہو رہی تھی جس مین ہر لحظہ بدلنے والی شبیہین کھنچی ہوئی نظر آتی تھین - کبھی وہ دیکھتا تھا کہ کسی مردے کا ڈھانچا اپنی ہڈیون کو کھڑکھڑاتا ہوا سامنے آتا ہے اور اوسپر نگاہ جما کر قہقہہ مار کر ہنستا ہے اور پھر غائب ہو جاتا ہے - کبھی اوسے نعشین نظر آتی تھین جو خونی کفن پہنے دبے پانون آتی تھین اور اوس کے قریب سے گذر کر ہوا مین غائب ہو جاتی تھین - کبھی وہ اپنی مقتول جورو کو اوسی حالت مین جس مین اوس نے اوسے آخری مرتبہ دیکھا تھا اپنے سامنے کھڑا پاتا تھا یعنی ایک آنکھ کا ڈھیلا پچکی ہو رہا تھا

اور منہ پر لہو کی دھار بہہ رہی تھی

اس وہمی طلسمات نے قاتل کے دل پر ایک ایسا جنون انگیز اثر پیدا کیا کہ اوس نے بے اختیار چاہا کہ چلا اُٹھے اور اس خوف سے بچنے کے لیے شیشہ میں جو شراب باقی تھی سب کی سب چڑھا گیا۔ اس سے اوسے کچھ مصنوعی تسکین ہوئی لیکن وقت کاٹے نہ کٹتا تھا۔ جوں توں کر کے اوسنے دن گزارا اور آخر کار تہ خانے میں اندھیرا گھپ چھا گیا۔ کھڑکی میں سے دن کے وقت جہاں سورج کی روشنی آتی تھی وہاں اب ٹمٹماتے دیوں کی غیر مسلسل جھلملاہٹ نمودار ہونے لگی جسنے قاتل کے دماغ کی پریشانی کو اور زیادہ بڑھا دیا۔

سینٹ سیپل کرکے جہیرالصوت گھنٹے نے اپنے وقت پر نو بجائے اور اوسکی آہنین زبان کی آخری ضرب کا ٹکتو ابھی ہوا ہی میں تھا کہ قاتل کو تہ خانے کے اوپر کی آواز سنائی دی۔ کچھ دیر میں چور دروازہ اوٹھا اور ڈاک فلیر کی یہ آواز یہ کہتی ہوئی سنائی دی۔

"کہو یار بل زندہ تو ہو"

بل (سیڑھی پر چڑھ کر) "فقط زندہ ہوں۔ یہ جینا تو میرے لیے مرنے پر بھاری ہو گیا"

ڈک۔ (شمع کی روشنی میں قاتل کے چہرے پر نظر ڈالکر) "بل یہ کیا ماجرا ہے تم اس قدر زرد کیوں ہو"

بل۔ (کانپ کر) "میرا یہاں بھرکس نکلا جا رہا ہے اور تم زردی کو لیے پھرتے ہو"

ڈک "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر اس تہ خانے میں ایک رات بھی میں اور رہا تو

بس میرا مردہ یہاں سے نکلیگا۔

ڈک۔ "اب آپ بے تعلق ہو سکتے کچھ ڈر نہین رہا۔ تمام حال ہمارے گھر کو معلوم ہو گیا اور پولیس ہر طرف اُس کی تلاش مین پھر رہی ہے"

ل۔ "کب معلوم ہوا۔ سب حال پوری تفصیل سے مجھکو بتاؤ"

ڈک۔ "معلوم ہوتا ہے کہ پہلے تو ہمارے ہمسایہ کے لوگون نے تمہارے گھر سے شور سنا تھا لیکن چونکہ تم بیت اور پانی مین آئے وہ جو تی بیری بہو لی ہوتی تھی اس لیے اس شور کو معمولی سمجھکر کسی نے کچھ خیال نہین کیا لیکن آخرکار تمہارا لڑکا میری سیڑھیون سے اوپر کھینچ گیا اور کہنے لگا کہ اماں ہتو ملتی نہین اور ابا کہین چلے گئے ہین۔ اسپر ہمسایہ کے لوگ اوپر گئے اور تمام معاملہ ظاہر ہو گیا۔ بچے تو محتاج خانے کو بھیجدیئے گئے اور مجسٹریٹ نے آج سہ پہر تین بجے کے قریب موت کے اسباب کی تحقیقات کی۔ مہیری مجسٹریٹ کے سامنے لایا گیا اور اوس سے حاکم نے سب پوچھ لیا اور جوری نے فیصلہ مین۔"

ل۔ (بات کاٹکر دبی ہوئی آواز مین) "قتل عمد کے ثابت ہونے کی رائے دی"

ڈک "ہان"

ل۔ (مارے غصہ کے منہ مین کف بھر لاکر) "اس حرام زادے مہیری کی مین نے جان نہ لی ہو تو کہنا"

ڈک۔ "دوسرے معاملہ کے متعلق کوئی خبر سننے مین نہین آئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کلیپٹن والے مکان والون نے جہان ہمنے چھاپہ مارا تھا کسی قسم کا شور نہین مچایا۔ اس لیے اوسطرف سے اطمینان ہے مگر یہ تو مین تمہارے لیے بہت ہی روتی اور

پنیر اور برانڈی لایا ہون کھاؤ پیو اور چین کرو"

بل ۔" ڈک مین تم سے پھر کہتا ہون کہ مین اس تنگ و تار کمبخت مین واپس جانے سے اپنے آپ کو پلیس کے حوالے کر دینا بدرجہا بہتر سمجھتا ہون جو چند گھنٹے مین نے وہان گزارے اتنے ہی مین قریب تھا کہ باؤلا ہو جاؤن ۔ یہ رات تو اب مین کسیطرح وہان نہ گزارونگا یہ خانہ کیا ہے اچھا خاصہ تابوت ہے"

ڈک ۔" تو تم جانو تمہارا کام ۔ اگر اسی طرح ضد پر اڑے رہو گے تو ہوائے اسکے کہ دو بالشت کا رسا تمہارے گلے کو ملے اور ہوا مین کچھہ دیر تک ادھر ادھر جھولا کرو اور تمہین کچھہ ہاتھہ نہ آئے گا"

بل ۔ (دہشت کر مین ہاتھ ملکر اور پر خوف نگاہین چارون طرف ڈالکر) "یا میرے اللہ مین کس مصیبت مین پڑ گیا ۔ اب مین کیا کرون اور کہان جاؤن"

ڈک ۔" بل عزیز بے ادبست سے کام لو ۔ کچھہ دنون تک تمہین چاہئے کہ اسی حجرے مین چھپے رہو ۔ اگر ایسے ہی جی چھوڑ بیٹھو گے تو کسطرح کام چلیگا ۔ لو اب نیچے اتر جاؤ ۔ تین دن کے لئے تمہارے واسطے آذوقہ بھی لیتا آیا ہون کیونکہ جبتک یہ معاملہ رفع دفع نہ ہولے اوس وقت تک مین یہان بہت زیادہ آمد و رفت رکھنا مناسب نہین سمجھتا"

بل نے برانڈی کی بوتل جو اوس کے ساتھی نے اوسے لا دی تھی منہ سے لگا کر دو چار بڑے بڑے گھونٹ پیے اور کچھہ دیر بعد جب آتش سیال نے اپنا اثر کرنا شروع کیا تو اوس کی طبیعت کسی قدر سنبھل گئی اور اوس نے سوچا کہ اگر گرفتار ہوا تو ضرور پھانسی پاؤنگا اس سے تو بہرحال یہان چھپا رہنا بہتر ہے ۔ یہ سوچ کر وہ

سیڑھی کی راہ سے تہ خانہ مین اترا اور ڈاک فلبرٹ نے پھر سے دوسرے روز شام کے وقت آنے کا وعدہ کر کے چور دروازے کو ایک دفعہ اور اوس کے سر پر بند کر دیا۔

جو کہانا ڈاک نے اوسے لا دیا تھا اوس مین سے بقدر ضرورت کہا کر بل بولٹر سونے کے قصد سے چیتھڑوں کی اوس تپائی پر لیٹ گیا جو تہ خانہ مین بچھی ہوئی تھی۔ خندق کی طرف سے اس وقت غلیظ و متعفن ہوا کا ایک جھونکا آیا جس سے اوسکی ناک سنداس بن گئی اور ساتھ ہی چوہون اور گھونسون نے آس پاس کے سوراخون سے نکل نکل کر اوس کے پیٹ پر ناچنا شروع کیا۔ ایسی حالت مین بہلا نیند کیسے آسکتی تھی۔ کھٹملون کے مارے نے اٹھکر چرٹ سلگایا اور پینے لگا۔ اتفاق سے اوس کا پاؤن تپائی کے نیچے کسی سخت چیز سے جا لگا۔ جس سے ایک عجیب آواز پیدا ہوئی یہ آواز ہڈیون کے کھڑکھڑانے کی تھی جس کے کان مین پڑتے ہی چرٹ اوسکے ہاتھ سے گر پڑا اور مارے خوف کے اوس کی حالت دگرگون ہو گئی۔ آخر کار اپنی طبیعت پر بہت کچھ جبر کر کے اوس نے قصد کیا کہ اس آواز کے سننے سے جو شبہات اوس کے دل مین پیدا ہوئے تھے اون کی تحقیق کرے۔ اوس نے اپنا ہاتھ تپائی کے نیچے لیجا کر ٹٹولا اور کسی انسان کے ڈہانچے کی سڑی گلی ہڈیان اوسے محسوس ہوئین معاً اوس نے ہاتھ کہینچ لیا اور فرط خوف وہیبت سے تپائی پر نیم مردہ سا ہو کر لیٹ گیا اوسکے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے اور اوسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

خدا ہی جانتا ہے کہ یہ رات اوس نے اس متعفن زندان مین کیسے گذاری جہان گھپ اندھیرے کسی بیکس مقتول کے ڈھانچے چوہون اور گھونسون اور سب سے

بڑھا کر اوس کے اپنے مصیبت زدہ خیالات کے سوا اور کوئی اوسکا رفیق نہ تھا-

آخر کار [illegible] ہوئی اور [illegible] گرجا کے گھنٹہ نے

اپنے معمول [illegible] ہوا اور قاتل کچھ [illegible] کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ ناگاہ

گلی میں کسی شخص کی آواز اوس کے کان میں پڑی - کھڑکی کے قریب جا کر اوس نے

کان لگایا تو [illegible] شخص آواز بلند حسب ذیل اعلان کر رہا ہے-

ولیم بولٹر نامی بدمعاش نے اپنی جورو کو جس خوفناک طور پر قتل کیا تھا اوسکے

متعلق [illegible] دریافت کرتے ہوں وہ یہ اخبار خریدے - اس [illegible]

کی [illegible] اور اوس کمرہ کا جس میں قتل واقع ہوا [illegible] وقت کا [illegible]

[illegible] اوس میں داخل ہو کر [illegible] کو علم ہوا [illegible]

[illegible] اور مفصل حالات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قاتل [illegible]

[illegible] ایک [illegible]

فرش [illegible] اوس کی کھوپری چلا [illegible]

[illegible] کا [illegible] کیا گیا ہے [illegible] کی تصویر اخبار میں موجود ہے ایک

پنس میں یہ اخبار [illegible] ہے

دوسری [illegible] سنکر منہ میں پانی بھر آیا-

اس [illegible] ہوا

تیسری آواز۔ "خونی کیا ہے۔ کیا ہے جسکے چھوتے ہی پوبارہ ہین"

چوتھی آواز۔ "خدا جانے بدمعاش اسوقت کہان ہے۔ ملا تھوڑا ہی جاتا ہے فرانس مین یا امریکہ مین براج رہا ہوگا"

پانچوین آواز۔ "ارے بھئی تم ان باتون کو کیا جانو۔ یہ خونی ہمیشہ اوسی مقام کے آس پاس منڈلایا کرتے ہین جہان اون سے جرم سرزد ہوا ہو [illegible] ہے تو تعجب کی بات مگر انسانی [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح پروانہ شمع کی طرف کھنچا ہوا چلا آتا ہے اسی طرح قاتل بھی [illegible] مقام واردات کے قریب رہتا ہے اس لئے ہوسکے [illegible] [illegible] اس مقام سے [illegible] ہم [illegible] قاتل [illegible] [illegible] مجھے ذرا بھی تعجب نہ ہوگا"

اسوقت اخبار فروش کی آواز [illegible] [illegible] اور [illegible] قتل کے بعض اور [illegible] حالات [illegible]

[illegible] لگانے [illegible] اخبار فروش [illegible] چیخ پکارنے اکٹھا کر لیا تھا آگے بڑھا اور اوسکی آواز [illegible] خاموشی [illegible] قتل [illegible]

بل بولیز جنون انگیز خیالات اور گوناگون وسوسون اور خطرون سے پامال ہو سکرات کے عالم مین تپائی پر جا کر بیٹھ گیا۔ اوسکی گرفتاری کے لئے ایک سو پاونڈ کے انعام کا اشتہار دیا جا چکا تھا اور یہ رقم اتنی بڑی تھی کہ عجب نہ تھا کہ فلیر یا نام گریکسین کی رگ طمع بھی پھڑک اُٹھے۔

شراب کی بوتل اس وقت پھر اوس کی غمگسار بنی اور جب اوسکی طبیعت کو کسی قدر قرار آیا تو اپنے دل کے بہلانے کے لئے اوس نے اس طرح سوچنا شروع کیا۔

یہ جاے پناہ ایسی محفوظ اور مخفی ہے کہ پولیس والے یہان اوس وقت تک نہین پہونچ سکتے جب تک کہ اس کا راز کوئی اون کو بتا ہی نہ دے۔ لیکن یہ راز دنیا مین اس وقت تک صرف پانچ آدمیون کو معلوم ہے اور وہ پانچ شخص یہ ہین۔ ایک تو خود مین۔ دوسرا ڈوک فلیمر۔ تیسرا گریسنگی جم۔ چوتھا ٹام کریکسمین اور پانچوان مردہ فروش۔ ان پانچون مین سے مین یہان موجود ہون جو بھاگ آ پہونچنے سے رہا۔ باقی ہے چار سو اون سے بھی مجھکو اطمینان ہے۔ ڈوک فلیمر سے ہرگز امید نہین کہ اپنے ساتھی کو دغا دے۔ ٹام کریکسمین ایسے اعتبار کا آدمی ہے کہ شکنجہ مین بھی کھنچا ہوگا تو زبان سے ایک لفظ نہ نکالے گا۔ گریسنگی جم بھی پوری طرح سے بھروسے کے قابل ہے اور اسکے علاوہ اس وقت جیلخانہ مین پھنسا ہوا ہے۔ اور یہی حال مردہ فروش کا ہے یہ دونون جیلخانہ مین ہوکر مجھے کیا ضرر پہونچا سکتے ہین۔ غرضکہ یہان مین بے کھٹکے ہون اور یہ جو بہوتون پریتون کا خوف مجھے ہلکان کئے ڈالتا ہے یہ میرا خیال ہی خیال ہے مجھے اپنا دل مضبوط رکھنا چاہیے۔"

اس وقت پتھر کی تپائی کے نیچے ہڈیون کے کھڑکھڑانے کی آواز دفعتہً بلند ہوئی جسے سنکر بولٹر چونک اوٹھا اور اوس کی پیشانی پہ فوراً مارے خوف کے پسینہ بہنے لگا۔

اس آواز کی وجہ اصل مین یہ تھی کہ ایک گھونس نے اون آثار رفتا کو آکر چھیڑا تھا۔ لیکن اس خفیف سے واقعہ نے قاتل کے دل مین اون خوفناک خیالات کی ظلمت پھر برپا کردی جو کچھ دیر کے لئے زائل ہو چلے تھے۔

وقت گذرا تو سہی لیکن بل بولر کے لیے ایک ایک منٹ پہاڑ سا ہو گیا۔ آخر کار دن ختم ہوا اور شام آئی۔ اور تہ خانہ کی کھڑکی میں سے روشنی آنی موقوف ہو گئی اور ایک دفعہ پھر اوسے اندھیرے نے چھا لیا۔ قاتل نے ایک دو نوالے جوں توں کرکے حلق کے نیچے اوتارے اور سو جانے کی کوشش کی کیونکہ اوس کا جسم اور روح دونوں مارے تکان کے چور چور ہو رہے تھے۔ سینٹ سیپلکر کے گرجا نے سات بجائے تھے کہ وہ کچی نیند سے بیدار ہوا۔ خواب میں اوس نے کسی کو سنا کہ اوسے پکار رہا ہے۔ وہ گھبرا کر آنکھیں ملتا ہوا اٹھا اور خوف سے کان لگا کر سننے لگا۔ کسی نے یہ آواز دی۔

"بل جاگتے ہو کہ سوتے"

یہ سن کر اوسے اطمینان ہوا کہ یہ آواز وہمی اور خیالی ہی نہیں تھی بلکہ حقیقت میں کوئی شخص اوسے پکار رہا تھا۔ پھر اوسی آواز نے کہا۔

"بل جواب کیوں نہیں دیتے۔ صرف میں ہوں۔ اور کوئی نہیں"

اب اوس نے ڈک کی آواز پہچانی جو اوسے چور دروازے سے پکار رہا تھا اور بہ اطمینان تمام جلد جلد سیڑھی پر چڑھ کر چور دروازہ کے قریب پہونچا مگر یہ دیکھ کر کہ روشنی نہیں ہے متعجب ہوا۔ ڈک نے اندھیرے ہی میں اوس سے کہا۔

"یار ارادہ تو نہیں تھا کہ اس قدر جلد آؤں لیکن میں اور ٹام ایک مہم پر جانے والے ہیں۔ ٹام کو معلوم ہوا کہ محلہ سوتھمپٹن میں ایک مطلب کا مکان ہے۔ بس اوسی میں جا کے سیندھ لگائیں گے۔ چونکہ ممکن ہے کہ اس کام میں ہمیں کچھ دن لگ جائیں اس لیے میں نے کہا کہ آج شام کو یہاں آ کر تمہیں اور رسد پہونچا جاؤں۔ یہ لو روٹی اور گوشت اور رم اور تمباکو۔ کئی دن تک تمہارے کام آئے گا"

بل ''اس ظلمتکدہ مین کسی دوست کی آواز کانون مین آئے۔ جلد پہونچنا بجائے
خود ایک نعمت ہے مگر ڈاک تم بتی کیون نہین جلاتے''

ڈاک ''(دیاسلائی سلگاکر) اب جلاتا ہون۔ مین نے احتیاطاً روشنی
نہین کی تھی۔ اس مکان کے کواڑون مین درزین ہین اور پولیس کے جوان تمہاری ٹوہ مین
پھر رہے ہین۔ اس لئے ضرورت سے زیادہ دیر تک روشنی نہین کرنی چاہیئے
یہ لو اس ٹوکری کو نیچے پھینک دو۔ گوشت اور روٹی سے بھری ہوئی ہے اور
بندھی ہوئی بھی خوب ہے۔ اور یہ دو بوتلین رم کی دونون جیبون مین ڈال لو۔
ٹھیک ہے نا۔ اب کوئی اور چیز تو تمہین نہین چاہیئے؟''

بل ''ایک چھری اور دیدو۔ چھری کے نہ ہونے سے مجھے کہانا کتے
کی طرح دانتون سے توڑ توڑ کر کھانا پڑا''

ڈاک۔ (مخفی طاقچہ مین سے چھری نکالکر اور اپنے دوست کو دے کر) ''یہ لو
اب تو پچنت ہونہ''

بل ''ہان اب کھانے پینے کی طرف سے تو بے فکر ہون۔ لیکن دیکھو ڈاک
جلدی آنا۔ اگر کہین تم مجھے بھول گئے''

بل سیڑھی کی چوٹی سے دو تین قدم نیچے کھڑا ہوا تھا اور اس لئے اوس کا
دھڑ چور دروازے سے اوپر تھا۔ اپنے رفیق کو جلد آنے کی تاکید کرتے کرتے
وہ دفعتہً رک گیا اور اس طرح لڑکھڑایا کہ قریب تھا کہ نیچے گر پڑے۔ اس کی وجہ یہ
تھی کہ اوس نے کمرے کے دروازہ مین سے جو آدھا کھلا ہوا تھا کسی کو جھانکتے دیکھا
تھا۔ یہ دیکھتے ہی اوس نے چلا کر کہا ''ظالم آخر تو نے مجھے دغا دی'' اور ایک

جست بھر کے ڈک ٹلیر پر اس تندی و خونخواری سے جا گرا جیسے کوئی شیر اپنے شکار کو جا دبوچتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی چار پانچ کوتوالی والے فوراً کمرے مین گھس آئے مگر اتنی جلدی نہ پہونچ سکے کہ خون کی ایک اور واردات کو وقوع مین آنے سے روک سکتے۔ بل ہو اسٹر نے وہ چھری جو اسکے ہاتھ مین تھی ڈک فلیر کے جگر مین بھونک دی تھی اور زخم ایسا کاری لگا تھا کہ ڈک ایک چیخ مار کر نیچے گر پڑا اور جھٹکی کھاتے مین سرد ہوگیا۔

پولیس کے سارجنٹ نے جو اپنی جمعیت کو لئے ہوئے داخل ہوا تھا۔ یہ خوفناک واقعہ دیکھ کر کہا۔" او بدمعاش یہ تو نے کیا کیا۔"

قاتل (ڈھٹائی سے) "جس ناکار نے مجھے دغا دی اوس کو مین نے جہنم واصل کرکے بدلا لے لیا۔"

سارجنٹ۔" تو نے عمر بھر مین اس سے زیادہ دھوکا نہین کھایا۔"

قاتل۔" کیسے؟ کیا اس پاجی ڈک نے میرے خلاف مخبری نہین کی؟"

سارجنٹ۔" اس بیچارے کا ذرا قصور نہین تھا۔ اس جگہ کا حال جس شخص کی زبانی معلوم ہوا وہ نیوگیٹ کا ایک قیدی ہے۔ کسی نہ کسی طرح اوسکو خبر لگ گئی کہ تمہاری گرفتاری کے لئے سو پاونڈ کا انعام مشتہر ہوا ہے۔ یہ سنکر اوسنے مہتمم جیل کو اس تہ خانہ کا کل بھید بتا دیا۔ ہمکو معلوم نہ تھا کہ تم یہان ہمین ملو گے یا نہین۔ یون ہی تلاش کے لئے چلے آئے تھے۔"

قاتل۔" تو یہ مردہ فروش تھا جس نے میرا راز فاش کیا (ماتھے پر زور سے ہاتھ پٹک کر دردو کرب کے لہجہ مین) آہ۔ مین نے اپنے سب سے زیادہ وفادار دوست کا ناحق خون کیا۔ مجھ سے بڑھ کر خبیث اور نامراد دنیا مین کوئی نہ ہوگا۔"

پولیس کے سارجنٹ نے فوراً اوسکے دونون ہاتھون مین ہتکڑی ڈالدی اور پاؤن گھنٹا کے اندر اندر اسمتھہ فیلڈ کے تھانہ کی حوالات مین لیجا کر اوسے قید کر دیا۔

دوسرے دن قاتل نے اپنے آپکو نیوگیٹ مین بند پایا۔

انتیسوان باب

بلیک چیمبر

اب سین پھر بدلتا ہے۔ ہماری داستان کی بھول بھلیان مین جن ناظرین نے اب تک پھیر لگایا ہے اُنہین ابھی ہم بہت سے عجیب غریب مقامات کی سیر کرانے والے ہین جرم و سیہ کاری کی خوفناک کمین گاہون۔ افلاس و ناداری کے حسرت بار مساکن۔ سفاکی و غداری کی ہیبت ناک جولانگاہون اور ساتھہ ہی امرا کے تعیش اور ارباب دول کی نشاط پرستی کی نمایش افزا منازل مین ابھی ہمارے ناظرین کو بہت کچھ پھرنا ہے۔

جن ناظرین کے لئے اس قسم کی سیر باعث دلچسپی ہے ہم اونہین ایسے ایسے مناظر اور ایسے ایسے مقامات کا لے چلکر تماشا دکھائین گے جنکا تعلق بجاے ایک ایسے شہر سے ہونیکے جو تہذیب و شایستگی کا مرکز ہے زیادہ موزون طور پر عالم خیال سے ہونا چاہیے تھا اور جن کی خصوصیات سے وہ لوگ بھی ناواقف رہین جو صحیفہ زندگی کی سب سے زیادہ ورق گردانی کر چکے ہین۔

باب گذشتہ مین جو واقعات مندرج ہین اوسکے پیش آنے کے کوئی دو ہفتہ بعد ایک چھوٹے سے بلند اور روشن کمرے مین چار شخص ایک بہت بڑی شاہ بلوط کی گول میز کے گرد بیٹھے ہوے تھے۔ ان مین سے ایک شخص جوان سب کا افسر بالا دست معلوم ہوتا تھا سن وسال مین بھی اپنے ساتھیون سے بڑا تھا۔ اوس کی پیشانی کشادہ تھی۔ بال جو سفید اور لمبے تھے ایک سیاہ کوٹ کے کالر پر بکھرے ہوئے تھے۔ قد اس شخص کا چھوٹا مگر بدن وہرا تھا۔ چہرے پر خوش طبعی اور صاف باطنی کے آثار پاے جاتے تھے لیکن اوس کی چھوٹی چھوٹی نیلے رنگ کی چمکتی ہوئی آنکھون کے گوشہ مین مکاری اور چالاکی اس انداز سے چھپی ہوئی تھی کہ نہایت ہی تیز نظر شخص کے سوا اور کسی کو محسوس نہ ہو سکتی۔ باقی کے تین شخص نوعمر۔ خوش قیافہ اور صاف لباس تھے اور اپنے بالادست کے ساتھ اونکا برتاؤ نہایت مودبانہ تھا۔

اس کمرے کا دروازہ اندر سے بند تھا۔ میز پر ایک طرف کو ایک کالی کشتی رکھی ہوئی تھی جس مین روٹی کے گودے کی مہرون کا ایک انبار لگا ہوا تھا۔ ناظرین اپنے زمانہ طفولیت کے مشغلون کو اگر یاد کرین گے تو اونکا حافظہ اونہین بتاے گا کہ کبھی کبھی وہ روٹی کے گودے کو پانی مین تر کرکے انگلیون مین ملا کرتے تھے جس سے اوسکی ٹکیا سی بن جاتی تھی اور اس ٹکیا پر کسی خط کی مہر سے جو نقش اوٹھانا چاہتے تھے بعینہٖ اوٹھ آتا تھا۔ جو مہرین بلکہ یون کہیے کہ روٹی کے گودے کی کوری مہرین اس وقت کشتی مین رکھی ہوئی تہین وہ بھی اسی طرح کی تہین فقط ساخت مین ذرا صفائی زیادہ تھی اور گوندہے کے لعاب سے گوندہے جانے کے باعث لزوجت زیادہ پیدا ہو گئی تھی۔

اس کالی کشتی کے قریب ایک بڑے کشکول نما چوبی پیالہ مین چھوٹے بڑے سبھی قسم کے رنگا رنگ خط بند کرنے کے قرص بھرے ہوے تھے - ایک ڈبے مین چند فولادی پتھر رکھے ہوے تھے جو استرے کی دھار کی طرح تیز تھے اور جن کے قبضے ہاتھی دانت کے تھے - ایک اور ڈبے مین سرخ رنگ کی مہر کرنے کی لاکھ برطانوی اور نیز غیر ممالک کی ساخت کی بھری ہوئی تھی - نوجوان کارکنون مین سے ایک کے نزدیک ایک لیمپ رکھا ہوا تھا جس کے ظرف مین بجاے تیل کے روح شراب تھی اور اس لیمپ کے اوپر ایک کانچ کا تنگ منہ کا کیمیاوی ظرف نصب تھا - ٹین کا ایک چھوٹا سا ڈبہ جس کے دو خانے تھے ایک طرف کو کھلا ہوا رکھا تھا ایک خانے مین ایک چھوٹی سی گدی تھی جس پر چھاپہ کی سرخ روشنائی کا ضماد تھا اور دوسرے خانے مین چند اوس قسم کی مہرین تہین جو ناظرین نے ڈاکخانون مین دیکھی ہونگی - سب سے آخر خطوط کا ایک بہت بڑا ڈھیر میز کے اوس کنارہ پر رکھا ہوا تھا جہان سن رسیدہ شخص کرسی پر بیٹھا تھا - ان خطوط مین سے بعض تو مہرون اور بعض قرصون کے ذریعہ سے بند تھے -

جن چار اشخاص کو ہم میز کے گرد بیٹھا ہوا پاتے ہین اونکے مشاغل کی تصریح مختصراً ذیل کے الفاظ مین کی جاسکتی ہے -

سن رسیدہ شخص خطوط کو جن کا ڈھیر اوسکے سامنے لگا ہوا تھا ایک ایک کرکے اٹھاتا تھا اور لفافہ کے اندر کھلے ہوئے حصہ مین سے اس انداز کے ساتھ نظر ڈالتا تھا کہ اگر خط کے تہ کرنے مین اس قدر احتیاط نہ کی گئی ہوتی تھی کہ تمام تحریر بالکل چھپ جاے تو خط کے ایک حصہ کو وہ باہر ہی سے پڑھ لیتا تھا - اس کے علاوہ

وہ مکتوب الیہ کے پتہ کو بھی جو لفافہ پہ درج تھا بغور دیکھا جاتا تھا اور ساتھ ہی ایک طویل سرکاری وضع کی فہرست پر جو میز پر اوسکے دہنی طرف کو رکھی ہوئی تھی نظر ڈالتا جاتا تھا۔ بعض خطوط کو مہر یا قرص کے توڑے بغیر کافی غور کے ساتھ معائنہ کرنے کے بعد وہ ایک بڑے بانس کی ٹوکری مین جو اوس کے قدمون مین رکھی ہوئی تھی ڈال دیتا تھا لیکن گاہ بگاہ ایک آدھ خط اوس نوجوان کے حوالے کرتا جاتا تھا جو سب مین زیادہ اوس کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔

اگر خط لاکھ سے بند ہوتا تھا تو اوسکا نقش فوراً روئی کی مہر پہ اوتار لیا جاتا تھا اسکے بعد نوجوان خط کو انگیٹھی مین دہکتی آگ سے مناسب فاصلہ پر پکڑے رہتا تھا یہان تک کہ لاکھ پگھل کر ایسی نرم ہو جاتی تھی کہ کاغذ پھٹے بغیر لفافہ آسانی سے کھل سکتا تھا۔ لفافہ مین سے خط نکالکر یہ نوجوان اپنے دوسرے ساتھی کو دیدیتا تھا جو مضمون خط کو باواز بلند پڑھتا تھا۔ اور تیسرا نوجوان مضمون کے مطالب کی یادداشت قلمبند کر لیتا تھا۔ اسکے بعد خط پہلے نوجوان کو واپس کر دیا جاتا تھا جو اوسکو لفافہ مین ڈالکر اور اوسی رنگ کی لاکھ لگا کر جو لفافہ پر کھولتے وقت لگی ہوئی تھی اوس روئی کی مہر کے ذریعہ سے جسپر نقش اوتارا جاچکا تھا مہر کر دیتا تھا اور پھر یہ خط اوسی ٹوکری مین ڈالدیا جاتا تھا جس مین وہ خط ڈالے جاچکے تھے جن کو سن رسیدہ شخص نے نہین کھولا تھا۔

اگر خط قرص کے ذریعہ سے بند ہوتا تھا تو سن رسیدہ افسر معائنہ کنندہ کے مددگارون مین سے ایک اوس کانچ کے ظرف مین جو شراب کے ست والے لیمپ پر نصب تھا پانی بھر کر کھولاتا تھا اور جب ظرف کی نلی مین سے بھاپ اٹھنے لگتی تھی تو خط کو اوسکے اوپر اس طور سے پکڑے رکھتا تھا کہ بھاپ کا عمل سوائے قرص کے اور کسی حصہ پہ

نہ ہونے پائے اس سے تھوڑی دیر مین قرص رطوبت جذب کرلیتا تھا - اور ہاتھی دانت کے دستہ والے فولادی پتھر کو گیلے قرص کے تلے احتیاط کے ساتھ داخل کرنے سے لفافہ بآسانی کھل جاتا تھا - لفافہ کھل چکنے پر پہلے کی طرح خط کا مضمون پڑھا اور علیحدہ درج کرلیا جاتا تھا اور خط کو ایک قرص کے ذریعہ سے جو رنگ اور ناپ مین اصل قرص کے مشابہ و مساوی ہوتا تھا بند کردیا جاتا تھا اگر بند کرنے مین احیاناً بے احتیاطی ہوجاتی تھی تو سرخ مہر لفافہ کی پشت پر اس طرح سے لگادی جاتی تھی کہ اوس کا ایک حصہ قرص کے اوپر آجاوے اور بے احتیاطی کے آثار کو چھپاوے - ان مشاغل کے اثنا مین علاوہ اون اوقات کے جبکہ خط پڑھا جارہا ہوتا تھا کسی شخص کی زبان سے ایک حرف تک نہ نکلتا تھا اور یہ چارون اشخاص عجیب سے عجیب رازون حیرت انگیز سے حیرت انگیز حالات کے سننے کے ایسے عادی ہورہے تھے کہ کسی خط کے مضمون سے نہ اون کو تعجب ہوتا تھا نہ ہنسی آتی تھی نہ افسوس ہوتا تھا اور نہ نفرت پیدا ہوتی تھی - یہ لوگ گویا اپنا کام مشینون کی طرح انجام دیتے تھے اور اون کے چہرون پر اس کام کے انجام دینے وقت اندرونی جذبات کے آثار ذرا بھی ظاہر نہ ہوتے تھے

ناظرین یہ چھوٹا سا بند اور روشن کمرہ جس کے اندر دروازے بند کرکے ایسے نامحمود اور ناواجب التفریح کام کیے گئے لندن کے صدر ڈاکخانہ کا بلیک چیمبر تھا - اگر ہم سے یہ سوال کیا جائے کہ آیا مہذب دنیا کے پایہ تخت کے اندر ایک ایسے طریقہ پر عملدرآمد ہونا ممکن ہے اور آیا ایسی باتون کو جو شائستگی اور تہذیب پر بٹہ لگاتی ہین جائز رکھا گیا ہے تو ہم افسوس آمیز وثوق کے ساتھ جواب دینگے کہ ہان -

پہلا خط جو کسی رسیدہ افسر نے بلیک چیمبر میں اس موقعہ پر جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں کہلوایا ریاست کسلاسیکالا واقع ملک اطالیہ سے آیا تھا اور کسلسیکالا کے گرانڈ ڈیوک کے سفیر متعینہ دربار انگلستان کے نام تھا۔ اس خط کا مضمون حسب ذیل تھا۔

مقام مانٹانی

(کسلاسیکالا)

ہز ہائینس کے فارن سکریٹری مارکوئس آف گرانو کے ایما کے موافق میں یور اکسلنسی کو اس امر کی اطلاع دیتا ہوں کہ اس عام پیغام امن کی رو سے جس کا حال میں ہز سیرین ہائینس دی گرینڈ ڈیوک آف کسلسیکالا نے اعلان کیا ہے اور جس کی رو سے خطاب تمام پولٹیکل قیدیوں اور تارک الوطن ابنائے ملک کی طرف بھی ہے حکمران گرینڈ ڈیوک کے برادر زادہ ہز ہائینس شاہزادہ البرٹو اور نیز کسلسیکالا کے ان تمام باشندوں کو جو اسوقت مقیم انگلستان ہیں لیکن اپنے وطن کو واپس آنا چاہتے ہیں مراجعت کیلئے پروانہ راہداری دیا جا سکتا ہے۔

مجھے یور اکسلنسی بدستور اپنا مخلص صادق اور بہی خواہ تصور فرمائیں۔

(دستخط) بیرن روپرٹو

نائب وزیر سلطنت (صیغہ خارجہ)

دوسرا خط جو کارپردازان بلیک چیمبر نے اس موقع پر پڑھا لنڈن کے ایک مشہور و معروف مہاجن کی طرف سے اپنے باپ کے نام تھا جو مانچسٹر میں رہتا تھا۔ اس خط کی عبارت حسب ذیل تھی۔

"ابا جان جو خبر بہ انجام کار اس عریضہ میں درج کرنے پر مجبور ہوا ہوں اسے

سن کر آپ کو سخت ہی تعجب ہوگا دنیا کو اس بات کا یقین ہے کہ میرے کارخانہ کی
بنیاد ایسی مستحکم ہے کہ اوس مین لغزش ہو ہی نہین سکتی - میری ساکھہ غیر محدود ہے اور ہزارون
آدمیون نے اپنا روپیہ میرے تفویض کر دیا ہے لیکن افسوس حقیقت حال یہ ہے کہ
مین بالکل دیوالیہ ہون - میری کوٹھی سے تھوڑی رقم کا بھی اگر کسی نے مطالبہ کیا تو مین
ہمیشہ کے لیے تباہ ہو جاؤنگا اور میری عزت خاک مین ملجائے گی - لیکن مجھے سنبھالا
لینے اور دولت پیدا کرنے کا ابھی ایک موقع حاصل ہے - گورنمنٹ ایک معاملہ میرے
تفویض کیا چاہتی ہے اور اگر مجھہ مین اس سے عہدہ برا ہونے کی استطاعت ہو تو منافع
بیشمار ہوگا - آج سے چھہ دن کے اندر اس کام کے لئے مجھکو پچاس ہزار پونڈ کی سخت
ضرورت ہے - ابا جان اگر آپ اس موقع پر میری دستگیری فرما کر یہ رقم مجھکو مرحمت
فرمائین تو مین بچ جاؤن - ورنہ تباہی بدنامی اور بے عزتی کا سامنا ہے اسوقت صرف
آپ میری آبرو بچا سکتے ہین - لیکن جو کچھہ بھی فیصلہ آپ فرمائین اس کا خیال رکھیے گا کہ
اس راز کا ایک حرف کسی پر ظاہر نہ ہونے پائے - حکام خزانہ عامرہ نے میرے متعلق ہر
طرح سے تحقیقات کر لی ہے اور مجھے نہ صرف مستطیع بلکہ حد سے زیادہ دولتمند سمجھا
ہے جواب بواپسی ڈاک مرحمت ہو -

آپکا فرمانبردار لیکن دلشکستہ فرزند

جیمس ٹاملنسن "

اس خط کے کاتب کو اس بات کا زعم تھا کہ گورنمنٹ اوس کے متعلق ہر طرح
سے تحقیقات کر چکی ہے لیکن بیچارہ یہ نہ جانتا تھا کہ خود اوسی کی چٹھی حکام خزانہ عامرہ
کو ڈاکخانہ کی معرفت اون امور کی اطلاع کرنے والی تھی جنکی نسبت اوسے یہ گمان تھا

کہ سوائے میرے اور کسی کو ان کا علم نہین -

جب تیسرا خط کہولا گیا تو اوس کارکن نے جس کا کام خطوط کا پڑہنا تھا کاتب خط کے دستخط پر نظر ڈالکر اپنے افسر سے کہا " بھلا جناب آپ کے خیال مین اس خط کا لکھنے والا کون ہی ؟"

افسر - " لارڈ ٹریمارڈن - اور کون ؟ لفافہ پر پتہ لیڈی ٹریمارڈن کا درج ہے "

کارکن " بجا ارشاد ہوا لیکن خط کے لکھنے والی لیڈی ٹریمارڈن کی بیٹی ہے "

افسر " تو افسوس ہے کہ یہ خط غلطی سے کہول لیا گیا - ہوم آفس اس بات کو خاص طور سے دریافت کرنا چاہتا ہے کہ بعض پولیٹکل معاملات مین لارڈ ٹریمارڈن کی کیا رائے ہے (سرکاری ہدایت نامہ پر نظر ڈالکر) اور یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ لارڈ موصوف اپنے تمام پولیٹکل خیالات اپنی لیڈی پر جو اسوقت باتھہ مین مقیم ہے ظاہر کیا کرتے ہین "

کارکن " تو پھر مین اس خط کو نہ پڑھون ؟"

افسر " نہ پڑہنے کی بھی تم نے ایک ہی کہی - مین تمہین بارہا بتا چکا ہون کہ جو خط ایک دفعہ کہول لیا جاے خواہ وہ کسی کا ہو ضرور اول سے لیکر آخر تک باحتیاط پڑہنا چاہیئے کیونکہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ ہم نے غلطی سے کسی ایسے شخص کا خط کہول لیا جسکے متعلق ہمین کوئی سرکاری ہدایت نہ پہونچی تھی لیکن اتفاق سے اوس خط کے مضمون سے ایسی ایسی باتین معلوم ہوئین کہ گورمنٹ کو اور اعلی کوتوالی کو ہم نہایت بیش قیمت اطلاع بہم پہونچا سکے "

پہلا کارکن " نہایت صحیح ارشاد ہوا - ابھی اگلے ہی دن کا ذکر ہے کہ ہم نے غلطی

سے ایک خط کہول لیا اور اوس سے اتفاقیہ طور پر ہمکو اوس گہری سازش کا حال معلوم ہوگیا جس کی تہ مین اسٹیونس اور وہ نوجوان خاتون ہے جو مردانہ بھیس مین محلہ اپر کلیپٹن مین رہتی ہے "

یہ سن کر اوس کارکن نے جس کا کام خطون کا پڑہنا تھا اپنے افسر سے ادب کے ساتھ معافی مانگی اور آنریبل مس سیلیا ہنٹنگفیلڈ کے خط کو جو اوسنے اپنی مان لیڈی ٹریارڈن کے نام لکھا تھا پڑہنا شروع کیا۔ اس خط کا مضمون حسب ذیل تھا۔

" امان جان مین کس زبان سے اپنی سیہ کاری اور بے آبروئی کی دردناک اور ناگفتہ بہ حکایت آپ کے آگے بیان کرون۔ آپ کے لنڈن سے روانہ ہونے سے پہلے ہزارون ہی دفعہ میرے جی مین آیا ہوگا کہ آپ کے قدمون پر گر کر سب کچھ سچ سچ کہدون لیکن زبان نے یاری نہ دی۔ لیکن امان جان اب مین اپنی فضیحت اور رسوائی کو چھپا بہی نہین سکتی۔ اس خوفناک راز کو سپرد قلم کئے بغیر مین کیسے آپکے گوش گذار کرون۔ یا میرے اللہ یہ صدمہ مجھہ سے سہا نہین جاتا مین کہین دیوانی نہ ہو جاؤن کیا اب بہی آپ میرا مطلب نہین سمجہین۔ اگر نہین سمجہین تو آپ کی محبت اور شفقت پر بھروسا کر کے مین خود ہی کہے دیتی ہون۔ لیجئے سنئے مین امید سے ہون۔ یہ لفظ سنکر آپ مجھہ پر نفرین کرین گی۔ مین بیشک اسکی سزاوار ہون لیکن جو صدمہ اس خط کے لکہتے وقت جس نے آپ کے دل کو چاک چاک کردیا ہوگا مجھے ہوا ہے وہ ایسا ہے کہ آپکو میری حالت پر رحم کرنا چاہیئے۔ اب مین کیا کرون اور کدہر جاؤن۔ سوائے خدا کے اور آپ کے کسی کا سہارا نہین۔ اخفائے راز ناممکن ہے۔ چھٹا مہینا ختم ہوگیا اور تین مہینے گذرنے پر مین بھی ایک بچے کی مان بنجاؤنگی

میری اس آبروریزی کا باعث وہ ہوا مسٹر روپرٹ ہاربرو ہوا جس کی ہمارے گھر مین اکثر آمد و رفت رہتی تھی اور جس پر میرے باپ کو اس قدر اعتبار تھا - لیکن با این ہمہ کبھی کبھی میرے دل کو اس امر کا بھی احساس ہوتا ہی کہ مجھے اوس سے محبت ہے کیونکہ وہ بچے کا باپ ہے جسکی وجہ سے عنقریب کلنک کا ٹیکا میرے ماتھے پر لگنے والا ہے میری پیاری اماں اب میرا تمام بھید آپ پر ظاہر ہو گیا از برائے خدا جلد آ کر میری آبرو کے بچانے کی کوئی تدبیر کیجئے اور مجھے ابا جان کے غضب سے بچائیے - اس سے زیادہ اس وقت اور کچھ نہیں لکھ سکتی لیکن اتنا ہی لکھنے سے کسی قدر دل کی بھڑاس تو نکل گئی -

آپ کی ناشاد بیٹی

(دستخط) سسیلیا ہنٹنگفیلڈ

اسطور پر صدر ڈاکخانہ کے بلیک چیمبر کے واجب نفرین عملدرآمد سے ایک ایسا راز جس مین ایک شریف خاندان کی آبرو مرکوز تھی ایک ہی وقت مین چار شخصوں کو معلوم ہو گیا -

چوتھا خط مسٹر رابرٹ اسٹیونس ساکن لندن کی طرف سے اپنے بھائی مسٹر فریڈرک اسٹیونس ساکن لورپول کے نام تھا اور اوس کی عبارت حسب ذیل تھی -

"برادر عزیز

"چند ہدایات مین تمہین جلدی مین اس غرض سے دیتا ہون کہ ان کے مطابق کاربند ہو - تمہین خوب معلوم ہے کہ ماہ رواں کی چھبیسوین تاریخ میری مراد کا دن ہے جسکے انتظار مین مین نے سالہا سال گذار دیئے - مین نے اپنے منصوبے کے متعلق تمام

امور کا اس احتیاط سے انتظام کیا ہے کہ افشائے راز ممکن نہیں ہے۔ اوس مانٹیگ ضبیت نے البتہ سخت عشرہ ہوتا ہے کہ خلاف توقع دفعۃً شناخت کی گواہی دینے سے انکاری ہو کر مجھکو پریشانی مین ڈالدیا تھا اور اوس کی دہان بندی کے لئے مجھے اوسکو پانسو پاونڈ کی رقم بھی دینی پڑی۔ معلوم نہین اس معاملہ سے علیحدگی اختیار کرنے مین اوسکا کیا مقصد تھا۔ بہرحال اوسکا مقصد خواہ کچھ بھی ہو مین نے اوس کے بجائے ایک اور شخص میکچرل نامی کو جس کا پیشہ وکالت ہے گواہی دینے پر رضامند کرلیا ہے۔ اب سنو کہ تمکو میرے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ پانسہ پھینکنے اور پوبارہ پڑنے کا وقت ماہ حال کی چھبیسوین تاریخ کی دوپہر قرار پایا ہے۔ روپیہ ملتے ہی مین والٹر کو (اوسے مین ہمیشہ مردے کے نام سے پکارا کرتا ہون) موعودہ دس ہزار پاونڈ دیکر چار گھوڑون کی گاڑی مین سیدہا لورپول کی طرف روانہ ہوجاونگا۔ اگر ۲۷ رنومبر کو کوئی جہاز امریکہ جانے والا ہو تو اوس مین میرے لئے ایک نشست کا انتظام کررکھو اور اگر نہ جانے والا ہو تو پھر یہ تحقیق کرو کہ اوسی دن کوئی جہاز فرانس کو جاتا ہے یا نہین اور اگر جاتا ہو تو اوس مین میرے سوار ہونے کا انتظام کرو لیکن اگر ادہر بھی کوئی جہاز جانے والا نہ ہو تو پھر اون تمام جہازون کے نام اور اون کی منزل مقصود اور ضروری کیفیت دریافت کررکھو جو ۲۷ رتاریخ کو لورپول سے لنگر اوٹھانے والے ہین۔

اس خط کو پڑہتے کے ساتھ ہی جلادو تاکہ اس امر کی طرف سے اطمینان ہوجائے کہ اسنے مخبری نہین کی۔

تمہارا بھائی

(دستخط) رابرٹ اسٹیونس

افسوس رابرٹ اسٹیونس! تو اسی بات پر بہولا بیٹھا ہے کہ جو خطوط صدر ڈاکخانہ کے صندوق مین ڈالدے جاتے ہین وہ کاتب سے مکتوب الیہ تک پہونچنے کے اثنا مین مخبری نہین کرتے۔ اس غلط فہمی کا خمیازہ تجہے عنقریب کہینچنا پڑے گا۔

اسکے بعد اور بہت سے خط کہولے اور پڑہے اور بند کئے گئے اور جب یہ کام ختم ہوچکا تو ایک کارکن نے بندشدہ خطوط کی ٹوکری اوٹھا کر ڈاکخانہ مین پہونچادی۔ جہان سے وہ شام کی ڈاک مین اپنے اپنے پتہ کے لحاظ سے روانہ کردئے گئے۔ بالآخر جو یادداشتین بلیک چیمبر مین قلمبند کیجا چکی تہین اون پر سے اوس بڈہے نے جو کارپرداز ان بلیک چیمبر کا افسر تھا گورنمنٹ کے مختلف محکمون کے لئے رپورٹین مرتب کرنی شروع کین۔ کسٹاسیکالاواسے کے مراسلہ کا مضمون فارن سکرٹری (وزیر صیغہ خارجہ) کے پاس بہیج دیا گیا۔ ٹاملنسن صاحب نے جو چٹہی اپنے باپ کو لکہی تہی اوسکا مضمون وزیر خزانہ کے نام روانہ کردیا گیا۔

مس سیلیا ہنٹنگفیلڈ کے دل پر اثر کرنے والے خط کے مضمون کو جو اوسنے اپنی مان کی طرف لکہا تہا ایک راز کے رجسٹر مین اس غرض سے درج کرلیا گیا کہ کسی آیندہ موقعہ پر چلکر کام آئے اور رابرٹ اسٹیونس نے جو چٹہی اپنے بہائی کے نام لکہی تہی اوسکی ہو بہو نقل بینک آف انگلینڈ کے مشیر قانونی کے پاس بہیجدی گئی۔

تیسوان باب

نومبر کی چھبیسوین تاریخ

ایڈکلیف ہوٹل کی خوابگاہ کے پردون مین صبح صادق کی ضیا کے جھلملاتے ہی خاتون الایزا سٹلی اپنی مسہری سے اٹھی -

خوشی اور رنج کی متضاد کیفیتون سے اوس کا دل لبریز ہو رہا تھا - جس مسرت افروز دن کا اوسے سالہا سال سے انتظار تھا اور جو اوس شخص کے قول کے مطابق جسکو وہ اپنا محسن تصور کرتی تھی اوسے اوسکے پنج سالہ حبس کی نفرت انگیز قید سے نجات دلانیوالا تھا آخر کار آپہونچا تھا اور اوس مبارک زمانہ کی صبح آج طلوع ہوئی تھی - جبکہ وہ اوس لباس مین ظاہر ہونے والی تھی جسکو اوسکے حسن و جمال اور رجحان طبیعت کے ساتھہ فطری مناسبت تھی اِس واقعہ نے اوسکے انبساط و شادمانی کو دوبالا کر دیا تھا

لیکن اس خوشی کے ساتھہ رنج کی چبھن بھی اوسکے دل مین موجود تھی جس شخص نے نہایت بیباکانہ اور وحشیانہ طور پر اوس کے ساتھہ برتاؤ کیا تھا اوس کو وہ اپنا دل دے چکی تھی - اس لئے بجائے اسکے کہ وہ عنقریب زنانہ لباس اختیار کر سکنے کی خوشی کو اوس خوشی کے ساتھہ مخلوط کر کے منتہائے انبساط پر پہونچ سکتی جو چند ہفتے قبل جارج انٹیگ کی بیاہتا بی بی بننے کے خیال سے اوسکے دل مین سمائی ہوئی تھی - اپنی

تنہائی اور جارج منٹیگ کی بیوفائی کے تصور نے اوسکے دل مین بیکلی کی ایک عجیب کیفیت پیدا کر رکھی تھی۔

یہی وجہ تھی کہ افسردگی اور مسرت کی متخالف کیفیتون سے متاثر ہو کر وہ معمول کے موافق اوس مردانہ لباس کے پہننے مین مصروف ہوئی جسے وہ آج کے بعد سے ہمیشہ کے لئے خیرباد کہنے والی تھی وہ کپڑے پہن رہی تھی کہ اوس کی خادمہ لوئیسا کمرہ مین داخل ہوئی اور کہنے لگی۔

"بیوی آج تو آپ کو خوش ہونا چاہیئے کیونکہ وہ دن جس کا آپکو اتنی مدتون سے انتظار تھا آخر آن پہونچا۔"

خاتون ۔ "ہان لوئیسا خدا کا شکر ہے کہ آخر میری مراد برآئی بس آج کا دن اور رہ گیا ہے کل سے تمہین مجھے وہ پیاری پوشاک پہنا جس کو مین ترس گئی ہون"

لوئیسا ۔ "بیوی مین جب آپکو خوش و خرم دیکھتی ہون تو بے اختیار میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے جب آپ کسی دوسرے ملک مین زندہ دلی اور شادمانی کی تصویر۔"

خاتون ۔ (قطع کلام کر کے) "کیا تم میرے ساتھ سوئٹزرلینڈ کو نہ چلو گی؟ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ مین تمہین یہان چھوڑ کر اکیلی چلی جاؤن سوا اسکے ایک تمہین تو میری مونس اور غمگسار رہ گئی ہو۔ تمہین میرے ساتھ چلنا ہوگا۔ اوس دلفریب اور جانفزا ملک مین ہم دونون کی خوب لطف سے کٹے گی۔ (ایک آہ سرد بھر کر) مگر یہی خوشی دنیا مین کسی کو نصیب نہین ہو سکتی۔"

لوئیسا ۔ "بیوی مسٹر اسٹیڈنس آپ سے ملنے کے لئے دس بجے ہی آنے والے تھے نہ؟"

خاتون۔ "ٹھیک دس بجے یہاں سے ہم لندن کے محلہ عزبی کی طرف روانہ ہونگے جہاں ہمیں چند ابتدائی مراتب طے کرنے ہونگے۔ اس کے بعد ایک کثیر التعداد رقم مجھکو بینک آف انگلینڈ سے ملجائے گی کل اتنی بات مسٹر اسٹیونس نے مجھہ سے کہی۔ اس سے پہلے کبھی اتنا بھی ذکر اوہنوں نے مجھ سے نہیں کیا تھا۔"

لوئیسا "اور آپ نے آج ہی تیسرے پہر میں لندن سے روانہ ہو جانے کا قصد کر لیا ہے"

خاتون "ہاں فقط تمہیں میرے ساتھ چلنا ہوگا۔ پس میں تو اوس اہم معاملہ کو جسکی اصلی حقیقت ابھی مجھے معلوم کرنی ہے طے کرنے کے لئے شہر کو جاؤں گی اور تم میری واپسی تک سفر کی تیاری کر رکھنا۔"

آخرکار خاتون اپنا پر اسرار لباس پہن چکی اور اس مردانہ ہیئت میں جس میں آج اوسے آخری مرتبہ ظاہر ہونا تھا نیچے اوتر کر ملاقات کے کمرہ میں آئی۔ ٹھیک دس بجے مسٹر اسٹیونس بھی آپہونچا اوسکے لباس سے صفائی اور پاکیزگی خاص طور پر ظاہر ہو رہی تھی لیکن اوس کا چہرہ نہایت زرد تھا اور اوس کی آنکھوں کی پتلیاں بیقراری کے ساتھ حدقہ چشم میں گردش کر رہی تھیں بہرحال اوسنے کوشش کے ساتھ اپنے اوپر قابو پالیا اور اس لئے اوسکے اضطراب کو خاتون نے دیکھا۔ دونوں ملکر ایک کوچ پر بیٹھ گئے اور کچھہ دیر تک بات چیت کئے بغیر ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔ یہ باہمی نگاہ نہایت معنی خیز تھی اور اوس سے یہ الفاظ ظاہر ہوتے تھے "ہماری مراد کا دن آج ہے"

آخرکار اس مہر خاموشی کو مسٹر اسٹیونس نے ان لفظوں میں توڑا۔ "واللہ تمہارے آج کے طرز عمل سے یا تو مجھے اپنے منصوبہ میں عظیم الشان کامیابی حاصل ہوگی اور یا میں

ہمیشہ کے لئے برباد ہو جاؤنگا۔"

خاتون:۔ آپکو یہ بے حرمم؟ احتیاط پر پورا بھروسا کرنا چاہیئے۔ چونکہ آپ حکم دینگے مین بجا لاؤن گا بشرطیکہ آپ کا حکم ایسا نہ ہو کہ مجھے جادۂ عزت و آبرو سے منحرف ہونا پڑے۔"

اسٹیونس (بے صبری سے) "تم اس آبرو کے لایعنی لفظ کو کیون بار بار اپنی تقریر مین لایا کرتے ہو۔ آبرو محض ایک رسمی لفظ ہی اور بسا اوقات ایسی صورتون مین استعمال کیا جاتا ہے جبکہ عقل مستقیم اور ذوق سلیم کے ساتھ اسے ذرا بھی توافق نہین ہوتا۔ اوس وقت تک تو آبرو کو اپنا اصل اصول قرار دینا جائز بلکہ مستحسن ہے جبکہ سابقہ بھی آبرو والون ہی سے پڑے لیکن مکر اور فریب اور غداری کے مقابلہ کی حالت مین اگر آبرو اپنی ہی مجرد طاقت سے کام لے گی تو اوسے مغلوب و پسپا ہونا پڑیگا۔ راستبازسے راستباز اور با اصول سے با اصول وکیل کو بھی اپنے سوفسطائی حریف کے مقابلہ مین حیلون اور بے ایمانیون کے جواب مین حیلون اور بے ایمانیون سے ہی کام لینا پڑتا ہے۔ دشمن کے ساتھ دشمن ہی کے ہتیار سے لڑنے کے لئے مدبر کو سازشین کرنی پڑتی ہین۔ اگر لڑائی کھلے میدان مین ہو اور فرانسیسی اپنی فوج کا ایک دستہ جھاڑیون مین چھپا کر انگریزون پر گولیان برسائین تو انگریزون کو بھی مجبوراً یہی چال چلنی پڑے گی۔"

خاتون:۔ "اس امر کی ضرورت کو تو مین تسلیم کرتا ہون کہ بسا اوقات دشمن کے ساتھ دشمن ہی کے ہتیار سے لڑنا چاہیئے لیکن مجھکو یہ معلوم نہین ہوتا کہ ہمارے معاملات کو آپ ... ... طرز استدلال سے کیا تعلق ہے۔"

اسٹیونس "والٹر کچھہ دیر کے لئے یہ فرض کرو کہ تمہارا ایک دوست ہے جسکو بعض حقوق حاصل ہین جن کے تمتع سے وہ کسی کی بے ایمانی کے باعث محروم ہوگیا ہے - اب اگر محض اتنا کہہ دینے سے کہ تمہارے دوست کا نام بجائے ولیم کے جارج ہے تم اوسے اوسکے جائز حقوق جن سے وہ کسی کی بے ایمانی اور مکاری کی وجہ سے محروم ہوا ہے دلوا سکو تو کیا تم کو اتنا کہدینے مین تامل ہوگا کہ تمہارے دوست کا نام ولیم نہین بلکہ جارج ہے ؟"

خاتون - (کسی قدر سوچ کے بعد) "اغراض انصاف کی تکمیل اور ایک دوست کی خدمت گزاری کے لئے اس قسم کی بات کہنے مین بظاہر کوئی قباحت نہین معلوم ہوتی"

اسٹیونس (خوش ہوکر) "مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی اور جب تم کو یہ بات معلوم ہو کہ اس قسم کے بیان سے تم جس شخص کے پاس سے کچھہ جائداد منتقل کرا لیتے ہو وہ نہ صرف جائز طور پر جائداد کا مستحق نہین بلکہ اسقدر دولت مند ہے کہ اس جائداد کی علیحدگی سے اوسکا چندان نقصان نہین ہوتا حالانکہ جس شخص کے نام جائداد منتقل ہوتی ہے اوسکی حالت ایسی ہو کہ اپنے جائز حقوق سے منتفع نہ ہونے کی صورت مین اوسکی نوبت فاقون تک پہونچتی تو تمکو اور بھی کم پشیمانی ہوگی"

خاتون (اس دفعہ بغیر کسی قسم کے تامل کے) "یقیناً"

اسٹیونس (اپنے دروغ راستی نما کے اثر سے مطمئن ہوکر) "تو ایسی صورت مین تم عزت وآبرو کے اون طفلانہ اور ہٹیلے اصولون سے اعراض کروگے جو نکمانہ اور غیر معقول طور پر اس امر کے متقاضی ہوتے ہین کہ کسی اچھی نیت سے

بھی کبھی جھوٹ نہین بولنا چاہیئے اور دنیا ادہر کی اودہر ہو جائے لیکن نیک اور مفید مقاصد کی تکمیل کے لیئے ناجائز ذرایع ہرگز اختیار نہین کرنے چاہئین"

خاتون - (مسکرا کر اور شرما کر) "میرے اس مردانہ بھیس اختیار کرنے سے ہی آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ اگر کسی دروغ مصلحت آمیز سے مین اپنے کسی دوست کو اور اپنے آپکو مستقل طور پر فائدہ پہونچا سکون اور اوس دروغ سے دغابازی اور مکاری کا ردعمل کرسکون تو ایسی حالت مین اس دروغ مصلحت آمیز کو مین راستی فتنہ انگیز پر ترجیح دونگا۔"

اسٹیولنس (جوش سے) "والٹر جس طرح تم دماغی لحاظ سے مرد ہو اوسی طرح جسمانی طور پر بھی تمہین مرد ہونا چاہیئے تھا۔ اب مجھے اپنے منصوبہ کی کامیابی کی طرف سے کچھ کھٹکا نہین۔ اور غروب آفتاب سے پہلے پہلے تمہارے قبضہ مین دس ہزار پاونڈ کی رقم آجاوے گی۔"

خاتون - (بے اختیاری کے عالم مین) "دس ہزار پاونڈ! جس شخص کے پاس اتنی بڑی رقم ہو وہ کیا کیا کرسکتا ہے۔"

اسٹیولنس "تم نے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ اس ملک کو چھوڑکر تم جنوبی یورپ کو چلا جانا چاہتے ہو۔ اس رقم کے موجود ہوتے ہوئے تمہارے پاس اپنی تمام خواہشون اور حاجتون کے پورا کرنے کے لیئے کافی وسائل ہون گے تم جنیوا کی دلفریب جھیل کے کنارے ایک چھوٹا سا خوشنما مکان لیکر تم رہ سکوگے اور وہان کے روح پرور نظارے ہر وقت تمہارے سامنے ہونگے۔ سوئٹزرلینڈ کی خوشرو کشتی چلانے والیان تمہارے مکان کے دریچے کے تلے جنکی دیوارون کو جھیل

کی لہرین بوسہ دے رہی ہونگی اپنے قومی گیت گاتی ہوئی گذرین گی - اور چپوؤن کے چلنے کی آواز اور لہرون کا متواتر نغمہ اون کے گیت کا ساتھ دے رہا ہوگا"

خاتون - "کیا دلکشا تصویر ہے - کیا آپ اپنی آنکھون سے ایسے مناظر دیکھ چکے ہین"

اسٹیونس - "اچھی طرح سے دیکھ چکا ہون اور مجھے یقین ہے کہ اس قسم کی زندگی تمہارے حسب مراد ہوگی" (خاتون کے چہرہ پر کسی قدر تشویش کے ساتھ نگاہ جماکر) "آج کے دن تم کو تمہارے حقوق واپس ملین گے - آج کے دن تمہین ایک سخت دغابازی اور فریب کے ردعمل کے لیئے ایک چھوٹے سے دروغ مصلحت آمیز سے کام لینا پڑے گا - آج کے دن تم وہ خدمت اپنے لیے انجام دو گے جسے ایک دوست کی خاطر انجام دینے کے لیے تم آمادگی ظاہر کر چکے ہو -"

خاتون - "جو سوالات آپ نے مجھ سے کیئے تھے اگر اون کا تعلق میری ہی ذات سے ہے - اگر اس معاملہ مین میرے طرز عمل سے فواید عظیم حاصل ہونے والے ہین - اگر مین رذیل اور فریبی طامعون کی دستبرد سے محض اوس مال ومتاع کو چھڑانے والا ہون جو جائز طور پر میری ملک ہے اور اگر وہ دشمن جس کا ہم مقابلہ کرنے والے ہین اس قدر مالدار ہے کہ مجھکو میرا حق دینے سے اوسکے تمول مین فرق نہین آئے گا حالانکہ مین بقیۃ العمر کے لیئے فکر معاش سے آزاد ہو جاؤن گا تو ایسی صورت مین مجھکو آپ کے ارشاد کی تعمیل مین کیا عذر اور تامل ہو سکتا ہے آپ نے آج تک میرے ساتھ اس قدر سلوک کیئے ہین اور آپکی عزت و وقعت میرے دل مین اسقدر جاگزین ہے کہ اگر اس معاملہ مین بے سوچے بہانے مین اپنے آپ کو آپ کی رائے پر نہ چھوڑ دون تو مین سخت حق ناشناس ہونگا"

خاتون نے یہ باتین نہایت جوش کے عالم مین کہی تھین اوس کی آنکھون مین بجلی کی سی چمک پیدا ہوگئی تھی اور اوسکے رخسارے تمتما اُٹھے تھے۔ اسٹیونس کے استدلال نے جس کے بطلان پر اوس نے حق کا ملمع عجب چالاکی سے چڑھایا تھا اور سوئٹزرلینڈ کی دلفریبیون کی تصویر نے جسے اسٹیونس نے بڑے ہنر کے ساتھ کھینچا تھا خاتون کے فطری جوش کو تازہ کردیا اور اس جادو ادا عورت کے سینہ مین امید و مسرت کا ایک تلاطم اپنے آنے والی زندگی کی روح افزا کیفیتون کے تصور سے برپا ہوگیا۔

اسٹیونس کو اپنے اپنے ڈھب پر لے آنے مین کامیابی حاصل ہوئی تھی اور اوسکے دل کی حالت اسوقت بالکل ویسی تھی جسے اسٹیونس اپنے مقاصد کیلیے موزون سمجھتا تھا۔ اس موقع کو غنیمت پاکر اسٹیونس جو فطرت انسانی کا بہت بڑا نقاد تھا خاتون کا ہاتھ پکڑکر ادھا اور اس خیال سے کہ جو جوش اوسنے اپنی باتون سے خاتون کے دل مین پیدا کردیا تھا وہ کہین زیادہ وقت کے گذرجانے سے فرو نہ ہوجاے خاتون کو ساتھ لے کمرہ مین لے گیا جہان خاتون کے بھائی کی تصویر لٹکی ہوئی تھی۔ اس تصویر کی طرف اشارہ کرکے اسٹیونس نے اپنے ساتھی سے اس طرح خطاب کیا۔

"جو دولت آج کے دن حریف کی طماعی کی دست برد سے بچائی جانے والی ہے وہ تمہارے بھائی کا حق تھی اور دنیا کی کوئی طاقت مرحوم کو اس سے منتفع ہونے سے محروم نہ کرسکتی تھی کیونکہ اگر وہ زندہ رہتا تو کل اوس کی عمر اکیس سال کی ہوگئی ہوتی اور آج اوسے یہ دولت ملگئی ہوتی۔ جس شخص کے قبضہ مین یہ روپیہ ہے۔

اوس کو تمہارے بھائی کی وفات کا بالکل علم نہین لیکن قانون کے ایک لغو اور مہمل پھیر کی وجہ سے تم جو بوجہ بہن ہونے کے اپنے بھائی کی جائز وارث ہو اس ورثہ سے محروم رہی جاتی ہو۔ اب تم میرا مطلب سمجھے؟ فقط اتنا کہہ دینے سے کہ تمہارا نام بیاٹے الایزا کے والٹر ہے۔ تمہارے جائز حقوق تمہین مل جائین گے اور قانون اپنے موشگافانہ حیلون سے تمہین محروم الارث کرنے کی جو کوششین کر رہا ہے اون کو ملیامیٹ کر کے تم اون ذرایع آمدنی پر متصرف ہو جاؤ گے۔ جن کا خدا کے نزدیک تمہین استحقاق حاصل ہے لیکن جو تمہارے اعراض کرنے کی صورت مین ہمیشہ کے لئے دوسرون کے قبضہ مین چلے جائینگے"

خاتون " ماحصل اس سب کا یہ ہے کہ مین تلبیسًا اپنے تئین اپنا بھائی ہونا ظاہر کرون۔ یہی ہے نا؟"

اسٹیونس " بالکل یہی۔ کیا اسمین تمہین تامل ہے؟ کیا تم اس بات کو پسند کرو گی کہ تمہاری خاندانی جائداد ایک اجنبی کے قبضہ مین چلی جائے جس کو اوس سے متمتع ہونے کا کچھ بھی حق حاصل نہین؟ یا تو اپنے جائز حقوق سے ہمیشہ کے لئے دستبردار ہو جاؤ اور یا تھوڑی سی ہمت کر کے اون حقوق کو جو انصاف کی نظر مین تمہارے ہین حاصل کر لو"

خاتون۔ (اپنے بھائی کی تصویر کی طرف دیکھ کر) "ترغیب تو بہت بڑی ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ خطرہ اسکے ساتھ کسقدر ہے۔ اگر یہ بھید کھل گیا تو تال کیا ہوگا"

اسٹیونس۔ (گھبرا کر) "کچھ بھی نہین فقط سب کی سب دولت ہاتھ سے جاتی

رہیگی۔ لیکن کامیابی اور عدم کامیابی کا انحصار تمہارے طرز عمل پر ہے۔ اگر تم نے ذراسی بھی گھبراہٹ یا پریشانی یا حجاب یا کمزوری ظاہر کی تو بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا لیکن اگر تم نے دلجمعی اور استقامت اور استقلال سے کام لیا تو ممکن نہین کہ ناکامی ہو۔"

خاتون :۔ اسکی طرف سے تو خاطر جمع رکھیئے۔ اگر مین نے ایک دفعہ اس کام کا بیڑا اُٹھا لیا تو آسانی اور سلامتی کے ساتھ اس آزمایش مین سے نکل آؤن گی جب خطرہ کی نوعیت اور صورت مجھے معلوم ہوتی ہے تو مین اوس کے مقابلہ کے لئے پوری ہمت اور استقلال سے کام لے سکتی ہون۔ خوف اوسی وقت تک رہے جب تک کہ اوسکا وجود موہوم غیر معین اور غیر متشخص ہو۔" (کچھ دیر غور کر کے) "اچھا مین آپ کے مشورہ پر کاربند ہونگا اور جو کچھ آپ کی ہدایت ہوگی اوسی پر چلونگا جب آپ اچھی طرح سے جانتے ہین کہ اس معاملہ مین ہمکو کس قدر خطرہ کا سامنا کرنا پڑے گا اور ضرور ہے کہ آپ اس بات کو اچھی طرح سے جانین اور باوجود علم کے آپ اس معاملہ کو انجام تک پہونچانے پر تلے ہوئے ہین تو کوئی وجہ نہین کہ مجھے آپکے ساتھ دیتے ہوئے خوف دامنگیر ہو" (پہلے سے بھی زیادہ دیر تک متامل ہو کر) "بہت بہتر مین آپ کا ساتھ دینے کو تیار ہون۔ مین کم از کم آج کا دن تو اور والٹر سلطانی ہی بنا رہون گا۔"

اسٹیونس۔ (مارے خوشی کے جامہ مین پھولا نہ سما کر) "عزیز من تمہاری اولوالعزمی پر جی چاہتا ہے کہ مین نثار ہو جاؤن۔ تمہارے مرحوم بھائی کی روح کو بھی اسوقت وہ خوشی ہوئی ہوگی کہ باید وشاید۔ مجھے اسوقت وہ اپنی تصویر کی چوکھٹ مین

سے ہنستا ہوا نظر آ رہا ہے۔"

خاتون۔ (تصویر کی طرف مخاطب ہوکر) "بھائی جان مین آپ کے مال واملاک کو اجنبیون سے لیکر رہون گی۔" (پھر اسٹیونسن کی طرف روے خطاب کرکے) "لیکن یہ تو بتاسے کہ ہمین اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے کیا کیا کرنا ہوگا اور خاص مجھکو کیا فرایض انجام دینے ہونگے۔"

اسٹیونسن۔ "اس بارے مین اب تمکو سکھانے پڑھانے کی کوئی ضرورت نہین۔ چند رسمی اور معمولی مراتب تمکو انجام دینے ہونگے۔ گراس وینز چوک مین ایک شخص کے ہان چند کاغذات پر دستخط کرنا۔ اوس کے بعد سوار ہوکر بینک کو جاکر روپیہ وصول کرلینا اور بس۔ لیکن اب ہمین روانہ ہوجانا چاہیئے جس شکرم مین مین آیا تھا اوسی مین ہمین ویسٹ اینڈ کو جانا ہے اور گاڑی انتظار مین کھڑی ہے۔"

خاتون اور اسٹیونسن اب ایک ساتھ مکان سے نکلے۔ اسٹیونسن نے کوچبان کو چند ضروری ہدایات پتہ کے متعلق دین اور پھر ان دونون نے گاڑی مین سوار ہوکر وہ سفر اختیار کیا جسکی یاد عمر بھر اون کے دلون مین رہی۔

اسٹیونسن نے اپنے ساتھی کو منصوبہ پیش نظر کے متعلق کچھ سوچنے یا ٹھنڈی دل سے غور کرنے کا ذرا بھی موقعہ نہ دیا۔ راستہ بھر وہ اوس کے پردہ تصور پر سوئٹزر لینڈ کے دلفریب قدرتی مناظر اور دلآویز دہقانی زندگی کی شبیہین کھینچتا گیا اور تدبیر منزل کی اون آسایش اور راحت بھری حکایتون سے اوس کے کان بھرتا گیا جن سے اوس کا مذاق فطری طور پر بہت کچھ مانوس تھا۔ کبھی وہ ان دل کے لبھانے والی داستانون سے خاتون کی طبیعت پر جو رنگین وخطرات پیدا

واقع ہوئی تھی - ایک جوش انگیز اثر ڈالتا تھا اور کبھی ایسی اصل مین جھوٹی مگر ظاہر
مین سچی دلیلون سے اوس خوفناک تلبیس کا جواز ثابت کرتا تھا جس مین بھولی بھالی
خاتون ایسا بڑا حصہ لینے والی تھی -

غرضکہ اسٹیونس نے اس طور پر اس صاف دل اور پاک نہاد عورت کے
سینہ مین برابر ایک مصنوعی جوش قایم رکھا اور ایک لحظہ کے لیے بھی اوسے
اثنا راہ مین اوس مقصد پر پشیمان ہونے کا موقعہ نہ دیا جس کی تکمیل کو پہونچانے کا
بیڑا اوسنے اوٹھایا تھا - اسٹیونس کے استدلال کا خاتون پر کچھ ایسا اثر پڑا
تھا کہ خطرے مین مبتلا ہونے یا غلطی کے مرتکب ہونے کے امکان کو اوس نے
سرے سے نظر انداز ہی کر دیا - اوس کو اس امر کا ہرگز علم نہ تھا کہ انکشاف حقیقت
کی صورت مین نتیجہ اوس کے حق مین کس قدر خطرناک ہوگا - اوس کے ذہن مین
صرف یہی بات سمائی ہوئی تھی کہ یہ قانون کے حیلون حوالون اور الٹ پھیر کی مدافعت
اس قسم کی تدابیر سے کر رہی ہون اور میرا ایسا کرنا نظر بحالات موجودہ بالکل جائز
اور قرین انصاف ہے -

جس گاڑی مین یہ دونون سوار تھے وہ نیو روڈ (نئی سڑک) کو طے کرتی ہوئی
مسٹر میکینزل کے مکان کے سامنے جو سینٹ پنکراس نیو چرچ سے متصل واقع تھا
رکی اور یہان سے روانہ ہو کر کراس وینر حوک مین اون عالیشان مکانات مین سے
ایک کے سامنے جا کر ٹھہر گئی جن کے کثیف و دود آلود در و دکار کو دیکھکر ایک اجنبی
شخص جس کی نگاہ یورپ کے شہرون کی خوبصورت اور پر شوکت عمارات کے
دیکھنے کی عادی ہو اوس طول اور طمطراق اور عظمت و شان کا اندازہ نہین

لگا سکتا جو ان مکانون کے اندر موجود ہے۔

مکان کا دروازہ ایک چوبدار نے جو نہایت بھڑکیلی وردی پہنے ہوئے تھا کھولا اور مسٹر اسٹیونس کو پہچان کر کہا "ہز لارڈشپ آپ کا انتظار ہی کر رہے تھے۔ تشریف لے چلئے"

تینون شخص گاڑی سے اُتر کر مکان مین داخل ہوئے اور اسٹیونس نے چپکے سے خاتون کے کان مین کہا۔ "میرے پیارے والٹر دل مضبوط رکھنا ہم اس وقت ارل آف وارنگٹن کے پاس جا رہے ہین" چوبدار ان تینون کے آگے آگے ہو لیا اور ایک وسیع زینہ کو طے کرتا ہوا ان کو ایک کتبخانہ مین جس کی آرایش اور زیبایش حد تحریر سے باہر ہے لے آیا۔ اس کمرہ مین جا بجا سنہری جلدون والی کتابون سے بھری ہوئی الماریان رکھی تھین۔ سنگ مرمر کے حسین بت جن مین فقط جان پڑنے کی کسر تھی قرینہ سے کھڑے تھے اور دیوارون پر مشہور و معروف مصورون کے ہاتھ کی کھنچی ہوئی تصویرین آویزان تھین اور یہ سب چیزین اس عالیشان قصر کے مالک کے صحیح المذاق ہونے پر دلالت کر رہی تھین ایک میز کے گرد جو قانونی دستاویزون اور دوسرے کاغذات سے لدی ہوئی تھی دو شخص بیٹھے تھے۔ ان مین سے ایک شخص طویل القامت۔ متوسط العمر۔ خوش شکل۔ خوش اخلاق اور شریف الوضع تھا اور اوس کے چہرے پر مہربانی اور حلم کے آثار ہویدا تھے۔ دوسرا شخص ایک سن رسیدہ جنٹلمین تھا جس کے سر کے بال اُڑ گئے تھے خط و خال مین ایک طرح کا ٹکیلا پن پایا جاتا تھا۔ اور بات کرتے وقت ہونٹون پر ہمیشہ خفیف سی مسکراہٹ موجود رہتی تھی۔

اول الذکر ارل آف وارنگٹن تہا اور ثانی الذکر اوسکا مشیر قانونی مسٹر پیکنہم۔ ارل آف وارنگٹن اُٹھکہ مسٹر اسیٹونس سے تپاک کے ساتہہ ملا۔ اور پھر خاتون سے ہاتہہ ملاکر کہنے لگا۔ "مسٹر والٹر سڈلی جن سے میرا تعارف کرایا جانے والا ہے آپ ہی کا نام ہے"

مسٹر اسیٹونس "یہی وہ نوجوان جنٹلمین ہین جن کی ولایت کی عزت مجھے حاصل ہے۔ یور لارڈشپ نے پہلے ہی نظر مین دیکھہ لیا ہوگا کہ ان مین اور ان کے والد مرحوم کی شکل مین کس درجہ قریب کی مشابہت ہے"

ارل آف وارنگٹن "آپ نے بہت درست کہا جس شخص نے ایک دفعہ ان کے باپ کو دیکھا ہو ممکن نہین کہ وہ ان کو دیکھہ کر نہ کہہ اُٹھے کہ یہ اوسکے فرزند ہین۔ لیکن آپ لوگ بیٹھہ جائین۔ اب اس معاملہ کا تصفیہ ہو جانا چاہیئے۔ یہ دوسرے صاحب جو آپ کے ساتہہ ہین غالبًا آپ کے مشیر قانونی ہین"

اسیٹونس (میکجر ل کا ارل سے تعارف کرا کے) "جی ہان ان کا نام مسٹر میکجرل ہے"

اس کے بعد اسیٹونس نے ارل کے مشیر قانونی کی طرف مخاطب ہو کر کہا "مسٹر پیکنہم مجھے آپ کی خدمت مین ایک دفعہ پہلے بھی نیاز حاصل ہو چکا ہے" اس کے جواب مین مسٹر پیکنہم نے اپنا سر خم کیا لیکن جب میکجرل پر اوس کی نگاہ پڑی تو اوسے بہت ہی تعجب ہوا اور اوس کی وضع سے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا میکجرل سے وہ یہ کہنا چاہتا ہی کہ "تعجب ہے کہ تمہارے جیسے شخص کی خدمات ایسے اہم معاملہ مین استفادہ کیا جائے"

جب سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ چکے تو ارل آف وارنگٹن نے چند کاغذات کی طرف جو اسکے سامنے میز پر رکھے ہوئے تھے اشارہ کر کے کہا "آپ سب صاحبون کو معلوم ہے کہ آج ہمارے یہاں جمع ہونے کا کیا مقصد ہے۔ جس فرض کی انجام دہی مجھ سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ والٹر سٹڈلی کے نام ؟ اسٹنفورڈ سٹڈلی کا اکلوتا بیٹا اور وارث ہے دعویدار کے تشخص کی نسبت اطمینان کرنے کے بعد اکتالیس ہزار پونڈ کی رقم جو اسوقت بینک آف انگلینڈ مین جمع ہے منتقل کر دون"

مسٹر پیکنہم (میکپول کی طرف مخاطب ہوکر) "اس موقع پر اس ترکہ کے تفصیلی واقعات پر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی کیونکہ ہم اپنی ذمہ داری سے اس امر کے متعلق تسلیم کرتے ہین کہ جس رقم کی ہز لارڈشپ نے تصریح کی ہے وہ جائز دعویدار کو ادا کر دی جائے"

میکپول۔ "آپ کا بالکل بجا ارشاد ہوا"

مسٹر اسٹیونس۔ "تو اب یور لارڈشپ کو صرف مسٹر والٹر سٹڈلی کے تشخص کا ثبوت چاہیئے ؟"

ارل آف وارنگٹن۔ صرف رسمی طور پر ضابطہ کی تکمیل کے لئے یہ ثبوت مطلوب ہے ورنہ مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ مسٹر سٹڈلی مرحوم سے آپکا اتحاد تھا اور مرحوم نے اپنے بچون کی نگرانی آپکے تفویض کی تھی"

اسٹیونس۔ (کاغذات کا ایک چھوٹا سا پلندا ارل کے سامنے میز پر رکھ کر) "مائی لارڈ ان دستاویزون سے آپکو تمام امور کا ثبوت خاطر خواہ ملجائے گا۔

یہ پہلی دستاویز سند ہے اسٹنفورڈ سڈنی اور لٹیشیا ہارڈنج کے نکاح کی جو یوڑ لارڈشپ کے چچا متوفی ارل آف وارنگٹن کی اولاد ناجایز تہی"

ارل آف وارنگٹن - (کسی قدر بے صبری سے گویا کہ یہ مضمون ایسا غیر خوش آیند تھا کہ زیادہ دیر تک اسپر بحث کا ہونا اوسے پسند نہ تھا-) "خیر آگے چلئے اس دستاویز کے اصلی اور صحیح ہونے مین تو کسی کو کلام نہین-"

اسٹیونس "اور یہ الایزا سڈنی کی سند ولادت ہے جو ۱۲ / اکتوبر ۱۸۱۸ء کو پیدا ہوئی اور یہ دیکھیے اوس کی وفات کا صداقت نامہ ہے- ۴ / فروری ۱۸۲۱ء کو الایزا سڈنی کا انتقال ہوا"

مسٹر پیکنہم "اس سند کے پیش کرنے کی کیا ضرورت ہے- ان دستاویزات کے شرایط کی رو سے لڑکی کو تو کسی صورت مین بہی یہ روپیہ نہ مل سکتا"

مسٹر اسٹیونس "مین نے بہ نظر مزید احتیاط یہ سند پیش کر دی ورنہ حقیقت مین تو اس کی ضرورت نہین تہی"

ارل آف وارنگٹن "آپ نے سچ کہا- آپ کی اس احتیاط سے کم از کم اتنا تو معلوم ہو گیا کہ مسٹر اسٹانفرڈ سڈنی مرحوم کے خاندان کی صحیح صحیح حالت اس وقت کیا ہے یعنی بیٹی کا انتقال ہو گیا اور بیٹا زندہ ہے اور یہان موجود ہے"

اسٹیونس - "مای لارڈ- اب والٹر سڈنی کی ولادت کے صداقت نامہ کو ملاحظہ فرمائے جس سے روشن ہوگا کہ اوس کی تاریخ ولادت ۲۵ / نومبر ۱۸۱۴ء ہے"

ارل آف وارنگٹن نے اس تحریر کو بہت غور اور توجہ سے دیکھا اور پھر مسٹر پیکنہم کے حوالہ کر دیا اور اوسنے بہی نہایت ہی باریک نظری سے حرف حرف کو

جا یئے اور ارل سے کہا۔ مائی لارڈ اسکے صحیح ہونے مین کوئی کلام نہین ہے۔ اب ہمین والٹر سڈنی کی شناخت کے لئے دو گواہ چاہئین۔"

مسٹر اسٹیونس "چونکہ اس خاندان سے میرے قدیم کے تعلقات ہین اور مین ان تمام حالات سے بخوبی واقف ہون اسلئے غالبًا میری گواہی مین ہز لارڈشپ کو کوئی عذر نہ ہوگا۔"

ارل۔ "ہم آپ کو بطور گواہ کے نہایت خوشی سے تسلیم کرتے ہین۔ اسمین بھلا کیا عذر ہو سکتا ہے۔"

اسٹیونس "اور مسٹر میکجزل دوسرے گواہ ہین"

میکجزل۔ (والٹر کی طرف اشارہ کرکے) "ان صاحبزادے کو مین گذشتہ چھہ سال سے جانتا ہون اور ان کی والدہ سے بھی میری شناسائی تھی۔"

مسٹر پکنہم۔ (کچھہ دیر ٹھہر کر) "کیا یور لارڈشپ کی تشفی کیلئے یہ امور کافی ہین؟"

ارل "بالکل کافی ہین۔ لیکن بلحاظ اسکے کہ آپ میرے مشیر قانونی ہین اس معاملہ کے تصفیہ کا دارومدار آپ پر ہے۔"

مسٹر پکنہم "مجھے کوئی اعتراض نہین مسٹر اسٹیونس کو تو یور لارڈشپ جانتے ہی ہونگے۔"

ارل "ہان خوب جانتا ہون۔ میری ان کی کئی سال کی ملاقات ہے اور مجھے اس امر کا علم ہے کہ وہ ایک صاحب آبرو شخص ہین۔"

مسٹر پکنہم "تو بس اب دیر کس بات کی ہے۔"

میکجزل "کسی بات کی نہین صرف معاملہ ختم ہو جانا چاہیئے۔"

مسٹر پیکنہم ''اب مین اس تحریر کو جو واگذاشت رقم کے متعلق ہے پڑہتا ہون یہہ کہکر وہ اپنی کرسی پر سنبھل کر ہو بیٹھا اور ایک دستاویز جو کاغذ کے کئی دستون پر تھی حاضرین کو اصطلاحات قانونی کے معمولی تکرار اور اعادہ کے ساتھہ سنانے لگا۔

متبدل الہیت خاتون کو اب غور و فکر کا موقع ملا۔ مسٹر اسٹونس کی طرف سے اس دعوے کے پیش ہونے کے لیئے وہ کم و بیش تیار تھی کہ الایزا اسٹڈلی کا انتقال ہو چکا اور والٹر بقید حیات موجود ہے لیکن میکجرل کے اس صریح جھوٹ سے کہ وہ کئی سال سے اوس سے واقف ہے حالانکہ اوس صبح سے پہلے اوس نے میکجرل کو دیکھا تک نہ تھا خاتون حیران و ششدر رہ گئی۔ اس کے علاوہ خاتون کو اب پہلی مرتبہ یہ بات معلوم ہوئی کہ اوس کی ماں ایک جلیل القدر ارل کی ناجائز اولاد تھی۔ جس کی وجہ سے اوس کا (خاتون کا) اوس امیر سے جس کے سامنے وہ اس وقت موجود تھی دور کا رشتہ بھی تھا۔ اس علم کی وجہ سے خاتون کے خیالات ارل آف ڈارنگٹن کے موافق ہو گئے اور جب اوسنے دیکھا کہ ارل ایک ستودہ صفات اور پسندیدہ اخلاق شخص ہے اور جو ثبوت اسٹونس پیش کرتا ہے اوہنین بہ آمادگی و آسانی تمام تسلیم کرتا جاتا ہے تو اوس کا حسن ظن اور بھی بڑھ گیا۔ اسٹونس نے جس طرز استدلال سے کام لیا تھا اوس سے خاتون کو یہ خیال تھا کہ جس شخص کے خلاف مین دعویٰ پیش کیا جائیگا وہ اس دعوے کی تسلیم کئے جانیکی راہ مین ہر طرح کی رکاوٹین ڈالے گا لیکن جب اوس نے دیکھا کہ اسٹونس کے کذب حق نما کے مقابلہ مین ارل نے ایک رقم کثیر کے دے دینے مین کس

آمادگی اور رضامندی سے کام لیا ہے تو اوسے نہایت تعجب ہوا۔ مزید بران اب پہلی مرتبہ اوسے معلوم ہوا کہ اسٹیونس نے اوسے صرف دس ہزار پاونڈ کی رقم دینے کا وعدہ کیا تھا جو اوس رقم کی صرف ایک چوتھائی تھی جس کا خود اسٹیونس کے بیان کے مطابق صرف اوسی کو (خاتون کو) استحقاق تھا۔

ادہر ارل آف وارنگٹن کا مشیر قانونی دستاویز واگذاشت پڑھ رہا تھا اور ادھر خاتون کے دماغ مین یہ تمام خیالات جلد جلد گذر رہے تھے۔ اوسے دفعتہً محسوس ہوا کہ گویا ایک پردہ سا اوس کی آنکھون کے سامنے سے اوٹھ گیا اور ایک خوفناک سازش کی حقیقت اوس پر کھل گئی۔ اس خیال کے آتے ہی وہ اوس شخص کی طرح کانپ اوٹھی جو اپنے آپکو یکایک کسی خوفناک کرارے پر کھڑا ہوا پائے۔ لیکن باایں ہمہ وہ یہ فیصلہ نہ کرسکی کہ اوسے اس وقت کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے۔ اوس کا دماغ بالکل پریشان ہو رہا تھا اور اگر کوئی خیال اوس کے دل مین بالاتر تھا تو یہ تھا کہ جس راہ کو اوس نے اختیار کیا تہا وہ اسقدر طے ہوچکا تہا کہ اب قدم پیچھے ہٹانا ناممکن تھا۔

جس وقت مسٹر بکنہم نے واگذاشت کی طول طویل دستاویز کا پڑھنا ختم کیا تو یہی خیال خاتون کے ذہن مین سب سے زیادہ غالب تھا۔ بیس منٹ سے بھی زیادہ تک جو بھنبھناہٹ اوسکے کانون کو محسوس ہوتی رہی تھی وہ دفعتہً موقوف ہوگئی اور اب ایک آواز تلطف آمیز لہجہ مین اوسے یہ کہتی ہوئی سنائی دی۔ "اب براہ کرم اسپر دستخط کردیجیے"۔

یہ سنتے ہی وہ چونک اوٹھی لیکن ایسی ضعیف القلب نہ تھی کہ زیادہ دیر تک اوس کے اوسان خطا رہتے۔ جھٹ سنبھلکر اوسنے وکیل کے ہاتھ سے قلم لیا اور دستاویز

پر والٹر سڈلی کے دستخط ثبت کردئے۔ اس کے بعد بکنگھم۔ اسٹیونس اور میکجزل نے اوسپر اپنی اپنی گواہیاں لکھیں اور دستاویز ارل کے حوالے کردی گئی۔

ارل آف وارنگٹن نے دستاویز لے چکنے کے بعد چند کاغذات ایک لوہے کے صندوق میں سے جو کتبخانہ کے ایک گوشہ مین گڑا ہوا تھا نکالے اور انہیں خاتون کو دیکر کہا "مسٹر والٹر سڈلی مین نہایت خوشی سے یہ دولت آپکے حوالے کرتا ہوں اور آپکو سچے دل سے یقین دلاتا ہون کہ اس دولت کے منتقل کرتے وقت میری دعا ہے کہ خدا آپکو صحت اور خوشحالی عطا کرے"

خاتون پر اسوقت از خود رفتگی اور محویت کا ایک عالم طاری ہو رہا تھا اوس نے انگل سے یہ کاغذ ارل کے ہاتھ سے لے لئے اور اظہار شکر و امتنان کے طور پر چند الفاظ کہے۔

جب یہ رسم ختم ہو چکی ... ں سے مخاطب ہو ... مسٹر اسٹیونس اگر آپ اور آپ کے ... کمرے مین تشریف لیجا کر نقل ... کچھ تھوڑا سا ناشتہ ... تو ... کے لئے موجب عزت ہو گا۔ افسوس ہے کہ میں ساتھ نہ دے ... کا کیونکہ مجھے مسٹر بکنگھم سے ایک ضروری ... کے متعلق جو ملتوی نہیں ... مشورہ کرنا ہے۔ اور اس لیئے امید ہے ... تصور ... ت ... گے"

... نے اسٹیونس اور سڈلی سے ہاتھ ملایا اور میکجزل کے ساتھ سر کے خم کر ... سے صاحب سلامت کی۔ اسکے بعد یہ تینون ناشتہ کے لیے دوسرے ... رے مین چلے گئے۔

برابر کے ایک کمرے مین اونکے لئے پر تکلف ناشتہ میز پر چنا ہوا رکہا تہا۔ لیکن سوائے میکپرزل کے اور کسی نے اوسکی طرف چندان التفات نہ کی۔ البتہ خاتون نے جسے تشنگی محسوس ہو رہی تھی شراب کا ایک گلاس رغبت سے پیا۔ اسٹیونس کا دل مارے خوشی کے بلیون اچہل رہا تہا اور اسلئے اوس کی بہوک پیاس سب جاتی رہی تہی اس کے علاوہ اوس کا خیال بینک سے جاکر روپیہ وصول کرنے مین اسقدر جبہ مصروف تہا کہ اوس نے میکپرزل کو بہی اون گوناگون نعمتون پر جن سے میز لدی ہوئی تہی۔ زیادہ وقت ضایع نہ کرنے دیا۔

غرضکہ بہت جلد یہ تینون کے تینون بینک آف انگلینڈ کی طرف روانہ ہوئے رستہ مین میکپرزل نے اسٹیونس سے مخاطب ہوکر کہا۔ "معاملہ تو نہایت صفائی سے ختم ہوا [illegible] جاہتا تہا ویسا ہی ہوا۔ لیکن والٹر خیر تو ہے۔ تم مجہے کچہہ مکدر اور ملول سے نظر آرہے ہو۔"

خاتون (رکاوٹ سے) "مین معاملہ کو وہ نہین سمجہتا جو دو گھنٹہ پیشتر سمجہا ہوا تھا میری نظرون مین اب اس کا نقشہ ہی کچہہ اور ہے۔"

اسٹیونس "عزیزمن تم اوس امیر کی ظاہری خوش اخلاقی اور اوس کے وکیل کی نرمی کی وجہ سے دہوکا کہا گئے۔ یہ عمدہ برتاؤ اونہون نے اسلئے کیا کہ اسکے سوائے اون کے لئے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ جب اونہون نے دیکھا کہ ہمارے رستہ مین رکاوٹین ڈالنے سے اونہین کوئی فائدہ حاصل نہین ہوسکتا تو اونہون نے منت کرم داشتن والے مقولہ پر عمل کرنا مناسب سمجہا۔"

خاتون (تلخی سے) "لیکن میری موت کا سرٹیفکٹ تو بالکل جعلی تھا۔"

اسٹیونس ۔" نامون کی صرف تبدیل تھی جس کے بغیر کام ہی نہ چل سکتا۔ لیکن عزیز من ایک امر خاص مین تمہاری تشفی کرنا مین ضروری سمجھتا ہون ۔ یہ ارل آف وارنگٹن جلیا کہ تمکو آج معلوم ہوا تمہارا رشتہ دار ہے۔ آج تک مین نے اس قرابت کا ذکر تم سے اسلیئے نہین کیا کہ جو نفرت اوسے تمہاری مان سے تھی وہی تم سے ہے۔ تم نے نہین دیکھا کہ جب تمہاری والدہ کا ذکر آیا تو اوس نے میری بات کاٹ دی اور تمہاری واجب التعظیم والدین کے متعلق اوس نے جو گفتگو کی بجبر و اکراہ کی"

خاتون ۔" ہان دیکھا تو سہی"

اسٹیونس ۔" مین تم کو یقین دلاتا ہون کہ اوسے تم سے سخت نفرت اور کینہ ہی اور اوس سے قرابت رکھنے کے متعلق جو دعاوی تمہاری طرف سے پیش ہونگے اونکو وہ ہرگز ہرگز تسلیم نہ کرے گا۔ بہ حیثیت ایک امیر اور ایک شریف و تعلیم یافتہ شخص ہونے کے اوس نے بہ تقاضاے اخلاق تمہارے ساتھ اچھا برتاو کیا لیکن مبارکباد کے جو الفاظ اوس کی زبان سے نکلے اون کو اوس کے دل سی ذرا بھی تعلق نہ تھا"

خاتون ۔" آپ سچ کہتے ہین۔ آپ کا حرف حرف مجھے یاد آگیا ۔ معاف کیجیے گا کہ کچھ دیر کے لئے مجھے آپ کی دوستی کی طرف سے شبہ ہو گیا تھا"

اسٹیونس نے اس سادہ دل خاتون کے ساتھ جسپر اوس کی جادو بیانی اور عیارانہ طرز استدلال نے ایسا زبردست اثر ڈالا تھا۔ اظہار خلوص کے طور پر ہاتھ ملایا اور ایک دفعہ اور حصول عیش و انبساط کے اون ذرایع کا ذکر کرنا شروع کیا جو خاتون کو عنقریب حاصل ہونے والے تھے۔ ان دلایل نے اس امید کے

ساتھہ شامل ہوکر کہ وہ عنقریب لندن کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہنے والی ہے خاتون کو تسکین بخشی اور اوسکے دل کی باعتبار اطمینان کے وہی حالت ہوگی جس کے پیدا کرنے کے لئے اسٹیونس نے تقریباً پانچ سال صرف کئے تھے۔

آخرکار گاڑی بینک آف انگلینڈ مین جاکر ٹھہر گئی اور اسٹیونس جلدی سے اوترکر دلال کی تلاش مین ایک طرف کو گیا تاکہ اوسکی مدد سے وہ رقم کثیر جو اوسے ملا چاہتی تھی اور جسکے حصول کے لئے اوسنے اپنا وقت روپیہ اور اطمینان قلب سب کچھ نثار کیا تھا۔ بطور مناسب حاصل کرسکے۔ خاتون اور میکپھرل بینک کے برآمدہ مین اسٹیونس کی واپسی کا انتظار کرتے رہے۔ چند منٹ کے بعد وہ ایک دلال کے ساتھہ جو اوس کے ملاقاتیون مین سے تھا واپس آیا اور اب یہ سب کے سب اوس دفتر کی طرف روانہ ہوئے۔ جہان معاملہ تصفیہ ہونا تھا۔ دلال نے کل معاملہ ایک کارکن کو جو دفتر مین موجود تھا سمجھایا اور کارکن نے ایک بہت بڑی بہی مین کچھہ دیکھکر وہ کاغذات جو لارڈ وارنگٹن نے خاتون کو دئے تھے لے لئے۔ ان کاغذات کا کتاب کے داخلون سے مقابلہ کرنے کے بعد کارکن نے تین آدمیون کو جو دفتر مین ایک طرف کھڑے ہوئے تھے اور جن کی ہیئت چپراسیون کی سی تھی کچھہ اشارہ کیا اس اشارہ کے ساتھہ ہی یہ تینون شخص جلدی سے اسٹیونس میکپھرل اور والٹر سڈلی کے پاس آگئے۔ اسٹیونس کے چہرے پر ان آدمیون کو دیکھتے ہی مردنی سی چھا گئی۔ اور میکپھرل کو بھی تشویش پیدا ہوئی۔ لیکن خاتون کو ابھی تک خطرہ کا گمان نہ تھا۔

کارکن نے تینون مجرمون کی طرف اشارہ کرکے معنی خیز لہجہ مین کہا۔ "یہی ہین

وہ تین شخص ہین" اور اسکے ساتھ ہی یہ کہا" تمہارا راز طشت از بام ہوگیا۔ یہ تینون شخص پولیس کے افسر ہین"۔

خاتون -"پولیس کے افسر؟ یہ کیا؟"

پولیس افسرون مین سے ایک - "ہم تمہین گرفتار کرنے کے لیئے یہان آئے ہین۔ مزاحمت سے کچھہ فائدہ نہین باہر اور ہمارے ساتھی بھی ہماری مدد کو کھڑے ہین"

خاتون (ہاتھہ ملکر درد و کرب کے لہجہ مین) "یا میرے اللہ یہ کیا مصیبت ہے۔ ای اسٹونس مجھے تیری وجہ سے کس روز بد کا منہ دیکھنا پڑا"۔

بدنصیب اسٹونس نے اپنا سر جھکا لیا اور کچھہ جواب نہ دیا۔ یہ خلاف توقع صدمہ جو عین اوس وقت نازل ہوا جب کہ گوہر مقصود اوس کی مٹھی کے قریب پہونچ گیا تھا اوسکی روح کو پیسے ڈالتا تھا۔

میکچرل کو جب معلوم ہوا کہ کچھہ بنائے نہین بنتی تو قسمت پر صابر و شاکر ہوکر خاموش ہو رہا۔ اب پولیس افسر اور اونکے قیدی پولیس کی کچہری کی طرف روانہ ہوئے اور کارکن اور دلال بھی اونکے ہمراہ ہو لیئے۔ خاتون اس ناگہانی صدمہ سے ایسی مضمحل اور ناتوان ہوگئی تھی کہ سہارے کے لیئے اوسے اوس افسر کا بازو تھامنا پڑا جسکی وہ نگرانی مین تھی۔

دن کے تین بجے تھے کہ اسٹونس، میکچرل اور سڈنی پولیس کی کچہری مین پیش کئے گئے۔ استغاثہ کی طرف سے بینک آف انگلینڈ کا مشیر قانونی پیروی کرنے کے لیئے حاضر تھا چنانچہ مجسٹریٹ نے اوسکی طرف مخاطب ہوکر مقدمہ کی کارروائی اس سوال سے شروع کی" ان قیدیون پر آپ کیا الزام لگاتے ہین"

وکیل۔ الزام یہ ہے کہ انہون نے چالیس ہزار پاونڈ کی رقم ارل آف وارنگٹن

اور بینک آف انگلینڈ سے فریب کے ساتھہ وصول کرنے کی کوشش کی"

میجسٹریٹ "کیا لارڈ وارنگٹن اسوقت یہان موجود ہین"

وکیل "جناب عالی لارڈ وارنگٹن کو تو اسوقت بھی اُس شیطانی جعل اور فریب کا علم نہین جسکے ارتکاب کے لئے ملزمین نے سازش کی اور جسے ایک حد تک وہ لارڈ وارنگٹن کے خلاف عمل مین بھی لا چکے ہین۔ لارڈ وارنگٹن سے قیدیون کو بعض دستاویزات وید سے جن کی رو سے اونہین یہ اختیار حاصل ہو گیا تھا کہ چالیس ہزار پونڈ کی رقم بینک سے وصول کرلین۔ بعض ذرایع سے قیدیون کے مقصد کا علم کچھہ عرصہ پیشتر نظماے بینک کو ہو گیا تھا اور اس بارہ مین اونہین خفیہ اطلاع مل چکی تھی۔ لیکن نظماے بینک کو اس بات کی اجازت نہین دیگئی کہ ارل آف وارنگٹن سے اس بارہ مین خط و کتابت کرین۔ جہان سے اس راز کی اطلاع نظماے بینک کو ہوئی تھی وہین سے یہ تاکید بھی ہوئی تھی کہ زنہار ایسا نہ کیا جاے ورنہ آیندہ کبھی کوئی اطلاع نہین بہم پہونچائی جائیگی۔

"بہرحال مین آج صرف اوسی قدر بیان پر اکتفا کرتا ہون جس سے الزام منسوبہ کی کافی طور پر توثیق ہو جاے تاکہ جناب والا قیدیون کے اوسوقت تک زیر حراست رکھے جانے کا حکم صادر فرمائین جبکہ ارل آف وارنگٹن کی حضوری کا بندوبست کیا جاے"

میجسٹریٹ "مقدمہ کی تفصیل بیان کیجیے"

وکیل "(سڈنی کی طرف اشارہ کرکے) مین اس قیدی پر یہ الزام لگاتا ہون کہ اُسنے بینک آف انگلینڈ سے اکتالیس ہزار پاونڈ کی رقم اس بہانہ سے وصول کرنی چاہی کہ اوس کا نام والٹر سڈنی ہے اور وہ مرد ہے۔ حالانکہ قیدی کا نام لایزا سڈنی ہے اور وہ عورت ہے"

اس بیان پر کچہری مین ایک سناٹا سا چھا گیا اور اگر کوئی آواز سنائی دی تو وہ خاتون کی کراہنے کی وارثی

وکیل۔ (اپنا سلسلہ تقریر جاری رکھ کر) "اور ان باقی کے دونون قیدیون رابرٹ اسٹیونس اور ہیوسیکچرل پر شریک و معین جرم ہونے کا الزام لگاتا ہون"

ناشاد خاتون نے اون جذبات سے جن پر اب اوسے قابو نہ رہا تھا بے اختیار مغلوب ہوکر ایک پر الم لہجہ مین میجسٹریٹ سے اس طرح خطاب کیا "ہاے افسوس یہ سب سچ ہے۔ مین حقیقت مین وہ نہین ہون جو نظر آرہی ہون۔ مجھہ سے ایک خوفناک فریب دہی اور غداری کا جرم سرزد ہوا (اسٹیونس کی طرف اشارہ کرکے) لیکن اس شخص نے مجھکو اس جرم کے ارتکاب پر آمادہ کیا"

یہ سنکر عدالت مین جسقدر شخص موجود تھے سب کے دل مین خاتون کی طرف سے ہمدردی پیدا ہوگئی یہان تک کہ میجسٹریٹ کا قلب بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہا اور اوس نے ملاطفت کی راہ سے خاتون سے کہا "تمہین اس بات کا خیال رکہنا چاہیئے کہ تمہارا اسوقت کا بیان دوسرے موقع پر بطور شہادت مخالف کے پیش کیا جائے گا۔"

خاتون "جو کچھہ مجھہ سے سرزد ہوا ہے اور جن جن باتون کا مجھے علم ہے وہ سب کچھہ اقبال کرنے کو مین تیار ہون۔ کیونکہ ایسا کرنے سے مین اپنے سنگین جرم کی کسی قدر تلافی کرسکون گی۔ وہ جرم جسکی اصلی حقیقت مجھہ پر اب کھلی ہے"

میجسٹریٹ "ایسی حالت مین مقدمہ کی پیشی کل تک ملتوی ہو۔"

اس حکم پر افسر چالان کنندہ نے قیدیون کو اپنی حراست مین لے لیا۔ اور ایک گھنٹہ کے اندر اندر اونہون نے اپنے آپکو گلٹسپر اسٹریٹ کامپٹر کے زندان مین

مقید پایا۔

اسطور سے نومبر کی چھبیسوین تاریخ والسر سڈلی کے لئے ختم ہوئی۔ بجائے اسکے کہ دولت فراوان اوسکے قبضہ مین آتی اور ایک شاداب ودلکشا سرزمین مین جاکر وہ آرام واطمینان کے ساتھہ ایک فرحت انگیز زندگی بسر کرتی اوس نے اپنے آپ کو ایک سنگین جرم کی علت مین مقید پایا۔ دنیا مین بہی کیا کیا ناگہانی انقلاب برپا ہوتے ہین!! لیکن اس سانحہ انگیز تاریخ کو اوسکی ایک امید البتہ پوری ہوگئی۔ اور وہ یہ کہ اوس نے اپنا مردانہ لباس اُتار ڈالا اور وہ لباس اختیار کیا جو اوسکی جنس کے مناسب تھا۔ ایک قاصد بنگلہ کو اس غرض سے روانہ کیا گیا کہ یوٹیسا کو اس ماجرے کی اطلاع دے اور اوس کی دلربا خاتون کے لئے ایک مناسب جوڑا کپڑون کا لیتا آئے۔ مگر افسوس کہ وہ لباس جسکے اختیار کرنے کا اوسے اس درجہ شوق تہا اوسے پہلی مرتبہ ایک قیدخانہ مین پہننا پڑا اور اوس کی عمر کا وہ زمانہ جبکہ اوسنے نسائی وضع واندازکی طرف عود کیا۔ ایسی حالت مین شروع ہوا جبکہ زندان کی دیوارین اوسکے چارون طرف حایل تہین۔

بہرحال اب وہ زمانہ شروع ہوگیا اور اب سے ہم صرف اوسکا اصلی نام الایزا سٹلی لین گے۔

* * *

اکتیسوان باب

انکشاف حقیقت

لوئیسا نے نہایت حزم و دور اندیشی سے بہ اقتضائے مذاق سلیم اپنی خاتون کے لیے ایک سادہ اور غیر مزین پوشاک بھیجی - اس پوشاک کو پہن کر الایزا ایک شاندار اور رعنا عورت کی صورت مین ظاہر ہوئی - قد اوس کا عام زنانے قد سے کسی قدر نکلتا ہوا تھا لیکن اوس کے وضع و انداز کی دلفریبی اور اوسکے حرکات و سکنات کی موزونی برتر از بیان تھی - اگرچہ ایک مدت دراز سے وہ مردانہ لباس کی عادی ہو رہی تھی لیکن پھر بھی اس وقت اس نئی وضع کے اختیار کرنے کے باعث اوس مین کسی طرح کا بھدا پن یا غیر موزونیت نہین پائی جاتی تھی - اوسکی سبکرفتاری اور خوش خرامی مین کسی طرحکا فرق نہ آیا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اوسکے متناسب اور خوبصورت پاؤن ملایم سے ملایم ریشمین جرابون اور نازک سے نازک اونچی ایڑی کے بوٹ کے سوا اور کسی چیز سے آشنا ہوئے ہی نہ تھے -

صبح کے اخبارون مین اقدام فریب دہی کے اوس حیرت انگیز واقعہ کے حالات شایع ہوئے جسکی حقیقت گذشتہ تاریخ کو بینک آف انگلینڈ مین کھل گئی تھی اور جب قیدی پولیس کی عدالت مین مزید تحقیقات کی غرض سے لائے گئے تو ایک جم غفیر اون کے اور علی الخصوص الایزا کے دیکھنے کو عدالت کے دروازہ پر جمع ہوگیا

الایزا کا چہرہ تمتما رہا تہا اور اوسکی آنکھون سے گہرا دلی جوش نمایان تہا - اسٹیونس بالکل زرد ہو رہا تھا اور میکپھرل منہ بھتھا ئے ہوئے خاموش اور ساکت تہا - عدالت مین سر پیٹر لاری بر سر اجلاس تہا اور اوسکی دہنی طرف ارل آف وارنگٹن ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا - مسٹر پیکہم بہی بنیک آف انگلینڈ کے مشیر قانونی کے ساتہہ موجود تھا

جسوقت قیدی پیش ہوئے تو الایزا نے مجسٹریٹ سے بہ استقلال خطاب کیا اور کہا کہ کل کے وعدہ کے بموجب مین کامل طور سے اقبال کرنا چاہتی ہون - اوسے بیٹھنے کو ایک کرسی دی گئی اور سر رشتہ دار عدالت نے اس عجیب و غریب سازش کی ابتدا اور نشو و نما کے متعلق اوس کا اظہار قلمبند کرنا شروع کیا -

افسوس کہ ایسی مجرمانہ حکایت ایسی دلکش اور سریلی آواز کی وساطت سے ادا کیجائے اور ایسے ناپاک واقعات کا راوی ایسا دلفریب اور پاکیزہ منہ ہو - اقبال جرم کے جو الفاظ الایزا کے نازک لبون سے رک رک کر نکلتے تہے بالکل کسی گہونگھے کے اوس لجلجے مادہ کے مشابہ تہے جو گلاب کی پتیون کو آلودہ کرے -

جب الایزا اسٹینلی کا اقبالی بیان مکمل طور سے قلمبند کیا جاچکا اور وہ اوس پر اپنے دستخط ثبت کر چکی تو ارل آف وارنگٹن کے مشیر قانونی نے کچھ مزید واقعات بیان کئے جن کی مدد سے مجسٹریٹ کو مقدمہ کے مفصل حالات معلوم ہو گئے - جنہین ہم ذیل مین ہدیہ ناظرین کرتے ہین -

سابق ارل آف وارنگٹن عادات و اطوار کے لحاظ سے ایک بالکل نرالی طبیعت کا شخص تھا - بچپن مین ایک حادثہ کے پیش آجانے کی وجہ سے اوس کی ترکیب جسمانی مین فتور آگیا تھا اور اوسکا نشو و نما رک گیا تہا - اور چونکہ قوی الحس اور شدید الجذبات

تھا اس لئے اوسے ایک لمحہ کے لئے بھی اوس سوسائٹی سے میل جول رکھنا گوارا نہ تھا جہان اوسکے بہت سے ہمچشمون کی رعنائی اور تنومندی اوس کی جسمانی بدنمائیون پر پھبتی اوڑانے کے لئے موجود تھی۔ کیمبرج شایر مین اوس کی ایک وسیع دزرخیز جاگیر تھی اور یہین وہ اپنی زندگی کا اکثر حصّہ تنہائی مین گذارا کرتا تھا جاگیر وارنگٹن کے محصل کی بیوی ایک لڑکی لیٹیشیا ہارڈ ینج نامی چھوڑ مری تھی۔ اور جب ارل اوّل اوّل سنہ ۱۷۹۰ء مین کیمبرج شایر مین آکر مقیم ہوا تو یہ لڑکی جو اپنے باپ کے ساتھ رہتی تھی ۱۶ سال کی تھی۔ لیٹیشیا ہارڈینج شکل صورت کی کچھ زیادہ اچھی نہ تھی لیکن متانت اور وقار کی اوسکے چہرہ پر کچھ ایسی شان پائی جاتی تھی اور اسکے علاوہ منکسر المزاج اور ہر دلعزیز وہ اس درجہ تھی کہ جو اوس سے ملتا تھا اوس کا گردیدہ ہو جاتا تھا۔ کتب بینی کا اوسے بڑا شوق تھا اور ارل آف وارنگٹن کا کتب خانہ اوسکے لئے ہر وقت کھلا رہتا تھا۔

خلوت گزین اور تارک الدنیا ارل بہت جلد لیٹیشیا ہارڈینج سے مانوس ہو گیا اور اوسی معلوم ہوا کہ لیٹیشیا کی عقلی دادراکی قوتین بہت بڑھی ہوئی ہین۔ چنانچہ اوس کے فضل وکمال کی وجہ سے ارل کو اوس سے گفتگو کرنے مین ہمیشہ ایک خاص لطف حاصل ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ لیٹیشیا کی طرف سے جو اوس کی مونس تنہائی تھی ارل کے دل مین ایک قوی جذبہ کی تحریک ہونے لگی اور اودھر لیٹیشیا کو بھی بوجہ اوس عنایت آمیز برتاو کے جو ارل اوس سے کرتا تھا ارل سے محبت پیدا ہو چلی۔ کیمبرج شایر آنے کے کچھ عرصہ بعد ارل آف وارنگٹن بیمار پڑ گیا۔ اس حالت مین لیٹیشیا نے اوس کی تیمارداری مین جان نثاری اور محبت کا کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا۔ اس واقعہ کے بعد سے لیٹیشیا

کا وجود ارل کے لئے بمنزلہ ضروریات زندگی کے ہوگیا۔

بتدریج ان دونون کی محبت عشق کے درجہ کو پہونچ گئی اور اگرچہ کسی پادری نے اونکا نکاح نہین پڑہا لیکن نکاح بہی اوس باہمی محبت اور عقیدت کے رشتہ کو زیادہ مضبوط نہ کرسکتا جس سے یہ دونون وابستہ تہے۔ استہزا کا خوف جس نے ارل سے سوسائٹی ترک کرادی تہی اور جو ارل کے حق مین بجائے ایک کمزوری کے حماقت بن رہا تھا ہمیشہ اس امر کو مانع آیا کہ جس عورت سے اوس کو عشق تھا اوس سے باقاعدہ طور پر عقد کرے۔ غرضکہ لٹیشیا حاملہ ہوئی اور جس دن ارل کے گھر ایک بیٹی پیدا ہوئی اوسی دن اس معصوم بچے کی مان ہمیشہ کیلئے اوسے داغ مفارقت دیگئی۔

اس بچی کا نام جو ناجائز تعلق کا نتیجہ تھی ارل نے اوس کی مان کی یاد مین لٹیشیا ہارڈیج رکھا۔ خوبصورتی مین یہ لڑکی اپنی مثال آپ تھی۔ بڑہتی عمر کے ساتہہ اوس کا حسن بہی بڑہتا چلا۔ باپ اوس پر جان دیتا تہا۔ اور اوس کے نشوونما کو فخر و محبت کی نگاہ سے دیکہتا تھا۔ جب اوسکی عمر سولہ سال کی ہوئی تو ارل کا بہتیجا اور اوس کی جائداد واملاک کا وارث کالج چہوڑنے کے بعد اپنے چچا سے ملنے آیا۔ یہ نوجوان ابہی بچہ ہی تھا کہ اوسکے مان باپ دونون انتقال کرگئے اور اسلئے وہ بالکل اپنے چچا ارل آف وارنگٹن کا دست نگر تھا۔

ارل آف وارنگٹن نے لوگون کے سامنے یہ ظاہر کر رکھا تہا کہ لٹیشیا ہارڈیج اوس کی بھتیجی ہے۔ فریڈرک کو لڑکی کے حسب ونسب کے اصلی حالات معلوم تہے اور اپنے چچا کے مکان پر پہونچنے سے پہلے وہ اس لڑکی سے کچھہ زیادہ اچہی طرح پیش آنے کے لئے آمادہ نہ تھا۔ اوس کی تربیت اون پرغرور امیرانہ حوالی مین

ہوئی تھی جہان صحیح النسب ہونا لوازم زندگی سے شمار کیا جاتا ہے اور جہان صرف اوسی شخص کو عزت کی نظرون سے دیکھا جاتا ہے جو نجیب الطرفین ہو لیکن مس ہارڈوِنج کی صحبت مین رہتے ہوئے اوسے زیادہ دن نہ گزرنے پائے تھے کہ اسبارہ مین اوسکے خیالات بالکل بدل گئے اور مس ہارڈنج کی وقعت وعظمت اوس کے دل مین بیٹھ گئی۔ یہ حالت بتدریج عشق سے بدل گئی اور وہ ہزار جان سے اوس پر عاشق ہوگیا۔

ارل نے اس محبت کو نہایت مسرت کی نظر سے دیکھا کیونکہ ان دونون مین رشتہ ہوجانے سے اوس کی پیاری اور چہیتی بیٹی کا وہ مرتبہ اور درجہ حاصل کرنا مقصود تھا جس کی اوسے دل سے تمنا تھی۔ یہ ظاہر تھا کہ انگلستان کے سب سے زیادہ دولتمند ارل کی بی بی ہونے کی حیثیت سے اوسکا غیر صحیح النسب ہونا کسی کی زبان پر بھی نہ آئے گا۔ لیکن خود لیٹیشیا کے دل مین فریڈرک کی محبت نہ تھی اوس عجیب وغریب تلون کی وجہ سے جو بسا اوقات نہایت مستقل مزاج عورتون مین بھی دیکھنے مین آتا ہے وہ فریڈرک سے سخت متنفر ہوگئی تھی۔ اور چونکہ بلند نظر اور آزادمنش تھی لہذا مال و دولت اور مرتبہ وجاہ کے حصول کے خیال سے بھی اوسکا دل اپنے عاشق کی طرف سے نہ پسیجا۔

ارل کی جاگیر مین ایک کسان سڈلی نامی رہتا تھا۔ اوس کا ایک بیٹا تھا۔ جسکا ہیمی نام اسٹانفرڈ تھا۔ یہ نوجوان اگرچہ خوبرو تھا۔ لیکن ہمیشہ بیمار رہتا تھا اور روشن خیال وشایستہ فریڈرک سے اوسے کوئی نسبت نہ تھی۔ پھر بھی لیٹشیا کو اسی نوجوان کے ساتھ اس درجہ محبت ہوگئی تھی کہ اوسپر جنون کی تعریف صادق آنے لگی

تھی۔ ارل کو اپنی بیٹی کا یہ راز معلوم ہوا تو اوس کے دل کو سخت صدمہ پہونچا۔
اوس نے لٹیشیا کو بہت کچھہ سمجھایا بجھایا اور منت سماجت سے زجر و توبیخ سے
کہا کہ دہقان کے لڑکے کی محبت کے خیال سے درگزرے۔ لیکن لٹیشیا نے
ایک نہ مانی اور سرکشی کی راہ سے جواب دیا کہ مین جس کے ساتھہ چاہون گی شادی
کرون گی کسی کے کہنے سننے سے اپنی دلی تمناؤن کا خون نہین کرسکتی۔ اس پر
ارل نہایت برافروختہ ہوا اور اوس نے قسم کھائی کہ اگر لٹیشیا ہارڈنج نے اسٹانفرڈ
سڈنی سے شادی کی تو ایک شلنگ بھی نہ اوسکو اور نہ اوس کے خاوند کو ملے گا۔
لیکن ہٹ دھرم اور ضدی لڑکی نے نہ تو اس دہمکی کی کچھہ پروا کی اور نہ اوس
باپ کے صدمہ کا کچھہ خیال کیا جس نے اس ناز سے اوسکو پالا تھا اور ایک دن باپ
کا گھر چھوڑکر اسٹانفرڈ سڈنی کے ساتھہ بھاگ گئی اور اوسکے ساتھہ نکاح کرلیا یہ
صدمہ دیرینہ سال ارل پر بجلی ہوکر گرا۔ اوّل تو اوسکے قوا پہلے سے ہی ضعیف اور
ناتوان تھے۔ اس پر یہ مصیبت قیامت ہوگئی۔ غم سے نڈھال ہوکروہ صاحب فراش
ہوگیا اور مرنے سے چند ساعت قبل اپنی قسم کے مطابق وصیت کی کہ تمام جائداد باستثنائے
اکتالیس ہزار پاونڈ کی رقم کے جو ارل کا خطاب موروثی حاصل کرنے کے بعد سے اوس نے
پس انداز کی تہی اوس کے بھتیجے کو ملے۔ اس رقم کے متعلق وصیت نامہ مین یہ شرط
درج تھی کہ اصلی سرمایہ کا سود اوسکے بھتیجے کو ملتا رہے لیکن اگر اسٹانفرڈ سڈنی سے
لٹیشیا کی کوئی اولاد نرینہ ہو تو اوسے ۲۱ برس کے سن کو پہونچنے پر اکتالیس ہزار پاونڈ
کی یہ رقم بطور ترکہ دیجائے۔ ارل کو اپنے بھتیجے پر اس قدر بھروسا تھا کہ اوس نے اس
شرط کی تعمیل کو اوسی پر چھوڑدیا۔ وصیت نامہ مین یہ بھی مرقوم تھا کہ اگر لٹیشیا اسٹانفرڈ سڈنی

سے کوئی نرینہ اولاد چھوڑے بغیر مرجائے یا درصورت اولاد نرینہ کے تولد کے لڑکا اکیس سال کی عمر کو پہونچنے سے پہلے مرجائے تو متذکرہ بالا رقم فریڈرک کے قبضہ مین چلی جائے گی۔

غرضکہ دیرینہ سال ارل یہ وصیت کرنے کے کچھہ دیر بعد شکستہ دل اور پامال اندوہ الم ہوکر چل بسا اور فریڈرک نے جو تدین و راستبازی مجسم تھا۔ اپنے چچا کی وصیت کے مطابق عمل کرنے کا صدق دل سے عزم کرلیا۔

اسٹانفرڈ سڈنی اور لٹیشیا ہارڈنج کے ہان دو اولادین ہوئین ایک لڑکی اور ایک لڑکا۔ لڑکی کا نام الایزا تھا۔ اور لڑکے کا والٹر۔ الایزا کی صحت بچپن سے اچھی تھی لیکن والٹر جنم روگی تھا۔ والٹر کی پیدائش کے کچھہ مدت بعد اوس کا باپ جو ایک عرصہ سے روبہ انحطاط تھا انتقال کرگیا اور لٹیشیا جس کے پاس اپنے دو بچون کی پرورش کے لئے سوائے ایک چھوٹے سے مقطعہ کی کاشتکاری کے اور کوئی وجہ معاش نہ تھی بیوہ رہگئی۔ چونکہ اوس کی طبیعت ابتدا سے آزاد واقع ہوئی تھی اس لئے اس آڑے وقت مین اوس نے ارل آف وارنگٹن کے آگے جسکے سوال عشق کو اوس نے حقارت کے ساتھہ رد کر دیا تھا ہاتھہ پھیلانا باعث عار خیال کیا۔ اور اپنے بچون کی پرورش اور تعلیم کے مصارف برداشت کرنے مین اوسے اکثر افلاس اور حرمان کا مُنہ دیکھنا پڑا۔ جس مقطعہ پر وہ بطور آسامی کے قابض تھی وہ برکشایر مین واقع تھا جہان اسٹانفرڈ کے باپ کے مرنے کے بعد میان بی بی اُٹھہ آئے تھے یہ مقطعہ ایک شخص اسٹیونس نامی کی ملک سے تھا جو لندن کا ایک معزز اور صاحب جائداد سوداگر تھا۔

سنہ ۱۸۲۹ء مین اس سوداگر کی وفات پر اوس کا بیٹا رابرٹ اسٹیونس متوفی کی تمام

غیر منقولہ جائداد پر تصرف مالکانہ کرنے کی غرض سے مقطعہ مین آیا۔ بیوہ کے ذمہ لگان کی بقایا کی رقم بہت کچھ چڑھ ہی ہوئی تھی۔ اسٹیونس نے جب اوسکے حالات موجودہ و اُمید آیندہ کے متعلق اوس سے استفسار کیا تو بیوہ نے اپنے کل واقعات جسے اوسوقت تک اوسنے اپنے بچون سے چھپاے رکھا تہا۔ اسٹیونس کو من وعن کہہ سنائے۔ متوفی ارل کے وصیت نامہ کی شرائط سے وہ بخوبی واقف تھی لیکن اوس نے عزم کر لیا تہا کہ تاوقتیکہ والٹر سن بلوغ کو نہ پہونچ جائے اوسوقت تک اس واقعہ کی خبر بہن بہائی مین سے کسی کو نہ کی جائے۔ لیکن اسٹیونس سے ان واقعات کا چھپانا خلاف مصلحت تھا کیونکہ ایسی حالت مین جبکہ بقایا کے تصفیہ پر وہ بالکل قادر نہ تھی یہ ضرور تھا کہ اس امر کی طرف سے اسٹیونس کی تشفی کیجائے کہ آیندہ رقم کے ملنے کی اوسے بہت بڑی امید ہے اور رقم کے وصول ہونے پر یہ تمام قرضہ بیباق کر دیا جائے گا۔

رابرٹ اسٹیونس کو بیوہ اور اوس کے بچون کے ساتھہ ایک فوری انس پیدا ہو گیا اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ الایزا کے حسن وجمال نے اوس کے دل مین گھر کر لیا تھا کیونکہ وہ ایک سرد مہر اور مطلب پرست دنیا دار تھا جس کی نظرون مین عورت کا حسن طلاے خالص کے مقابلہ مین رانگ سے زیادہ حقیقت نہ رکھتا تہا۔ اوسکو یہ بات بہت جلد معلوم ہو گئی کہ والٹر ایک بہولا بہالا اور سیدہا سادہا لڑکا ہے اور اوسے پوری اُمید تھی کہ جو دولت کثیر اس لڑکے کو سن بلوغ کو پہونچتے ہی ملنے والی ہے اوس سے بآسانی مین خود متمتع ہو سکون گا۔ چنانچہ مسز سڈنی کے ساتھہ اوس نے ہر ایک طرح سے رعایت کرنی شروع کی۔ جو بقایا واجب الایصال

تہا او سے معاف کردیا اور آیندہ کے لئے مقطعہ کا محصول بہت گہٹا دیا۔ اس طور سے اس خاندان پر اوس کا بہت بڑا اثر قایم ہوگیا اور جب ایک ناگہانی بیماری مین مبتلا ہوکر بیوہ اپنے بستر پر جوانجام کار بستر مرگ ثابت ہوا جا پڑی تو اپنے بچون کو اوس نے اسٹیونس ہی کے سپرد کیا۔

اسٹیونس نے یتیم بچون کے ساتہہ نہایت شفقت کا برتاؤ کیا اور دونون اوس سے اس درجہ مانوس اور اوس کے اس قدر ممنون ہوگئے کہ بیان سے باہر ہے۔ لیکن اسٹیونس کے منصوبہ کی کامیابی یکایک نہایت مخدوش ہوگئی۔ سل کا بیج جو باپ نے بیٹے کے جسم مین بویا تھا وہ مہلک طور پر اگ آیا اور والڑے نے ۴ فروری ۱۸۴۱ء کو قضا کی۔

لڑکے کے جسم سے روح جدا ہوئی ہی تھی کہ اسٹیونس نے اوس سحر آمیز اثر کی مدد سے جو الایزا پر اوس نے ڈالنا شروع کردیا تھا۔ الایزا کو اس بات پر آمادہ کیا کہ اپنے بہائی کا لباس اختیار کرے اور اوسکو اپنے بہائی کی نعش کے سرہانے ہی یہ بات سکہائی گئی کہ اس تبدیل ہئیت کے ساتہہ بڑی بڑی اغراض وابستہ ہین۔ مقطعہ والے مکان مین گہر کی خادمہ صرف ایک بڑہیا تھی۔ اور اوسکو بھی اسٹیونس نے ہمسایون مین یہ خبر پہیلانے پر آسانی سے آمادہ کرلیا کہ بہائی بہن مین سے بہائی کا انتقال ہوگیا۔ اس موقعہ پر الایزا باہر نہین نکلی۔ اسٹیونس نے تجہیز وتکفین کا خود انتظام کیا اور گرجا کے رجسٹر مین الایزا سڈنی کا دفن ہونا درج کرا دیا اور چونکہ الایزا اس واقعہ کے بعد فوراً ہی اوس بنگلہ مین اوٹھ گئی جو کلپٹن مین واقع تہا۔ لہذا برک شایر کے مقطعہ مین اور جو لوگ رہتے تھے اونکو اوس کے التباس کا شبہ نہین ہوا۔

اسٹیونس نے مسز سٹڈی اور الایزا کی وفات کی اطلاع ارل آف وارنگٹن کو کر دی اور اس امیر سے اوس کا تعارف بھی ہوگیا۔ اوس چار سال اور نو مہینے کی مدت مین جو الایزا کی وفات کی اطلاع اور ۲۶ نومبر ۱۸۳۵ء کے درمیان منقضی ہوئی وہ کبھی کبھی گراسوینر کے چوک مین ارل آف وارنگٹن کے مکان پر جاتا رہا اور ہمیشہ یہ ظاہر کرتا رہا کہ والٹر صحیح و سلامت موجود ہے اور بنگلہ مین رہتا ہے۔ لیکن ارل آف وارنگٹن نے کبھی اس نوجوان کے دیکھنے کی خواہش ظاہر نہین کی کیونکہ سالہا سال کا مرور بھی اوس نقش کو نہ مٹا سکا تھا جو لیٹیشیا ہارڈنج نے فریڈرک کے دل پر ثبت کیا تھا۔

جب اسٹیونس نے ۲۶ نومبر کی صبح کو بھیس بدلی ہوئی الایزا کو والٹر سٹڈی کے نام سے ارل آف وارنگٹن کے سامنے پیش کیا تو ارل کو اوس کے التباس کے متعلق کچھ بھی شبہ نہین ہوا۔ وہ جانتا تھا کہ اسٹیونس ایک مشہور و معروف سوداگر کا بیٹا ہے اور سوسائٹی مین وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ وہ چاہتا تھا کہ یہ معاملہ جس سے سوائے اس کے کہ گزرے ہوئے زمانے کی پر الم یاد دل مین پھر تازہ ہو اور پرانا ناسور پھر تراوش کرے اور کچھ فائدہ متصور نہ تھا جس قدر جلد ممکن ہو ختم ہو جائے۔ غرضکہ جس حد تک ارل آف وارنگٹن کو تعلق تھا اس فریب دہی مین اسٹیونس کو پوری کامیابی ہوئی اور اس مین ذرا شک نہین کہ یہ پورا منصوبہ کارگر ہو جاتا اور راز کبھی طشت از بام نہ ہونے پاتا اگر خفیہ اطلاع وقت پر بینک آف انگلینڈ کو نہ پہونچتی۔

جو داستان ہم نے اوپر بیان کی ہے وہ ارل آف وارنگٹن کے وکیل کے

اظہار اور الایزا سڈلی کے اقبال کا مجموعی نتیجہ تھی - جن لوگون نے اس حکایت کو سنا اون پر اسکا بہت بڑا اثر ہوا اور سامعین کے دلون مین الایزا کی طرف سے ہمدردی پیدا ہوگئی یہان تک کہ لارڈ وارنگٹن نے بھی ایک یا دو دفعہ اوس کی طرف مہربانی کی راہ سے نظر ڈالی -

اس تحقیقات مین جسکی وجہ سے تمام واقعات کا جو اوپر بیان کیے گئے ہین انکشاف ہوا اور جس کے اثنا مین بنک آف انگلینڈ سے رقم وصول کرنے کی کوشش کے ثبوت کے متعلق کئی شہادتین قلمبند کی گئین دن کے چار بج گئے - اور اب مجسٹریٹ نے رابرٹ اسٹیونس ہیو میکیچرل اور الایزا سڈلی کو محبس نیوگیٹ مین بھیج دیا تاکہ صدر عدالت فوجداری کے آیندہ اجلاس مین اون کے مقدمہ کی سماعت ہو -

بتیسوان باب

صدر عدالت فوجداری

صدر عدالت فوجداری کا اجلاس آخرکار شروع ہوا یہ عدالت محلہ اولڈ بیلی مین واقع ہے۔ محلہ کی سڑک پر گاڑیون کی کھڑکھڑاہٹ کے رفع کرنے کے لیئے پیال بچھا ہوا تھا۔ عدالت کے دروازہ اور محلہ کے قہوہ خانون پر کوتوالی کے جوانون۔ بیرسٹرون اور وکیلون کے منشیون اور اون قیدیون کے اعزا و اقارب کا ہجوم تھا جنکے مقدمات کی آج تفتیش ہونے والی تھی۔

شکنجہ کی چار دیواری مین بہی جو محبس نیوگیٹ کی سنگین دیوارون اور عدالت فوجداری کے درمیان واقع ہے لوگ کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے اور زندگانی کی یہ موجین اوس زینہ کی طرف امنڈی ہوئی چلی آرہی تہین جو عدالت کی غلام گردش کی طرف رہنمائی کرتا تھا جہان تماشائیون کے لیئے نشستگاہون کا انتظام تھا۔ زمانہ سابق مین جو قیدی عدالت کے سوالات کا جواب دینے سے انکار کرتے تہے اونہین شکنجہ مین کھینچا جاتا تہا یہان تک کہ وہ درد سے بیتاب ہوکر یا تو اقبال جرم کرتے تھے اور یا ارتکاب جرم سے انکاری ہوتے تہے۔ یہ قابل نفرین سزا اوس چار دیواری مین دیجاتی تہی جسکا اوپر ذکر ہوا ہے اور اس لیئے اس کا نام شکنجہ

کی چار دیواری ہے ۔

رچرڈ مارکہم کا نام اون لوگون کے نامون کی فہرست مین جن کے مقدمات کی آج سماعت ہونے والی تھی پہلا تہا۔ چنانچہ وہ نیوگیٹ سے بذریعہ ایک زمین دوز راہ کے جو شکنجہ کی چار دیواری کے تلے تھی عدالت مین لایا گیا۔ عدالت مین اسوقت لوگون کا بے حد ہجوم تھا۔ کیونکہ اس مقدمہ کی دہوم مچ گئی تھی جسوقت رچرڈ مارکہم ملزمین کے کٹہرے مین داخل ہوا تو سب نگاہین اوسپر ایک ساتہہ جم گئین۔ اوس کے چہرے پر زردی چھائی ہوئی تھی لیکن اوس کی وضع وطور سے استقلال مترشح ہوتا تھا۔ اوس نے ایک نگاہ چارون طرف ڈالی اور اوس کے بعد اون بارہ آدمیون کو دیکھا جو اوس کی قسمت کا فیصلہ کرنے والے تہے مسٹر مانزو کٹہرے کے قریب کھڑا ہوا تھا۔ وٹنگہم غلام گردش مین تھا۔ اور سر روپرٹ ہاربرو چچسٹر اور ٹالبٹ ایک ساتہہ ایک طرف کو کھڑے ہوئے تہے ۔

اہالی جوری سے اقرار صالح لیا گیا اور وکیل استغاثہ نے واقعات مقدمہ بیان کئے جن کی تفصیل حسب ذیل تھی۔ ملزم ایک نوجوان شخص ہے جسے سن بلوغ کو پہونچنے پر دولت کثیر ملنے والی تھی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ برے لوگون کی صحبت مین بیٹھ کر اوس نے اپنے اطوار کو بگاڑ لیا۔ کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ اوس دن کی شام کو جبکہ اوس نے جرم زیر بحث کا ارتکاب کیا پولیس نے اوسے ایک عام قمار خانہ مین گرفتار کیا۔ اس سے قدرتی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس نوجوان کو جوا کھیلنے کی ورہت پڑ گئی تھی اور اس لئے جب روپیہ ہارنے سے اوس کی مالی حالت مخدوش ہوگئی تو بجائے اسکے کہ وہ اپنے دلی کو اس واقعہ کی اطلاع دیتا اوس نے جعلی نوٹون

سے روپیہ حاصل کرنے کی خطرناک تدبیر اختیار کی - یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ جعلی نوٹ کہاں سے اوس کے ہاتھ آئے لیکن ارکان جوری کو اس بات کا کامل ثبوت دیا جاسکتا ہے کہ فلاں مہاجن کی کوٹھی میں اوس نے پانچ سو پاؤنڈ کا ایک جعلی نوٹ بھنایا اور گرفتار ہونے پر پچاس پاؤنڈ کا ایک اور جعلی نوٹ اوس کے پاس سے برآمد ہوا - چند اور واقعات اس واقعہ کے ساتھ ملکر قیدی کو مجرم ثابت کرنے میں مثلاً گرفتار ہونے سے ایک دن پہلے ملزم نے مسٹر روپرٹ باربرو مسٹر چیسٹر اور مسٹر ٹالبٹ کے ساتھ ملکر شام کا کھانا کھایا اور جب ان تینوں صاحبوں نے میوہ خوری کے بعد چہل قدمی کے لئے باہر جانے کا ارادہ ظاہر کیا تو ملزم نے اونہیں اپنے ساتھ ایک قمار خانے کو چلنے کے لئے کہا جو محلہ کواڈرنٹ میں واقع ہے اوس کی اس خواہش کی تعمیل سے اونہوں نے انکار کردیا لیکن یہ دیکھکر کہ اس قمارخانہ میں جانے پر وہ تلا ہی ہوا ہے اونہوں نے بہ جبر واکراہ اس خیال سے اوسکے ہمراہ جانے پر رضامندی ظاہر کی کہ حد اعتدال سے زیادہ شراب پی جانے کی وجہ سے اوس کی حالت دگرگوں ہو رہی تھی - اور اونہیں یہ خوف تھا کہ مبادا کوئی عیار اوسکا روپیہ اڑالے - روانہ ہونے سے پہلے ملزم نے اپنے رفقا سے دریافت کیا کہ آیا اون میں سے کسی کے پاس پچاس پاؤنڈ کے بھنانے کے لایق رقم موجود ہے لیکن تینوں میں سے کسی کے پاس رقم مطلوبہ موجود نہ تھی - اس سے جایز طور پر یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ جو پچاس پاؤنڈ کا جعلی نوٹ بعد کو اوس کے پاس سے برآمد ہوا اوس کو وہ اپنے ہی دوستوں میں سے ایک کے گلے منڈھنا چاہتا تھا - دوسرے دن قمارخانہ میں موجود ہونے کی علت میں زیر حراست رکھے جانے کے بعد جب

ملزم رہا کیا گیا تو اوس نے گھر پہونچتے ہی اپنے نوکرون کو یورپ روانہ ہوجانے کے قصد سے سفر کی تیاری کا حکم دیا۔ اسکے علاوہ ملزم نے دو خط بہی لکہے جو غور کے لحاظ کے قابل ہین۔ ان مین سے ایک خط تو کسی لیڈی کے نام ہے اور دوسرا ملزم کے ولی کے نام۔ ان خطوط کے بعض فقرات مین ملزم ایک حد تک اپنے آپکو خود مجرم قرار دیتا ہے۔ وہ فقرات یہ ہین "چند وجوہ خاص جن کی تشریح و توضیح اس مقام پر قرین مصلحت نہین مجھے مجبور کرتی ہین کہ دفعتًا لندن چھوڑکر باہر چلا جاؤن" "میرا لندن مین ایک منٹ ٹھہرنا بھی خالی از خطرہ نہ تھا" جو اطلاعات و اخبارات میرے متعلق عنقریب آپکے کان تک پہونچنے والے ہین اون کی نسبت یہ عرض کرنا اپنا فرض جانتا ہون کہ گذشتہ چند ہفتون سے کل تک مین جس رستے پر آنکہہ بند کئے اور بے سوچے سمجھے دوڑا چلا رہا تہا۔ اوس کے خطرات پر اب مجھکو تنبہ ہوا ہے مین اسوقت بدرجہ غایت متاسف و منفعل ہون۔ اُمید ہے کہ میرا انفعال و تاسف آپکو میری عزت و آبرو کے تحفظ پر مائل کرے گا" فقرہ ماقبل آخیر سے صاف اوس جرم کی طرف اشارہ ہوتا ہے جسکے ارتکاب کا الزام اس وقت قیدی پر لگایا گیا ہے اور آخری فقرہ مین تو ملزم صاف لفظون مین مسٹر مانرو اپنے ولی سے یہ التجا کرتا ہے کہ اس معاملہ کی کانون کان کسی کو خبر نہ ہو۔

جب وکیل بیان استغاثہ ختم کرچکا تو اوس کوٹھی کے محرر نے جہان قیدی نے پانچ سو پاونڈ کا نوٹ بھنایا تہا اپنا اظہار قلمبند کرایا۔

آخر کار سر رو برٹ ہاربرد گواہون کے کٹہرے مین طلب کیا گیا۔ اوس نے یہ بیان لکہوایا کہ گرفتاری کی تاریخ سے ایک دن پہلے قیدی نے شام کا کھانا میرے

ساتھہ کھایا اور کھانا کھا چکنے کے بعد باصرار تمام مجھہ سے مسٹر چچسٹر اور نیز مسٹر ٹالبٹ سے قمارخانہ معلومہ کو چلنے کو کہا اور یہ بھی دریافت کیا کہ آیا ہم تینون مین سے کسی کے پاس پچاس پونڈ کے نوٹ کی ریزگاری ہوگی۔

اس کے بعد مسٹر چچسٹر کی باری آئی۔ اوس نے یہ شہادت دی کہ قیدی نے پولیس کی کچہری مین بوقت تحقیقات ابتدائی جو وجوہ اپنی صفائی مین پیش کئے تہے وہ سراسر غلط ہین اور مین نے کبہی کوئی نوٹ بھنانے کے لئے اوسے نہین دیا۔

مارکہم کے وکیل نے اس گواہ پر نہایت سختی سے حسب ذیل جرح کی۔

وکیل "کیون صاحب آپ کون ہین؟"

چچسٹر۔ "ایک خانگی حیثیت کا جنٹلمین ہون"

وکیل "آپ کی وجہ معاش کیا ہے؟"

چچسٹر "میرے والد نے میرا درماہہ مقرر کر رکھا ہے"

وکیل "اور آپ کے والد کون ہین؟ اس سوال کا جواب ذرا سنبھل کر دیجئے"

چچسٹر "میرے والد تاجر ہین"

وکیل "تاجر ہین یا بساطی ہین؟"

چچسٹر "اچھا اگر آپ کو بساطی کا لفظ پسند ہے تو بساطی ہی سہی"

وکیل "ہان مجھکو یہی لفظ پسند ہے اب باقرار صالح بیان کیجئے کہ آیا آپکے باپ نے محلہ ستھنل گرین مین کباڑی کی دکان لگا رکھی ہے یا نہین جس مین گاہکون کی چیزین بہی گرو رکہی جاتی ہین؟"

چچسٹر "میرے والد ایک بہت بڑے زرگری کے کارخانہ کے مالک ہین اور

کبھی کبھی روپیہ بھی سود پر قرض دیا۔"

وکیل (قطع کلام کرکے) "ہان آپ کچھ کچھ رستے پر آئے۔ چلئے بات پوری کیجئے۔ آپ نے کہا تہا کہ آپ کے والد کبھی کبھی روپیہ بھی سود پر قرض دیا کرتے ہین"

پچیسٹر (ان سوالات سے پریشان اور شرمندہ ہوکر) "ہان روپیہ سود پر قرض دیتے ہین بشرطیکہ کفالت قابل اطمینان ہو"

وکیل - (طنز کے لہجہ مین) "آپ اپنے مطلب کو صحیح لفظون مین ادا کرنے سے کیون اسقدر کتراتے ہین۔ مجھسے سنئے۔ آپ کے باپ فلالین کے کوٹ پتلون اور جیبی گھڑیان اور پرانا سامان اور اسی طرح کی دوسری چیزون کی کفالت پر سودی روپیہ دیا کرتے ہین۔ لیکن ذرا یہ تو بتائیے کہ آپ کے والد ماجد یعنی اس معزز کباڑی کو کبھی طبقہ امرا مین داخل ہونے اور خطاب پانے کا بھی موقع ملا تھا"

پچیسٹر "جی نہین"

وکیل - "تو پھر یہ آنریبل کا دم چھلا جو آپ اپنے نام کے ساتھہ لگاتے ہین یہ کس بنا پر؟"

مسٹر پچیسٹر نے سر جھکالیا اور کچھہ جواب نہ دیا۔ ملزم کے وکیل نے اپنا سوال زور دیکر دہرایا اور آخرکار مسٹر پچیسٹر نے عاجزی سے تسلیم کیا کہ مجھے اس خطاب کا کوئی حق نہین یونہی حصول عزت کے خیال سے اختیار کرلیا۔ اسکے بعد وکیل نے پھر جرح کرنی شروع کی۔

"کبھی آپ نے ونچیسٹر کے نام سے بھی سفر کیا ہے؟"

پچیسٹر "ہان جرمنی مین"

وکیل ۔" کس غرض سے آپ نے یہ فرضی نام اختیار کیا تھا ؟"

چچسٹر ۔" کوئی خاص غرض تو نہ تھی ۔"

وکیل " انگلستان سے روانہ ہوتے وقت کیا آپ مقروض نہ تھے ۔؟"

چچسٹر ۔" اس مین کسی قدر سچائی ضرور ہے لیکن متدین سے متدین آدمی بھی بعض دفعہ مالی مشکلات مین پھنس جاتا ہے ۔"

وکیل ۔" آپ صرف میرے سوالات کا جواب دیجیے اور اون پر رائے زنی نہ کیجیے ۔ یہ کام میرا ہے ۔ آپ مہربانی کرکے جوری کے سامنے بیان کیجیے کہ جرمنی کے سفر کے وقت آپ کے ہمراہ ایک داروغہ یا کوچ مین تھا یا نہین ۔؟"

چچسٹر ۔" مین جب سفر کرتا ہون تو ہمیشہ اپنے ساتھ ایک نہ ایک ملازم رکھا کرتا ہون ۔"

وکیل ۔" جو شخص اپنے قرض خواہون کے تقاضے کے ڈر سے فرار ہو جائے اوسے اسطور سے روپیہ برباد کرنے کے بجائے زیادہ مآل اندیشی اور کفایت شعاری سے کام لینا چاہیئے ۔ اچھا اب یہ بتائیے کہ جب آپ مقام بیڈن مین تھے تو کیا جوئے مین ایک بڑی رقم ہار کر مشکلات مین پھنس جانے کی وجہ سے آپ نے اوس مقام کو یک لخت چھوڑ دیا یا نہین ؟"

چچسٹر ۔" میرا ایک جنٹلمین سے تاش کھیلنے مین کچھ جھگڑا ہو گیا تھا اور اسلیے دوسرے دن صبح ہوتے ہی مین اوس شہر سے چلدیا ۔"

وکیل " چلدیے اور اپنے نوکر اور اپنے کپڑون کے صندوق کو وہین چھوڑ گئے اور جلدی مین شاید ہوٹل کا کرایہ دینا بھی بھول گئے ۔"

چچسٹر " لیکن اس اثنا مین میرا نوکر مجھسے ملا اور مین نے اوس کی تنخواہ جتنی

چڑھی ہوئی تھی۔ اوس سے بھی زیادہ ادا کر دی۔"

وکیل "اچھا اب آپ کٹہرے سے ہٹ جائے۔ جو کچھہ مجھے آپ سے پوچھنا تھا پوچھہ چکا۔"

گواہی کے کٹہرے سے باہر چلے آنیکی اجازت پاکر چیسٹر وہان سے اسطرح نکلا جیسے طوطا پنجرے سے چھوٹ کر نکلتا ہے۔

وکیل استغاثہ نے اب وٹنگھم کو طلب کیا۔ بچارا خانساماں مُنہ لسورتا ہوا گواہی کے کٹہرے مین داخل ہوا اور بہت کچھہ طول کلامی اور فضول گوئی کے بعد اوس نے آخر اس بات کا اقرار کیا کہ اوسکے نوجوان آقا نے اوسی روز جبکہ وہ گرفتار ہوتا ہے۔ انگلستان سے دفعتاً باہر چلے جانے کا قصد کیا تھا۔ جب اوس پر جرح کیگئی تو اوسنے بیان کیا کہ اس سفر کے اختیار کرنے کی وجہ وہ تاسف اور پشیمانی تھی جو رچرڈ کو اس خیال سے ہوئی کہ مسٹر چیسٹر اور مسٹر ٹالبٹ اور سر روبرٹ ہاربرو کے پھسلانے سے وہ سیدھے رستہ سے بھٹک گیا۔ وکیل استغاثہ کے سوالات جرح کا جواب دیتے دیتے بڈھے خانساماں نے یکایک اپنی آواز بلند کی اور ججون سے یون خطاب کیا۔

"ظہور (حضور) آپ اقین (یقین) مانئے کہ میاں رچرڈ اس سیاہ تر کاری (سیاہ کاری) سے ایسے ہی پاک ہین جیسے خود ظہور (حضور) یہ کام اس چیسٹر کا کیا ہوا ہے جسنے اپنی درگاہ (داروغہ) کے ساتھہ بھی بے ایمانی کی اور اوس گنوار ٹالبٹ کا جسنے مجھے ولیر کہا۔"

وٹنگھم کے اس بلاغت آمیز فقرے پر جج کسی قدر متبسم ہوئے کیونکہ اس وفادار ملازم نے جس نیت سے یہ باتین کہین تھین۔ اوس مین خلوص کے سوا اور کسی چیز کی

آمیزش نہ تھی۔

جس افسر نے مارکھم کو گرفتار کیا تہا اوسنے اب اس بات کا ثبوت دیا کہ جب اوسنے پولیس کی کچہری مین ملزم کی تلاشی لی تو ملزم کے پاس سے ایک پاکٹ بک جس مین تیس چالیس پونڈ کی اشرفیان اور نوٹ ہونگے برآمد ہوئی اور پچاس پونڈ کا ایک نوٹ بہی نکلا۔ اس کے بعد بینک آف انگلینڈ کے ایک کارکن نے ثابت کیا کہ پانسو پونڈ کا نوٹ جو بہنایا گیا اور جس پچاس پونڈ کے نوٹ کا اب حوالہ دیا گیا ہے وہ دونون کے دونون جعلی تہے۔ اس حد تک پہونچکر پیروکار استغاثہ نے اپنی کارروائی ختم کردی اور جج ٹفن کہانے کے لئے اوٹھکر ایک دوسرے کمرے مین چلے گئے۔

مارکھم کو اس مقدمہ کی کارروائی پر اب غور کرنے کا موقعہ ملا۔ جب اوس نے سر روپرٹ ہاربرو اور مسٹر چیچسٹر کی شیطنت آمیز دروغ بیانی کا خیال کیا تو اوس کے تحیر و استعجاب کی کوئی حد نہ رہی۔ لیکن چیچسٹر کے چال چلن کی پیروکار صفائی نے جو دہجیان اوڑائی تہین۔ اوس سے اوس کو چیچسٹر کی گواہی کے غیر معتبر سمجھے جانے کی طرف سے بہت کچھہ اُمید بندہ چلی تھی۔ جب اوس نے دیکھا کہ پیروکار استغاثہ نے اون واقعات کے ترتیب دینے مین جو بطور شہادت مخالف استعمال کئے گئے تہے کس چالاکی اور دانائی سے کام لیا تو وہ کانپ اوٹھا لیکن ساتھہ ہی اس خیال سے اوس کے دلکو کسی قدر تسکین بہی ہوئی کہ اوسکا وکیل ابہی واقعات پر جلد نئی روشنی ڈال سکیگا۔ جج اب اپنی اپنی جگہ پر واپس آئے۔ عدالت مین چارون طرف خاموشی چھاگئی اور ملزم کا وکیل شہادت صفائی پیش کرنے کے لئے اوٹھا۔ رچرڈ ایک تپائی پر بیٹھہ گیا اور نہایت توجہ سے اپنے وکیل کی تقریر کے سننے کے لئے تیار ہو

بیٹھا۔ اوڈنگھم نے اپنے ہاتہہ کو محراب کی شکل مین اوسکے کان کے پیچھے اوٹھائے رکھا تاکہ اس اہم موقع پر کوئی لفظ سننے جانے سے رہ نہ جائے۔

پیروکار صفائی نے اپنی تقریر کی ابتدا ملزم کے خاندان اور اوسکے ذاتی اعزاز کے مختصر حالات سے کی اور کہا کہ میرا موکل ایسے مان باپ کے گھر پیدا ہوا جو سوسائٹی مین درجہ اعلےٰ رکہتے تھے اور ایک ایسی جائداد کا وارث ہے جو نہایت بیش قیمت ہے۔ زمانہ نابالغی مین میرے موکل کو اوسکے ولی کی طرف سے جو یہان موجود ہے چھہ سو پونڈ سالانہ جیب خرچ کے طور پر ملتے ہین۔ پس ایسے تعلیم یافتہ نوجوان کی نسبت جسے خرچ کرنیکو اتنی بڑی رقم ملتی ہو۔ جو اپنے احباب اور ہمچشمون مین بوجہہ اپنے ترین خوش اطواری اور راست کرداری کے وقعت اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہو اور جو ضرورت کے پیش آجانے پر اپنے ولی سے ایک بات مین جس قدر روپے مطلوب ہوے لے سکتا ہو یہ خیال کرنا نہایت ہی لغو ہو گا کہ جعلی نوٹون سے روپیہ پیدا کرنے کے لئے وہ دوسرون کے ساتھ سازش کرے گا۔ یا بطور خود جعل کا مرتکب ہو گا ایسا خیال کرنا بالکل بعید از قیاس ہو گا۔ چونکہ یہ نوجوان نہایت بہولا بھالا تھا اور اوس کی طبیعت ایسی واقع ہوئی تھی کہ جو کچھہ دوسرے کہین اوسے بآسانی باور کرلے اور اوس کے علاوہ وہ دنیا کے نشیب و فراز سے بہت کم واقف تھا لہذا بعض بدمعاشون نے اوسے زندگانی کے پہلے ہی مرحلے مین قدم رکہنے پر اپنی راہ پر لگا لیا موجودہ واقعے کی کل حالات چند الفاظ مین بیان کئے جا سکتے ہین۔ چند بدمعاشون نے ملکر یہ قصد کیا کہ جعلی نوٹ چلا کر دولت پیدا کیجائے۔ چونکہ ان مین اوس قزاق کی سی حمیت نہ تھی جو جرم کا ارتکاب تو کرتا ہے لیکن ساتھہ ہی اپنی

جان کو بھی خطرہ مین ڈالتا ہے لہذا ان بدمعاشون کو ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی جس کو کام نکالکر آڑے وقت مین اپنی سپر بھی بنا سکین۔ ان بدمعاشون کی اغراض کا یہ آلہ میرا موکل ہے جو اسوقت عدالت کے سامنے کھڑا ہے۔ جو گواہ پیش ہوئے ہین اون مین سے ایک جسکا اصلی نام چچسٹر ہے مگر جو خود اپنے بیان کے بموجب براعظم یورپ مین ایک دوسرے نام سے سفر کرچکا ہے ایسا شخص نہین جسپر جوری کو کچھہ بھی بھروسہ ہوسکے۔ اس شخص نے ایک ایسا خطاب اپنے نام کے ساتھہ شریک کرلیا جس کا اوسے کچھہ بھی استحقاق نہین اور اپنے وضع و انداز سے ایسا ظاہر کیا کہ گویا وہ ایک بہت بڑا امیر ہے حالانکہ اصل مین وہ بازار بیتھہ نل گرین سے ایک کباڑی کا بیٹا ہے۔ پیرو کار استغاثہ نے جس گواہ کی شہادت کو اپنے بیان کے تائید مین خاص طور سے پیش کیا ہے وہ یہی مسٹر چچسٹر ہے جس کو شوخ چشمی اور بیبا کی مین کمال حاصل ہے۔ جو اپنے سے اعلےٰ درجہ کے لوگون کے انداز و اطوار کی اچھی طرح نقل اتار سکتا ہے۔ جو خوش تقریر۔ بذلہ سنج۔ لطیفہ گو۔ اور خوش لباس ہونے کی وجہ سے دوسرونکو دہوکے مین ڈال سکتا ہے اور جو جیبون مین اشرفیان کھنکھناتا ہوا اپنی تہذیب اور شایستگی پر اتراتا ہے اور دوسرون کی ذراسی بے سلیقگی کو تحقیر اور تنفر کی نظر سے دیکھتا ہے۔ لیکن انگلستان کی کوئی جوری اپنے ابناے جنس مین سے کسی کو ایسی کمزور شہادت کی بناپر ہرگز مجرم نہین قرار دیگی کیا ایسے شخص کی شہادت بھی قابل وقعت ہوسکتی ہے جو قمار بازی مین کسی ناجیانہ حرکت کے باعث بیڈن سے بے تحاشا بھاگ کھڑا ہو اور ایک غیر ملک مین اپنے بیچارے نوکر کو جس کی جیب مین ایکسا پیسہ تک نہ تھا اور جو اوس ملک کی

زبان سے ناآشنا تھا اوس الزام کا نشانہ بنا کر چھوڑ آئے جو خود اوسپر تھپنا چاہیے
تھا۔ جعلی نوٹون کے چلانے کی میرے موکل کو کوئی وجہ نہ تھی کیونکہ وہ دولت
مند ہے لیکن مسٹر چیسٹر کے لیے ضرور وجہ تھی کیونکہ جس قدر روپیہ اوسکا باپ
اوسے دیتا ہے اوس مین موجودہ حیثیت سے رہ کر اوس کا گذر نہین چل سکتا۔

یہان وکیل نے بیان کیا کہ کسطرح رچرڈ کو آمادہ کیا گیا کہ بڑے نوٹ کو بھنائے
اور کیسے چھوٹا نوٹ اوسکے قبضہ مین آیا۔

اس کے بعد وکیل نے کہا کہ جو خط ملزم نے مسز آرلنگٹن اور مسٹر بانزو کو لکھے
تھے اون مین اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ ملزم کو اپنے ساتھیون کے چال چلن کا
حال دفعتاً معلوم ہوگیا اور یہ حقیقت اوسپر کھل گئی کہ وہ انکی صحبت مین سیدھے
رستے سے بہک رہا ہے۔ اس فقرہ پر منجانب استغاثہ بہت بڑا زور دیا گیا ہے کہ
"کل تک مین جس راستے پر آنکھہ بند کیے اور بے سوچے سمجھے دوڑا چلا جا رہا تھا
اوس کے خطرات پر اب مجھکو تنبیہ ہوا ہے" لیکن اس مین اُس نوجوان افسر کی
خودکشی کے واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو قمارخانہ مین پیش آیا جہان ملزم
دوسرون کے اصرار و تقاضا پر گیا تھا نہ کہ دوسرے اوس کے اصرار و تقاضا پر۔ ملزم نے اپنے
خط مین لکھا ہے کہ میرا لندن ایک منٹ ٹھہرنا بھی خالی از خطرہ نہین۔ اسکی وجہ صاف ظاہر ہے جن لوگون سے اتفاقیہ
طور پر اوس کے روابط بڑھ گئے تھے وہ دم بھر کے لیے بھی اوسکا پیچھا نہ چھوڑتے
تھے اور ایسی حالت مین وہ لندن مین امن اور سلامت روی کے ساتھہ نہین
رہ سکتا تھا۔ پھر اوس نے اپنے ولی کو لکھا ہے کہ "مین اس وقت بدرجہ غایت
متاسف و منفعل ہون۔ اُمید ہے کہ میرا انفعال و تاسف آپ کو میری عزت و آبرو کی

تحفظ پر مائل کرے گا" اس کا مطلب بھی صاف ہے مسٹر مانرو کو جب اخبارون کی ذریعہ سے یہ خبر پہونچی ہو گی کہ رچرڈ ایک قمار خانے مین موجود ہونے کی علت مین گرفتار ہو کر سزایاب ہوا تو کیا اوسے بیحد رنج اور صدمہ نہ ہوا ہو گا۔ ایسی حالت مین رچرڈ کا اپنے ولی کو اس مضمون کا خط لکھنا بالکل قدرتی امر تھا۔ اس کے علاوہ یہ امر بھی مدنظر رکھنا چاہیئے کہ یہ خط جلدی اور گھبراہٹ مین لکھے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی عبارت مبہم اور ذومعنی ہے۔ جوری کے معزز ارکان کو چاہیئے کہ اس عبارت کی تاویل بہ حق ملزم کرین۔ اصول عدل وانصاف کی رو سے بارہ حقیقی مجرمون کا رہا کر دینا جس سے خلق اللہ کو سخت سے سخت ایذا پہونچے اس سے پھر بھی بہتر ہے کہ ایک ناکردہ گناہ شخص سزایاب ہو۔ ملزم نے سفر اختیار کرنے کا جو فوری عزم کر لیا تھا اوس کے متعلق ونگھم گواہ نے بوقت جرح بیان کیا ہے کہ ملزم کا مقصد یہ تھا کہ جن تین شخصون کے چال چلن اور رویہ کا حال اوسپر دفعتہً کھلا تھا اون سے اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے کچھ دنون کے لئے باہر چلا جائے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم نے ان تینون اشخاص سے استدعا کی کہ اوسکے ہمراہ قمار خانہ کو چلین لیکن اونہون نے پہلے انکار کیا۔ خدا کی شان کو دیکھو کہ جن لوگون کا چال چلن اس درجہ مشتبہ ہو وہ ایسے نیک پاک بنین کہ کسی قمار خانہ مین جانے تک سے احتراز کرین علی الخصوص مسٹر آرتھ چیسٹر جیسا شخص جسکو جوا کھیلتے وقت دوسرے جواریون کو دہوکا دینے کی وجہ سے بیڈن سے بزکدم بھاگنا پڑا ہو۔ اور یہ جو بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم نے پچاس پونڈ کے نوٹ کی ریزگاری اپنے تین رفیقون سے طلب کی جس سے اوسکا مقصد اس جعلی نوٹ کا چلانا تھا سو اوس کا جواب مین دے ہی چکا ہون کہ یہ نوٹ چیسٹر نے

او سے دیا اور اوس سے نوٹ کے بدلے کا روپیہ لے کر مسٹر رو پرٹ ہاربرو کے صندوقچے
مین بند کر دیا۔ اس کے علاوہ یہ امر خاص طور سے جوری کی توجہ کے قابل ہے کہ
جب ملزم کے پاس سے دو جعلی نوٹ بینک آف انگلینڈ کے برآمد ہوئے تو کیا وجہ
ہے کہ جب اوس کے مکان کی تلاشی لیگئی تو نہ تو کوئی اور جعلی نوٹ نکلا اور نہ نوٹ
بنانے کے آلات جو قلب ساز لوگ استعمال کیا کرتے ہین برآمد ہوئے۔ یہ امر بھی
قابل لحاظ ہے کہ جس نوجوان کے پاس خدا کا دیا سب کچھہ موجود ہوا اور جس کو دولت
و عزت کسی چیز کی کمی نہ ہو آیا وہ جان بوجھہ کر بلا کسی وجہ خاص کے ایک سنگین جرم
کا مرتکب ہو کر اپنی تمام امیدون کا خون کرے گا۔ اور اپنے چال چلن پر ہمیشہ کے لئے
بٹہ لگالے گا۔ یہ خیال بالکل بعید از قیاس اور ناقابل التفات ہے اور مجھے اُمید ہے
کہ جو شہادت مین نے پیش کی ہے اوسکو معزز اراکین جوری میرے موکل کی برأت
کے لئے کافی تصور کرین گے۔

رچرڈ ان تمام دلایل کو جو اوس کے وکیل نے اوسکی صفائی مین اس قابلیت
کے ساتھہ پیش کین۔ دل کے کانون سے سنتا رہا اور اوس کے دل مین اُمید پیدا
ہو چلی کہ عدالت اسپنے مدلل اور شافی بیان کے بعد اوس کے حق مین فیصلہ کریگی۔
پیروکار صفائی کی تقریر کے بعد مسٹر ٹانرو کی شہادت قلمبند کی گئی۔ جس نے صفائی
کے اس بیان کی تائید کی کہ ملزم متمول اور خوش حال ہے۔ اس کے بعد ستاگلس
کی گواہی ہوئی اور اوس نے چچسٹر کے بیڈن سے فرار ہو جانے کے واقعہ کو بالتفصیل
بیان کیا۔

جب صفائی کے تمام اظہار ختم ہو چکے تو اوس واجب نفرین علہ رآمد کی رو سے

جو الزام لگانے والے فریق کو اون صورتون مین جن مین مدعی علیہ کی طرف سے گواہ پیش ہوئے ہون آخری تقریر کا حق دیتا ہے ۔پیروکار استغاثہ جواب دینے کے لئے اٹھا اور حسب ذیل تقریر کی۔ صفائی کی طرف سے ملزم کے عالی خاندان اور ذی ثروت ہونے کے واقعہ پر بہت کچھہ روز دیا گیا ہے لیکن واضح رہے کہ وجاہت والوں ل ہر صورت مین ارتکاب جرم کو مانع نہین آیا کرتے ۔ اسکے علاوہ قانون کو ہمیشہ کسی فعل کے صدور کے متعلق بظاہر کسی وجہ تحریک کے نہ پائے جانے سے متاثر نہ ہونا چاہیئے کیونکہ بعض نہایت سنگین جرایم کا ارتکاب بلاکسی ایسی نیت یا وجہ تحریک کے ہوا ہے جنکی شافی طور پر توجیہہ نہین کی جاسکتی۔ جو مقصد جوری کے پیش نظر رہنا چاہیئے وہ ارتکاب فعل ہے اور شہادت سے فائدہ یہ ہے کہ اس بات کو ثابت کیا جائے کہ فلان شخص سے فعل مذکور سرزد ہوا یا نہین ہوا۔ اس مقدمہ مین جعل کا ارتکاب کیا گیا ہے اور ملزم نے جو اس وقت عدالت مین پیش ہے اس جعل کے ذریعہ سے روپیہ حاصل کیا۔ صفائی کو اس واقعہ سے انکار نہین ہے کہ ملزم ہی وہ شخص ہے جس نے اس طور پر روپیہ حاصل کیا۔ پس امر تنقیح طلب یہ ہے کہ آیا ملزم کو اس امر کا علم تھا کہ نوٹ جعلی ہے اور میری یہ رائے ہے کہ بعض واقعات نہایت صراحت کے ساتھہ اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ ملزم پر جرم عاید ہوتا ہے۔ مسٹر چچسٹر کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے بذات خود کبھی کوئی نوٹ ملزم کو نہین دیا اور خواہ چچسٹر بدرویہ بھی ثابت ہو جائے تاہم ملزم کے محض زبانی دعوے کے سوا جو اوس نے اپنے وکیل کے ذریعہ سے پیش کیا ہے اور کسی واقعہ سے یہ بات پایہ تحقیق کو نہین پہونچتی کہ دونون نوٹ اوسکو چچسٹر سے ملے۔ اس مین شک

نہین کہ مسٹر پچیسر نے سفر جرمنی کے اثنا مین اپنا نام بدل لیا لیکن ایسا اوس نے اس لئے کیا کہ ایک غیر ملک مین جہان اوس کا کوئی یار و مددگار نہ تھا گرفتار ہونے سے بچے - اس مین بھی شک نہین کہ اوس نے اپنے نام کے ساتھہ آنریبل کا خطاب شریک کر لیا - مگر اوسکے اس فعل کو حماقت اور خود پسندی سے تعبیر کر سکتے ہین نہ کہ جرم سے - کیونکہ نصف سے زیادہ انگریز جو کپتان کہلاتے ہین - ایسے ہی کپتان ہوتے ہین جیسا مین ہون -

فریقین کی بحث سن چکنے کے بعد عدالت کے حاکم اعلےٰ نے شہادت جوری کے روبرو پیش کی - اور دو گہنٹہ تک واقعات و حالات مقدمہ پر نظر ڈالکر مقدمہ کے مالہ و ما علیہ سے جوری کو آگاہ کیا - اس کے بعد اراکین جوری اٹھہ کر دوسرے کمرے مین چلے گئے - اور دیر تک اپنے فیصلہ پر بحث کرتے رہے -

آخر کار ارکان جوری اپنی جگہ پر واپس آئے اور اون کے چہرون پر اس خیال کی وجہ سے اطمینان برس رہا تہا کہ مقدمہ سے نبٹ کر گھر جانے کی توجلد اجازت ملے گی - لیکن اوس نوجوان کی حسرت سے اون کے دلون مین کچھہ بھی رحم نہ پیدا ہوا جس کے حق مین اونہون نے سزا تجویز کی تھی اور جس کی آرزوؤن کا اونہون نے خون کر ڈالا تھا - کیونکہ جو فیصلہ اونہون نے صادر کیا وہ یہ تھا کہ ہم ملزم پر جرم ثابت پاتے ہین -

صدر عدالت فوجداری کے اجلاس متفقہ نے اب مقدمہ کی کارروائی کو فیصلہ سنا کر ختم کرنے کی جلدی کی - رچرڈ سے کہا گیا کہ اوٹھکر عدالت کا فیصلہ سنے - اوسنے اس حکم کی تعمیل ایک سکتے کے عالم مین کی - دنیا اوس کی آنکھون مین اندہیر ہو رہی تھی ہر جج کی آواز اوس کے کانون مین نالہ درا کی طرح گونج رہی تھی اور جو کثیر التعداد

شخص عدالت مین جمع تھے وہ ادسے اون لوگون کی طرح جنبش کرتے ہوئے نظر آرہے تھے جو کسی کو سولی چڑھتے ہوئے دیکھنے کے لئے آئے ہون - جج نے فیصلہ سناتے وقت ان الفاظ مین اوس سے خطاب کیا - عدالت تمہاری جوانی پر رحم کرتی ہے اور چونکہ بعض واقعات ایسے ہین جن کی وجہ سے تم کو بہت ہی نرم سزا دیجانی کافی خیال کی جاتی ہے لہذا تمکو دو سال کی قید محض کی سزا دیجاتی ہے

تینتیسوان باب

صدر عدالت فوجداری کا دوسرا اجلاس

جب رچرڈ کو عدالت کے پیادے مجبس نیوگیٹ مین واپس لے گئے تو اوسکے دل کی وہ کیفیت ہو رہی تھی جس کا سمجھنا بیان کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ جج اپنی خوشنما گاڑیون مین اپنے اپنے عالیشان مکانون کو چلے گئے۔ وکیل استغاثہ جسنے اپنے ابنائے جنس کے اخلاق کی محافظت مین اسقدر جوشش اور سرگرمی ظاہر کی تھی۔ جلد جلد اپنے عشرت کدہ کی طرف روانہ ہوا تاکہ وہان پہونچکر دو بازاری عورتون کی صحبت مین دل خوش کرے جو وہان اوسکا انتظار کر رہی تھین اور باقی کے وکیل بھی اپنے اپنے مکانون کو چلدیے تاکہ جرم اور سیاہ کاری کے نئے مقدمات کے لئے جن کی پیشی کل ہونے والی تھی تیاری کرین۔

رچرڈ نے عدالت سے رخصت ہوتے وقت مارنو اور وننگھم سے ہاتھ ملایا کیونکہ اون سے پھر ملنے کی اجازت اوسکو کہین تین مہینے کے بعد جاکر ملنے والی تھی۔ ان دونون کو ابھی تک اوس کی بے گناہی کا یقین تھا اگرچہ ابھی بارہ آدمی اوسکے مجرم ہونے کی نسبت اپنا یقین ظاہر کر چکے تھے

دوسرے روز الایزا سڈلی - رابرٹ اسٹیونس اور ہیو میکچرزل کے مقدمہ کی سماعت ہوئی - کل کی طرح آج بھی عدالت مین لوگون کا اسقدر ہجوم تھا کہ تل رکھنے کو جگہ نہ ملتی تھی - اس مقدمہ کا شہر مین جا بجا چرچا تھا اور ہر شخص کی زبان پر اس کا ذکر تھا نہ صرف اس لئے کہ قیدیون نے جس رقم پر ہاتھ صاف کرنا چاہا تھا وہ بہت بڑی تھی بلکہ اس لئے بھی اس مقدمہ سے خاص و عام کو دلچسپی تھی کہ فریب دہی مین حصہ لینے والی ایک نہایت ہی حسینہ وجمیلہ عورت تھی -

الایزا ایک نہایت ہی سادہ لیکن خوش وضع لباس پہنے ہوئے تھی - جیساکہ ہم پیشتر کہہ چکے ہین وہ ایک مضبوط دل کی عورت تھی اور اس لئے اوس نے اس موقعہ پر کوشش کی کہ اپنے جذبات اور کیفیات دلی کو حتی المقدور اپنے قابو مین رکھے - اپنے ساتھ کے دونون قیدیون پر اوس نے ایک دفعہ بھی نگاہ نہ ڈالی اور مقدمہ کی پوری پیشی مین بھی اونکی طرف التفات نہ کی -

اسٹیونس پامال اندوہ وغم ہو رہا تھا - روحانی صدمہ نے اوسپر اس تھوڑے سے عرصہ مین ایسا سخت اثر ڈالا تھا کہ اوس کے چہرے پر جھریان پڑ گئی تھین اور بلا کی زردی چھائی ہوئی تھی - اوس کے ہونٹ تک سفید ہو رہے تھے - میکچرزل ابھی تک منہ پھلائے اپنی قسمت کی طرف سے ایک طرح کی وحشیانہ بے پروائی ظاہر کر رہا تھا - ارل آف وارنگٹن اس موقعہ پر عدالت مین موجود تھا -

جب ملزمین سے عدالت نے یہ سوال کیا کہ تم نے ارتکاب جرم کیا ہے یا نہین تو اسٹیونس اور میکچرزل نے تو یہ جواب دیا کہ ہم بے قصور ہین لیکن الایزا نے استقلال کے ساتھ ایک دہیمی آواز مین کہا کہ مین حقیقت مین مجرم ہون -

چونکہ ناظرین کو اس مقدمہ کے کل واقعات بیشتر سے بالتفصیل معلوم ہین لہذا ہم اس مقدمہ کی مزید روئداد کو اس مقام پر درج کرنا غیر ضروری سمجھتے ہین - صرف اس قدر بیان کر دینا کافی ہوگا کہ جب جوری نے دونون مرو قیدیون کی نسبت مجرم ہونے کا فیصلہ صادر کیا تو ارل آف وارنگٹن نے اوٹھکر نہایت معقول اور پر اثر طور پر عدالت سے الائیزا اسڈنی کی شفاعت کی - الائیزا اس خلاف امید فیاضانہ برتاؤ سے اس درجہ متاثر ہوئی کہ اوس کے آنسو جاری ہوگئے - جوری کے رکن اعلےٰ نے بھی اوٹھکر یہ کہا کہ اگرچہ ملزمہ نے اقبال جرم کرکے ہم کو اپنے مقدمہ کی نسبت تجویز صادر کرنے کے فرض سے سبکدوش کر دیا ہے لیکن ہم بالاتفاق سفارش کرتے ہین کہ عدالت اوس کی نسبت لحاظ مناسب فرمائے -

جج نے فیصلہ سنانا شروع کیا اور کہا "رابرٹ اسٹیونس تم فریب دہی کے ایک ایسے جرم کے مرتکب ہوئے ہو جو ایک تجارتی اور مہذب ملک مین نہایت ہی سنگین سمجھا جانا چاہیے - اسکے علاوہ تم نے ایک نوعمر اور ناتجربہ کار عورت پر اپنے منصوبہ کی کامیابی حاصل کرنے کے لیئے اثر ڈالا وہ اثر جو تمھین اوس کی مان اور بھائی اور خود اوسکے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کرنے کی وجہ سے حاصل ہوا تھا - اس لئے عدالت تمھین سخت سے سخت قانونی سزا دیئے بغیر نہین رہ سکتی اور تجویز کرتی ہے کہ تم کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دیجائے "

مجرم یہ سنکر لڑکھڑایا اور سہارے کے لیئے کٹھرے سے جا لگا کچھ دیر تک تو اوس پر ایک سکتہ کا سا عالم طاری رہا - لیکن جب کسی قدر حواس بجا ہوئے تو اوس نے جج سے حسب ذیل الفاظ مین خطاب کیا -

"مائی لارڈ - مجھے اس تجویز کے حق بجانب ہونے کا اعتراف ہے جو میری نسبت صادر کی گئی ہے لیکن مجھے اسقدر عرض کرنے کی اجازت دیجے کہ الایزاسڈنی کا اقدام فریب دہی مین کوئی قصور نہین - ارل آف وارنگٹن کے ہان بینک کی رسیدون کے واگذاشت کرانے اور اون پر دستخط کرنے کے لیے جانے سے چند گھنٹہ قبل اوسکو اوس مقصد کی اطلاع تک نہ تھی جو میرے پیش نظر تھا - اوسوقت بھی جب مین نے اپنے منصوبے کی حقیقت اوسپر ظاہر کی تو جو حصہ اسکی تکمیل مین وہ لینے والی تھی اوس سے بہت کچھ خائف ہوئی اور جھجکی اور اسلئے مجھے مجبوراً جھوٹی سچی دلیلون سے معاملہ کی اصل نوعیت کے متعلق اوسکی تشفی کرنی پڑی - مائی لارڈ یہ چند باتین مین نے اس لئے عرض کی ہین کہ وہ اپنے حق کو پہونچے ورنہ مجھے ذاتی طور پر ان باتون کے کہنے سے نہ کوئی نفع ہے نہ نقصان"

اسیٹونس یہ باتین کہکر دم لینے کے لئے بے اختیار اوس کرسی پر بیٹھ گیا جو الایزاسڈنی کے لئے رکھی گئی تھی اور خاتون کی آنکھین اوس کی اس نیک دلی اور فیاضی کے ثبوت سے ایک دفعہ پھر اشکبار ہوئین -

اسوقت جج نے فیصلہ کا وہ حصہ جو میکپھرل سے متعلق تھا سنانا شروع کیا - "ہیو میکپھرل تم پر شریک و معین جرم ہونے کا الزام ثابت ہوتا ہے - تمہارا پیشہ وکالت تھا اور اس پیشہ والا بظاہر معزز اور وقیع خیال کیا جاتا ہے - لیکن تم نے اسکا ذرا بھی خیال نہ کیا اور جو اعتبار قانون کو تمہاری ذات پر بحیثیت ایک وکیل ہونے کے تھا اوسے ایک ایسے بڑے سنگین جرم کے ارتکاب مین مدد دینے کی وجہ سے خاک مین ملا دیا - لہذا بلحاظ مجرم ہونے کے تم اسیٹونس سے دوسرے درجہ پر ہو اور اس لئے

عدالت یہ حکم دیتی ہے کہ تمکو پندرہ سال کی قید کی سزا بہ عبور دریاے شور دیجاے“

یہ کہکر جج کچھہ دیر کے لیے رُکا - خاموشی کا یہ عالم تھا کہ پتے کا کھڑکا بھی ہوتا تو

سنائی دیتا - ذرا سے وقفہ کے بعد جج نے فیصلہ کا آخری حصہ حسب ذیل

سنایا“ الائیزا اسڈلی تمنے اس نامطبوع واقعہ مین جو حصّہ لیا ہے وہ اس سے زیادہ

نہین کہ تم دوسرون کی اغراض کا آلہ تہین - پھر بھی یہ امر نظر انداز نہین کیا جا سکتا کہ جب

اوّل اوّل تمنے مردانہ لباس اختیار کیا تو تم سن شعور کو پہونچ چکی تہین اور اس لیے

تمہین غور کرنا چاہیے تھا کہ کسی قسم کا التباس یا فریب وہی کسی نیک مقصد یا غرض سے

عمل مین نہین لائی جا سکتی - تمنے آقبال جرم مین جو آمادگی ظاہر کی ہے تمہارے ساتھ

کے قیدی نے تمہارے حق مین جو شہادت دی ہے - جوری نے تمہاری سفارش

مین جو کچھہ کہا ہے اور مستغیث نے جس پر زور طور پر تمہاری شفاعت کی ہے یہ سب

باتین ایسی ہین کہ عدالت اونہین نظر انداز نہین کرتی لیکن پھر بھی ضرور ہے کہ تمکو

سخت سزا دیجاے کیونکہ اگر یہ بات تسلیم کر لیجاے کہ جس شخص کی عمر بیس اور تیس سال

کے درمیان ہو وہ اپنے افعال کے لیے ذمہ وار نہین قرار دیا جا سکتا تو بے شمار

صورتون مین اغراض عدالت تلف ہو جائین اور مجرم لوگ ہمیشہ معافیان چاہا کرین اور

طرح طرح کے حیلون سے اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کیا کرین کہ اون کا

جرم ایک حد تک قابل درگذر ہے - لہذا عدالت یہ حکم دیتی ہے کہ تم محبس نیوگیٹ

مین دو سال کی قید محض کی سزا بھگتو“

الائیزا کو خیال تھا کہ اوس کے لیے کم سے کم سات سال کی سزاے قید بہ عبور دریاے شور

تجویز کیجاے گی اور جج کے ان الفاظ نے کہ ”تمہین سخت سزا دیجاے گی“ اوسکے

خیال کو یقین کی حد تک پہونچا دیا تھا - لہذا جج کے آخری الفاظ سے وہ حیران وششدر رہ گئی اور تحیر واستعجاب کی یہ کیفیت ایسی شدید تھی کہ وہ ڈگمگا کر گر ہی پڑی ہوتی اگر ایک عورت نے دفعتہ اوسے نہ سہارا ہوتا۔ اس عورت نے اوسے ایک کرسی پر لیجاکر بٹھا دیا اور محبت و تلطف آمیز الفاظ سے اوس کی تسلی کرنی شروع کی۔ الائزا نے آنکھ اوٹھاکر اس رفیق کے چہرے پر نظر ڈالی اور ڈانیا آرلنگٹن کو اپنے سامنے کھڑا دیکھکر اوسے تعجب پر تعجب ہوا۔

ساحرہ نے اپنے شیرین لہجہ مین کہا "مس سڈنی گبھرانے کی کوئی بات نہین ارل آف وارنگٹن آپ کے لئے آپکی توقع سے زیادہ کوشش کرنے والے ہین - اون کا قصد ہے کہ ہوم سکرٹری سے کہکر آپ کی سزا مین تخفیف کرادین"

الائزا - "مین اون کے اس احسان کو تمام عمر نہ بہولون گی۔ مین ہرگز اس قابل نہ تھی کہ وہ میرے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے۔ اس لئے اون کا لطف وعنایت اور بھی زیادہ قابل شکر ہے"

مسنز آرلنگٹن "آپ یہ کیا کہتی ہین۔ مجھکو ارل آف وارنگٹن کو دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپکو فریب اور دہوکا دیا گیا۔ آپ کی وفادار خادمہ لوئیسا کی زبانی جو حالات ہمکو معلوم ہوئے اون سے ہمکو یقین ہو گیا کہ آپ قابل الزام نہین ہین بلکہ واجب الرحم۔ ایک بات کو سنکر آپ خوش ہون گی - اور وہ یہ کہ لوئیسا کو مین نے اپنے پاس نوکر رکھ لیا ہے"

الائزا - "خدا آپکو اس کا اجر دے - یہ خیال حقیقت مین مجھے بے چین کئے ڈالتا تھا کہ بیچاری لوئیسا کا کیا حشر ہوگا"

"اب اس طرف سے تو مجھکو تسکین ہوئی۔ لیکن لوئیسا مجھہ سے کل ملی تھی۔ پھر اُس معاملہ کو اوس نے کیون اسقدر مخفی رکھا"

مسنز آرلنگٹن "ہم نے اوسے تاکید کردی تھی کہ اس معاملہ کا ذکر آپ سے نہ کرے۔ قبل اسکے کہ آپ پر یہ ظاہر ہو کہ آپ کی دوستی کا دم بھرنے والے بھی بعض لوگ موجود ہین ہم یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ اس افسوسناک اور نامطبوع واقعے مین آپ اپنا طرز عمل آخر تک کیا رکھتی ہین"

الایزا۔ (فرط احسان مندی سے ڈاینا کا ہاتھہ دباکر) "مگر اس فیاضانہ ہمدردی کی مستحق مین کس خاص وجہ سے قرار دی گئی؟"

مسنز ارلنگٹن "بات اصل مین یہ ہے کہ ارل کو آپ کی مان کے ساتھ عشق تہا اور اب اونکو اس بات کا افسوس ہے کہ کیون اونہون نے اپنی محبوبہ کے بچون کی مناسب طور پر خبرگیری نہ کی۔ اسکے علاوہ اونہین یہ بہی خیال ہے کہ اگر اون کے چچا مرحوم زندہ رہتے تو کبہی ان بچون کو پریشان حال نہ دیکھہ سکتے اور اس لئے اون کا یہ فرض تہا کہ ان بچون کے ساتہہ سلوک کرتے۔ (شرماکر) اور میری جو پوچھئے تو جو بات ارل کو اچھی معلوم ہوتی ہے وہ مجھے بہی اچھی معلوم ہوتی ہے"

الایزا "یقین مانئے کہ مین آپ کی یہ عنایت کبہی نہ بہولون گی اور نہ اس کا کبہی بدلا دے سکون گی۔ اب مین ایک خوفناک زندان مین ایک عرصہ دراز تک قید بھگتنے کے لئے جاتی ہون اور خدا ہی کو معلوم ہے کہ اس صدمہ سے مین جانبر ہونگی یا نہین۔ لیکن تادم مرگ مین آپ کے اور اوس شریف النفس امیر کے لئے دست بدعا ہون گی۔ جس نے میری خطا بخش دی ہے اور میرے دل حزین کو تسکین

پہونچای ہے۔"

مسز آرلنگٹن - آپ اسقدر ملول اور دلگیر نہ ہون - اس قید کے زمانہ مین اکثر مین آپ کے پاس آتی رہا کرون گی - اُس کے علاوہ آپ کے واسطے ابھی اس امید کا دروازہ بھی تو کھلا ہے کہ آپ کی سزا مین کچھ تخفیف ہوجاے گی - کیونکہ ارل نے سکرٹری آف اسٹیٹ سے آپ کی پرزور سفارش کرنے کا عزم بالجزم کر لیا ہے۔"

الایزا نے دوبارہ ڈُانا کا شکر ادا کیا اور اسکے بعد وہ ایک دوسری سے جدا ہوئین - الایزا کو تو محبس نیوگیٹ کو لے گئے - اور ڈُانا ایک عزیبا مئو کرایہ کی گاڑی مین جس مین وہ قصداً سوار ہوکر عدالت مین آئی تھی اپنے گھر کو روانہ ہوئی -

اسٹیونس - میکجزل اور الایزا سڈنی کے مقدمہ کے ختم ہوتے ہی ولیم بولٹر کے مقدمہ کی پیشی ہوئی جسپر اپنی بی بی کو قتل کرنے کا الزام تھا - اس بدمعاش کے چہرہ پر وحشیانہ پن اور خونخواری برس رہی تھی اور جب اوس سے یہ سوال کیا گیا کہ جو الزام تمپر لگایا جاتا ہے صحیح ہے یا غلط تو اوس نے نہایت تندی سے جواب دیا کہ مین بے قصور ہون - اس مقدمہ مین اگر کوئی امر باعث دلچسپی تھا تو اوس کے کمسن بیٹے کی شہادت تھی جو اوسکے خلاف قلمبند کی گئی - معلوم ہوتا تہا کہ یہ معصوم بچہ اپنے باپ کے خطرہ سے آگاہ ہے کیونکہ اوسنے اظہار نہایت ہی رک رک کر دیا - بہرحال ملزم کے خلاف بدیہی اور قرائنی شہادت ایسی قوی تھی کہ جوری نے ایک منٹ کے تامل کے بغیر اوسے مجرم قرار دیا -

اس وقت جج نے سیاہ ٹوپی پہنکر مجرم کو سزاے موت کا حکم سنانا شروع کیا -

تمہید کے طور پر جرم کی سنگین نوعیت کی نسبت بہت کچھہ بیان کرنے اور مجرم کو یہ نصیحت کرنے کے بعد کہ جو تہوڑا سا وقت باقی رہا ہے اوسے غنیمت جان کر یاد خدا مین گذارے جج نے یہ حکم دیا کہ ولیم بولٹر کو قید خانہ مین واپس لیجاکر وہان سے پہانسی پانے کے مقام کی طرف لیجایا جائے جہان اوسے سولی پر اوس وقت تک لٹکا رہنے دیا جائے کہ اوس مین جان باقی نہ رہے ۔ یہ حکم دینے کے بعد جج نے اتنا اور کہا کہ خدا انپر رحم کرے ۔

چند سال گذرتے ہین کہ اول درجہ کے چھٹے ہوئے بدمعاشون کا یہ دستور تھا کہ جب عدالت اون کے حق مین سزا تجویز کرتی تھی تو وہ جج کو گالیان دیا کرتے تھے ۔ بل بولٹر نے بھی اس موقعہ پر اسی باجیانہ عادت سے کام لیا اور جج کو شوخ چشمی سے گھور کر نہایت مغلظ اور فحش گالیون کا اوسپر تار باندہ دیا ۔ اس نفرت انگیز ڈھٹائی اور دریدہ دہنی کو ایک ایسے نابکار کی طرف سے عمل مین آتا ہوا دیکھکر جو قبر کے کنارے کھڑا تھا جملہ حضار عدالت بلا امتیاز و تفریق کانپ اوٹھے ۔ عدالت کے پیادون نے بڑہ کر اس جانخراش واقعہ کو روک دیا اور مجرم کو بہت کچھہ جد و جہد اور کشمکش کے بعد محبس نیوگیٹ مین پہونچا دیا جہان اوسکو ایک حجرہ مین جہان خونی بند کئے جاتے ہین قید کر دیا گیا ۔

ادہر صدر عدالت فوجداری مین ان اہم مقدمات کا تصفیہ ہو رہا تھا اور ادہر شہر کی ایک دوسری عدالت مین دو اور مقدمات کی سماعت ہو رہی تھی جو قابل ذکر ہین ۔ پہلے مقدمہ مین ملزم ٹامس آرم اسٹرانگ تہا جو خوبی قسمت سے شہادت کے پیش نہ ہونے کے باعث بری کر دیا گیا کیونکہ جارج مانٹیگ جو اوسکے خلاف گواہی

دینے والا تھا حاضر نہین ہوا - دوسرا مقدمہ کرینکی جم اور مردہ فروش کا تھا - اس مقدمہ کی روئیداد کو اس مقام پر بالتفصیل درج کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی - صرف اسقدر بیان کردینا کافی ہوگا کہ اول الذکر کو ثانی الذکر کی شہادت پر جو اوسنے سرکار کی طرف سے بوعدہ عطائے معافی جرم دی تھی ایک سنگین نقب زنی کا مجرم قرار دیا گیا - کرینکی جم کو جو پہلے بھی کئی دفعہ سزایاب ہوچکا تھا حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزادی گئی اور مردہ فروش نیوگیٹ کو بھیجدیا گیا تاکہ سشن کے اختتام پر رہا کردیا جائے -

چند دن مین عدالت سشن کی کارروائی ختم ہوگئی اور رچرڈ قید خانہ کلڈبیر اسٹریٹ کا میٹر مین بھیجدیا گیا - وہان اوسے قیدیون کا لباس پہنایا گیا اور اون قواعد و ضوابط کی پابندی کرنی پڑی جو اون لوگون کو خاص طور سے گران گذرتی ہے جنہون نے نازونعم مین پرورش پائی ہو - دلیے کو جو اس زندان کی خاص خوراک تھی - اوس کا معدہ قبول نہ کرتا تھا - شوربے سے جس مین نام کو بھی گاڑھا پن نہ تھا اوس کی بھوک کم نہ ہوتی تھی - روٹی البتہ اچھی ہوتی تھی لیکن اسقدر کم مقدار مین دیجاتی تھی کہ اوسپر چٹنی کا گمان ہوتا تھا -

آخرکار مردہ فروش رہا کردیا گیا - اسٹیونس - میکچرل اور کرینکی جم نیوسوتھ ویلز کو ایک قیدیون کے جہاز مین بھیجے جانے کے قبل وولچ کو بھیجدیے گئے تاکہ وہان جہاز کے لنگر اٹھاتے تک قید بامشقت مین رکھے جائین - الائیزا سٹلی محبس نیوگیٹ مین رہی اور بل بولٹر قاتل بھی کچھہ عرصہ کے لئے اسی خوفناک قید خانہ کے اوس زندان مین مقید رکھا گیا جہان وہ قیدی رکھے جاتے ہین جن کے حق مین سزائے موت تجویز کیگئی ہو - اور کچھ دن بعد پھانسی پاکر اپنے کیفر کردار کو پہونچا -

چونتیسوان باب

سبق دیتے دیتے پکڑے گئے

رچرڈ مارکہم کے مقدمہ کے ختم ہوتے ہی سر ردیرٹ ہاربرو اور مسٹر چیسٹر نہایت سرد مہری اور بے اعتنائی کے ساتھہ مسٹر ٹالبٹ کو الوداع کہکر عدالت سے ایک ساتھہ رخصت ہوئے - اور بار تہالمیو کلوز کے چوک کی راہ لی جہان مسٹر چیسٹر نے ایک سستا سا مکان کرایہ پر لے رکھا تھا - اس مکانمین صرف دو چہوٹے کمرے تھے جن مین سامان کی قسم سے بہت ہی کم چیزین تہین - جب یہ دونون دوست یہان پہونچے تو پانچ بج چکے تہے کیونکہ مقدمہ کی تحقیقات مین تمام دن گذر گیا تہا - سامنے کے کمرے مین شام کے کہانے کے لئے میز پر ایک میلا سا دستر خوان بچہا ہوا تھا اور اوسپر کالے دستے کی چھریان اور کانٹے - ٹین کی ایک ڈبیہ مرچ رکہنے کے لئے رانگ کا نمکدان اور معمولی قسم کی چینی کی طشتریان دو آدمیون کے لئے لگی ہوئی تہین کہانا بھی کچھہ زیادہ پر تکلف نہ تھا صرف ابلا ہوا گوشت تہا اور آلو اور پورٹر شراب کا ایک بڑا سا قدح -

بیرونٹ اور اوس کا رنگیلا رفیق چپ چاپ کرسیون پر بیٹھہ گئے اور بغیر اشتہا یا رغبت کے کہانا کھایا - دونون ملول اور افسردہ ہورہے تھے کیونکہ انسانیت کی حد سے وہ اسقدر جیہ نہ گذر چکے تہے کہ جو غدارانہ اور بیجا برتاؤ اونہون نے مارکہم کے ساتھہ

کیا تھا اوسے یکقلم فراموش کردین - اسکے علاوہ وہ اُن کی مالی حالت بھی بہت کچھ مخدوش رہی تھی -

ایک میلی کچیلی کم رو لڑکی نے کہانا بڑہایا اور اسکے بعد دونون دوست سگار پینے لگے - کچھہ دیر تک تو اون پر خاموشی کا عالم طاری رہا لیکن آخرکار بیرونٹ نے اپنے رفیق سے مخاطب ہوکر کہا " چچسٹر کیا ہمین کرنے کو اب کچھہ نہین رہا کیا اسی مصیبت اور پریشانی مین دن کٹین گے - ؟ "

چچسٹر " کیا کہون کچھہ کہا نہین جاتا - تمنے دیکھا نہین آج عدالت مین اوس نابکار وکیل نے میری کیسی قلعی کہولدی - اسکے بعد بھلا مین اس قابل ہون کہ کچھہ عرصہ تک نواح وسٹ اینڈ مین کہلے بندون پھرا کرون خواہ عدالت کے پیادے میری ٹوہ مین نہ بھی ہون "

بیرونٹ " تو آخر کچھہ تو کرنا چاہیئے - تمہاری طرح مین بھی کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہین رہا - میرے جتنے گھوڑے تھے سب بک چکے - گھر کا سامان قرق کیا جاچکا - گاڑیان بھی ضبط ہوچکین اور چاندی کے کچھہ برتن جو لے دیکر بطور اثاث البیت کے رہ گئے تھے مہاجن کے ہان گرو پڑ چکے - اب میرے پاس ایک گنی بھی نہین ہے "

چچسٹر " چلو بیرونجات کا ایک چکر لگا آئین - لندن اس وقت ہم دونون کے لئے خطرناک ہورہا ہے - اگرچہ آج کل معدنی چشمے والے شہرون کو جانے کا موسم نہین ہے - پھر بھی ہم امتحاناً ہیسٹنگز - باتھہ اور چلٹنہم کو جاسکتے ہین اور یقین ہے کہ یہان کی بہ نسبت وہان فایدے ہی مین رہین گے "

بیرونٹ " اور وہان کرین گے کیا "

چچسٹر "بادیو کسی عقل کے کورے اور گانٹھ کے پورے کو پھانسین گے۔ اور کیا کرین گے۔"

بیرونٹ "مگر چچسٹر مجھے تو تمہاری طرح تاش اور جوا کھیلنے مین مہارت نہین ہی۔"

چچسٹر "تو پھر میری طرح تم بھی سیکھ لو"

بیرونٹ "اور مجھے سکھائیگا کون۔؟"

چچسٹر "مین سکھاؤن گا اور کون سکھائیگا۔ کیا آرتھر چچسٹر سے بھی بہتر اوستاد تمکو کہین مل سکتا ہے۔؟"

بیرونٹ "مگر جواریون کے تمام ہتکنڈون اور چالون کے سیکھنے کے لئے تو عمر نوح اور صبر ایوب چاہیئے اور تم جانتے ہی ہو کہ مین ان اوصاف سے معرا ہون"

چچسٹر "یار بروینٹ ان لن ترانیون کو چھوڑو اور کام کی بات کرو۔ تین دن کی مشق مین تمہین ایسا طاق کر دون گا کہ بڑے بڑے جواریون کے کان کترنے لگ جاؤگے"

بیرونٹ "مگر روپیہ کی کیا سبیل ہو۔ بات تو آجا کر اسی مین ہے۔ میرے پلے جیسا کہ مین پہلے ہی کہہ چکا ہون صرف اللہ کا نام ہے اور بس۔"

چچسٹر "اجی روپیہ کی طرف سے فکر مت کرو۔ مین کل ہی اپنے باوا سے جاکر بیس پونڈ کا نوٹ مانگ لاؤن گا۔ اور یہ رقم ہمارے سفر خرچ کے لئے کافی ہوگی"

بیرونٹ "اچھا اگر تم کو اس کا بھروسہ ہو تو ہم اس تمہارے والی تجویز پر عمل کرینگے وقت ذرا بھی ضایع نہین کرنا چاہیئے۔ لیکن مجھے میرا پہلا سبق تو دو"

چچسٹر "ہان تم نے اب کچھ چستی اور چالاکی ظاہر کی اور اسی کو مین پسند کرتا ہون"

یہ کہکر چیسٹر نے پردے کہینچ دئے اور بیرونٹ نے دو مومی شمعین روشن کین کمرہ مین قفل ڈالکر چیسٹر نے اپنے صندوقچہ مین سے جواریون کے لوازمات یعنی تاش - پانسے پہینکنے کے خانے اور پانسے نکالے اور دونون رفیق کرسیون پر آمنے سامنے بیٹھ گئے - چیسٹر نے اب بیرونٹ کو وہ تمام چالین بتائی شروع کین جو کہنہ مشق جواری چلا کرتے ہین اور وہ تمام گر ایک ایک کرکے سکہائے جن مین طاق ہونے کے بعد ممکن نہین کہ جواری خود ہار سکے - اس درس تدریس مین قریب دو گھنٹے کے گذر گئے اور چیسٹر اپنے ساتھی کو ایک نئی چال سکہانے کے لئے تاش کے پتے چھینٹ ہی رہا تھا کہ کسی کے سیڑھیون پر چڑھنے کی آواز آئی اور کچھ دیر بعد کسی شخص نے معمول سے زیادہ زور کے ساتھ دروازہ پر دستک دی - بیرونٹ اور چیسٹر دونون کا رنگ فق ہو گیا اور ایک نے دوسرے سے بھرائی ہوئی آواز مین پہلے تو یہ کہا کہ کہین عدالت کے پیادے نہ ہون اور پھر خود ہی یہ سوال کیا کہ اب ہم کیا کرین - اسکے جواب مین چیسٹر نے کہا کہ دروازہ تو کھولنا چاہیئے خواہ کچھ ہی کیون نہ ہو - یہ کہکر چیسٹر نے دروازہ کہولا اور مکروہ صورت کے آدمی اندر داخل ہوئے - ان مین سے ایک نے کہا -

"مسٹر آرتھر چیسٹر یہان ہین" ؟

چیسٹر " وہ تو یہان نہین ہین اور ہم اونکو جانتے بھی نہین - میرا نام ڈیوس ہے مالک مکان سے پوچھ لو ہے کہ نہین -"

یہ باتین چیسٹر نے گھبرائی ہوئی آواز مین اس انداز سے کہین کہ عدالت کے پیادہ کو اگر پہلے نہ بھی یقین تھا تو اب یقین ہو گیا کہ یہی شخص آرتھر چیسٹر ہے - چنانچہ

اوسنے کہا۔

"یہ چل کسی اور کو دینا۔ مین تمہارے چکمون مین نہین آتا۔ مین اچھی طرح سے جانتا ہون کہ چیسٹر تم ہی ہو۔ یہ دیکھو چار سو ستاون پونڈ کی ڈگری تمہارے نام کی تعمیل طلب ہے۔ رقم تو غالبا تم ادا نہین کر سکتے۔ اسلئے بہتر ہوگا کہ اوٹھہ کر فوراً میرے ساتھہ ہو لو۔"

چیسٹر۔ (یہ دیکھکر کہ اب نام چھپانا محض لاحاصل ہے) "کہان کو؟"

عدالت کا پیادہ "کہان کو کی بہی ایک ہی کہی۔ وائیٹ کراس اسٹریٹ کے جیلخانہ کو اور کہان کو۔"

چیسٹر۔ (حسرت سے) "اچھا چلو۔

پھر وہی کنج قفس اور وہی صیاد کا گھر"

پینتیسوان باب

دوسال بعد

صدر عدالت فوجداری سے کے مقدمات کے فیصلہ ہونے کے بعد جنکا گذشتہ فصلون مین ذکر کیا گیا ہے دوسال کی مدت گذر گئی ۱۸۳۷ء ختم ہونے کے قریب تھا اور دسمبر کا مہینہ شروع ہوا تھا۔ صبح کا وقت تہا۔ مطلع صاف تہا۔ نکلتے سورج کی کرنین زمین پر جو سنگ خارا کی طرح سخت تھی پڑ رہی تہین اور ہوا صاف سرد اور خوشگوار تھی طلوع آفتاب سے بہت دیر پہلے سے ایک لحیم وشحیم اور معمر شخص ایک بہت بڑا لبادہ اوڑھے اور گلے مین اون کا ایک دبیز گلوبند لپیٹے گلٹسپر اسٹریٹ کا میپڑ کے قیدخانہ کے سامنے ٹہل رہا تھا اور قیدخانہ کے پھاٹک کو دیکھتے دیکھتے جب تھک جاتا تھا تو سینٹ سپلکر کے گرجا کی طرف نظر ڈالکر دل بہلا لیتا تھا۔

اسی صبح کو ٹھیک پونے دس بجے ایک گاڑی محبس نیوگیٹ کے مہتمم کے مکان کے دروازہ کے سامنے آ ٹھہری۔ اس گاڑی کے اندر ایک خاتون نہایت بیش قیمت سمور اور قاقم کا لباس پہنے بیٹھی تھی اور اوس کے چہرے کا دلاویز حسن مسرت آمیز تبسم کے جلوے سے دوبالا ہو رہا تھا۔

سینٹ سپلکر کے گرجا کے گھنٹے نے دس بجائے ہی تھے کہ کامپٹر اور نیوگیٹ کے قید خانون کے دروازے ایک ساتھ اور ایک مقصد سے کھلے۔ کامپٹر سے رچرڈ مارکہم آزاد ہو کر نکلا اور نیوگیٹ سے الایزا سڈلی رہا ہوئی۔ ان دونون کو ایک ہی دن رہائی ملی کیونکہ اون کی قید کی میعاد کی ابتدا بھی ایک ہی تاریخ سے ہوئی تھی۔ جسوقت رچرڈ نے گلی مین قدم رکھا تو وفادار ڈننگہم جو اوس کا انتظار کر رہا تھا۔ بڑھ کر پدرانہ شفقت کے ساتھ اوس سے بغلگیر ہوا اور گلے ملکر بچون کی طرح رونے لگا۔

الایزا سڈلی اوس گاڑی مین سوار ہو گئی جو نیوگیٹ کے پھاٹک پر اوس کا انتظار کر رہی تھی اور اندر قدم رکھتے ہی مسز ارلنگٹن نے اوسے گلے لگا لیا۔ اس کے بعد گاڑی تیز تیز شمال و مشرق کی طرف روانہ ہوئی۔

ڈننگہم کی خوشی کا جوش جب ذرا کم ہوا تو اوس نے اپنے نوجوان آقا کو بتایا۔ "میان مسٹر مانزو آپ ہی کے مکان مین آپ کا انتظار کر رہے ہین۔ پچھلے کچھ دنون سے اون کا مزاج خانہ ساز (ناساز) ہے اور وہ ایسے نقی (نقیہہ) ہو رہے ہین کہ اونھون نے سمجھا کہ اگر وہ آپ کو یہان لینے آئے تو اس مبارک وقایع (واقع) کی خوشی کی تاب نہ لا سکین گے۔"

مارکہم "تو جلدی چلو۔ مین گھر کی صورت دیکھنے کے لئے بے قرار ہو رہا ہون" ڈننگہم ایک کرایہ کی گاڑی لے آیا اور دونون اوس مین سوار ہو کر اوس سڑک پر ہو لیے جو مارکہم منزل کو جاتی تھی۔ دو سال کی قید نے رچرڈ مارکہم پر بہت بڑا اثر ڈالا تھا۔ اوسکے چہرے کا متناسب حسن اور اوسکی جھلک ابھی تک برقرار تھی لیکن

زندہ دلی کی وہ کیفیت جو عالم شباب کے ساتھہ لازم ملزوم ہوا کرتی ہے ہمیشہ کے لیئے زایل ہو گئی تھی اور اوسکے بجائے ایک طرح کی افسردگی چھا گئی تھی جو بتاتی تھی کہ اس نوجوان کو میدان زندگی کے پہلے ہی مرحلہ مین مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا ہے - اگرچہ رچرڈ کا دل ٹوٹ گیا تہا لیکن راست کرداری اور حق پژوہی کے متعلق جو اصول اوس نے اپنے لیئے بچپن سے قایم رکھے تھے اون مین کسی طرح کا فرق نہ آیا تھا - یہ خیال اوسکی افسردگی کو ہر وقت تازہ رکھتا تھا کہ اگرچہ مین قید خانہ سے نکل آیا لیکن خود میرا چھرہ بتائے دیتا ہے کہ مین ایک باشندہ قیدی ہون

آخر کار گاڑی مارکہم منزل کے دروازہ پر پہونچی - رچرڈ نے عارضی اطمینان و مسرت کے ساتھہ اوس پہاڑی کی طرف دیکھا جسپر دو درخت کھڑے تھے. وہ دو درخت جنکے سایہ کے نیچے آج سے چھہ سال پہلے دونون بھائی جدا ہوئے تھے - اور جن کے تلے بارہ سال کے گذر جانے کے بعد دونون مین پھر ملنے کا قرارداد ہوا تھا - رچرڈ کی آنکھہ سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے اور جو مسرت و اطمینان اوسکے چھرے پر کچھہ دیر کے لیئے ظاہر ہوا تھا اوس کی جگہ افسردگی اور رنج کا بادل چھا گیا - اوس نے اپنے دل مین اوس زمانہ کا خیال کیا جب وہ اپنے بہائی سے جدا ہوا تھا اور اوس زمانہ کی حالت کا اپنی موجودہ حالت سے مقابلہ کیا - اوس وقت زندگی کا چمن کھلا ہوا تھا اور ہر ایک چیز اوس کی ہمت بڑہانے والی تھی - مگر اب اوسے ایسا محسوس ہوا کہ گویا قابیل کا طوق اوسکی گردن مین ہے -

گاڑی سے اترکر رچرڈ کتب خانہ والے کمرے مین داخل ہوا جہان مسٹر مارزو اوس کا انتظار کر رہا تہا - لیکن جب رچرڈ نے اپنے ولی کے چھرے پر نظر ڈالی

تو اوس کے تحیر واستعجاب کی کوئی حد نہ رہی۔ مانزو کی صورت ایسی بدل گئی تھی کہ وہ پہچانا نہ جاتا تھا۔ قد جھک گیا تھا۔ چہرے پر تفکر وتردد کے آثار نمایان تھے۔ آنکھون مین گڑھے پڑے ہوے تھے اور پیشانی کی جھریون نے "جامۂ ہستی کی آستینون کو" چن رکھا تھا۔ رچرڈ جب کمرے مین داخل ہوا تو مانزو نے کمرے کے چارون طرف دیوانہ وار نظرین ڈالنی شروع کین اور بجائے اسکے کہ بڑھ کر رچرڈ سے بغلگیر ہوتا یا اوس کا خیر مقدم کرتا وہ فرط ضعف وناتوانی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور دونون ہاتھون سے اپنے منھ کو چھپا لیا۔ اوس کی اونگلیون مین سے آنسوؤن کے قطرے ٹپ ٹپ گرنے لگے اور اس قدر رویا کہ ہچکی بندھ گئی۔

رچرڈ نے اپنے دلی کی یہ حالت دیکھکر کہا "مسٹر مانزو خدا کے واسطے مجھے جلد بتائیے کہ اس رنج وغم کا کیا باعث ہے اور مین یہ آپ کی کیا حالت دیکھتا ہون۔"

مسٹر مانزو۔ (رنج وغم کے لہجہ مین) "عزیز من آخر کار تم آ گئے اور یہ دن بھی آن پہونچا جسکا مجھے اسقدر خوف تھا"

رچرڈ (تعجب سے) "جس دن کا خوف تھا وہ آن پہونچا! کیون جناب مین تو یہہ سمجھے ہوئے تھا کہ آپ جنکو میری بے گناہی کا اسدرجہ اعتراف تھا اس موقعہ پر مجھ سے ملکر جوش مسرت ظاہر کرین گے"

مسٹر مانزو "عزیز من خدا گواہ ہے کہ تمہاری رہائی پر مجھے سچی خوشی ہوئی اور وہی خدا اس بات کی بھی شہادت دے سکتا ہے کہ مجھے تمہاری بے گناہی کا سچے دل سے یقین ہے۔ یقین مانو کہ اگر تمہین فائدہ پہونچ سکے تو مین اپنی اس جان حزین کو بھی تم پر نثار کرنے سے دریغ نہ کرون اور اپنی چمڑی کی جوتیان سلوا کر تمہین پہناؤن مگر

ہائے تمہاری صورت مجھہ سے دیکھی نہین جاتی۔"

رچرڈ۔"غالباً آپ اوس شخص کو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہین جو مجرم ہونے کی پاداش مین قید کی سزا بھگت چکا ہے۔ اگر اور کوئی ہوتا تو شاید اوس کا یہ تنفر حق بجانب ہوتا لیکن جس شخص نے کبھی آپکو نقصان نہ پہونچایا ہو اوسکے ساتھہ آپکا اس طرح پیش آنا اوسے صدمہ پہونچائے بغیر نہین رہ سکتا۔"

مسٹر مانزو۔"رچرڈ تم اور مجھے نقصان پہونچاؤ! الہی یہ کیسی باتین ہین؟ اس سے میری روح کو اور صدمہ پہونچ رہا ہے۔ مگر سنو مین خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہون کہ مجھکو تم سے بیٹون کی طرح محبت ہے اور جو الزام تم مجھہ پر لگاتے ہو مین اوس سے پاک ہون۔"

رچرڈ (بے صبری سے)"خدایا یہ کیا ماجرا ہے؟ کیا آپ کا مزاج ناساز ہے یا کوئی نامطبوع واقعہ ظہور مین آیا ہے؟ اگر ایسا ہے تو میرے ذاتی معاملات کے متعلق آپ اسوقت توجہ نہ کیجیے بلکہ اس بحث کو کسی اور وقت پر اٹھا رکھیئے۔"

رچرڈ نے یہ بات کہہ کر مسٹر مانزو کے ہاتھہ باہستگی اوسکے چہرے پر سے ہٹائے اور بہ تقاضائے خلوص و الفت اونہین اپنے ہاتھہ مین دبایا۔ اس وقت اوسے اپنے ولی کے تردد آمیز اور تبدیل شدہ چہرے کو دیکھہ کر تعجب پر تعجب ہوا۔ چنانچہ اوسنے کہا۔"آپ کا مزاج حقیقت مین بہت زیادہ ناساز رہا۔"

مسٹر مانزو (تلخی سے)"جب روح کو صدمہ پہونچتا ہے تو جسم بھی متاثر ہوئے بغیر نہین رہتا۔ یہی حال میرا بھی ہے۔ رچرڈ اگر تم نے پچھلے دو سال مین صدمہ اوٹھایا ہے تو اس مین مین بھی تمہارا شریک ہون اور ہم دونون کے لیے اگر تشفی و تسکین کی وجہ ہے تو یہ ہے کہ ہم دونون بے گناہ ہین۔"

رچرڈ۔ "آپ تو معموں مین باتین کر رہے ہین۔ بھلا آپکو بے گناہی اور قصور سے کیا تعلق جبکہ آپکی ذات سے آجتک کسی شخص کو نقصان نہین پہونچا؟"

جس وقت رچرڈ نے یہ باتین کہین تو مانزو کے چہرے کی حالت ایسی متغیر ہو گئی کہ رچرڈ کو سخت تعجب ہوا اور ایک طرحکی ہیبت اوسپر طاری ہو گئی۔ تذبذب اور اضطراب کی وجہ سے اوسے سخت تکلیف پہونچ رہی تھی لیکن پھر بھی وہ اپنے دیرینہ سال رفیق سے سوال کرتے ہوئے رکتا تھا۔

آخرکار مانزو نے دفعتہً رچرڈ کے چہرہ پر نگاہین جما کر کہا "رچرڈ مین ایک نہایت خوفناک ماجرے کی اطلاع تمکو دینے والا ہون۔"

رچرڈ (تشویش کے ساتھ) "کیا یہ خبر میرے بھائی سے متعلق ہے؟ اگر ایسا ہے تو خدارا جلد کہہ ڈالئے اور اس انتظار مین جو موت سے بدتر ہے نہ رکھیے۔"

مسٹر مانزو۔ "تمہارے بھائی نے نہ کبھی مجھے خود خط لکھا ہے اور نہ کسی دوسرے سے مجھکو اوسکے حالات معلوم ہوئے ہین۔ مین نہین کہہ سکتا کہ وہ اس وقت کہان ہے اور مر گیا ہے یا زندہ ہے۔"

رچرڈ کے دل نے ہمیشہ سے گواہی دی تھی اور اسوقت بھی کوئی اندرونی چیز ایسی تھی جو اوسکو اس بات کا یقین دلاتی تھی کہ پہاڑی والے دو درختون کے نیچے جو قرارداد اوسکے اور اوسکے بھائی کے درمیان ہوا تھا وہ ضرور پورا ہوگا اور یہی خیال تھا جو اوسکے پرخوف قید کے زمانہ مین اوس کے لئے باعث تسکین ہوا تھا۔ اسی لئے جب مسٹر مانزو نے کہا کہ موجودہ وحشت اثر خبر کو اوسکے بھائی سے کوئی تعلق نہین تو اوسے اطمینان ہوا اور بے اختیار اوسکی زبان سے یہ لفظ نکلے۔

خدا کا شکر ہے کہ میرے بہائی کے متعلق آپ کوئی خوفناک اطلاع مجہے نہین دینے والے ہین"

مسٹر مانرو۔"لیکن رچرڈ مین تمہین زیادہ دیر تک تشویش مین نہین رکہنا چاہتا بہتر ہوگا کہ اس خوفناک راز کی حقیقت سے تمہین ایکبارگی آگاہ کردون۔ مختصر یہ ہی کہ تم برباد ہوگئے"

بربادی کا لفظ دوسرے لفظون مثلاً بیماری یا افلاس یا قید کی طرح ایک ہی مصیبت کو ظاہر نہین کرتا بلکہ کچہہ ایسا جامع اور کثیر المعنی ہے کہ وہ تمام مصائب و آلام جو بنی نوع انسان کے مقدر مین لکہی ہین اس کے سنتے ہی ذہن معاً اونکی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔ چنانچہ جب یہہ خوفناک لفظ رچرڈ کے کان مین پڑا تو وہ اس طرح کانپ اوٹہا کہ گویا اوسے کسی سانپ نے ڈس لیا اور وحشت آمیز تعجب کے لہجہ مین یہ ندا اوسکے منہ سے بلند ہوئی "برباد ہوگیا ؟" مثل مشہور ہے کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کافی ہوا کرتا ہی۔ اس ندا کے بلند ہوتے ہی ایک خیال اوسکے دل مین پیدا ہوا جس سے اوسکو قدرے تسکین ہوئی اور اوس نے کہا "آپکا غالباً یہ خیال ہی کہ میری ناموس برباد ہوئی۔ اسمین شک نہین کہ میری عزت برباد ہوگئی لیکن اوس مال و متاع کے لحاظ سے تو مین ابہی تک آباد ہون جو دنیا اسقدر عزیز رکہتی ہی۔ میرے والد مرحوم نے میری تمام جائداد آپکی تفویض کی تہی۔ سزا پانیکے وقت مین قانوناً سن بلوغ کو نہین پہونچا تہا اور سالہا تک نون کی امکان مین نہ تہا کہ میرے نام نیک کے ساتھ میری دولت بہی مجہہ سے جاتی رہی"

مسٹر مانرو (ماتمی لہجہ مین) "عزت بہی تباہ ہوئی اور مال و املاک بہی ہاتھہ سے جاتا رہا جو بہت بڑی جائداد تمہارے والد نے میرے تفویض کی تہی وہ شومی قسمت سے ناکامیاب تجارتی منصوبون مین غارت ہوگئی۔ مین نے سوچا تہا کہ اس تجارت مین تمہارا روپیہ اگر لگاؤنگا تو دگنا تگنا نفع ہوگا لیکن افسوس کہ وہ سب منصوبے خاک مین مل گئے"

رچرڈ یہ سنکر سکتہ مین رہ گیا اور کچہہ دیر کے لئے اوسے یہ خیال ہوا کہ اوسکا

دل اس صدمہ سے پاش پاش ہوا چاہتا ہے۔ اوس کے سینے اور دماغ کو ایک
خوفناک بوجھ پیسے ڈالتا تھا اور مایوسی نے اوسے چارون طرف سے گھیر لیا تھا جس طرح
کوئی شخص آدھی رات کے وقت اندھیرے مین چارون طرف آنکھین پھاڑ پھاڑ کر
دیکھتا ہے اور ہر سمت مین ظلمت و وحشت کا دل بادل چھایا ہوا پاتا ہے اسی طرح
اوس نے اب اپنی امیدون کی حالت پائی۔ اپنے بھائی سے ملنے کی امید کے
علاوہ اوسکو صرف ایک بات کی طرف سے اطمینان تھا اور وہ یہ کہ اوس کے پاس دولت
موجود تھی جسکے ذریعہ سے وہ کسی حد تک اپنا غم غلط کرسکتا تھا لیکن اب یہ امید بھی
جاتی رہی اور وہ دنیا کے پردہ پر مثل ایک گدائے بے نوا کے رہ گیا جسکو کسب
معاش کے لئے نام نیک کا بھی سہارا نہ تھا۔ امید کی شمع اوسکے دل کی خلوت خانہ مین
بالکل بجھ چکی تھی۔

کچھ دیر تک سناٹا چھایا رہا۔ آخر کار رچرڈ کرسی سے دفعتہً اوٹھا اور اپنے ولی کے
قریب جاکر بھرائی ہوئی آواز مین کہنے لگا" اچھا یہ تو بتائیے کہ اس ماجرے کی حقیقت
کیا ہے۔ جو واقعات اس مصیبت کے نازل ہونے کا باعث ہوئے اونکو بیان کیجئے"
مانزو "واقعات مختصر ہین جنہین سنکر تمہین یقین ہوگا کہ مین اتنا قابل الزام
نہین ہون۔ جتنا کہ واجب الالزم ہون۔ تمہارے مقدمہ کا ابھی شان و گمان بھی نہ تھا
کہ مین نے اپنا روپیہ متعدد تجارتی منصوبون مین لگایا لیکن نامساعدت بخت سے ان
تمام منصوبون مین ناکامی ہوئی بسنہ ۱۸۳۲ع مین بہت سے پرانے پرانے تجارتی کارخانون
کو نقصان عظیم اوٹھانا پڑا اور میری کوٹھی تو تباہی کے بالکل قریب پہونچ گئی تھی۔
کسی بری گھڑی مین مین نے ایک سوداگر مسٹر آلن کی رائے پر عمل کیا جسکو امریکہ کے

ساتھہ تجارت کرنے مین بہت نقصان ہو چکا تھا۔ اس کم بخت کے مشورہ پر کاربند ہو کر مین نے تمہاری جائداد کا ایک خفیف سا جزو اس خیال سے تجارت مین لگایا کہ نہ صرف میری جائداد مجھے پھر واپس ملجائے گی بلکہ ساتھہ ہی تمہاری دولت مین بھی بہت اضافہ ہو جائیگا۔ آلن ان منصوبون مین میرا کام نیابتاً انجام دیتا رہا۔ اوّل اوّل ہمین بہت بڑی کامیابی ہوئی میری مشکلات جلد رفع ہوگئین اور جو روپیہ مین نے تمہاری جائداد سے لیا تھا وہ المضاعف ہوگیا۔ ۱۹۳۶ء کے شروع مین مسٹر آلن کو معلوم ہوا کہ ایک شخص کو اپنی ایک ایجاد کے تیار کرنے کے لئے ایک رقم کثیر کی ضرورت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ ایجاد جب مکمل ہو جائے گی تو ہن برسانے لگیگی۔ مسٹر آلن نے اور مین نے یہ صلاح کی کہ اس کام مین روپیہ لگانا چاہیئے لیکن افسوس کہ

طمع را سہ حرف است وہر سہ تہی

کا قول ہم پر صادق آیا اور نتیجہ وہ ہوا کہ مین اب تم سے بیان کرتا ہون یہ وہ زمانہ تھا جبکہ تم بعد تحقیقات مقدمہ سزایاب ہو چکے تھے۔ مین اوس وقت بیمار تھا اور اپنے بستر سے اوٹھہ بھی نہین سکتا تھا۔ اس لئے میری طرف سے اس معاملہ مین مسٹر آلن نیابت کرتا رہا لیکن یہ ایک نہایت ہی عجیب بات ہے کہ جس شخص کو مین نے ایجاد متذکرہ کے لئے ایک کثیر التعداد رقم قرض کے طور پر دی اوسکو مین نے اپنی آنکھون ایک دفعہ بھی نہین دیکھا چونکہ اتنی بڑی رقم کا مین خود انتظام نہ کر سکتا تھا اس لئے اس کا زیادہ تر حصّہ مین نے تمہاری جائداد سے لیا۔ رچرڈ اگر یہ منصوبہ چل جاتا تو مین پھر ایک مرتبہ دولت مند بن گیا ہوتا اور تمہاری جائداد کی مالیت دگنی سے بھی زیادہ ہو گئی ہوتی لیکن افسوس کہ یہ شخص جسکو مین نے اتنی بڑی رقم دیدی تھی اور جس کی کفالت

میرے خیال مین پوری طرح سے قابل اعتبار تھی اوسنے مجھے نہایت شرمناک طور پر دہوکا دیا لیکن اسپر بھی اوس سے قانونی مواخذہ نہین کیا جا سکتا تھا کیونکہ اوس نے نہایت چالاکی سے آلن کو اس منصوبہ مین اپنا شریک بنا لیا تھا۔ اس نقصان عظیم سے آشفتہ حال ہوکر مین نے تمہارا باقی کاروپیہ بھی اس خیال سے کہ شاید قسمت پلٹا کھا جاے دوسرے تجارتی منصوبون مین لگا دیا جو حالت جواری کی ہار کے وقت ہو جاتی ہے وہی میری بھی ہوگئی اور مین رکا تو اوسوقت رکا جب کہ خود تو بالکل برباد ہوگیا اور تمہاری حالت بھی بربادی کے قریب پہونچ گئی "

رچرڈ " بربادی کے قریب ؟ تو کیا میری جائداد مین سے کچھہ بچ بھی رہا ہے ؟ خدا کے لئے جلد جواب دیجئے۔ اگر مین آپ کے منہ سے یہ بات سنون کہ میری جائداد کا ناچیز سے ناچیز حصہ بھی ضایع ہونے سے بچ رہا ہے تو اب بھی مین سب کچھہ درگذر کرنیکو تیار ہون "

مارٹن " یہ مکان اور اس کے ساتھہ کی زمین بچ رہی ہے اور کسی غیر کو اس پر کسی طرح کا حق نہین ہے مین تمہاری آبائی جائداد غیر منقولہ کو نہ تو اپنے حیطۂ تصرف مین لا ہی سکتا تھا اور نہ میرے ضمیر ہی نے مجھکو اس امر کی اجازت دی کہ اوس پر دست تصرف دراز کرون "

رچرڈ کو یہ سنکر اسقدر تسکین اور اطمینان ہوا کہ بیان نہین ہو سکتا اور اوسنے اپنے ولی کا ہاتھہ فرط احسان مندی سے اس جوش کے ساتھہ دبایا کہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا اوس دن اوسے اپنا ترکہ تمام وکمال ملا ہے غرضکہ اوس نے اپنے ولی سے اس طرح خطاب کیا " خدا کا شکر ہے کہ مین پوری تباہی سے بچ گیا۔ اب مین کم از کم

اس گوشہ عافیت مین خلوت گزین تو ہو سکتا ہون اور ہر روز اوس پہاڑی پر چڑہ کر جہان برادرانہ محبت کی یادگارین قایم ہین۔ اسپنے بہائی کی واپسی کا انتظار تو کر سکتا ہون۔ جناب من جو ہونا تہا وہ ہو گیا۔ مین اگر آپ کو مورد ملامت بنانا بہی چاہون تو اوس سے کچھہ فائدہ نہین اور پچہتانے سے بہی کچھ حاصل نہین۔ اس جاگیر سے مختصر سی آمدنی ہو گی۔ مگر وہ میری ضروریات کے لئے کافی ہے۔ جو ترکہ میرے والد نے چھوڑا تہا اوسکے مقابلہ مین دو سو پونڈ سالانہ کی آمدنی بے سرو سامانی سے کچھہ ہی زیادہ کہی جاسکتی ہے۔ پھر بھی خدا کا شکر ہے کہ پیٹ بھر کہانے کو روٹی کا سہارا تو باقی رہگیا لیکن مسٹر مازرو آپ کی گذر کیسے ہوتی ہے؟"

مسٹر مازرو۔ مین ابھی تک اپنے معاملات کی گتھیون کے سلجہانے کا سودا سر مین رکہتا ہون۔ اسکے علاوہ میری بیٹی ایلین سلائی کا کام کرکے کچھہ پیدا کر لیتی ہے"

فیاض منش رچرڈ نے اس وقت اپنے سامنے اوس شخص کو نہ دیکھا جس نے اوسکو بہت بڑی دولت سے محروم کر دیا تہا بلکہ ایک ایسا شخص اوسکے دیکھنے مین آیا جو پیرانہ سری کے ساتہہ انواع واقسام کے مصائب اور گوناگون رنج و آلام کے صدمے اوٹھائے ہوئے تہا۔ چنانچہ اوس نے مازرو کی بات کاٹ کر کہا۔ اپنی بیٹی سمیت اس مکان مین اوٹھ آییئے اور جو کچھہ دال دلیا یہان حاضر ہے اوس مین بخوشی تمام میرے شریک ہو جیئے"

مازرو رچرڈ کے اس فیاضانہ برتاؤ پر رو دیا اور کہنے لگا کہ مجہہ سے یہ نہ ہو سکیگا کہ تمھاری مہربانی اور فیاضی سے فائدہ اوٹھا کر تمپر اور بار ڈالون رچرڈ نے بہت کچھہ اصرار کیا اور منت سماجت کی لیکن مازرو نے ایک نہ سنی۔ آخرکار رچرڈ نے کچھہ

کچھہ دیر کے بعد کہا۔

"آپ نے مجھے یہ نہ بتایا کہ آپ کے دوست مسٹر آلن کا کیا حشر ہوا۔"

مانزو۔" وہ اپنی ذات سے ستدین اور راست باز تھا جس تباہی مین نادانستگی سے اوسنے مجھے پھنسایا اوس کی وجہ سے اوس بچارے کا دل ٹوٹ گیا اور تین مہینہ کا عرصہ ہوتا ہے کہ اوسکا انتقال ہو گیا۔"

رچرڈ۔" اور اوس نابکار کا کیا انجام ہوا جس نے اپنے پرفریب منصوبون سے اس طور پر ایک شخص کو تو مار ڈالا اور دو کو تباہ کر دیا؟"

مانزو۔" اس کا مجھکو علم نہین۔ مین نے خود اوسکو کبھی نہین دیکھا اور اوسکو بھی یہہ بات معلوم نہ تھی کہ جو رقم قرض کے طور پر اوس نے لی تھی اوسکا اصلی دینے والا مین تھا۔ بعض تجارتی وجوہ سے جنکی تفصیل اسوقت موجب طوالت ہوگی مین نے اس معاملہ مین آلن کو پیش پیش رکھا چنانچہ لوگون کو بھی یہی معلوم تھا کہ رقم کا دینے والا خود آلن ہے اور کل کارروائی بطور گماشتہ کے نہین انجام دے رہا ہے بلکہ بہ حیثیت اصل سرمایہ دار ہونے کے۔ اس طرح مجھہ مین اور اس جارج مانٹیگ مین کبھی کوئی خط و کتابت نہین ہوئی۔"

رچرڈ۔ (تعجب سے کے لہجہ مین) "جارج مانٹیگ!"

مانزو۔" ہان یہی اوس بدمعاش کا نام ہے جس نے ہمکو غارت کیا۔"

رچرڈ۔ (مضطربانہ انداز سے کمرہ مین ٹہل کر آپ ہی آپ) "پھر وہی جارج مانٹیگ! یہ کیا بات ہے کہ اس شخص کا نام بار بار میرے سننے مین آتا ہے۔ اتنی دفعہ یہ نام میرے سامنے لیا گیا لیکن ہر مرتبہ اظہار نفرت اور ملامت کے ساتھہ اور یہہ بات بھی میرے سمجھ مین نہین آتی کہ جن لوگون نے اس بدمعاش کے ہاتھون مصیبت اوٹھائی ہے اونمین

میرا شمار کیون ہو۔ عجب اتفاقات ہین !"

مسٹر طامزو "کیا تمہاری اس جارج مانٹیگ سے جان پہچان ہی؟ اس نام کو سن کر تمپر عجب اثر ہوا۔"

رچرڈ "میری اوس سے شناسائی نہین ہے۔ آپ کی طرح مین بھی اوس سے کبھی نہین ملا لیکن اوسکے واقعات میرے سننے مین البتہ آئے اور جو کچھہ مین نے سنا بُراہی سنا۔ یقین مانئیے کہ ایک نہ ایک دن ضرور ایسا آئیگا جب کہ یہ بدمعاش جو اپنے ابنائے جنس کو ہر وقت لوٹتا رہتا ہے اور دوسرونکو تباہ کرکے خود اونکی دولت پر ہاتھہ صاف کرتا رہتا ہے اپنے کیفر کردار کو پہونچیگا۔"

رچرڈ اور اوسکے ولی مین کچھہ دیر تک اور گفتگو ہوتی رہی۔ اس کے بعد جب رچرڈ کے سمجھانے بجھانے اور دم دلاسا دینے سے اوسکو کسی قدر تسکین ہوئی تو وہ گھر کو روانہ ہوا۔

چھتیسوان باب

ورود

ناظرین کے دل مین غالباً اس امر کے دریافت کرنے کی خواہش بے اختیار چٹکیان لے رہی ہوگی کہ محبس نیوگیٹ سے رہائی پانے کے بعد الائیزا سڈلی کو کیا کیا واقعات پیش آئے لیکن قبل اسکے کہ اون واقعات کو بیان کیا جاے ہم یہ امر مناسب سمجھتے ہین کہ رچرڈ مارکہم کے حالات کسی قدر اور بیان کرین -

مسٹر مانرو کی روانگی کے بعد رچرڈ نے وٹنگہم کو اپنی بدلی ہوئی حالت سے آگاہ کیا اور دونون نے ملکر نوکرون چاکرون کی تخفیف اور دوسرے مصارف کی کمی کے متعلق گھر کے مالک کی محدود آمدنی کے لحاظ سے ضروری انتظام کیا کیونکہ واضح رہے کہ رچرڈ اب قانوناً سن بلوغ کو پہونچ چکا تھا اور اس لئے اوس جائداد پر جو جارج مانٹیگ کے پاجی پن کی زد سے بچ رہی تھی پوری طرح سے متصرف ہو گیا تھا۔ اس کے بعد رچرڈ نے وٹنگہم کے ہمراہ اپنے قدیم مکان کی اون مختلف کمرونکو جاکر دیکھا جن کو چھوڑے ہوے اوسے اتنی مدت گذر چلی تھی اور ہر ایک کمرے کو دیکھکر اوس کے دل مین اون واقعات کی یاد تازہ ہوگئی جو تکلیف دہ اور دردناک تھے اوسکو یاد آیا کہ ان مین سے ایک کمرے مین وہ اپنے بزرگ باپ کے ساتھ شام کے وقت بیٹھکر

اطراف وجوانب کا نظارہ کیا کرتا تھا اور نیز پایۂ تخت لندن کو کھڑکیون مین سے دیکھا کرتا تھا۔ ایک اور کمرہ وہ تھا جہان وہ اپنے پیارے گم گشتہ بھائی کے ساتھہ پڑہا کرتا تھا۔ غرضکہ جس طرف اوس نے نظر ڈالی درد انگیز تصورات اوس کے پردہ خیال پر اوتر آئے وہ اس وقت اپنے آپکو مثل ایک ایسے مجرم کے سمجھتا تھا جس نے ایک عزت والے نام کو بٹا لگا لیا ہو اور اوسے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا اوس کے آباواجداد کی تصویرین اپنے پرانے اور غبار آلودہ چوکہٹون مین سے اوسکو غضبناک نگاہون سے دیکھہ رہی ہین لیکن جب وہ اوس کمرے مین داخل ہوا جہان اوسکے باپ نے انتقال کیا تھا تو اوسکے دلی جذبات اوسپر غالب آگئے۔ وہ دہاڑین مار کر رونے لگا اور بڈہے خانسامان نے بھی اس وقت اوسکو تسلی دینے کی کوشش نہ کی۔ وہ شرم کا داغ لیکر ایک ایسے گھر مین واپس آیا تھا جہان اوس نے ہری بھری امیدون اور عزت وآبرو کے ساتھہ جنم لیا تھا۔ وہ ایک ایسے مکان مین دوبارہ آکر داخل ہوا تھا جس کے کمرون مین بہت سے بڑے بڑے اور نیک آدمیون کی تصویرین آویزان تھین۔ یہ آدمی اوس کے آباواجداد تھے لیکن ممکن نہ تھا کہ اوس کی تصویر کو بھی کبھی اون کے درمیان جگہ ملے کیونکہ خوف یہ تھا کہ مبادا کوئی شخص اس مکان مین آکر تصویر کے چوکہٹے پر "رہا شدہ قیدی" کے الفاظ لکھہ دے۔ یہ خیالات رچرڈ کے دل مین بے اختیار گذرے کیونکہ گو اوس کا ضمیر اوسے ملامت نہ کرتا تھا لیکن یہ ظاہر تھا کہ دنیا کو اوسکی بے گناہی باور نہ آسکے گی۔

اوس رات رچرڈ بالکل نہ سوسکا اور تمام شب کروٹین لے لے کر سفیدہ سحری کے طلوع کا اوس نے اوسی اشتیاق سے خیر مقدم کیا جیسے کوئی کشتی شکستہ ایک تختہ پر

بیٹھا ہوا افق کی طرف سے مدد کے اشارہ کو دیکھتا ہو - اوسنے جلدی سے اوٹھکر کپڑے پہنے اور پہاڑی کی طرف روانہ ہوا جس کی چوٹی پر پہونچکر وہ اوس تپائی پر بیٹھ گیا جو دو درختون کے درمیان بچھی ہوئی تہی - اس وقت وہ خوب جی کھولکر رویا جس سے اوسکے دل کی بھڑاس نکل گئی -

یکایک اوس کی نگاہ کچھ حروف پر پڑی جو اوس کے بھائی کے بوئے ہوئے درخت کے تنے کی چھال پر کہدے ہوئے تھے غور سے دیکھنے پر اوسنے یہ لفظ درخت پر کہدے ہوئے پائے -

یوجین

۲۵ / دسمبر ۱۸۳۶ء

اس کتبہ کے پڑھنے سے اوس کی خوشی کی کچھ انتہا نہ رہی اور شکر کے لہجہ مین وہ باآواز بلند پکار اوٹھا - "خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میرا بھائی اب تک زندہ ہے یہ حروف جو مین یہان کہدے ہوئے پاتا ہون اس امر کی دلیل ہین کہ میری یاد میرے بھائی کے دل سے محو نہین ہوئی - لیکن افسوس بھائی جان نے مصیبت مین میرا ساتھ کیون چھوڑ دیا اور کیون مجھ سے قید خانہ مین ملنے نہ آئے - اون سے بغلگیر ہونے کا شوق مجھے بیتاب کئے دیتا ہے مگر اس کو اب بھی سالہا سال کا زمانہ چاہئے لیکن مین ان شکایت آمیز الفاظ کا استعمال اونکی نسبت کیون کر رہا ہون سب سے پہلے مجھے اون کی رام کہانی سن لینی چاہیئے - ممکن ہے کہ اس طور پر مجھسے ضرورت کے وقت الگ رہنے پر وہ کسی خاص وجہ سے مجبور ہوئے ہون - بہر حال وہ پہاڑی پر تو آئے اور یہان آکر ایک ایسا فرض ادا کرنے کے لیئے جو بلاشبہ اون کے نزدیک

مقدس تھا لوہنون نے دن بھی مقدس تجویز کیا۔ اس نقش سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمارے نجات بخشنے والے کی سالگرہ والے دن یہان آئے۔ آہ یوجین مین تیرا شکریہ ادا کرتا ہون کیونکہ تیرا یہان آنا مجھے اس امر کا یقین دلاتا ہے کہ جو وعدہ تو نے کیا تھا اوس کا ایفا ۱۰ جولائی ۱۸۴۳ء کو ضرور ہوگا"

جس وقت سے رچرڈ کی نگاہ اپنے گم گشتہ بھائی کی یادگار پر جو درخت پر کھدی ہوئی تھی پڑی تھی اوس کے دلکو ایک طرح کی تسکین حاصل ہوگئی تھی بلکہ نادرست نہ ہوگا اگر یہ کہا جاے کہ پہلے کے مقابلہ مین وہ خوش وخرم نظر آنے لگا البتہ اوسکی عادتون مین خلوت پسندی اور عافیت گزینی زیادہ سرایت کرگئی اور اب وہ اوس شہر غدار کی سیر کو بہت کم نکلتا تھا جس کے جل فریب اوس کی خوشیون کے حق مین ایسے مہلک ثابت ہوے تھے۔

ایک دن ماہ مارچ ۱۸۳۸ء کے وسط مین رچرڈ نے بصد استعجاب ایک فٹن گاڑی کو جس مین دو گھوڑے جتے ہوے تھے اپنے مکان کی طرف آتے دیکھا اور جون جون گاڑی قریب آتی گئی اوسکا اشتیاق آمیز تحیر بڑھتا گیا کہ کون ایسا شخص ہوسکتا ہے جسکو میری ملاقات کی خواہش یہان لائی ہے۔ چند منٹ مین اوس نے مسٹر آرم اسٹرانگ کو جس سے نیوگیٹ کے قیدخانہ مین اوس کی ملاقات ہوئی تھی گاڑی سے اوترتا دیکھا۔ رچرڈ کو اس پرانے ملاقاتی کے آنے سے بے حد خوشی ہوئی اور اوسنے بڑھ کر سچے خلوص کے ساتھ اپنے مہمان کا خیر مقدم کیا۔

آرم اسٹرانگ نے رچرڈ سے ہاتھ ملاکر کہا "میرے عزیز دوست آخر مین نے تمکو ڈھونڈ نکالا۔ اوس ناپاک زندان سے تمہارے رہا ہونے کی تاریخ کا حساب لگاکر

مین مجھ سے غلطی ہوگئی تھی۔ چند ہفتے ہوتے ہین کہ مین گلٹ اسپر اسٹریٹ کے زندان کو اس غرض سے گیا کہ تمہاری رہائی پر تم کو مبارکباد دون۔ چند گھنٹے تک مین وہان انتظار کرتا رہا لیکن جب تمہارا پتہ نہ پایا تو آخر داروغہ محبس سے جاکر دریافت کیا کہ تم اوس دن رہا کیے جاوٗگے یا نہین۔ حالانکہ یہ سوال مجھ احمق کو پہلے کرنا چاہیئے تھا۔ خیر مختصر یہ کہ داروغہ کی زبانی معلوم ہوا کہ

مرغ تو اڑ گیا اور رہ گیا پنجرا خالی ؂

رچرڈ۔ "یہ میرا فرض تھا کہ آپ کو خط لکھتا کیونکہ آپ نے از راہ عنایت مجھکو اپنا پتہ بتا دیا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ خلوت گزینی کا سودا میرے سر مین کچھ ایسا سمایا ہے کہ"

آرم اسٹرانگ (بات کاٹ کر) "اور مین یہ سودا تمہارے سر سے نکالنے آیا ہون عشرۂ آیندہ تمہین میری راے کے موافق بسر کرنا ہوگا۔"

رچرڈ۔ "مین آپ کا مطلب نہین سمجھا ذرا زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیجیے"

آرم اسٹرانگ۔ "میرا مطلب یہ ہے کہ تم یہ زمانہ میرے ساتھ میرے ایک دوست کے گھر مین گذارو جو رچمنڈ مین رہتے ہین۔ تنہائی اور گوشہ گزینی سے کبھی تمہارا گذشتہ غم غلط نہ ہوگا۔"

رچرڈ۔ "لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ آپ جانتے ہین کہ مین اس حالت مین اپنے ہمچشمون سے ملنے کے قابل نہین ہون۔"

آرم اسٹرانگ۔ "مارکھم کیسی لغو باتین کرتے ہو۔ مین کوئی عذر نہ سنونگا۔ تمہین میری فرمایش کی بالضرور تعمیل کرنی ہوگی۔"

رچرڈ۔ "لیکن یہ تو کہیے کہ آپ مجھکو ملانا کس سے چاہتے ہین۔"

آرم اسٹرانگ ۔ اٹلی کے ایک امیر سے جو اپنے بال بچون کے ساتھ ہجرت کر کے ابھی ابھی اس ملک مین پہونچا ہے لیکن جسکی دوستی کی عزت مجھے سالہا سال سے حاصل ہے مین نے تم سے شاید بیان نہین کیا کہ مین نے بہت سفر کیا ہے اور ملک اٹلی کے ساتھ مجھے ہمیشہ سے ایک خاص ہمدردی رہی ہے اس ملک کی ریاست کسٹلسیکالا مین جو ایک گرانڈ ڈیوک کے زیرنگین ہے مقام مانٹالی پایہ تخت کسٹلسیکالا مین اول اول اس امیر سے جس کا نام کاونٹ الٹرالی ہے میری ملاقات ہوئی ۔ چونکہ اوس کے سیاسی خیالات مین جمہوریت اور آزادی کا عنصر غالب تھا اور اس لحاظ سے مین اور وہ متحد المقاصد تھے اسلئے میری اوس سے نہایت گہری دوستی ہو گئی ۔ دس سال کا زمانہ ہوتا ہے کہ اوسکو اپنے وطن مالوفہ سے فرار ہونے پر مجبور ہونا پڑا اور اوسنے انگلستان مین آکر پناہ لی ۔ اوس کی بیٹی اسابیلا نے جو ایک حسین اور قبول صورت لڑکی ہے اور جس کے سوا اوسکی اور کوئی اولاد نہین اس طور پر انگلستان ہی مین تعلیم پائی چنانچہ وہ انگریزی زبان نہایت روانی سے بول سکتی ہے ۔ دو سال ہوتے ہین کہ کاونٹ الٹرالی کو وطن واپس آنیکی اجازت دیگئی ۔ لیکن چند مہینے کا عرصہ گذرتا ہے کہ ریاست مین بعض ایسی سیاسی پیچیدگیان پڑگئین کہ اوسے ایک دفعہ اور ترک وطن پر مجبور ہونا پڑا ۔ انگلستان مین آئے ہوئے اوسے اب ایک مہینہ گذرتا ہے اور اوسنے رچمنڈ مین ایک مختصر مگر پر آسایش اور خوش وضع مکان لیکر سکونت اختیار کی ہے اگرچہ وہ بہت بڑا مالدار شخص نہین لیکن اوسکی گذران اچھی طرح ہوتی ہے اسی لئے وہ تنہائی پسند زیادہ ہے ۔ اسکے علاوہ بعض اور وجوہ سے بھی وہ اوس نمایش اور طمطراق سے احتراز کرتا ہے جو اوس کے درجہ کے امرا کے عام لوازم مین شمار

ہوتے ہین ۔ مثلاً اوس سے خطاب کرتے وقت تم اوسکو مائی لارڈ مت کہنا اور یہ بھی یاد رکھو کہ اوس کی بیٹی کو بھی یہی پسند ہے کہ اوسے محض مس اسابیلا کہکر پکارا جائے اور اسکے سوا اور کوئی اعزازی لقب نہ دیا جائے ۔

رچرڈ کسی قدر تلخی سے "لیکن مجھکو اس بات کی کیسی جرات ہوسکتی ہے کہ اس عالی مقام امیر اور اوس کی بیوی اور بیٹی سے جاکر مون جبکہ مین یہ جانتا ہون کہ چند ہفتے بھی نہین گذرنے پاے کہ مین قید خانہ سے رہا ہوا تھا "

آرم اسٹرانگ "کاونٹ کو تمہارے قید ہونے کے واقعہ کا علم نہین اور نہ آیندہ ہونے کا احتمال ہے ۔ کل اوسنے مجھسے باصرار اپنے ہان چند روز رہنے کو کہا اوسوقت اتفاقیہ طور پر مین نے بیان کیا کہ مین ایک نوجوان دوست سے (یعنی تم سے) ملنے کے لئے جانیوالا ہون ۔ اس کے بعد مین نے تمہارے حالات اس اسلوب کے ساتھ اوس کے آگے بیان کئے کہ اوس نے تم سے تعارف پیدا کرنیکی خواہش ظاہر کی ۔ اس سے تم کو معلوم ہوگا کہ مین تمکو اوسکے ہان لیجانے مین کسی بیجا آزادی سے کام نہین لیتا ۔ اور یہ خوف جو تمکو دامنگیر ہے کہ تمہارے حالات معلوم ہوجاینگے اس سے بچنا ممکن نہین اور یہ خطرہ کبھی نہ کبھی تمکو برداشت کرنا پڑیگا ۔ اگر اب نہین تو چند دن آگے ۔ دنیا کے مردمیدان کو اس قسم کی ہزیمتون کے لئے ہر وقت طیار رہنا چاہیے اور تمہاری نسبت تو مین وثوق سے کہہ سکتا ہون کہ تم جس سے ملوگے اوسکو اپنی راست کرداری اور حق پروری کا ثبوت اسطرح دوگے اور اپنی بے گناہی کا یقین اس طور پر دلاؤگے کہ اوس کا غصہ و تنفر مبدل بہ ہمدردی و موانست ہوجائے گا ۔ بہرحال جہان تک ممکن ہو اپنی وضع سے ایسا ظاہر کرو کہ تم آلام و افکار سے عاری ہو اور اگر ایسا کروگے

تو یقین مانو کہ کاونٹ الٹرانی نہایت خوشی سے تمہارا خیر مقدم کرے گا"
اس قسم کی باتون سے تسلی پاکر اور اپنے خیر خواہ خلایق دوست کی خالص دوستی سے تازہ جان ہوکر رچرڈ کا چہرہ پھر بشاش نظر آنے لگا اوس زمانے کے بعد سے جب کہ اوسپر مصیبت نازل ہوئی تھی اوسکو کبھی ایسی تسکین نہ ہوئی تھی جیسی کہ اب ہوئی اس وقت اوس کے پاس ایک ایسا شخص موجود تھا جسکو اوسکی بہبودی سے دلچسپی تھی اسکے علاوہ ایک خوشگوار صحبت سے حظ اوٹھانے کا موقع اوسکے سامنے تھا اور مزید بران نقل منظر کا تصور اوسکے دل مین جاگزین تھا۔ ان تمام خیالات نے ملکر اوس مین نئی امنگین پیدا کین اور نئے حوصلے اوسکے دل مین بلند ہوئے۔ اب اوسکو یہ خیال ہونے لگا کہ اپنے آپکو وہ پہلے جن الم نصیب بے یار و مددگار حسرت زدون مین شمار کرتا تھا اب اس انتساب مین کسی ترمیم کی بھی گنجایش ہے۔
سہ پہر کے چار بجے تھے کہ وہ فٹن جس مین مارکہم اور اوسکا دوست خیر خواہ خلایق سوار تھے ایک وسیع باغ مین داخل ہوئی جس کے بیچون بیچ ایک چوڑی سڑک جو درختون کی دو طرفہ قطارون سے محشی تھی چلی گئی تھی اور ایک خوبصورت مکان کے دروازہ پر جا کر ختم ہوتی تھی۔ یہ مکان بڑا نہین تھا لیکن اسکا رکھ رکھاو دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ اندر ارام و آسایش کے وسیع سامان مہیا ہونگے۔
ایک ملازم نے جسکی وردی سادہ اور بھڑک سے خالی تھی فٹن کے رکتے ہی آکر اوسکا دروازہ کھولا اور کاونٹ نے انتظار کے کمرہ مین خود آکر اپنے مہمانون کا خیر مقدم کیا ارمسٹرانگ سے اوس نے نہایت تپاک کے ساتھ ہاتھ ملایا اور جب رچرڈ کا اوس سے تعارف کرایا گیا تو اوس نے ایسی وسعت اخلاق اور گرم جوشی ظاہر کی جس سے معلوم

ہوتا تھا کہ آرم اسٹرانگ کے ہر ایک دوست کو وہ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے
القصہ مہمان ملاقات کے کمرہ مین اپنے میزبان کے ساتھ داخل ہوئے جہان کاونٹ
کی بی بی اور بیٹی اور دو اور شخص کہ وہ بھی ملاقاتی تھے بیٹھے ہوئے تھے۔ رچرڈ کو اٹالین
امیر کے خاندان سے شناسائی پیدا کرتے ہوئے چھوڑ کر ہم ان نئے لوگون کا حال مختصر
طور پر ہدیہ ناظرین کرتے ہین۔

کاونٹ الٹرانی کی عمر چالیس سال کے قریب تھی۔ اوس کے سر اور ڈاڑھی کے
بال جو ابتداً بالکل سیاہ تھے اب قبل از وقت کچھ سفید ہو چلے تھے لیکن مونچھین ابھی
تک کالی سیاہ تھین۔ رنگ چمکتا ہوا گندم گون تھا۔ قد لمبا اور جسم کی بناوٹ مضبوط تھی اگرچہ بدن
کسی قدر چھریرا تھا۔ چہرہ پر متانت اور وقار کی شان برستی تھی اور بیجا نہوگا اگر یہ
کہا جائے کہ اوسکو دیکھکر فوراً یہ گمان پیدا ہوتا تھا کہ اس شخص کو اپنے بلند پایہ اور عالی
مرتبہ ہونے کا احساس ہے لیکن اس ظاہری شوکت و تمکین سے جو اوس کا نمایان خاصہ
تھی دیکھنے والے پر کوئی غیر خوش گوار اثر نہین پڑتا تھا کیونکہ جو شخص اس امیر سے ملتا تھا
وہ اوس کی وسیع الاخلاقی اور خوش مزاجی کا معترف ہو جاتا تھا۔

کاونٹ کی بی بی اپنے خاوند سے دو سال چھوٹی تھی اور اوس کے چہرے کی
رنگت اور خط و خال سے اوسکا شمالی الاصل ہونا ظاہر ہوتا تھا۔ اصل مین وہ ایک
نہایت شریف النسب جرمن خاتون تھی لیکن اٹالین۔ فرنچ اور انگلش زبان کے
بولنے پر ایسی ہی قادر تھی جیسے کہ اپنی زبان پر۔

اب اسابیلا کی کیفیت سنئے۔ فقط اتنا کہدینا کہ وہ صاحب جمال تھی کچھ نہ کہنے
کے برابر ہوگا۔ اسابیلا کے وضع و انداز مین اون تمام محاسن کی جھلک نظر آتی تھی

جن کا پرتو عصمت حسن پر ڈالا کرتی ہے اوسکی عمر ۱۶ سال کے قریب ہوگی اور اوسکی سیاہ آنکھون مین اوس جذبہ خیز زمانہ کی گرمیان دوڑ رہی تھی جبکہ زندگانی کی ویران سے ویران اور سنگلاخ سے سنگلاخ گذرگاہون پر لالہ وگل کے تختے بچھے ہوئے نظر آتے ہین دہنہ غنچہ کی طرح تنگ تھا لیکن ہونٹ بھرے بھرے اور بیقرارانہ جنبش کام کرتے تھے اور جب وہ مسکراتی تھی تو سفید آبدار موتیون کی دو لڑیان نظر آجاتی تھین۔ بالون کی سیاہی شب تار کی ظلمت کو شرماتی تھی اور جوڑے کی گندھاوٹ وہ سادگی لئے ہوئے تھی جسکا سبق قدرت اپنی درسگاہ مین پہلی مرتبہ دیتی ہے۔ اوسکے ابروؤن کی محراب تناسب اور موزونیت کا نمونہ تھی اور چونکہ اوسکی سیاہ نرگسی آنکھین اوس کے پاک اور بھولے بھالے دل کا آئینہ تھین اور جب وہ نیچے کی طرف دیکھتی تھی تو ان معنی خیز نور کے چشمون کو سیاہ ابروؤن کی جھالر چھپالیتی تھی اسلیئے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ اپنے خیالات پر نقاب ڈال رہی ہے۔ اوس کی رنگت مین ملاحت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی لیکن صاف ارغوانی خون اوسکے عقیق صفت لبون اور گلابی نتھنون مین بصد انداز جھلکتا ہوا نظر آتا تھا اور جذبات کی برانگیختگی اوسکی منور پیشانی کو لالہ گون کردیتی تھی شکل تناسب اور رعنائی کے سانچے مین ڈھلی تھی۔ کمر نازک اور ہاتھ پاؤن ایسے چھوٹے چھوٹے تھے کہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ اوس کا حسب نسب امیرانہ ہے اور سینہ کے گدرائے ہوئے ابھار سے اوس کے جسم مین وہ تناسب آمیز گولائی پیدا ہوگئی تھی جو دلاویز تو تھی مگر مستی خیز نہ تھی۔

عادات واطوار طبیعت اور کمالات کے اعتبار سے بھی اسابیلا کی ذات دلچسپیون کا مرکز تھی انگلستان مین تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے انگریزی اوضاع کے پر تمکین اخلاق

پہلو کے ساتھ اوس نے اپنے اصلی مولد کی زندہ دلی اور چلبلے پن کو ایک عجب انداز کے ساتھ ملایا تھا اسی سے جس طرح وہ بیہودگی اور چھچھور پن سے معرا تھی اسی طرح پھیکے تصنع اور مضحکہ انگیز آن بان سے بھی پاک تھی بناوٹ اوسے آتی ہی نہ تھی اوس کے عادات و اطوار کا تقاضا تھا کہ جن لوگون سے اوسے سابقہ پڑے وہ بے اختیار اوس کی تعظیم کرین اور اوس کی رفتار و گفتار اور حرکات و سکنات مین بجائے خود ایک ایسا اثر تھا کہ کسی منچلے سے منچلے عیاش کو بھی یہ جسارت نہ ہوسکتی تھی کہ اوس کی طرف بری نظر سے دیکھے۔ باوجودیکہ اوسکی طبیعت مین ابتدا سے شگفتگی موجود تھی پھر بھی اوس کا اکثر وقت علمی شغلون مین گذرتا تھا غرضکہ وہ ظاہری اور باطنی حسن کے زیور سے پوری طرح آراستہ تھی۔

آرم اسٹرانگ اور رچرڈ کے داخل ہونے پر جو دو جنٹلمین ملاقات کے کمرے مین موجود تھے اون مین اگر کوئی بات قابل ذکر تھی تو یہ تھی کہ وہ نوعمر تھے۔ بانکے ترچھے سجے اور طبقہ امرا سے تھے اسکے علاوہ اون مین اور کوئی خوبی نہ تھی۔ مگر کاونٹ کے گھر تک اون کی رسائی کچھ اس وصف کے باعث نہ ہوئی تھی بلکہ اوسکی وجہ یہ تھی کہ اون کی ایک متوفی انگریز جنرل سے قریب کی رشتہ داری تھی جس نے نپولین بونا پارٹ کے زمانہ مین فرانسیسیون کے برخلاف اٹلی والون کو مدد دی تھی اور جس خاندان سے کاونٹ کو تعلق تھا اوس کے بہت کام آیا تھا۔ ان نوجوانون کے ظاہر کے متعلق اتنا کہنا کافی ہوگا کہ جدید ترین وضع کا نفیس و پرتکلف لباس پہنے ہوئے تھے۔ ان مین سے ایک کی شکل صورت مین حد درجہ کا زنانہ پن پایا جاتا تھا جس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ ریش و بروت کا اوسکے چہرے پر نشان تک نہ تھا۔ دوسرا کسی قدر

خوش رو تھا اور نکلتی مونچھوں پر ہر وقت تاؤ دیتا رہتا تھا - اوس کا لباس فوجی وضع کا تھا -

زنانہ منش نوجوان کو آرم اسٹرانگ اور مارکہم سے کاونٹ نے سر جیری باونس کے نام سے ملایا اور مونچھون والے کی تعریف یہ کیگئی کہ یہ آنریبل اسمائیلکس ڈیسپرین اور فوج ہزاریس مین لپتان ہین -

ان مہمانون کی آمد اور کہانے کے وقت کے درمیان ایک گھنٹہ گذرا - اس اثنا مین جو بات چیت ہوئی اوس سے اس مہمان نواز مکان کے مکینون کے حالات پر جو ناظرین کو نہایت جزئی طور پر معلوم ہوئے ہین کسی قدر مزید روشنی پڑے گی -

کاونٹ "مسٹر مارکہم آپ لندن کے جس حصہ مین رہتے ہین وہ نہایت ہی خوش آیند اور صحت بخش ہے - مین نے اپنے دوست آرم اسٹرانگ کی زبانی جو پتہ آپکے مکان کا سنا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ مین پہلے سے اوس کے موقع کو جانتا ہون - یہ مکان اوسی پہاڑی کے دامن مین واقع ہے نہ جس کی چوٹی پر دو درخت کھڑے ہین ؟"

سر جیری باونس "اخاہ ! مجھے بھی یاد آیا - کچھ دن ہوتے ہین کہ مین پہلی مرتبہ ادھر سے سوار ہو کر نکلا اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ آپ کا مکان نہایت خوش اسلوبی اور خوبصورتی سے اوس پہاڑی کے قریب واقع ہے جس کی چوٹی پر دو زیتون کے درخت ہین "

رچرڈ "جی ہان وہی میرا مکان ہے لیکن اس کی عمارت پرانی وضع کی ہے جسکو دیکھکر طبیعت شگفتہ نہین ہوتی - پھر بھی -"

سر جیری باونس (بات کاٹ کر) "معاف فرمایئے گا - آپ غالباً ازراہ

انکسار ایسا فرماتے ہین - مین نے تو ایسی دلکشا اور فرحت افزا عمارت بہت کم دیکھی ہے - صرف ایک ہی دفعہ مین نے اس مکان کو دیکھا لیکن پہاڑی اور اوس کی چوٹی پر کے درختون کا سہانا سمان ایسا تھا کہ معاً میرے دل پر نقش ہو گیا"

رچرڈ - (یکایک اداس اور دلگیر ہو کر) "یہ درخت اب سے کئی سال پہلے مین نے اور میرے بھائی نے مل کر بوئے تھے اور اب تک اس انتظار مین کھڑے ہین کہ ایک عجیب وغریب وعدے کا اون کے سائے تلے ایفا ہو"

کاونٹ - "عجیب!"

رچرڈ نے جب کاونٹ کے اظہار تحیر کے ساتھ اسابیلا کو بھی اپنی باتون کی طرف دل سے متوجہ پایا تو اوس تعجب انگیز واقعہ کو جس کا اشارہ مر کر دلچسپی بنگیا تھا اس طرح بیان کرنا شروع کیا -

"قریب سات سال کے ہوتے ہین کہ یہ واقعہ گذرا - میرے بڑے بھائی کا باپ سے جھگڑا ہو گیا - اس پر اوس نے عزم بالجزم کر لیا کہ گھر بار چھوڑ کر کہین نکل جائے اور زندگی کے میدان کی کسی ایسی گذرگاہ مین قدم رکھے جس کی منزل دولت و ثروت اور ناموری ہو - مین اور وہ پہاڑی کی چوٹی پر ان دونون درختون کے تلے جدا ہوئے اور آپس مین یہ قرارداد ہوا کہ بارہ سال کے بعد ہم پھر اسی مقام پر انہی دونون درختون کے درمیان ملین گے اور اوس وقت ایک دوسرے کے ساتھ اپنی اپنی کامیابی اور دنیاوی جاہ و منزلت کا مقابلہ کرین گے - یہ وعدہ ۱۰ر جولائی ۱۸۴۳ء کو پورا ہونے والا ہے"

اسابیلا - "مگر اس سات سال کے عرصہ مین جو گذر چکا ہے کیا آپ کے بھائی کی

کوئی خبر آپ کو نہین پہونچی ؟

رچرڈ " براہ راست تو اون سے کے حالات مجھکو نہین معلوم ہوئے - البتہ اتنا کہہ سکتا ہون کہ سنہ ۱۸۳۶ء کے بڑے دن کو وہ بقید حیات موجود تھے - کیونکہ میری غیبت مین جبکہ مین مکان پر نہ تھا وہ پہاڑی پر گئے اور اوس درخت کی چھال پر جو اونہون نے خود اپنے ہاتھ سے بویا تھا اپنا نام کہودتے گئے "

کپتان ڈیپر " (مونچھون پر تاؤ دیکر) " واللہ نہایت عجیب ماجرا ہے - مین نے اس سے پہلے ایسی حیرت خیز داستان کبھی نہین سنی "

سر جیری باولس " تم کو لازم ہے کہ اس عجیب وغریب واقعہ کو نظم کر کے مس اسابیلا کی البم مین لگا دو "

کپتان ڈیپر " واللہ بات تو تم نے ٹھیک کہی - مگر جیری ! جیسا شعر تم لکھ لیتے ہو اوس سے اگر آدھے مزے کا شعر بھی مین کہہ سکتا تو ضرور کہتا "

سر جیری " اسمائلکس تم نے بجری اژدہے پر جو نظم لکھی تھی وہ تو بہت ہی اچھی تھی - کیا ویسی ہی زیتون کے ان دو درختون کے متعلق نہین لکھہ سکتے "

کپتان ڈیپر " لکھنے کو تو واللہ لکھہ سکتا ہون لیکن مجھے مس اسابیلا سے اس امر کی شکایت ہے کہ اونہون نے مجھے وہ اژدہے والی نظم اپنی البم کے کسی گوشے مین درج کرنے نہین دی "

کاونٹ (ہنس کر) " بیلا کہتی ہین کہ آپ نے ایک تیتلی کو اپنی نظم کے سانچے مین ڈہالنا شروع کیا تھا لیکن بگاڑ دیا "

سر جیری (ہان مین ہان ملا کر) " اور اب وہ تیتلی ایک بہت بڑے مینڈک کی

صورت مین نظر آتی ہے"

کپتان ڈیپیر۔ (مونچھون کو بل دیکر آزردگی کے لہجہ مین) "باؤنس واللہ تمہاری یہ باتین مجھے پسند نہین۔ تم بہت تکلیف دہ ہوتے جاتے ہو۔ مس اسابیلا آپ ہی انصاف فرمائین۔ کیا میری وہ تیتلی والی نظم حقیقت مین ایسی ہی خراب تھی جیسی ظاہر کی جا رہی ہے"

مس اسابیلا "آپکی مشق اوّل ہونے کے لحاظ سے کچھ ایسی بہت زیادہ خراب تو نہ تھی اور میری راے مین اوس نظم پر جو بحری اژدہے کے متعلق آپ نے لکھی ہے ترجیح رکھتی ہے"

کپتان ڈیپیر "واللہ سب میرے مخالف ہین یہین تو سمجھتا ہون کہ میرے اشعار چندان خراب نہ تھے۔ بہرحال مسٹر مارکھم کی راے بھی لینی چاہیئے۔ اس سے میرا مطلب یہ نہین کہ مجھکو مس اسابیلا کے فیصلہ سے اختلاف ہے۔ واللہ اگر ایسا ہو تو میری مونچھین ہی خدا کرے جل جائین مگر۔"

سر چیبری "ہان وہ اشعار پڑھے جانے چاہئین تاکہ مسٹر مارکھم محاکمہ کرسکین"

رچرڈ "مجھے ڈر ہے کہ میری قابلیت ایسی نہین کہ مجھکو اس استشارہ کا اہل سمجھا جا سکے میرے خیال مین تو مس اسابیلا کے فیصلہ کی ناراضی سے کوئی اپیل نہ ہونی چاہیئے"

سر چیبری "جناب والا ہم ضرور آپ کی راے لین گے۔ یہ نظم بہت جلدی مین کہی گئی تھی اور اسوجہ سے ممکن ہے کہ جیسا عمدہ اسے ہونا چاہیئے تھا ویسی نہو"

کپتان ڈیپیر "واللہ آدھے گھنٹے سے زیادہ مین نے اس نظم پر صرف نہین کیا چیبری تم ہی پڑھ کر سنا دو"

اس معمے کو حل کرکے آپ کی تشفی کرسکتی ہے "

اپنی نسبت یہ تعریف آمیز فقرہ سنکر اسابیلا شرما گئی - اوسکو یہ خوف دامنگیر ہونے لگا کہ کہین اہل مجلس یہ نہ سمجھین کہ اوسنے یہ تمام باتین ازراہ تفاخر اپنی لیاقت کے اظہار کیلئے کی تھین - رچرڈ کو فوراً معلوم ہوگیا کہ اوس کے دل مین اسوقت کیا خیالات گذر رہے ہین - چنانچہ اوسنے خوش اسلوبی سے تقریر کا پہلو بدل کر اول اٹلی کی شاعری کے متعلق کچھ جملے کہے اور اوسکے بعد اہل اٹلی کی طرز زندگی اور رسم و رواج پر گفتگو کرنی شروع کی -

آخر کار ایک نوکر نے آکر اطلاع دی کہ کھانا تیار ہے اور رچرڈ کو کاونٹ کی دلربا بیٹی کا ہاتھ ہاتھ مین لئے کھانے کے کمرے تک جانے اور اثنا ئے طعام مین اوس کے برابر بیٹھنے کی روح افزا مسرت حاصل ہوئی -

سینتیسوان باب

خواب

تین ہفتے نہایت خوشی وخورمی سے گذر گئے اور رچرڈ نے کئی دفعہ اس بے پایان مسرت کے لحاظ سے جو اوسکو کاونٹ کے گھر مین آنے سے ہوئی تھی۔ آرم اسٹرانگ کا دلی شکرادا کیا۔

کاونٹ الٹرانی کی بیٹی کی صحبت مین جسقدر زیادہ وقت رچرڈ کا گذرا اوسی قدر وہ اوسکے ظاہری اور باطنی حسن کا معرف ہوتا چلا۔ لیکن اس بات کے دریافت کرنے سے اوسکو کسی قدر بے چینی ضرور ہوئی کہ کپتان اسمائیلکس ڈیپر اسابیلا سے شادی کرنے کی آرزو رکھتا ہے۔ رچرڈ اس نوخیز خاتون کی گوناگون دلربائیون کا قدرتی طور سے گرویدہ ہو گیا تھا اور اس لئے اوسے نہایت ہی افسوس ہوتا اگر یہ خاتون ڈیپر جیسے گاودی کے تئین اسپنے آپ کو حوالہ کر دیتی لیکن ساتھہ ہی رچرڈ کو یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اسابیلا کی طرف سے کپتان کی کسی قسم کی حوصلہ افزائی نہین ہوئی برخلاف اسکے یہ امر بارہا رچرڈ کے دیکھنے مین آیا کہ جب کبھی ڈیپر نے کوئی لغو بات کہی یا بناوٹ سے کام لیا تو اسابیلا کے لبون پر ایک حقارت آمیز تبسم نمودار ہو گیا۔

اسکے علاوہ ڈیپر کا برتاو دلربا اٹالین خاتون کی ساتھہ مودبانہ اور غیر بے تکلفانہ تھا۔ اس سے بھی رچرڈ نے یہ نتیجہ نکالا کہ ابھی تک ڈیپر نے اسپنے دلی خیالات کا اظہار نہین کیا

کیونکہ اگر اوس پر التفات مبذول کیگئی ہوتی تو حقیقت کسی نہ کسی وقت کسی نہ کسی طرح کہل گئی ہوتی۔ مزید بران چونکہ اسابیلا کا برتاؤ کپتان ڈیپر کے ساتھہ ویسا ہی دوستانہ تھا جیسا کاونٹ کے دوسرے مہمانون کے ساتھہ لہذا رچرڈ کو اس امر کے باور کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی کہ اسابیلا کے دل مین بھی ڈیپر کی جگہ تھی۔

رچرڈ جتنے دن کاونٹ کے گھر مہمان رہا اوسکو خاتون اسابیلا کی صحبت مین رہنے کا بہت زیادہ اتفاق ہوا۔ اوس کو بہت جلد معلوم ہوگیا کہ اوس کے دلربا رفیق کو سرجیری باؤنس اور کپتان ڈیپر کی مزخرفات اور یاوہ باتون کے مقابلہ مین علمی و اخلاقی مضامین پر گفتگو کرنے کا بہت زیادہ شوق ہے۔ چنانچہ بارہا ایسا ہوا کہ جب دوسرے لوگ بلیرڈ کھیلنے یا سگار اور قہوہ پینے مین مصروف ہوتے تھے تو وہ اسابیلا کے ساتھہ موسیقی شاعری مصوری۔ اور اٹالین لٹریچر پر طول طویل بحث کررہا ہوتا تھا لیکن اسابیلا نری علم و فضل ہی کی پتلی نہ تھی جس کو اوسکے فضائل و کمالات متانت مجسم بنادین بلکہ زندہ دل اور شگفتہ مزاج بھی تھی اور اوسکی گفتگو کا موضوع خواہ علم ہی ہوتا پھر بھی اوس مین ایک طرح کی خوشگوار شوخی پائی جاتی تھی۔

رچرڈ کا ونٹ کے گھر پہنچ آنے کے چند ہی دن بعد سے اسابیلا کی ہمدمی و رفاقت کا جزو اعظم بنگیا جب کبھی اسابیلا پیانو بجانے بیٹھتی تھی تو رچرڈ ہی اوس کی راگ کی کتاب کے ورق لوٹتا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ کپتان ڈیپر اس فن مین بالکل کورا تھا۔ اور جب کبھی دن کے کہانے کے بعد وہ چہل قدمی کے لیئے چمن مین جاتی تھی تو رچرڈ ہی اوس کے ہمراہ ہوتا تھا کیونکہ کپتان ڈیپر سرجیری کو چہیڑنے یا چپکما دینے کی غرض سے ذرا ذراسی دیر کے بعد اسابیلا کا ساتھہ چھوڑتا رہتا تھا اور کھانے

پر بھی ہمیشہ ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ رچرڈ اور اسابیلا ایک دوسرے کے برابر بیٹھے ہوئے نظر آتے تھے۔

اسی طرح تین ہفتے گذر گئے حالانکہ آرم اسٹرانگ کی اصلی تجویز کی روسے کاونٹ کے گھر مین رچرڈ صرف دس دن گذارنے کے لئے آیا تھا۔ اس عرصہ مین کپتان اسما ئیلکس ڈیپر کو رچرڈ مار کھم کی نسبت کئی دفعہ رقابت کا گمان بھی ہوا۔ آخر کار اوسنے قصد کیا کہ اپنے ان شکوک اور شبہات کو اپنے یار غار سر جیری باؤنس سے بیان کرے چنانچہ اس قصد کو اوسنے اس طرح پورا کیا۔

ایک دن صبح کے وقت نوعمر زنانہ منش بیرونٹ کو ساتھ لئے وہ باغ مین چلا گیا اور جوش کی حالت مین ٹہلتے ٹہلتے اپنے رفیق سے کہنے لگا۔ "یار جیری واللہ میرے دل مین ایک بات کئی دن سے کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہے۔ چاہتا ہون کہ اس معاملہ مین تمکو اپنا ہمراز بناؤن"

سر جیری – (زرد پڑکر) "اسمائیلکس خیر تو ہے۔ کیا کوئی بڑی خوفناک بات ہے کیونکہ اگر ایسا ہو تو مین ابھی جاکر کاونٹ کو بُلائے لاتا ہون اور وہ اپنی بندوق بھی ساتھ لیتے آئینگے"

کپتان ڈیپر – "واللہ جیری تم تو نرے گوکھے ہی نکلے۔ واللہ اس بوکھلاہٹ کی بھی کچھ حد ہے کہ ہم تو کہتے ہین کہ ہمارے راز دار بنئے اور آپ کاونٹون اور بندوقون اور توپون کی ہانکنے لگتے ہین۔ اچھا اب کان لگا کر سنو۔ مین اسابیلا پر مرتا ہون اور جان و دل سے اوسپر فریفتہ ہون"

سر جیری – "این گل دیگر شگفت۔ مجھے آج تک معلوم نہ تھا کہ تم نے بھی عشق

عاشقی کے کوچہ مین قدم رکھا ہے "

کپتان ڈیپیر "تم ابھی صاحبزادے ہو - ان باتون کو کیا جانو - جب تمہارا بھی بھی زمانہ آئیگا اور کسی شعلہ رخ کے عشق مین مبتلا ہوگے تو واللہ موسے آتشدیدہ ہو کر رہ جاوگے اور پھر تمہین دوسرون کی حالت معلوم ہوسکیگی - غرض یہ کہ مین اس لڑکی پر جان دیتا ہون اور واللہ اگر مین اوسپر قابو نہ پاؤن تو مجھپر خدا ہی کی پھٹکار ہو جو ہو سو ہو مین اوسکو مسز اسمائیلکس ڈیپیر بنا کر رہونگا اور امید ہے کہ چھوٹے اسمائیلکسون کی ایک پلٹن کی پلٹن اوسکو مان کے نام سے پکاریگی - واللہ چیری وہ زمانہ بڑے ہی مزے کا ہوگا - اوسوقت تم مہینہ ڈیڑھ مہینہ آکر ہمارے ساتھ رہا کرنا اور ہمارے بچون کو گودیون مین کھلایا کرنا - واللہ بڑے مزے کا زمانہ ہوگا "

سر چیری - (ڈیپیر کے ننھے بچون کو گودیون مین کھلانے کی دل خوش کن امید پر منھہ بسور کر) "کیا کہنے ہین اوس زمانہ کی مزیداری کے "

کپتان ڈیپیر "اور اسابیلا کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش میرے لئے کچھہ بیجا بھی نہین - میرا باپ خطاب دار امیر ہے اور علی ہذا القیاس میرا چچا بھی بیرونٹ ہے - اس کے علاوہ میری ذاتی آمدنی تین ہزار پونڈ سالانہ ہے اور آیندہ کی امیدین اوس پر مستزاد - واللہ مین اس کا روادار نہ ہونگا کہ کوئی شخص میری جگہ لیلے "

سر چیری - "کون شخص تمہاری جگہ لے لینا چاہتا ہے "

کپتان ڈیپیر "مین ٹھیک ٹھیک تو نہین کہہ سکتا کہ کون ہے - لیکن ابھی مجھہ اپنے اور اوصاف بھی گنانے باقی ہین - شکل صورت کے اعتبار سے مین کچھہ ایسا گیا گذرا ہوا نہین ہون - چیری تم بھی بدصورت نہین ہو - میرا مطلب یہ ہے کہ تم

خصوصیت کے ساتھ بدشکل بھی ہو اگرچہ تمہاری آنکھیں گلابی مائل کنجی اور تمہاری پلکیں سفید اور تمہاری ناک چپٹی ہے لیکن واقعہ میں زیادہ تنومند اور قوی الجثہ ہوں"

سر جیری "جی ان تمام باتوں سے انکار کس کو ہے جو تم اس قدر جوش و خروش ظاہر کر رہے ہو۔ آخر تمہارا مطلب کیا ہے"

کپتان ڈیپیر "مطلب یہ ہے کہ جب یہ تمام باتیں مجھ میں موجود ہیں تو اوس شخص کے ساتھ مجھے کس طرح پیش آنا چاہیے جو مجھ سے میرے حقوق چھیننے کی کوشش کرتا ہو"

سر جیری "تلوار اور پستول سے لڑنے کے لئے اوس سے تحدی کرو۔ مگر وہ کون ہے"

کپتان ڈیپیر "وہ ذلیل تو وہ لتا مار کہیں جو دن بھر شاعری اور موسیقی اور خدا جانے کس کس مضمون پر بکواس کیا کرتا ہے۔ اس نابکار نمک حرام ساز سنگی آرام اسٹرانگ کے پاجی پن کو دیکھو کہ ناحق ایک کل کے چھوکرے کو لاکر میرے لئے استرن کا مالا تیار کر دیا۔ بہرحال تمہارے والی ترکیب چنداں قابل پذیرائی نہیں معلوم ہوتی۔ تم جانتے ہو کہ تلوار اور پستول بچوں کا کھیل نہیں ہے اور۔ اور۔"

سر جیری "اور کیا"

کپتان ڈیپیر "واللہ جیری تم تو نرے چغد ہی ہو۔ میں یہ سمجھا تھا کہ تم کوئی ایسی ترکیب بتاؤ گے جس سے سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے"

سر جیری "تو پھر یہ بہتر ہوگا کہ لڑکی کو گھر سے نکال کہیں لے جائیں مثلاً راچسٹر کو"

کپتان ڈیپیر "راچسٹر جائے بھاڑ میں۔ جانتے نہیں ہو کہ میری رجمنٹ چیتھم میں

متعین ہے۔"

سر چیری۔ "تو پھر کنٹربری کو سہی۔"

کپتان ڈیپیر "واللہ! تم نے ٹہیک کہی۔ کنٹربری ٹہیک جگہ ہے۔ لیکن اگر مین کسیطرح اس مارکہم کی خانہ بر انداز ی کر سکون تو بدرجہا بہتر ہو۔ اس بدمعاش۔"

کپتان اسمائیکس ڈیپیر اتنا کہکر دفعتاً رک گیا کیونکہ اسوقت ایک دیوار کی آڑ پر جسپر انگورون کی بیل چڑہی ہوئی تہی دونو دوستون کا یکایک رچرڈ مارکہم سے مقابلہ ہوگیا۔ سر چیری باؤنس کے حواس کچھہ ایسے پریشان ہوئے کہ وہ کہتا ہوا وہان سے نوک دم بھاگا کہ میرا اس مین کوئی قصور نہین۔ مین نے کوئی بات نہین کہی " اب بچارا کپتان رچرڈ سے دوبدو ہونے کے لیے یکہ و تنہا رہ گیا۔ رچرڈ نے سیدہے اوسکی طرف آکر سختی سے سوال کیا۔ "میرا نام اس نبے وقری سے کون لے رہا تہا؟"

کپتان ڈیپیر " (مارے خوف کے زرد پڑکر) "مین نے یقیناً ایک جملہ کہا تہا اور اب بہی بلاتامل کہہ سکتا ہون کہ۔"

رچرڈ "کیا؟"

کپتان ڈیپیر "میرا خیال ہے کہ۔ مین چاہتا ہون کہ۔ واللہ۔"

رچرڈ "واللہ کہ مین تمکو پیٹے بغیر نہ چہوڑونگا تاکہ تم آیندہ اون لوگون کا نام بے وقعتی سے نہ لیاکرو جن سے تمہارے مراسم قریب قریب اجنبیون کے سے ہون۔"

یہ کہتے ہی رچرڈ نے کپتان صاحب کی گردن مین ہاتہہ دیکر دو گہونسے اس زور سے جمائے کہ اون بچارے کو چہٹی کا دودھ یاد آگیا۔ ڈیپیر نے چاہا کہ مقابلہ کرے لیکن رچرڈ کے پنجے سے چہوٹنے کے پہلے ہی اوس کی حسب دلخواہ مرمت ہوگئی۔ اور

اس کے سوا اور اوس سے کچھہ نہ ہوسکا کہ انتقام کی دہمکیان دیتا ہوا مکان پلٹ جائے

اسی دن کی سہ پہر کو رچرڈ اپنے نئے دوستون سے رخصت ہوا۔ گھر پہونچکر اوس نے اپنے مکان کو پہلے سے بھی زیادہ سونا اور حسرت بار پایا۔ اوس کو معلوم ہوتا تھا کہ وہ دنیا سے بالکل الگ تھلگ ہے۔ اور جو جو ظلم اوس پر ہوئے تھے اون کو جب وہ یاد کرتا تھا تو اوسے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کوئی شخص جلتے ہوئے لوہے سے اوس کے دلکو داغ رہا ہے۔

اے کاش اگر ہم قسمت کی ابجد کو غور سے پڑہین اور سوچین کہ ہر ایک پتا جو شاخ سے جدا ہوکر زمین پر گرتا ہے اور ہر ایک پھول جو مرجہا جاتا ہے اس امر کی مثال ہے کہ انسان کا بھی ایک نہ ایک دن یہی حال ہونیوالا ہے تو کیسی کیسی سرمہریان اور کیسی کیسی سیاہ کاریان زندگی کے صحیفہ سے محو ہوجائین اگر ایک دفعہ انسان کے دل کی یہ حالت ہوجائے تو زمین آسمانی حقیقتون کا مطبع بن جائے جس مین گو غلطیون اور عیبون کی صورت بھی خال خال نظر آئے لیکن اصلاح اور ترمیم کی گنجایش اوس وقت سے پہلے پہلے نکلتی رہے جبکہ اس مطبع کی چھپی ہوئی کتابین اوس ابدی الماری مین رکھی جائین جس مین سوائے خدا کے اور کوئی اون کو نکال کر پڑہ نہین سکتا۔

بہار کی مختلف الالوان جلوہ نمائیون نے ایک دفعہ پھر اپنا رنگ جمایا اور ڈالیون پر پھول اور شاخون پر پتے نظر آنے لگے۔ ایک شام کو رچرڈ اپنے کتب خانہ مین بیٹھا ہوا دیر تک کتب بینی مین مشغول رہا۔ رات نے اپنا سیاہ عالم بلند کیا مگر رچرڈ نے کتاب سے سر نہ اوٹھایا اور جب آخرکار وہ سونے کے قصد سے اپنی خوابگاہ کی طرف گیا تو پو پہٹنے کا وقت قریب تہا۔ پلنگ پر لیٹ کر اوس نے چاہا کہ ایک

نیند لے لیکن آنکھون نے بند ہونے سے انکار کیا۔ اوٹھ کر وہ کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا اور پردہ ہٹا کر باہر دیکھنے لگا۔ صبح کاذب کی تاریکی ایک سیاہی مائل نقاب کی طرح دریچہ پر پڑی ہوئی تھی لیکن بہ تدریج یہ سیاہی زائل ہوتی گئی اور اوس کی جگہ نور کے کافوری تڑکے نے لے لی۔ رچرڈ نے آنکھ اوٹھا کر پہاڑی کی چوٹی کی طرف دیکھا جسپر دونون درخت کھڑے تھے اور اسوقت اوسے اپنے بھائی کا خیال آیا اوسکو رہ رہ کر تعجب ہوتا تھا کہ کیون یوجین اپنے گھر کو نہین آیا اور بے قراری کے عالم مین اوس نے اپنے دل سے بارہا یہ سوال کیا کہ آیا درختون کے تلے والا وعدہ حقیقت مین پورا ہوگا یا نہین۔

اس قسم کے خیالات سے اوس کا دماغ لبریز ہو رہا تھا کہ اوسکی نگاہ یکایک کسی شے پر پڑی جو پہاڑی کی چوٹی پر درختون کے درمیان حرکت کر رہی تھی۔ رچرڈ کے دل پر خوف چھا گیا اور اوسکو معاً واہمہ نے یہ سمجھایا کہ ہونہ ہو یہ میرے بھائی کی روح ہے جو ان برگ پوش ستونون کے درمیان اپنا قول و قرار پورا کرنے کی نیت سے آئی ہے۔ مگر یہ وہم جلد اوسکے دل سے مٹ گیا اور اوسکو اپنی اس نادانی پر ہنسی آئی کہ پہاڑی پر منھ اندہیرے کسی کے جانے مین ایسا کیا رکھا تھا کہ یہ بات اوسکو نہایت ہی عجیب معلوم ہو۔ یہ شئے ابھی تک پہاڑی پر موجود تھی اور شکل سے انسان معلوم ہوتی تھی اور جب روشنی ذرا زیادہ ہوئی تو رچرڈ کو معلوم ہوا کہ ایک آدمی ہے جو درختون کے درمیان کھڑا ہوا ہے۔ لیکن یہ وہ گھڑی تھی جب کہ محنت مزدوری پیشہ لوگ کام کاج کے لیے گھر سے نکلتے ہین اور اس لیے اس مین کوئی تعجب کی بات نہ تھی کہ ان ہی لوگون مین سے کوئی ادہر سے گذرا ہوا گرچہ یہ بات ضرور تعجب انگیز تھی کہ کوئی شخص

پہاڑی کی چوٹی پر کچھہ دیر تک کھڑا رہے حالانکہ چوٹی پر پہونچنے کے لئے ضرور تھا کہ اوس نے اپنا رستہ چھوڑا ہو۔

مارکہم کے دل مین اس خواہش نے بے اختیار چٹکی لی کہ پہاڑی پر جائے لیکن ساتھہ ہی اوسکو شرم بھی آئی کہ مین کیون وہم کا شکار ہوا جاتا ہون۔ اس کے علاوہ جب وہ صورت جس نے اوسکو اسقدر تشویش مین ڈالا تھا دفعتاً پہاڑی کی چوٹی پر سے غائب ہو گئی تو اوس کا ارادہ اور بھی پختہ ہو گیا کہ اپنے کمرہ کو چھوڑ کر باہر نہ جائے۔ چنانچہ اوسنے کھڑکی بند کر لی اور پلنگ پر جا لیٹا جہان بہت جلد اوس کی آنکھہ لگ گئی۔

مارکہم نے اسوقت اپنے آپ کو خواب کے عالم مین پایا۔ حالت خواب مین اوسنے دیکھا کہ ایک ٹھنڈے اور سایہ دار درختون کے جھنڈ مین جہان پرندے خوشی سے شاخون مین چہچہا رہے تھے وہ اسابیلا کے ساتھہ ٹہل رہا ہے اور اوسکو یہ بھی معلوم ہے کہ اوس مین اور اوسکے دلربا رفیق مین ایک طرحکا سمجھوتا قرار پا گیا ہے جس سے نہایت مسرت بخش اور راحت افزا امیدین اوس کے دل مین پیدا ہو چلی ہین۔ اس کے بعد وہ اسابیلا کا ہاتھہ دباتا ہے اور وہ بھی اس محبت بھرے سوال کا جواب اوسی طرح دیتی ہے۔ لیکن دفعتاً یہ نظارہ درہم برہم ہو جاتا ہے کیونکہ درختون کے جھنڈ کے ایک تاریک گوشے مین سے ایک بدمعاش نکلتا ہے جسکے جسم پر چیتھڑے ہین جس کی شکل غلیظ اور نفرت انگیز ہے۔ بالون کی جٹا ئین الجھی ہوئی ہین۔ ہونٹون پر پپڑیان جمی ہوئی اور ناسور پڑے ہوئے ہین۔ آنکھون مین تندی اور خونخواری بھری ہوئی ہے اور چہرے سے شیطنت ٹپکی پڑتی ہے۔ اس کریہ المنظر خبیث کو دیکھہ کر اسابیلا چلاتی ہے مگر وہ آگے بڑھ کر رچرڈ کا ہاتھہ تھام لیتا ہے اور ایک خوفناک قہقہہ لگا کر کہتا ہے

کہ مین تو تمہارا پرانا دوست ہون جو پہلے پہل تم سے نیوگیٹ کے قید خانہ مین ملا تھا
اس وقت رچرڈ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے اس شقی کے ہاتھ سے اپنا
ہاتھ چھڑانے کی جان توڑ کر کوشش کی اور اسی کوشش مین اوس کی آنکھ کھل گئی ۔

رچرڈ نے جب بیدار ہو کر آنکھین کھولین تو خواب کا خوف المضاعف ہو گیا کیونکہ
اوسنے ایک انسانی چہرہ کو اپنے اوپر جھکا ہوا پایا مگر یہ چہرہ ویسا زشت و کریہ اور خوفناک
نہین تھا جیسا اوس نے خواب مین دیکھا تھا بلکہ خوبصورت تھا اور اوس کے خال
وخط ایسے مانوس تھے کہ اوسنے فوراً اوسے پہچان لیا اور کہا "یوجین - پیارے
یوجین" اور یہ کہہ کر اوس نے اپنے ہاتھ پھیلائے تا کہ یوجین سے جسکو وہ پکار رہا
تھا بغلگیر ہو ۔

لیکن رچرڈ کی آنکھین کھلی ہی تھین کہ وہ چہرہ فوراً پیچھے کو ہٹ گیا اور رچرڈ کچھ
دیر تک بے حس و حرکت اپنے بستر پر اسی کشمکش و پیچ مین پڑا رہا کہ

اینکہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب

اس غفلت سے اوسکو یکایک کسی اُمنگ نے جگایا چنانچہ پلنگ سے اوٹھ کر وہ دروازہ
کی طرف جھپٹا اور زور سے اپنے بھائی کا نام لیکر پکارا ۔ دروازہ کے قریب پہونچکر
اوس نے دونون پٹ بالکل بند پائے اور کچھ بھی سراغ اوسکو اس امر کا نہ ملا کہ کوئی
شخص ابھی ابھی کمرے مین داخل ہوا تھا ۔

اوورکوٹ پہنکر وہ نیچے اوترا مگر حسب معمول تمام دروازے بند اور مقفل پائے
سامنے کا دروازہ کہول کر اوس نے باہر دیکھا مگر کوئی شخص نظر نہ آیا متحیر اور سراسیمہ
ہو کر وہ اپنی خواب گاہ کی طرف پلٹا اور پلنگ پر دوبارہ جا لیٹا جو واقعہ اسوقت

پیش آیا تھا اوس پر نظر ڈالتے ڈالتے اوس کی آنکھہ پھر لگ گئی۔ جب دو گھنٹہ کے
بعد جاگا تو اوس نے اپنے دل کو یہ کہکر تسلی دے لی کہ

خواب تھا جو کچھہ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اوس نے کپڑے پہنے اور سیدھا پہاڑی کا رخ کیا۔ پہاڑی کی چوٹی پر پہونچکر
اوسکی نگاہ بے اختیار اوس درخت پر پڑی جسپر اوس کے بھائی نے اپنا نام کھودا
تھا۔ مگر اوس کے تعجب اور خوشی کی کچھہ انتہا نہ رہی جب اوس نے دیکھا کہ درخت کی
چھال پر اونھی ہاتھوں کے کھودے ہوئے تازہ نشان موجود تھے پہلے نام کے
نیچے حسب ذیل الفاظ موجود تھے جن کو کندہ کئے ہوئے چند گھنٹے سے زیادہ نہ
گذرے تھے۔

یوجین
۱۷ مئی ۱۸۳۸ء

رچرڈ اس نقش کو دیکھکر بے اختیار کہہ اوٹھا "یا میرے اللہ تو یہ سب واقعہ
سچ تھا خواب نہ تھا"

یہ کہکر وہ اوس تپائی پر جو دونوں درختوں کے درمیان بچھی ہوئی تھی بیٹھ گیا
اور زار و قطار رونے لگا۔

ارٹیسوان باب

ایک نامبارک ملاقات

پانچ مہینہ گذر گئے اور اوائل اکتوبر مین رچرڈ کو کاونٹ الٹرانی کے ہان سے پھر چند دن کی دعوت آئی - اس دعوت کے آنے سے رچرڈ کو بے انتہا مسرت ہوئی اور دوسرے ہی دن وہ رچمنڈ کو سدہارا -

کاونٹ نے نہایت تپاک اور گرم جوشی سے اوس کا خیر مقدم کیا - کاونٹ کی بی بی نے کہا کہ افسوس ہے کہ ہم آپ کو بلوا بھیجین - تب کہین جا کر آپ اپنی صحبت سے ہم کو عزت بخشین - اور اسابیلا نے جب اپنا ہاتھ رچرڈ سے ملانے کے لئے بڑہایا تو اوس کے لبون پر تبسم اور چہرے پر سرخی حیا نمودار ہو گئی -

کھانے کے بعد لیڈیز کے اوٹھ جانے سے پہلے کاونٹ نے رچرڈ سے کہا "آپ سے ملنے کا مجھے بڑا اشتیاق تھا تاکہ اور نہین تو اس بہانہ سے کم از کم اوس لطیفہ کے متعلق آپ سے چھیڑ چلے جکا ذکر آپ کے چلے جانے کے بعد ہم کو بہت ہنساتا رہا - بے چارے باونس کو آپ نے ایسا ڈرا دیا کہ اوس کے ہوش وحواس ٹھکانے نہ رہے - اسابیلا کو خوف تھا کہ کہین آپ مین اور ڈیسپر مین ڈوئل کی جنگ نہ چھڑ جائے لیکن ہمین یہ نہ معلوم ہوا کہ اس جھگڑے کی ابتدا

کیون کر ہوئی -،،

اسابیلا ،، اباجان آپکو شاید کسی قدر غلط فہمی ہوئی - مجھکو ہرگز بھی اس بات کی طرف سے خوف نہ تھا کہ جدال وقتال تک نوبت پہونچے گی - کیونکہ گو مسٹر مارکہم مین جنگجوی کی تمام صفتین موجود ہون لیکن کپتان ڈیپیر کی نسبت مجھے پورا اطمینان تھا کہ اون سے اس قسم کے نقض امن کی خطا سرزد نہ ہوگی ،،

مارکہم ،، جھگڑا کیا تھا - یون ہی ایک خفیف سی بات پر تکرار ہوگئی - افسوس ہے کہ یہ بات آپ کے کانون تک پہونچی ،،

کاونٹ ،، جنگ ٹرائے کا آغاز بھی تو ایک خفیف سی بات ہی سے ہوا تھا - مگر یہی خفیف باتین بسا اوقات نہایت دلچسپ ہوا کرتی ہین ،،

رچرڈ ،، بات یہ ہے کہ مین نے کپتان ڈیپیر کو سنا کہ اپنے رفیق کے سامنے مجھے برا بھلا کہہ رہے ہین - اس کا خدا ہی کو علم ہے کہ اس بدگوئی کا مین اونکے نزدیک کسی وجہ سے سزاوار ٹھہرا - بہرحال سر چیری باونس تو بھاگ کھڑے ہوئے اور کپتان صاحب کی کنپٹی پر مجھے دو گھونسے مجبوراً جمانے پڑے تاکہ آیندہ ذرا زیادہ وسیع الاخلاقی سے کام لین ،،

اسابیلا اس لطیفہ پر ہنستے ہنستے لوٹ گئی اور رچرڈ کو بے انتہا خوشی ہوئی جب اوسنے اپنی آنکھون دیکھہ لیا کہ دلربا اٹالین کے دل مین ڈیپیر کی ذرا بھی وقعت نہین ہے کچھہ دیر کے بعد کاونٹ نے کہا کہ ،، ان دونون حضرات کو دوبارہ دعوت دینے مین مجھکو اب کسی قدر تامل ہوگا - مین سمجھا تھا کہ اون کی صحبت پر لطف ہوگی مگر میرا خیال غلط نکلا - ایک کی بے وقوفی اور دوسرے کی بناوٹ اکثر لوگون سے سیر انا ک

مین دم آگیا تھا۔ اور جب وہ یہان سے رخصت ہوئے تو مین نے شکر کیا۔ بہر حال آجکل مین اپنی توجہ ایک معاملہ خاص پر صرف کر رہا ہون ۔"

کاونٹس ۔" ان کا ارادہ ہے کہ ایک انگریزی کمپنی مین بطور سرمایہ دار کے شریک ہون ۔ مسٹر مارکھم ہم اجنبیون کو یہ دیکھکر حقیقت مین تعجب ہوتا ہے کہ آپکے ملک مین کسی آسانی سے لوگ بے شمار دولت پیدا کر لیتے ہین "

کاونٹ ۔ (آہ بھرکر) "اٹلی کی تجارت پر تو پانی پھر گیا ۔ افسوس "

رچرڈ ۔" اگرچہ آپکا تجربہ وسیع ہے لیکن میری راے ناقص مین آپکو منصوبہ بازون اور دہوکہ دینے والون کے دام تزویر سے بچنے کے لئے بہت کچھہ سوچ بچار اور احتیاط سے کام لینا چاہئے "

کاونٹ ۔" اجی اس کی طرف سے تو بالکل بے فکر رہیئے جس شخص نے بہت بڑی دولت کمانے کے متعلق بعض تجاویز میرے سامنے پیش کی ہین وہ بہت راست باز اور معاملہ کا نہایت کھرا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھکو اس بات کا اندیشہ ہے کہ اٹلی کی سیاسی حالت مجھکو بقیۃ العمر جلا وطن رہنے پر مجبور کرے گی ۔ ایسی حالت مین میری دلی آرزو ہے کہ جو پونجی اسوقت میرے پاس ہے اوسکو ایسے کام مین لگاؤن کہ میری بیٹی فارغ البال ہو جائے "

اسابیلا (آنکھون مین آنسو بھرلاکر) " ابا جان آپ اچھی طرح سے جانتے ہین کہ مین تھوڑے پر بھی قانع ہو سکتی ہون "

رچرڈ ۔" شاید مین آپ کو پہلے بتا چکا ہون کہ مین اپنی جائداد کا زیادہ تر حصہ ایک بدمعاش کی ریشہ دوانیون اور منصوبہ بازیون کی وجہ سے کھو بیٹھا ۔ ایسی حالت مین

مین تو اون تمام تجویزون کو جو ہین حقیقت کو چہوڑ کر وہم کے پیچہے پڑنے کی صلاح دین شبہ کی نگاہ سے دیکہتا ہون۔

"آپکے پاس خدا کا دیا سب کچہہ موجود ہے اور اپنے وطن سے دور رہ کر باآسایش ومسرت تمام اپنی زندگی بسر کرنے کی آپ مین مقدرت ہی۔ پہر کیون بیشمار دولت کی تلاش مین آپ اسقدر پریشان اور سرگردان ہو رہے ہین ؟"

اسابیلا نے رچرڈ پر احسان بہری نگاہ ڈالی اور کاونٹس کے دل مین بہی رچرڈ کی وقعت بہت کچہہ بڑہ گئی۔ بات اصل مین یہ تہی کہ مان بیٹیون کو کاونٹ کے ان تجارتی منصوبون سے دلی اختلاف تہا اور یہی وجہ تہی کہ جب اونہون نے اپنے مہمان کو اپنا ہمصفیر پایا تو اون کو نہایت خوشی ہوئی۔

کاونٹ :- میرے خیال مین ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ جو جائداد اوس کو ترکہ مین پہونچنے والی ہے اوس کی مالیت کے بڑہانے مین حتی الامکان کوشش کرے چونکہ میری جاگیر جو کسٹلیسکا لا مین تہی ضبط ہوچکی ہی اور میرے پاس اس وقت صرف کسی قدر نقد رقم موجود ہے لہذا مین نے عزم کر لیا ہے کہ اس رقم کا بیشتر حصہ ایک ایسے کام مین لگاؤن جس سے بے انتہا نفع ہو"

رچرڈ :- لیکن یہ تو فرمائیے کہ جس کام مین آپ روپیہ لگانا چاہتے ہین اوسکی نوعیت کیا ہے ؟"

کاونٹ :- "لندن اور ماناٹا نی پایۂ تخت کسٹلیسکا لا کے درمیان تجارتی جہازون کے ایک سلسلہ کا قیام۔ لگہارن اور سوٹیا ویکشیا کی تمام تجارت اس تجویز سے ہمارے حصہ مین آجائیگی اور ماناٹانی اٹلی کا بہت بڑا تجارتی بندرگاہ بن جائے گا"

رچرڈ " یہ تجویز بظاہر تو نافع معلوم ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ آپ کے تجربہ کی بدولت اون امیدون کو پورا کرے جن سے آپکا دل لبریز ہے - کسی ایسی تجویز مین سرمایہ صرف کرنا اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ اون پرخطر اور موہوم منصوبون مین روپیہ ڈبو دیا جاے جن مین بجز جدت کے اور کوئی پہلو خوبی کا نہین ہوتا "

رچرڈ کی یہ تقریر سنکر کاونٹ ازراہ کامیابی واطمینان تبسم ہوا اور اپنے نوجوان دوست کو اپنا ہمراے بنا لینے پر دل مین بہت خوش ہوا -

دوسرے دن کاونٹ الیٹرالی لندن کو سدھارا اور کہین شام کو واپس آیا - کہانے کے بعد جب وہ رچرڈ کے ساتھ اکیلا بیٹھا ہوا کلارٹ پی رہا تھا تو اوس نے رلاز کے طور پر اپنے رفیق سے یہ بات کہی " مین نے آج صبح اس کام کو شروع کردیا بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ

درین دریاے بے پایان درین طوفان موج افزا
دل افگندیم بسم اللہ و مجریہا و مرسیہا

مین نے ضروری رقم اپنے شریک کے حوالہ بھی کردی ہے - اس شریک کا نام مسٹر گرین وڈ ہے - تجویز کو عملی صورت مین لانے کے لئے وہ فوری کارروائی شروع کردیگا لیکن اس کا ذکر مین چند دن تک کاونٹس اورا سا بیلا سے نہین کرنا چاہتا - کیونکہ تجارتی معاملات مین عورتون کو ہمیشہ وسوسے اور خوف دامنگیر ہوا کرتے ہین "

رچرڈ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا یہ سوچ کر کہ جو ہونا تھا وہ ہوچکا اور اس لئے کاونٹ کو خواہ مخواہ ایسے خدشون مین ڈالنا جو آخر مین چلکر شاید بے بنیاد ثابت ہون مناسب نہ ہوگا - رچرڈ نے اس بارہ مین فی الحال کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا -

اس واقعہ کو کئی ہفتہ گذر گئے - رچرڈ ابھی تک ہیمسٹڈ ہی مین تھا - کاونٹ اور اوسکی
کنبہ سے جو واقفیت رچرڈ نے پیدا کی تھی وہ بتدریج ایسی گہری ہوگئی تھی - کہ ان لوگون
کے ملنے سے اوسے ایک خاص قسم کی مسرت ہونے لگی - کاونٹ اوس کو بیٹے کی
طرح چاہتا تہا - کاونٹس کو اوسکی صحبت اس لیئے دلخوش کن اور روح آسا معلوم ہوتی
تھی کہ وہ جرمن لٹریچر اور تاریخ پر نہایت سلجھی ہوئی تقریر کرسکتا تھا اور جب مان باپ
کی حوصلہ افزائی کی یہ کیفیت تھی تو ممکن نہ تھا کہ بیٹی کے طرز عمل مین مغائرت ہو - اسابیلا
کا ظاہر و باطن ایک تھا اور کوئی لگی لپٹی بات اوسے نہ آتی تھی - اس لیئے رچرڈ کو وہ بہت
جلد اپنے خاندان کا نہایت قریبی دوست سمجھنے لگی - جب کبھی رچرڈ گھر کو پلٹنے
کا قصد ظاہر کرتا اور کہتا کہ مین اپنے فیاض منش و عنایت کیش میزبانون کی تواضع سے
بہت زیادہ فائدہ اوٹھا رہا ہون اور کاونٹ اور اوسکی بی بی باصرار تمام ملتجی ہوتے
کہ رچرڈ چندے اور اونکا مہمان رہے تو اسابیلا بھی کوئی نہ کوئی وجہ اپنی طرف سے ایسی
پیش کر دیتی جس سے اوسکو چند دن اور ٹھہرنے کا بہانہ ملجائے - رچرڈ کو بھی چونکہ کوئی
اور شغل نہ تھا لہذا خفیف سے اصرار پر بھی وہ اس مکان مین رہنے پر راضی ہوجاتا جس کے
مکین اوس کے ساتھ مہربانی سے پیش آتے تھے اور جہان دلچسپی و کشش کا ایک
ایسا مرکز موجود تھا جو آئے دن نئے حسن کا زیور پہنکر ظاہر ہوتا تھا اور نت نئے جادو ڈالتا تھا -

ایک دن دسمبر کے وسط مین صبح کے وقت رچرڈ اوس بڑی سڑک پر جو کاونٹ
کے مکان کے پاس سے ہوکر گزرتی تھی اسابیلا کے ساتھ ٹہل رہا تھا کہ ناگاہ اوس کی
نظر ایک اجنبی پر پڑی - یہہ شخص جو نہایت کریہ المنظر اور بد قوارہ تھا کسی قدر فصل سے
ان دونون کے پیچھے پیچھے آرہا تھا - رچرڈ کو پہلے یہ خیال ہوا کہ اس شخص کا بھی راستہ

شاید وہی ہو جو ہمارا ہے - اس لئے اوس نے اسابیلا سمیت ایک دوسری پگڈنڈی اختیار کی لیکن کچھ دیر کے بعد جو مڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اجنبی اب بھی اون کے پیچھے پیچھے آرہا ہے - اس شخص کے پھٹے پرانے کپڑے - میلے الجھے ہوئے بال - ہفتہ بھر کی بڑھی ہوئی ڈاڑھی - غلیظ اور ناپاک جسم - اور ہیبت ناک چہرے کے دیکھنے سے رچرڈ کو بے اختیار تشویش پیدا ہوئی - اس وقت اوس کو یکایک اپنا خواب یاد آگیا جس سے اوس کے بدن پر تھرتھری چھا گئی -

رچرڈ نے ارادہ کر لیا کہ اس شخص سے پوچھنا چاہیئے کہ آخر میرے پیچھے آنے مین تیرا مقصد کیا ہے - یہ بات جی مین ٹھان کر اوس نے اسابیلا کو ایک نزدیک کے رستہ سے گھر پہونچا دیا اور خود اجنبی سے جو ابھی تک اوس کے پیچھے پیچھے آرہا تھا دوچار ہونے کی غرض سے واپس چلا آیا - اجنبی نہایت خیرہ چشمی اور بے باکی کے ساتھ اوس کی طرف بڑھا ہوا چلا آیا اور جب اوس مین اور رچرڈ مین چند گز کا فاصلہ رہ گیا تو پکارا "کہو میٹھے اچھے تو ہو - کیا پرانے یارون کو اسی طرح بھول جایا کرتے ہین؟"

رچرڈ - (مردہ فروش کو پہچان کر اور مارے خوف کے زرد پڑ کر) "ایت! انتھونی کیا تم ہو؟"

مردہ فروش - "ہان مجھہ بیچارے ہی کا نام انتھونی ٹاڈکنس ہے - مگر اوّل میری ایک دو باتون کا جواب دے لو - سب سے پہلے تو یہ بتاؤ کہ آج کل تم کرتے کیا ہو؟ اس کے بعد یہ بتاؤ کہ اس مکان مین کون رہتا ہے؟ اور لگے ہاتھ یہ بھی کہہ ڈالو کہ وہ لڑکی کون تھی جس کے ساتھ تم ابھی ابھی ٹہل رہے تھے؟"

رچرڈ (اس بدمعاش کو نفرت آمیز حقارت سے دیکھہ کر) "تم ہوتے کون ہو

ایسے منھ پھٹ بنکر مجھ سے یہ سوال کرنیوالے ؟"

مردہ فروش۔ (نہایت شوخ چشمی سے) "اچھا اگر تم مین ان سوالون کے جواب دینے کی توفیق نہین ہے تو تھوڑی سی زحمت گوارا کرکے مین خود دریافت کئے لیتا ہون"

یہ کہکر مردہ فروش نے کاونٹ کے مکان کا رخ کیا۔

رچرڈ۔ (قدم بڑہاتے ہوئے مردہ فروش کے پیچھے جاکر اور اوس کو روک کر) کمبخت! آخر تیرا مطلب کیا ہے؟ تو نہین جانتا کہ یہ مکان پاک اور متبرک ہے اور اس مین سچائی۔ عصمت اور آبرو رہتی ہے۔ اگر اس مکان کے رہنے والون کو تو نے ذرا بھی جتایا کہ تو کون ہے تو تجھے دہکے دے کر باہر نکال دیا جائے گا۔"

مردہ فروش۔ (تلخی سے) "آہ! اس برتاؤ کا تو مین اس مسیحی سرزمین مین جو بائبلون اور پادریون کا گھر ہے ہمیشہ سے عادی ہون" (پھر اپنے اصلی ڈھٹھائی کے لہجہ پر عود کرکے) "بہرحال مین پہلے اس گھر کے رہنے والون سے جاکر خیرات مانگون گا اور روٹی کا ٹکڑا ال جانے پر بیان کرون گا کہ جو جنٹلمین اس گھر والی نوجوان خاتون کے ساتھ ابھی ابھی ٹہل رہا تھا وہ نیوگیٹ مین میرے ساتھ قید رہ چکا ہے۔ اس سے اس گھر کی سچائی عصمت اور آبرو وغیرہ کے برقرار رہنے مین زیادہ مدد ملیگی"

یہ کہکر مردہ فروش نے پھر کاونٹ کے مکان کی راہ لی۔

رچرڈ۔ (آپ ہی آپ) "خدا اس بدمعاش کو غارت کرے۔ یہ اب مجھے برباد کرکے رہیگا"

رچرڈ نے مردہ فروش کو بڑھ کر دوبارہ ٹھہرایا جس پر اوسنے کہا۔ "کہو اب کیا چاہتے ہو۔ کیا مجھکو اختیار نہین کہ جدہر چاہون جاؤن ؟"

رچرڈ۔(خواب کے واقعات کی یاد سے پوری طرح متاثر ہو کر) "تم سے ایسے کمینہ پن کی تو اُمید نہین ہو سکتی کہ جا کر میرا راز فاش کر دو اور ہمیشہ کے لیئے میری خوشی مجھ سے چھین لو"

مردہ فروش۔"جب تم کُتے کی طرح مجھے دھتکارتے ہو اور اس حقارت اور نفرت کے ساتھ مجھ سے پیش آتے ہو تو کوئی وجہ نہین کہ مجھے تمہاری ذرا سی بھی پرواہ ہو"

رچرڈ۔"میرا حقیقت مین یہ مقصد نہ تھا کہ۔"

مردہ فروش۔(وحشیانہ لہجہ مین) "ایسی تیسی اس معذرت کی"

رچرڈ۔"خدا کے لیئے کہو کہ آخر چاہتے کیا ہو۔کیا مجھ سے کسی قسم کی مدد چاہتے ہو"

رچرڈ اس وقت عجب سراسیمہ اور مضطرب الحال ہو رہا تھا اور اوس کے دل مین طرح طرح کے المناک اور درد انگیز خیالات گذر رہے تھے۔اوسے اپنے تصور مین ابھی سے یہ نظر آرہا تھا کہ میرا راز آشکارا ہو گیا ہے۔کاونٹ کے مہمان نواز مکان سے نکالدیا گیا ہون۔اسابیلا مجھ سے جدا ہو گئی ہے اور آیندہ ملاپ کی کوئی صورت نہین۔اور مجھکو ملامت کی جا رہی ہے کہ کیون مین نے ایک پاکباز اور نیک نہاد خاندان کو اپنی نجس صحبت سے ملوث کیا۔اس قسم کے مصائب خیز واقعات کا تخیل بھی ایسا تھا جس کے برداشت کرنیکی اوس مین تاب نہ تھی۔اور اگر کوئی دوسرا بڑے سے بڑا نقصان بھی اوٹھا کر وہ واقعات مذکور کا رد عمل کر سکتا تو ایسا کرنے مین اوسے ذرا تامل نہ ہوتا۔

غرضکہ مردہ فروش نے اوس کی بے چینی دیکھ کر کہا "جس چیز کو تم مجھے از راہ

سخاوت نہ دیتے وہی اب بہ تقاضائے خوف تم کو دینی پڑے گی۔ لیکن سیے مجھے اس سے کیا۔ مردہ بہشت مین جائے یا دوزخ مین مجھے حلوے اور مانڈے سے کام۔"

رچرڈ۔" تمہین چاہیئے کیا؟ مگر آؤ ذرا دور چلکر باتین کرین۔ ممکن ہے کہ وہ لوگ ہمین کھڑکیون مین سے دیکھ لین۔"

مردہ فروش (تند ہو کر طنز کی راہ سے) "بڑے دیکھا کرین مین کیا پرواہ کرتا ہون اپنے ساتھ کے قید کاٹے ہوئے رفیق سے باتین کرنے مین میرا چال چلن مشتبہ ہونے سے رہا۔"

اس شخص کے وضع و انداز اور شکل و شباہت مین کوئی شے ایسی تھی جس کی وجہ سے دیکھنے والون کو بے اختیار نفرت پیدا ہوتی تھی۔ اوس کا موت کا تصور دلانے والا چہرہ۔ اوس کے کالے سیاہ گل مچھے۔ اوسکی گھنی بھوین۔ اوس کی ترچھی نگاہین اور اوس کا خوفناک عرف یہ سب کے سب ملکر اوسکو نفرت انگیز اور حقارت خیز بنانے تھے۔ ایسے ناپاک خبیث کے جسم کو مس کرنا ہی مینڈکون کے ایک رینگنے مجھول مین ہاتھ ڈالنے کے برابر تھا لیکن اوس کے طنز و طعن کا سننا تو بالکل ہی ناقابل برداشت تھا۔ رچرڈ نے جب اوس کے یہ طنز آمیز فقرے سنے تو پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

مردہ فروش نے جب دیکھا کہ رچرڈ اوس کے ڈھب پر آگیا ہے تو بولا "سنو۔ اگر تم بھلمنساہت کے ساتھ مجھ سے پیش آؤ تو مین تم سے واجبی مطالبہ کرون گا اور زیادہ نہ ستاؤنگا۔ آؤ اس مکان سے کچھ دور چلکر باتین کرین تاکہ معاملہ اطمینان سے طے ہو جائے۔"

رچرڈ اس بدمعاش کے ہمراہ کچھ دور گیا اور جب کاونٹ کا مکان درختون کے آڑ مین غائب ہو گیا تو دونون ٹھیر گئے۔ اس وقت مردہ فروش نے یکایک پلٹ کر رچرڈ سے یہ سوال کیا "تم غالبًا جانتے ہو گے کہ مین کیا چاہتا ہون"

رچرڈ "روپیہ چاہتے ہو اور کیا چاہتے ہو"

مردہ فروش "ہان روپیہ - مین جانتا ہون کہ جب تم نیوگیٹ مین تھے تو تم کو بہت بڑی جائداد ملنے کی توقع تھی - غالبًا اس وقت تک سب روپیہ تو نہ اڑا چکے ہو گے"

رچرڈ - (اندوہ گین آواز مین) "میری قید کے زمانہ مین میرے ولی نے میرا روپیہ بعض تجارتی منصوبون مین لگا دیا جن مین ناکامیابی ہوئی اور مین بالکل برباد ہو گیا"

مردہ فروش "مین زیادہ سختی نہین کرتا - مین جانتا ہون کہ تمہارے پاس ایک عالیشان مکان اور اوس سے متعلق ایک بہت بڑا مقطع ہے"

رچرڈ "خدا گواہ ہے چند ایکڑ زمین سے زیادہ نہین -"

مردہ فروش "ان بہانون بتون سے مین تمہارے دم مین نہین آیا جاتا - زیادہ باتین بنانے سے کوئی فائدہ نہین - معاملہ کی کوئی بات ہونی چاہیئے - اس وقت میرا ہاتھ تنگ ہے اور مین نہین جانتا کہ روٹی کمانے کی کونسی فوری تدبیر اختیار کرون پہلے مردے کھودنے کا کام مل جایا کرتا تھا اب وہ بھی نہین ملتا"

رچرڈ "مین نے اپنی جائداد کے تلف ہونے کے متعلق جو کچھ تم سے بیان کیا ہے اوس کا حرف حرف سچ ہے۔ اس وقت میری سالانہ آمدنی دو سو پاونڈ سے زیادہ نہین"

مردہ فروش ”خیر مین فیاض بنتا ہون اور تم پر تشدد نہین کرتا - بالفعل مجھکو تم صرف -“

رچرڈ (بات کاٹ کر) ”بالفعل! مین اگر تم کو کچھ دونگا تو اس شرط پہ دونگا کہ آیندہ کبھی مجھکو دق مت کرو“

مردہ فروش (اس خیال سے کہ وعدہ کرنے سے اوسکا ایفا کبھی لازم نہین آسکتا) ”خیر یون ہی سہی - مجھکو پانچ سو پاؤنڈ دیدو - تو پھر کبھی تمہارے پاس نہ آؤنگا“

رچرڈ ”پانچ سو پاؤنڈ! مجھہ سے اس قدر روپیہ کا انتظام نہین ہو سکتا“

مردہ فروش (عزم کے لہجہ مین) ”اس سے ایک کوڑی کم نہ لون گا“

رچرڈ ”مین سچ کہتا ہون کہ مجھہ سے تمہارا مطالبہ پورا نہین ہو سکتا - میرے پاس اسقدر رقم موجود نہین - اور کسی سے ادھار بھی نہین لے سکتا - تم مجھکو اسطرح کیون ستا رہے ہو مین نے تمہارا کیا بگاڑا ہے - مجھے برباد کر کے تمہین کیا مل جائیگا اور اگر مین اپنے ہمچشمون مین عزت اور آبرو کے ساتھہ مل بیٹھون گا تو تم کو کیا نقصان ہوگا - (جوش مین آکر) اوبدمعاش بتجھے کیا حق حاصل ہے اور وہ کونسا قانون ہے جسکی رو سے تو یہ روپیہ باجیانہ طریقے پر بالجبر مجھہ سے استحصال کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟“

ان الفاظ کے سننے سے مردہ فروش کے چہرہ پر جو عجیب کیفیت طاری ہوئی اوس کو نہ قلم بیان اور نہ مصور اپنے پردہ پر منتقل کر سکتا ہے - معلوم ہوتا تھا کہ وہ نہین جانتا تھا کہ رچرڈ کی ان باتون پر قہقہہ مار کر ہنسے یا خود رچرڈ پر گالیون کا جھاڑ باندھ دے - مگر اس موقعہ پر اوس نے یہ دونون باتین کین تا کہ ایک کے ترک کرنے سے اوس کا طرز عمل کہین ناقص نہ رہ جائے چنانچہ پہلے تو وہ وحشیانہ پن

اور طعن و تعریض کی راہ سے بے تحاشا ٹھٹھا مار کر ہنسا اور اوسکے بعد ایسی ایسی بیہودہ بہتیان بیچارے رچرڈ پر کہین اور ایسے ایسے ناگفتہ بہ آوازے اوسپر کسے کہ وہ کانپ اوٹھا۔ کچھ دیر کے بعد اس خبیث کا پیٹ گالی گلوج سے خوب بھر چکا تو رچرڈ سے اوس نے اسطرح خطاب کیا۔

"تم معلوم کرنا چاہتے ہو کہ کس قانون اور کس استحقاق کی رو سے مین تم سے روپیہ مانگتا ہون۔ لو مین تمکو بتائے دیتا ہون۔ میرا قانون وہی ہے جو تمام دنیا مین مروج ہے یعنی زبردستون کا زیردستون کو ستانا۔ اور میرا حق بھی وہی ہے جو تمام دنیا مین برتا جاتا ہے یعنی اوس شخص کا حق جو ایک شے پر اس وجہ سے متصرف ہو جاتا ہی کہ کسی کی مجال نہین کہ اس تصرف سے اوسکو باز رکھ سکے۔ اب تم میرا مطلب سمجھے۔ اگر نہین سمجھے تو کچھ اور بھی سن لو۔"

رچرڈ۔ "وہ بھی کہہ ڈالو۔"

مردہ فروش۔ "مجھے یون ہی سا خیال ہوا تھا کہ جس لڑکی کے ساتھ تم ابھی ابھی ٹہل رہے تھے اوس سے تم شادی کرنے کا قصد رکھتے ہو۔ تمہاری وضع و انداز اور باتون نے میرے اس خیال کو یقین کی حد تک پہونچا دیا۔ اب سنو۔ مجھے پانچ سو پاؤنڈ چاہئین۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری محبوبہ کو تمہاری سرگذشت نہ معلوم ہو تو میری یہ شرط پوری کردو۔"

رچرڈ۔ "مین تم سے قسمیہ کہتا ہون کہ میرے پاس اس قدر رقم موجود نہین۔"

مردہ فروش۔ "تو پیدا کرو۔"

رچرڈ۔ "مگر کیسے؟"

مردہ فروش ۔" نوجوان خاتون کے باپ یا ماں یا چچے یا چچی سے قرض مانگو"

رچرڈ " یہ تو کبھی نہ ہوگا ۔ ناممکن ہے کہ مین اسطرح روپیہ بہم پہونچاؤن "

مردہ فروش ۔" تم نے کہا تھا کہ چند ایکڑ زمین ابھی تک تمھارے پاس موجود ہے ۔ اگرچہ میرا خیال ہے کہ زمین تمھارے پاس بہت زیادہ ہے لیکن بالفرض تمھارا بیان صحیح بھی سمجھا جاسے تاہم انہین چند ایکڑ کی کفالت پر تم بہ آسانی میرے کیے رقم مطلوبہ قرض لے سکتے ہو "

رچرڈ ۔" جس سے میری آمدنی اور بھی کم ہو جائے گی "

مردہ فروش ۔" کیون خواہ مخواہ کے لیے حجت کر رہے ہو ۔ یا تو اقرار کرو کہ ہان دیتا ہون اور یا دو ٹوک جواب دو ۔ یہ تم جانتے ہی ہو کہ اگر لڑکی بغل گرم کرنے کے قابل ہے تو پانچ سو پاونڈ اوسکی ایڑی چوٹی پر قربان کیے جا سکتے ہین "

مردہ فروش کے منھ سے اسابیلا کا ذکر ایسے ناپاک الفاظ مین سنکر رچرڈ کانپ اوٹھا اور اوسے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک خوفناک اور نفرت انگیز سانپ اپنا زہر کسی خوشرنگ اور خوشبودار پھول پر ٹپکا رہا ہے ۔ چنانچہ فرط حقارت سے اوس نے کہا ۔ جس نوجوان خاتون کو تم نے میرے ہمراہ دیکھا تھا اوسکا ذکر اس ناپاک طریقہ پر خدا کے واسطے مت کرو ۔ اگر تم مین کچھ بھی انسانیت ہے تو موقعہ پہچانو ۔"

مردہ فروش ۔" روپیہ بھی دوگے یا نہین "

رچرڈ " مین تمکو دو سو پاؤنڈ دونگا ۔ اس سے زیادہ نہین دے سکتا ۔ اور نہ اس سے زیادہ اپنی جائداد کی کفالت پر قرض لونگا "

مردہ فروش " منظور نہین ۔ لون گا تو پورے پانچ سو پاؤنڈ لون گا ۔

نہین تو ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ لونگا"

رچرڈ۔ (طوعاً وکرہاً) "روپیہ ملنے کے لئے کچھہ دن چاہئین"

مردہ فروش۔ "اس کی فکر نہین۔ اس وقت جو کچھہ بھی تمہارے پاس موجود ہو دو۔ باقی رقم جس دن اور جس جگہ کہو گے مین پھر لے لون گا"

رچرڈ نے جیب سے بٹوا نکالا۔ دیکھا تو سترہ اشرفیان تھین۔ ان مین سے دو تو اوسنے اپنے پاس رکھہ لین اور پندرہ مردہ فروش کے حوالے کین جس نے نہایت خوشی سے انہین اپنی جیب مین ڈال لیا اور کہا "یہ سب سے معاملہ کی بات۔ اور اس سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ تم اپنی بات کے سچے ہو۔ اب باقی رقم مجھکو کب اور کہان ملے گی؟"

رچرڈ۔ "دو ہفتہ کے بعد مین تم سے لندن مین جہان کہو گے ملونگا"

مردہ فروش۔ "اچھا دو ہفتے کے بعد ہی سہی۔ کبھی ڈارک ہاوس (سیہ خانہ) کو گئے ہو جو محلہ تھمنل گرین مین واقع ہے؟"

رچرڈ۔ (اس نام کو خوف کے ساتھہ سنکر) "ڈارک ہاوس کس مقام کا نام ہے؟"

مردہ فروش۔ "ایک قہوہ خانہ ہے۔ جس کسی سے بھی اس کا پتہ پوچھو گے تبا دیگا۔ آج کے پندرہوین دن مین شام کے آٹھہ بجے تمہارا وہان انتظار کرونگا۔ اگر مجھے آنے مین کچھہ دیر ہو جائے تو تم انتظار کر لینا۔ اور اگر اوس رات مین نہ آسکون تو شب آیندہ تو ضرور ہی آؤن گا۔ دیکھو اس وعدہ کے ایفا پر تمام باتون کا دارومدار ہے"

رچرڈ۔ (مایوسی کے لہجہ مین) "مین اپنے عہد پر ثابت قدم رہون گا۔ لیکن تم تو اپنے اقرار سے نہین پھرو گے؟"

مردہ فروش "ایسی چپ سادھون گا کہ گونگے بھی شرما جائین اور اگر اتفاقیہ طور پر تم سے کہین رستہ مین مٹ بھیر ہو جاے گی تو بالکل انجان بن جاؤن گا۔ اچھا اور خصت ہوتے ہین"

یہ کہکر مردہ فروش لندن کی طرف چلدیا۔ رچرڈ کھڑا ہوا اوس کی طرف دیکھتا رہا یہان تک کہ سڑک کے ایک موڑ پر پہونچکر وہ اوس کی نظر سے غائب ہوگیا۔

اب رچرڈ کی جان مین جان آئی۔

اڑتالیسوان باب

مسٹر گرین وُڈ

جن واقعات کا فصل گذشتہ مین ذکر ہوا ہے اون کو دس دن گذر گئے۔ ایک روز شام کے چھ بجے کے قریب ایک خوشنما کبرا لمٹ وضع کی گاڑی ایک مکان کے سامنے آ ٹھہری جو اسپرنگ گارڈنز مین واقع تھا۔ کوچبان کے برابر ایک کم سن لڑکا جسکا قد دستی چھڑی سے زیادہ نہ ہوگا بیٹھا ہوا تھا۔ گاڑی کے رکتے ہی یہ نوخیز خادم بندر کی طرح کوچ بکس سے کودا اور دروازہ پر زور سے دستک دینے لگا تھوڑی دیر بعد ایک ملازم نے جو وردی پہنے ہوے تھا اندر سے دروازہ کھولا۔ اور اب گاڑی مین سے ایک خوش وضع وخوش پوش جنٹلمین جس کی عمر چھبیس ستائیس سال کے قریب ہوگی اترا

یہ جنٹلمین گاڑی سے اترتے ہی سیدھا اپنے مطالعہ کے کمرہ مین گیا۔ وہان پہونچکر اوس نے ایک چک بک نکالی اور اپنے بنک کے نام ایکہزار پاونڈ کا چک بحق لارڈ ٹریارڈن لکھ کر ایک لفافہ مین بند کیا اور اپنے معتمد ملازمون مین سے ایک کے ہاتھ فوراً لارڈ موصوف کے پاس بھجوا دیا۔ یہ رقم اس جنٹلمین نے سہ پہر کے وقت کسی شرط مین لارڈ ٹریارڈن کے ساتھ بازی لگا کر ہاری تھی اور چونکہ اس قرض کی کفیل

"آبرو" بھی لہذا ممکن نہ تھا کہ فرض ادا کئے بغیر وہ کھانے پر بیٹھے یا جو تانک اوتاری جو فیشن کے جدید ترین کارخانے مین سلا ہوا ہونے کے باعث اوسے کاٹ رہا تھا

جب چک بھیجا چکا تو ایک اور ملازم کمرہ مین داخل ہوا اور کہنے لگا "حضور مسز منگلس دیر سے آکر بیٹھی ہوئی ہین۔ تین گھنٹے ہوگئے ہون گے۔ کسی ضروری معاملہ مین کچھ کہنا چاہتی ہین"

مسٹر گرین وڈ (یہی اس جنٹلمین کا نام ہے) "کون مسز منگلس! اخاہ اوسی فرنیچر والے کی جورو۔ اس نے تو تقاضا کرتے کرتے ناک مین دم کر دیا اس کے خاوند کے حساب کی تصفیہ کئے ہوئے ابھی ایک سال بھی نہین گذرنے پایا کہ اس نے تقاضون کی بھرمار شروع کر دی"

ملازم "حضور وہ کہتی ہے کہ اوس کا خاوند قید خانہ دیوانی کی پیادون کی حراست مین ہے"

مسٹر گرین وڈ "اچھا ہوا"

ملازم۔ مگر حضور وہ تو نہایت محنتی اور بھلا مانس آدمی ہے اور

مسٹر گرین وڈ "تو اتنا قرض اوس نے اپنے سر کیون چڑھا لیا"

ملازم "اور اوس کے پانچ بچے بھی ہین"

مسٹر گرین وڈ "یہ ادنیٰ درجہ کے لوگ بھی غضب کے کثیر الاولاد ہوتے ہین جس کے ہان دیکھو نصف درجن سے کم کا جھول نہین نظر آتا۔ مجھے ان سے سخت نفرت ہے"

ملازم (اپنا سلسلہ خطاب جاری رکھ کر) "اور اگر حضور ایک چوتھائی رقم بھی مرحمت فرمائین تو وہ آج رات ہی کو قید خانہ سے چھوٹ جائے"

مسٹر گرین وڈ۔ " مین جنوری تک چھ پینس بھی نہین دونگا۔"

ملازم۔ " حضور اوس کی بی بی کہتی ہے کہ ایسی حالت مین وہ بالکل تباہ ہو جائیگا۔"

مسٹر گرین وڈ۔ " تو ہونے دو۔ جاؤ اوس کی جورو کو مکان سے نکال دو اور لفلیور کو میرے پاس بھیجدو۔"

تھوڑی دیر مین لفلیور جو مسٹر گرین وڈ کا فرنچ دار وغہ تھا حاضر ہوا اور اوس سے فیشینبل آقا نے اوس سے کہا " لفلیور کل صبح اس ناکار جان کو برطرف کردو۔"

لفلیور۔ " بہت خوب سرکار۔"

مسٹر گرین وڈ۔ " اس کی گستاخی کو دیکھو کہ مین کھانا کھانے کے لئے کپڑے پہن رہا تھا اور اوس نے آکر ایک قرض خواہ کی چٹھی میرے ہاتھ مین رکھدی۔"

لفلیور۔ " بہت بجا ارشاد ہوا سرکار کا۔ مین خود جان کی شکایت سرکار سے کرنیوالا تھا۔ بڑا سازشی اور چھل فریب کرنیوالا ہے۔ مین کل ہی سرکار کے حکم کے موافق اسکو برطرف کئے دیتا ہون اور چال چلن کا صداقت نامہ بھی نہ دونگا۔"

مسٹر گرین وڈ۔ " ہان ٹھیک ہے ایسا ہی کرو۔ چلو اب مجھکو کپڑے پہنا دو۔ کیا مہمان آگئے ہے؟"

لفلیور۔ " سرکار مسٹر چیپٹر اور سر روپرٹ ہاربرو ملاقات کے کمرے مین بیٹھے ہوئے ہین۔"

مسٹر گرین وڈ۔ " تو چلو جلدی کرو۔"

میز پر تین چار خط پڑے ہوئے تھے۔ ان کو بے اعتنائی سے پڑھ کر مسٹر گرین وڈ اپنے پوشاک بدلنے کے کمرے مین گیا۔ جہان اوس نے ایک چاندی کی سلائچی

مین ہاتھ دہوئے - ادھر بیچارے فرنیچر والے کی بی بی اپنے پریشان روزگار خاوند کی طرف یہ کہنے کے لئے بصد حسرت پلٹی کہ جس آخری امید کا سہارا تھا وہ بھی جاتی رہی اور اب سوائے مدیونون کے محبس کے اور کہین اوسکا ٹھکانا نہین - چنانچہ اُدھر تو دیوالی بیاد سے اس بیچارے کو دہکیلتے کراس اسٹریٹ کے قیدخانہ کو لے چلے اور ادھر مسٹر گرین وڈ اپنے پر تکلف اور سجے ہوئے ملاقات کے کمرے کو اون مہمانون سے ملنے کے لئے گیا جنھین آج شام اوس نے کھانے پر بلایا تھا -

کمرے مین داخل ہوتے ہی مسٹر گرین وڈ نے اپنے مہمانون سے اسطرح خطاب کیا۔ "سر روپرٹ آپ سے ملکر واللہ طبیعت اس قدر مسرور ہوئی کہ بیان سے باہر ہے - کہو چیسٹر تمہارا مزاج تو اچھا ہے - تم دونون چھ مہینے تک کہان رہے تم سے ملاقات کا ہونا تھا کہ تم دونون کے دونون ہوا ہوگئے اور اتنے زمانہ کے بعد کہین آج صبح تمہاری صورت دیکھنے مین آئی"

پیرونٹ - "بھی قسم ہے جو مین یہ بھی بتا سکون کہ ہم نے اس زمانہ مین کیا کیا کیا بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ کیا کیا نہ کیا - ہم نے پہلے پیرس کی سیر کی پھر برسلس کی ہوا کھائی اور یورپ کے سب ہی مزے لوٹے"

چچیسٹر "پیرس مین ہماری چاندی تھی - وہان کی مہ جبینون نے تو اپنے حسن کی دولت سے ہماری تواضع کی اور اونکے خاوندون نے اپنے کیسون کی دولت سے"

مسٹر گرین وڈ - (قہقہہ لگاکر) "جہان ایسے دو پرانے کھلاڑی جمع ہو جائین وہان لہو و لعب کی کیا کمی ہو سکتی ہے"

چچیسٹر - "اور اب اینجانب مع اپنے یار غار سر روپرٹ ہاربرو کے نیا رنگ جمانے

اور نئے مشغلے ڈہونڈنے کے لئے پھر انگلستان مین آموجود ہوئے ہین - تہوڑے
دنون کے لئے باہر چلے جانا پر پرزے درست کرنے کے واسطے از بس ضروری
ہے - اب سے دو سال پہلے قید دیوانی سے چہوٹتے ہی مین نے سیدہا پیرس
کا رخ کیا - اور وہان چہہ مہینہ رہکر اور گویا نئے سر سے جنم لیکر پھر لندن آپہونچا"
مسٹر گرین وڈ "مسٹر ہربرٹ آج گہوڑ دوڑ مین تمہارے خسر مجھہ سے ایک
ہزار پاونڈ کی بازی لے گئے - بیٹھے بٹھائے اتنی بڑی رقم کا نقصان ہو گیا"
بیرونٹ "تو کیا بڈہا ایسی بڑی بڑی بازیان لگایا کرتا ہے ؟"
مسٹر گرین وڈ "ہان کبھی کبھی لگا جاتا ہے - مین سمجھتا ہون کہ تمہارے تعلقات
اوس کے ساتہہ زیادہ اچھے نہین - کیونکہ جب مہینہ دو مہینے ہوئے - تمہارا حال مین نے
اوس سے پوچھا تو بات کو ٹال سا گیا"
بیرونٹ "بات اصل مین یہ ہے کہ چونکہ مین اپنی بی بی کا غلام ہو کر رہنا پسند
نہین کرتا اور نہ مجھہ مین اتنی تاب ہے کہ سایہ کی طرح ہر وقت اوس کے ساتھ پھرا کرون
اس لئے لارڈ اور لیڈی ٹریاردن سمجھتے ہین کہ مین اون کی بیٹی کے ساتھہ تغافل کا برتاؤ
کرتا ہون - مین نہین چاہتا تھا کہ اوس سے شادی
کرون لیکن لیڈی ٹریاردن نے جل دیکر مجھکو پہانس لیا
اور بڈہے لارڈ نے ایک بہت بڑی رقم سے میری مٹھی گرم کر دی اور اسطرح
شادی ہو گئی -"
بیرونٹ اگرچاہتا تو اس واقعہ پر کسی قدر زیادہ روشنی ڈال سکتا لیکن اوسنے
اپنے دوست کو یہ بتانا مناسب نہین سمجھا کہ جس نو عمر اور صاحب جمال دوشیزہ

کی آبروریزی اوس نے کی تھی اوس کے باپ سے صاف لفظون مین اوس نے کہدیا تھا کہ تا وقتیکہ بیس ہزار پاؤنڈ مجھکو اپنا قرض سے باقی کرنے کے لیئے نہ دوگے مین تمہاری بیٹی سے شادی نہ کرونگا - یہہ وہی لڑکی ہے جسکا رقت انگیز خط اپنی مان کے تمام ناظرین کے سامنے اوس فصل مین پیش کیا جاچکا ہے جس مین صدمہ ڈاکخانہ کے بلیک چیمبر کے حالات درج کیئے گیے ہین -

مسٹر گرین وڈ - (کچھ دیر کے بعد بیرونٹ سے مخاطب ہوکر) "تمہین معلوم ہے کہ تمہاری پرانی معشوقہ ڈائنا آرلنگٹن کا کیا حشر ہوا ؟"

سر روپرٹ - (ہنسکر) "تم بھی تو اوس کے پرانے عاشقون مین سے ہو جب تمہارا نام مسٹر ہانٹیگ گرین وڈ نہ تھا بلکہ محض مسٹر جارج ہانٹیگ تھا تو -"

مسٹر گرین وڈ - "مین نے گرین وڈ کا نام اس لئے اختیار کرلیا ہے کہ میرے ایک اسی نام کے رشتہ دار نے ایک بہت بڑی جائداد کا ترکہ میرے نام چھوڑا -"

سر روپرٹ - "یار ایسے بھڑے دینے ہی ہین تو انکو دو جو تمکو نہ جانتے ہون - یارون سے کہان چھپو گے - ہان ساحرہ کا ذکر تو ہم نے چھوڑ ہی دیا - غالبًا وہ ابھی ارل آف وارنگٹن کے پاس ہوگی "

مسٹر گرین وڈ - "میں بھی ایسا ہی سمجھتا ہون -"

سر روپرٹ - "بات تو یون ہے کہ ڈائنا کو مین ہمیشہ سے دل وجان چاہتا تھا اور اگر وہ مارکھم والا معاملہ نہ پیش آجاتا تو یقین ہے کہ اب تک میرا اور اوس کا ساتھ نہ چھوٹا ہوتا "

مسٹر گرین وڈ - (گھبراکر) "کون ہارچرڈ مارکھم! مین نے اوس کا ذکر تو سنا ہے

لیکن آج تک دیکھا کبھی نہین۔"

مسٹر روپرٹ۔ "مجھے اور چیسٹر کو اپنے بچاؤ کے لئے مجبوراً اوس کو نقصان پہونچانا پڑا۔"

مسٹر گرین وڈ۔ (اکھڑی آواز مین) "ہان - افسوس ہے۔ حقیقت مین بہت بڑا افسوس ہے کہ ایسا ہوا۔"

چیسٹر۔ "معلوم نہین اس مارکہم کا حشر کیا ہوا؟"

مسٹر گرین وڈ۔ "مین نے سنا ہے کہ اوس کی جائداد کا اکثر حصّہ کسی خطرناک تجارتی منصوبہ مین روپیہ لگانے سے تلف ہوگیا - لیکن اس کی پوری حقیقت مجھکو نہ معلوم ہوئی۔"

مسٹر روپرٹ۔ "اور جس تجارتی جہازون والی کمپنی کا آج صبح تم ذکر کر رہے تھے اوس کا کیا ہوا؟"

مسٹر گرین وڈ۔ "بات یہ ہے کہ ایک اطالین کاونٹ میرے ہتھے چڑھ گیا ہے اور مین چاہتا ہون کہ اوس سے کچھہ کام نکالون - یہ امیر جس کا نام کاونٹ الٹرانی ہے ریاست کسٹلسیکا لا واقع ملک اٹلی سے فرار ہوکر یہان چلا آیا ہے - کسٹلسیکا لا کے گرانڈ ڈیوک کے بھتیجے شہزادہ البرٹو کے ساتھہ ملکر اس نے گرانڈ ڈیوک کے برخلاف کوئی سازشی کارروائی کی تھی جس کی وجہ سے البرٹو کو بھی مجبوراً کسی اور ملک مین جا کر پناہ لینی پڑی - بہرحال اس کاونٹ الٹرانی سے میری جان پہچان ہوگئی - اثناے گفتگو مین اوس نے مجھہ سے بیان کیا کہ اگر کوئی شخص لندن اور ماننانی پایۂ تخت کسٹلسیکا لا کے درمیان تجارتی جہازون کا ایک سلسلہ قایم کرے تو اوسکو بیشمار نفع ہو - اس کے بعد

اوس نے کہا کہ اگر اس قسم کی کوئی کمپنی کھڑی ہو تو مین بخوشی تمام اپنا سرمایہ اس کام مین لگاؤن - یہ سنتے ہی مین بول اوٹھا - واللہ آپ کو توارد ہوا ہے مین خود ایک عرصہ سے اس تجویز پر غور کر رہا تھا - خدا کو منظور ہے کہ یہ منصوبہ پہلے پہولے جبھی تو دو سرمایہ والے شخصون کے دلون مین ایک ساتھ اس کا خیال اوس نے پیدا کیا - میری یہ بات سن کر کاونٹ کی باچھین کھل گئین اور ایک بہت بڑی رقم وہ اس خیالی منصوبہ کے لئے میرے حوالے کر بھی چکا ہے "

اس وقت ایک نوکر نے آکر کہا کہ کھانا تیار ہے - تینون جنٹلمین اٹھکر کھانے کے کمرے کو گئے - کھانے مین ہر طرح کی نعمتین موجود تھین - شراب کے نہایت پرانے اور نہایت قیمتی قرابے اس موقعہ پر نکالے گئے اور کھانے والون نے تمام لذائذ کا حق پوری طرح ادا کیا - اثنائے طعام مین شراب ارغوانی کے جان پرور دور کی طرح لطایف وظرایف کا دور بھی چلتا رہا - سیرونٹ کی خوش مزاجی اور لطافت طبع کا آفتاب اس وقت نصف النہار پر تھا - مسٹر چیپمیٹر نے اپنی بذلہ سنجی وطراری سے اپنے دونون رفیقون کے پیٹ مین ہنساتے ہنساتے بل ڈالدیئے - اور مسٹر گرین وڈ نے تجارتی جہازون والی کمپنی کے متعلق تجاویز کے پل باندہ دیئے اور تمام مراتب کی توضیح کے بعد اپنے دونون ساتھیون سے اس طرح خطاب کیا -

" میری یہ دلی خواہش تھی کہ تم دونون کو اس کمپنی کے ڈائرکٹرون مین شریک کرتا لیکن مجھکو معلوم ہوا ہے کہ یہی رچرڈ مارکھم جس کا ذکر ہم ابھی ابھی کر رہے تھے کاونٹ کے ہان آتا جاتا ہے - اگر اوس نے کہین تمہارے نام اس کمپنی کے چلانے والون مین دیکھہ پائے تو فوراً ہی بھانڈا پھوڑ دے گا اور اوسوقت کاونٹ اوس پندرہ ہزار پاونڈ کی

رقم کا مجھہ سے مطالبہ کرنے لگے گا جو مجھکو اوس کی طرف سے وصول ہو چکے ہین"

چچسٹر" میری راے مین تو مناسب یہ ہوگا کہ کاونٹ کے نام ایک گمنام چھٹی اس مضمون کی لکھی جاے کہ مارکھم عدالت اولڈ بیلی کا سزا یافتہ ہے"

گرین وڈ" ہرگز ایسا نہ کرنا چاہئے بیچارے کو تمہارے ہاتھون پہلے ہی کیا کچھ کم نقصان پہونچ چکا ہے؟"

چچسٹر" تمکو اوسکی حمایت کی کیا ضرورت ہے۔ تم نے تو ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہا تھا کہ آج تک تم نے اوسکو دیکھا بھی نہین"

گرین وڈ۔ (سختی کے لہجہ مین) "مین اپنے اوسی قول پر اب تک قایم ہون۔ مگر آپ دونون صاحب دل کے کانون سے سن رکھین کہ اگر آپ صاحبون کو ان منصوبون مین میرے ساتھہ شریک ہونے اور میرا ہاتھہ بٹانے کی خواہش ہے (اور یہ آپ اچھی طرح جانتے ہین کہ یہ کام کچھہ میرے ہی کرنیکے ہین) تو بہتر ہوگا کہ مسٹر رچرڈ مارکہم سے آپ کسی قسم کا تعرض نہ کرین۔ بعض خانگی وجوہ ایسی ہین کہ مین رچرڈ مارکھم کو فایدہ پہونچانے کا خواہشمند ہون چہ جائیکہ میری ذات سے اوس کو نقصان پہونچے"

بیرونٹ" مین آپ کے نیک ارادون مین ہارج ہونا نہین چاہتا"

چچسٹر" نہ مین"

گرین وڈ" اور چونکہ یہ امر ممکن نہین کہ تم اس جہازون والی کمپنی مین شریک ہو سکو لہذا مین تمکو ایک اور فایدہ مند معاملہ مین جسکا تعلق ایک مہاجن سے ہے شریک بناؤن گا۔ اصل بات یہ ہے کہ اس مہاجن کی مالی حالت کچھہ عرصہ سے ایسی ہو رہی ہے کہ دیوالہ نکلنے مین کچھہ کسر باقی نہین رہی۔ تین سال ہوتے ہین کہ اوس کے باپ نے

پچاس ہزار پاونڈ دیکر اوس کی عزت رکھ لی تھی ورنہ کبھی کا اوس کا ٹاٹ الٹ گیا ہوتا۔ پھر بھی عہدہ داران خزانہ کو کسی نہ کسی طرح اوس کی اصلی حالت کا علم ہوگیا اور اونہون نے اوس کی درخواست کو جو کسی ٹھیکہ کے متعلق تھی نامنظور کیا۔ اب اوس کی حالت پہلے سے بھی بدتر ہے اور وہ اور مین دونون ملکر ایک بڑے نفع کے کام کا لگا لگانے والے ہین۔ تم دونون کو بھی مین اس مین شریک کرلون گا"۔

ناظرین کو یاد آگیا ہوگا کہ یہ مہاجن وہی ہے جس کا خط کارپردازان بلیک چیمبر نے کھولکر پڑھا تھا۔

تینون جنٹلمین اس طور پر آپس مین مزے مزے کی باتین کر رہے تھے کہ ایک ملازم کمرہ مین داخل ہوا اور اپنے آقا کے سامنے ایک چاندی کی کشتی جس مین ایک کارڈ رکھا ہوا تھا پیش کرکے کہنے لگا "حضور یہ صاحب کہتے ہین کہ اگر فرصت ہو تو تھوڑی دیر کے لئے مجھ سے مل لیجئے"۔

مسٹر گرین وڈ۔ (از راہ استعجاب۔ آپ ہی آپ) "کاونٹ الٹرانی! لندن مین رات کے وقت اتنی دور سے آنے پر کاونٹ کو ایسی ہی کسی خاص ضرورت نے مجبور کیا ہوگا۔ (نوکر سے مخاطب ہوکر) جان اس جنٹلمین کو فوراً سے کمرے مین لیجاکر بٹھاؤ۔ وہان انگیٹھی مین آگ بھی خوب دہک رہی ہے۔ اور اگر اوس سے اوس کے جسم مین کافی حرارت نہ پہونچے تو پھر شاید برگنڈی شراب کا ایک شیشہ اس کام کے لئے زیادہ موزون ہوگا"۔

یہہ ہدایت پاکر ملازم کمرے سے چلا گیا۔ تھوڑی دیر مین مسٹر گرین وڈ اپنے مہمانان باوہ پیما سے اجازت طلب کرکے کاونٹ کی ملاقات کو اوس پرتکلف اور سجے ہوئے

کمرے مین گیا جو دفتر کا کمرہ کہلاتا تھا۔ گرین وڈ کے داخل ہوتے ہی کاونٹ نے اوس سے ہاتھ ملایا اور کہا۔ "معاف فرمایئے گا کہ مین ایسا بے وقت آپ سے ملنے کے لیے آیا۔ مگر بات اصل مین یہ ہے کہ مین آج شہر اس غرض سے آیا تھا کہ ایک چھوٹا سا معاملہ طے کرتا جاؤن اور چونکہ جس شخص سے وہ معاملہ متعلق تھا وہ اسی محلہ مین رہتا ہے اس لیے فراغت پانے کے بعد مین نے کہا کہ چلو مسٹر گرین وڈ سے۔"

مسٹر گرین وڈ (قطع کلام کرکے) "مائی ڈیر کاونٹ آپ طلب معذرت سے مجھکو کانٹون مین گھسیٹتے ہین۔ یہ آپ کا گھر ہے اور اس کے دروازے اوپر سویرا آپکے لئے کھلے ہین لیکن اسوقت تو آپکو گویا میرے دل کی کشش خود کھینچ لائی۔ حقیقت یہ ہی کہ مین آپ سے ملکر ایک معاملہ خاص مین جسکو ہماری تجارتی شراکت سے چندان تعلق نہین گفتگو کرنا چاہتا تھا۔"

کاونٹ۔ "فرمایئے۔"

مسٹر گرین وڈ۔ "پہلے تو مجھے آپ سے یہ دریافت کرنا ہے کہ آیا خاتون کو اس تجارتی منصوبہ کی اطلاع ہو چکی ہے؟"

کاونٹ "ہان مین نے آج ہی صبح اون کو تمام ماجرے سے آگاہ کر دیا۔"

مسٹر گرین وڈ "اور وہ اس تجویز کو پسند فرماتی ہین؟"

کاونٹ۔ "جس مین میری رضا ہے اوس مین وہ بھی راضی ہین۔ اور جس چیز کو مین ناپسند کرتا ہون اوس کو وہ بھی ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہین۔"

مسٹر گرین وڈ "کیا اونکو یہ بھی معلوم ہی کہ اس تجویز کا محرک مین ہون اور سرمایہ دار اصلی ہی"

کاونٹ۔ اون کو ہر ایک بات کا علم ہے اور جو حسن ظن مجھکو آپ کی

نسبت سے ہے اوس مین بھی وہ میری شریک ہین - اگر ایسا نہ ہوتا تو بڑے ہی تعجب کا مقام تھا - ہم آپ سے لارڈ ٹریارڈن کے مکان پر ملے تھے اور اوس امیر نے آپ کی نسبت نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی رائے ظاہر کی - ایسی حالت مین یہ کیسے ممکن تھا کہ ہم آپ کو اچھا نہ سمجھین - لیکن ان تمام سوالات کو جو آپ مجھہ سے پوچھہ رہے ہین اوس معلا سے کیا تعلق ہے جسپر آپ مجھہ سے گفتگو کرنا چاہتے تھے - ؟"

مسٹر گرین وڈ " کسی قدر گھبراکر " مین نہین جانتا کہ آیا یہ امر مناسب ہوگا کہ اوس گفتگو کا سلسلہ اس وقت چھیڑون اور پھر اول خاص آپ سے - بہر حال مین چاہتا ہون کہ پہلے آپ میرے حالات سے ذرا زیادہ واقفیت پیدا کرلین اور اگر میری خفیف سی خدمت کے باعث آپکا سرمایہ تکتا ہو سکے تو میری نسبت اور زیادہ نیک گمان قایم کرسکین"

کاونٹ کو اس تمہید کا مطلب بالکل سمجھہ مین نہ آیا لیکن مسٹر گرین وڈ نے اپنا سلسلہ تقریر جاری رکھکر اوس پر اس طرح روشنی ڈالی -

" پچھلے دنون مجھکو لارڈ ٹریارڈن کے ہان پاک نہاد اور خوش خصال کاونٹس اور انکی مہ جمال صاحبزادی سے ملنے کی عزت و مسرت حاصل ہوئی - کوئی شخص خاتون اسابیلا سے ملکر اون کے ظاہری اور باطنی محاسن کا فریفتہ ہوئے بغیر نہین رہ سکتا - اگر مین مس اسابیلا کے دل مین جگہ حاصل کرسکون تو اپنی دنیوی خوشیون کے معراج پر پہونچ جاؤن اور اس واقعہ کو اپنی خوبی قسمت کی دلیل سمجھون - میری یہ جسارت حقیقت مین حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے لیکن اگر آپ اپنی فرزندی "

اتنا کہہ کر مسٹر گرین وڈ رک گیا تاکہ دیکھے کہ کاونٹ پر اوس کی ان باتون نے کیا اثر کیا - صاف باطن اٹالین امیر کو گرین وڈ کی استدعا ناگوار نہ گذری - کسٹلسیکالا مین اوس کی آیندہ

امیدین کچہ ایسی موہوم اور مخدوش ہورہی تھین کہ وہ اس بات کو اپنا فرض سمجھنے لگ گیا تہا کہ انگلستان کے مہذب اور آزاد خطہ مین اپنی بیٹی کی خوشحالی اور فارغ البالی کے لئے بہترین تدابیر اختیار کرے - اسی لئے مسٹر گرین وڈ کی تقریر کو اوس نے دلی اطمینان کے ساتہہ سنا - اوس نے اپنے دل مین کہا کہ "گرین وڈ شکل صورت کا اچھا ہے - معزز لوگون سے ملتا جلتا ہی - امرائے دولت کی نظرون مین وقعت اور عزت رکھتا ہے (واضح ہو کہ لارڈ ٹریارٹن کو گرین وڈ کی نسبت جو گمان نیک تھا اوسکی وجہ صرف اسی قدر تھی کہ ہز لارڈشپ نے شرطون مین جو روپیہ اوس سے جیتا اوسکو گرین وڈ نے ہمیشہ نہایت باقاعدگی اور پابندی وقت کے ساتہہ ادا کیا) اور بظاہر نہایت دولتمند ہے - اس کے علاوہ اوس کے عادات واطوار شریفانہ ہین اور مذاق سلیم رکہتا ہے - غرضکہ اوس مین وہ تمام اوصاف موجود ہین جو اوس شخص مین ہونے چاہئین جو میری بیٹی کے رشتے کی درخواست کرے " کاونٹ کو چونکہ خود عشق وعاشقی سے زیادہ سابقہ نہ پڑا تھا لہذا اوس نے اوس موانست کو بالکل نہ دیکھا تہا جو بلا شبہ اسابیلا اور رچرڈ مارکہم مین قایم تھی - اسلئے کاونٹ کو پل بھر کے لئے بھی یہ خیال نہ ہوا کہ ممکن ہے کہ اوس کی بیٹی کو مسٹر گرین وڈ سے سخت تنفر ہو -

الغرض کچہ دیر کے بعد کاونٹ نے کہا " مجھے ذرا شک نہین کہ اسابیلا ان خیالات کو دریافت کرکے نہایت خوش ہوگی - جو آپ نے اوس کی نسبت ظاہر کئے ہین - مین بلا توقف آپ کی دلی خواہشون سے اوس کو آگاہ کردونگا "

گرین وڈ " جناب خدا کے لئے کہین ایسا غضب نہ کیجئے گا - مین نہین چاہتا کہ خاتون اسابیلا سے آپ اس گفتگو کا اشارہ بھی کرین جو اسوقت مجہہ مین اور

آپ مین ہوئی ہے۔ اون کی نازک طبیعت کو صدمہ پہونچے گا اور وہ مجھکو وحشی سمجھکر ہمیشہ کے لیے مجھ سے متنفر ہوجائین گی۔ زیادہ تر مناسب یون ہوگا کہ آپ مجھکو موقع مرحمت فرمائین کہ آپ کی صاحبزادی مجھ سے ذرا زیادہ واقف ہوجائین؟"

کاونٹ "مین آپ کا مطلب سمجھا۔ آپ رچمنڈ مین بلا تکلف آسیئے اور ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ ہمارے ہان مہمان رہیئے۔ آج کل ہم بالکل اکیلے ہین۔ مسٹر بارکہم جو ہمارے سب سے آخری مہمان تھے۔ دس دن ہوتے ہین کہ اپنے گھر کو لوٹ گئے"

گرین وڈ "آپ کی دعوت میرے سر آنکھون پر۔ مگر آج کل مشاغل کی اسقدر کثرت ہے کہ بقول شخصے سر کھجانے کی فرصت نہین۔ اس کے علاوہ آپ جانتے ہین کہ اس نئی تجارتی تجویز کی وجہ سے مین اپنے وقت کو اپنا نہین کہہ سکتا اور۔"

کاونٹ (بات کاٹکر) "یہ آپ نے سچ کہا۔ خیر مین کاونٹس اور اسابیلا کو سال نو کے شروع پر لندن مین لاؤن گا۔ لارڈ اور لیڈی ٹریارڈن نے ہم لوگون کو دعوت کا رقعہ بھیجا ہے اور باصرار و منت تمام دعوت قبول کرنے کے لئے کہا ہے۔ مین اس دعوت کو قبول کرلون گا"

مسٹر گرین وڈ نے کاونٹ کا دلی شکر ادا کیا اور کچھ دیر کے بعد اطالین امیر دل مین یہ کہتا ہوا رخصت ہوا کہ حقیقت مین گرین وڈ عورت۔ دولت اور کارفرمائی و کارپردازی کا پتلا ہے

کاونٹ کے چلے جانے کے بعد مسٹر گرین وڈ کھانے کے کمرہ مین آیا جہان اوسکے دونون دوست اوس کا انتظار کر رہے تھے۔ کرسی پر آرام سے بیٹھکر اور شراب کا گلاس بھر کر اوس نے سیرونٹ سے اس طرح خطاب کیا "یہ پچھلا گھنٹہ ضایع نہین گیا۔ کچھ نہ کچھ کام نکل ہی آیا۔ بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ ایک کے بدلے مین نے دو کام نکالے۔

نہ صرف کاونٹ کی دلربا بیٹی کا رشتہ مین سے نے اپنے لیئے مانگ لیا بلکہ کاونٹ کو اس بات پر بھی آمادہ کر آیا کہ تمہارے خسر لارڈ ٹریارڈن کے ہان چند ہفتے آکر مہمان رہے "

سر رویرٹ ہاربرو "مگر اس انتظام کی شق آخر سے تم نے اپنے لیئے کیا فائدہ سوچا ہے ؟"

گرین وڈ "اس مین یہ فائدہ ہے کہ کاونٹ کی بی بی اور بیٹی ایسے لوگون کے گھر مین آکر رہین گی جہان رچرڈ مارکہم کے آنے کا احتمال نہین ہو سکتا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ خواہ کاونٹ اوسکو وہان بلاسے بھی تاہم وہ خود وہان نہ آسے گا کیونکہ ظن غالب ہے کہ اوس کو یہ بات معلوم ہوگئی ہو کہ تم نے لیڈی سسیلیا ہنٹنگفیلڈ سے شادی کری ہے پس لارڈ ٹریارڈن کے مکان پر وہ اس لیئے نہ آئے گا کہ مبادا وہان تم سے اوس کی مٹھ بھیڑ ہو جاسے "

سر رویرٹ "اور تم کو مارکہم اور کاونٹ مین تفرقہ ڈالنے کی ایسی کیا پڑی ہے جب جہازون والی تجارت مین چیسٹر اور مین شریک ہون ہی گے نہین ؟"

گرین وڈ "کیونکہ اگر مجھکو اس اتفاق کے پیش آجانے کا اندیشہ ہو کہ اس رچرڈ مارکہم سے کاونٹ کے ہان میری ملاقات ہو جاسے گی تو مین خود بہ وجوہ چند در چند وہان نہین جا سکتا "

یہہ کہہ کر مسٹر گرین وڈ نے گفتگو کا پہلو بدل دیا اور شراب کا دور جلد جلد چلنے لگا۔

چالیسوان باب

قہوہ خانہ "ڈارک ہاؤس"

مارکہم نے مردہ فروش کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اوس کے ایفا کی تاریخ آخر آپہونچی۔ ضروری رقم بہم پہونچانے کے بعد اوس نے جی کڑا کر کے یہ فیصلہ کر لیا کہ جو خبیث یہ قدرت رکھتا ہے کہ مجھے ایک نرم اور نازک جگہ پر چرکا دے اوس کی دہان بندی کر دینی چاہئے۔ یہ سوچ کر وہ شام کے وقت پاپیادہ روانہ ہوا اور کچھ دیر کے بعد اون تنگ پیچ در پیچ گلیون کو قطع کرتا ہوا نظر آیا جو اسپٹل فیلڈ کے گرجا کے نواح مین واقع ہین۔

غالباً لندن بھر مین غلاظت و نجاست ۔ افلاس و مصیبت اور سیہ کاری و جرائم کے مظاہر کی اتنی کثرت نہ ہوگی جتنی اسپٹل فیلڈ اور بتھنل گرین کے دو محلون مین۔ یہان افلاس و ناداری کے جانگزا سے جانگزا مصائب ۔ عیاشی و بدکرداری کی نجس سے نجس حرکتین ۔ اور اوباشی و جرم کی خوفناک سے خوفناک مثالین جیتی جاگتی شکل مین نظر آتی ہین ۔ اور وبا کی طرح پھیلی ہوئی ہین ۔ دنیا کا کوئی شہر نہ ہوگا جس مین ایسے ناپاک اور خوفناک محلے موجود ہون جن کا ہم نے یہان ذکر کیا ہے۔

ڈارک ہاؤس" ایک نہایت ذلیل قسم کا قہوہ خانہ تھا جو برک لین مین اوس مقام سے کسی قدر شمال کی طرف واقع تھا جہان اب ریلوے لائن اس گلی (برک لین)

کو قطع کرتی ہے - اس قہوہ خانہ کا دیوان خانہ ہر ایک لحاظ سے غلیظ اور نفرت انگیز تھا گاس کی روشنی کے لئے جو دو ٹونٹیان دیوار مین نصب تھین اون مین سے دہوان نکل نکل کر چھت پر جم گیا تھا اور دو بڑے بڑے سیاہ دہبے اون کے اوپر نظر آرہے تھے - میزون کے گرد بھدی وضع کی میلی اور غلیظ کرسیان اور تپائیان بچھی ہوئی تھین جن پر بدمعاش صورت شخص بیٹھے ہوئے تمباکو کے دہوئین اوڑا رہے تھے اور جو کی شراب پی رہے تھے اور چارون طرف دہوئین کا ایک دل بادل چھایا ہوا تھا - مارکہم نے جب اپنے آپ کو ایسے مقام اور ایسے آدمیون کی صحبت مین پایا تو اوسپر گھڑون پانی پڑ گیا لیکن یہ سوچ کر اوس نے اپنے دل کو تشفی دے لی کہ یہان کے کسی شخص کو معلوم نہین کہ مین کون ہون اور کس غرض سے آیا ہون اس کے علاوہ جو لوگ قہوہ خانہ مین بیٹھے ہوئے تھے اون مین سے کسی ایک نے بھی اوسکی طرف توجہ نہین کی اس سے اوس کا وسوسہ بالکل جاتا رہا اور وہ ایک کونے مین سب سے الگ تھلگ ایک تپائی پر بیٹھ گیا -

رچرڈ نے اول اپنے چارون طرف نگاہ ڈالی اور جب دیکھا کہ مردہ فروش وہان موجود نہین ہے تو شراب کا ایک گلاس منگوا کر صبر کے ساتھ اوس موذی کے آنے کا انتظار کرنے لگا -

رفتہ رفتہ اوس کے دل مین کچھ خیالات قطار در قطار گذرنے لگے جو بالکل نئے تھے اور پہلے کبھی اوس کے دل مین نہ گذرے تھے - اس وقت وہ ایک ایسے بدمعاش کی وہان دوزی کرنے والا تھا جس نے اوسکو یہ دہمکی دی تھی کہ جس خاندان کے حسن ظن کے تم اس قدر خواہشمند ہو مین اوس کے سامنے تمہارا راز فاش کر دونگا

ہم پہلے ایک مقام پر بیان کر چکے ہین کہ رچرڈ ایک جوان صالح تھا جسکو اپنی آبرو کا بہت بڑا پاس تھا اور جس کا شعار راست کرداری تھا - اوس نے ہزار کوشش کی کہ اس بات کو اپنے آپ سے چھپائے کہ مجھے خاتون اسابیلا کے ساتھ سچی اور حقیقی محبت ہے مگر اوس کی کوشش رائیگان گئی اور جب اوسکو ساتھ ہی یہ خیال ہوا کہ اسابیلا بھی مجھے الفت کی نظر سے دیکھتی ہے - تو وہ جامہ مین پھولا نہ سمایا - وہ عارضی جذبہ جس نے اوسکو مسز آرننگٹن کی طرف مائل کیا تھا غور و فکر کے اثر سے زائل ہوگیا تھا - اوس محبت مین جس کا محرک محض حسن ظاہری ہو جس مین روحانیت اور اخلاق کا شائبہ بھی نہ پایا جائے اور اوس پاکیزہ و مقدس اور بے لوث محبت مین جس کا مصدر دلربا اسابیلا کی عفت انتساب ذات تھی رچرڈ کو اب زمین آسمان کا فرق معلوم ہوا - قید سے رہا ہونے کے بعد اوس نے ساحرہ کے مکان کا پتا پوچھنا تو درکنار اوس کے عام حالات تک کسی سے دریافت نہ کئے تھے - اوسکو بالکل خبر نہ تھی کہ ڈائنا کہان ہے یا اوس کا کیا حال ہوا - غرضکہ ڈائنا کی یاد کا اوس کے دل مین ایک شمہ بھی باقی نہ تھا - اب اوس نے اپنے دل سے یہ سوال کرنا شروع کیا کہ آیا اپنی گذشتہ زندگی کے حالات کو اوس عورت سے مخفی رکھنا میرے لئے مناسب اور باعث آبرو ہے جس کی پاک اور سچی محبت کے برقرار رکھنے کا مین دل سے آرزومند ہون جس کی نظرون مین اپنی وقعت کھونے کا مین کبھی روادار نہین ہوسکتا اور جس کے اطمینان قلب کو مین اپنے جذبات یا ذاتی اغراض پر ہرگز نثار نہین کرسکتا ؟

جو سوال رچرڈ نے اپنے دل سے اس طور پر کیا اوس کا خاطرخواہ جواب وہ ابھی وسینے نہ پایا تھا کہ اس عالم محویت سے اوسے ایک شخص کی آواز نے جگا دیا - یہ آواز کمرے

کے دوسرے سرے سے آئی اور اوس کے کانون کو مانوس معلوم ہوئی -

رچرڈ نے آنکھہ اوٹھا کر دیکھا تو ایک نظر مین سر روپرٹ ہاربرو اور مسٹر چیسٹر کے ہدتمیز رفیق مسٹر ٹالبٹ کو پہچان لیا - مگر اوس ٹھاٹھہ اور شان وشوکت کے آثار بھی پدیدار نہ تھے جو کسی زمانہ مین مسٹر ٹالبٹ کا لازمہ تھی - اس خیرات دینے والی جنٹلمین کو اب خود خیرات لینے کی احتیاج معلوم ہوتی تھی - اوس کی ٹوپی کا چندوا جو پہلے ریشم سے محشی تھا اب اوس کے زینت بخشنے والے صرف چند سوراخ تھے - اوس کا کوٹ کہنیون پر سے اور پتلون گھٹنون پر سے پھٹی ہوئی تھی - اور جوتے کی ایڑیون نے بھی تلوون کو الوداع کہدیا تھا - جیب مین ایک بنیس تک نہ تھا - لیکن چونکہ شراب حضرت کی گھٹی مین پڑی ہوئی تھی اس لئے ڈارک ہاوس کے سرپرستون کی فیاضی کی بدولت گاسے ماسے بعد التجا سوال کرنے پر گرم پانی ملی ہوئی شراب کے گھونٹ دو گھونٹ حلق تر کرنے کو ملجاتے تھے - جس وقت مارکھم کے کان مین اوس کی آواز پڑی تو وہ پنچ کا ایک گلاس جو ایک قصاب نے اوس کے لئے منگوا دیا تھا ہونٹون کے قریب لیجانے کو تھا - قصاب اور مسٹر ٹالبٹ مین جو باتین ہو رہی تھین وہ ذیل مین مندرج ہین -

قصاب - "کہو مسٹر پوکاک (ٹالبٹ کا اصلی نام یہی تھا) کیسے گذرتی ہے -؟"

پوکاک - "مسٹر گرسکن کیا کہون کچھہ کہا نہین جاتا - ایسی بری گذران ہو رہی ہے کہ خدا کی پناہ - تین سال سے صبح کا کھانا ملتا ہے تو شام کو بھوکا رہتا ہون اور اگر شام کو روٹی ملجاتی ہے تو صبح فاقہ سے گذرتی ہے "

قصاب - " افسوس ہے تمہاری حالت سدھرنے مین نہین آتی - مگر آخر اسکی

وجہ کیا ہے؟"

پوکاک "یار بات اصل مین یون ہے کہ تین چار سال ہوئے ہین کہ مجھکو بُری صحبت لگگئی جس نے مجھے اس حال کو پہونچا دیا۔ اور مجھکو نہایت افسوس ہے کہ میری وجہ سے ایک بچارے ناتجربہ کار لڑکے کو جسکو ہمنے پھانسا تھا طرح طرح کی مصیبتین اوٹھانی پڑہین۔ مین سب کے سامنے اس کا اقبال کرنے کو تیار ہون"

قصاب "تو معلوم ہوتا ہے کہ تم کو لفنگون نے پھانس لیا"

پوکاک "ہان ایسا ہی ہوا۔ بدقسمتی سے مین ایسے لوگون مین جا ملا جو درجہ مین مجھسے بڑہے ہوئے تھے گو حقیقت مین چھٹے ہوئے بدمعاش تھے۔ جو شخص بغیر مقدرت رکھنے کے اپنے سے بڑی حیثیت والے لوگون سے ملتا ہے وہ آخر کو تباہ ہوکر رہتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

'یا مکن با پیلبانان دوستی

یا درت افراز بر بالائے پیل'

میرا سابقہ ایک بیرونٹ اور ایک بانکے سے جس کا نام چپیٹر یا دُنٹر تھا پڑا۔ بعد کو چلکر مجھے معلوم ہوا کہ یہ بانکا اس بڈھے کباڑی چپسٹر کا بیٹا ہے جسکی دوکان برابر والی گلی مین ہے۔ ان دونون نے مجھکو اپنی اغراض کا آلہ بنالیا۔ جب تک مجھسے کام نکلتا رہا مجھکو میرے ساتھی کھلاتے پلاتے رہے اور میری خاطر مدارات کرتے رہے۔ مگر جب دیکھا کہ میرا وجود اون کے منصوبون کے لئے مفید نہین ہے تو مجھکو نکال باہر کیا۔ اب میری حالت ردی ہونی شروع ہوئی۔ اور اسوقت تک برابر مفلسی اور قلاشی کا میرا سابقہ رہا ہے۔

اس عرصہ مین اگرچہ بیرونٹ اور چیسٹر سے مین کئی دفعہ دوچار ہوا اور اُن کو اپنی شاندار اور بھڑکیلی گاڑیون پر سوار جاتے دیکھا لیکن ان خبیثون نے اتنا بھی نہ کہا کہ پوکاک میرے دلبر یہ لو ایک پاؤنڈ اور جا کر چین کرو"

قصاب "وہ بڑے پاجی تھے مگر تم نے یہ تو بتایا ہی نہین کہ وہ منصوبہ کیا تھا جس مین تم کو اونھون نے اپنا شریک بنایا تھا"

پوکاک "وہ بھی سن لو۔ مجھکو اپنے جرم کا اقبال کرنے مین ذرا بھی عذر نہین لیکن ساتھ ہی مین یہ بھی کہتا ہون کہ مین نے جو کچھ کیا ان ہی دونون چورون کے ورغلانے اور بھکانے پر کیا۔ میرا نام جیسا کہ تم خوب جانتے ہو ل پوکاک ہے مگر ان دونون کی تحریک پر اپنا اصلی نام چھوڑ کر مین نے "ابٹ" کا نام اختیار کرلیا۔ میرا پیشہ کندہ کاری تھا اور چار سال پہلے تک میرا کام خوب چلتا تھا۔ لیکن بی بی کے مرجانے سے مجھے شراب خواری کی دہت پڑگئی اور اوسوقت سے میری حالت روز بروز بگڑنے لگی۔ ایک دن راہ چلتے مین اس چیسٹر سے میری ملاقات ہوئی۔ اوس نے مجھکو کچھ روپیہ اودھار دیا اور پھر کہنے لگا کہ مین تم کو ایک ایسی ترکیب بتا سکتا ہون جس سے تم بڑی آسانی سے مفت مین بے شمار دولت بھی کمالو اور کسی طرح کی آنچ بھی تم پر آنے پاسے۔"

قصاب "یہان تک تو خاصے رہے"

پوکاک "میری جیب مین ایک پنس بھی نہ تھا اور بی بی کے مرنے سے میرا دل کام کاج اور محنت مزدوری سے اُچاٹ ہوگیا تھا اور یہی جی چاہتا تھا کہ احدی بنا ہوا بیٹھا رہون۔ ان دونون مین دن رات ایک قہوہ خانہ مین پڑا رہتا تھا اور حکا کی کا

محنت طلب کام کرنے کو طبیعت مطلق نہ چاہتی تھی - ایسی حالت مین مین نے چیپسٹر کی تجویز منظور کر لی اور اوس نے مجھکو بیرونٹ سے ملا یا"

اس وقت قصاب نے گرم پانی ملی ہوئی جن شراب کا ایک اور گلاس منگوا کر پوکاک کو دیا - قہوہ خانے مین جتنے لوگ موجود تھے وہ سب کے سب اس قصہ کو نہایت دلچسپی سے سن رہے تھے - مگر کسی کی دلچسپی یا شوق رچرڈ مارکہم کے اشتیاق کی برابری نہ کر سکتا تھا - رچرڈ اپنے کونے مین پوکاک کی نظرون سے دور بیٹھا ہوا ان واقعات کو ہمہ تن گوش ہو کر سن رہا تھا - شراب کا گلاس غٹ غٹ چڑھا جانے کے بعد پوکاک نے اپنا قصہ پھر اسطرح بیان کرنا شروع کیا -

"میرے دونون ساتھیون کو حقیقت مین بہت دور کی سوجھی تھی اور تجویز ایسی تھی کہ ناممکن تھا کہ اوس مین فائدہ نہ ہو - وہ تجویز یہ تھی کہ جعلی بینک نوٹ بنائے جائین - مین اس قسم کی پلیٹین جن پر سے نوٹ چھاپے جاتے ہین پہلی بھی تیار کر چکا تھا اور اس لئے یہ کام میرے لئے نیا نہ تھا - یہ سمجھکر مین نے بیرونٹ اور چیپسٹر کی تجویز منظور کر لی - مجھکو اس کی رتی بھر بھی پروا نہین کہ اسوقت جو لوگ یہان موجود ہین اون مین سے کوئی شخص جا کر میرے برخلاف مخبری کر دے - قید خانے مین روٹیان تو کھانے کو ملین گی - لیکن جس بات سے میرے دل کو سخت صدمہ پہونچتا ہے اور جو مجھے کبھی نہ بھولیگی اور جس کو یاد کر کرکے مین ہمیشہ اپنے آپ کو کوسا کرونگا وہ یہ ہے کہ میری وجہ سے ایک نیک اور پاک نہاد نوجوان مصیبت مین مبتلا ہو گیا اور جو سزا مجھکو اور اون دو حرامزادون کو جو میرے ساتھی تھے ملنی چاہیئے تھی وہ اس بیچارے ناکردہ گناہ نوجوان کو ملی -"

قصاب:۔ نوجوان کون تھا۔"

پوکاک:۔" اوس کا نام مارکہم تھا۔تمہین وہ مقدمہ یاد ہوہی گا۔تین سال ہوے ہین کہ ان ہی دونون مین اوسنے جعلسازی کرکر دو سال قید کی سزا پائی ۔"

قصاب۔ مجہے تو یاد نہین پڑتا ۔"

پوکاک:۔(اپنے لفظون پر زور دیکر) یہ مارکہم نوٹون کے متعلق بالکل بیقصور تہا اور اوسکو ناحق سزا ہوئی

قصاب:۔ تو ایسے بیحال کیون ہوے جاتے ہو تمہاری کیا تمہارا مقصد ہی کہ تم اوسکو چھڑا دیتے اور خود قید بھگتے ؟"

پوکاک:۔ یہ بڑا منحوس اور نامبارک واقعہ تہا۔ اوسوقت کے بعد سے خوش قسمتی نے میرا ساتہہ چہوڑ دیا اور جدہر مین نے منہ کیا مصیبت ہی مصیبت میرے حصہ مین آئی لیکن اور سب باتون کو تو جانے دو اس رچی چیسٹر اور اوس کے بدمعاش ساتھی بیرونٹ کے برتاؤ کا جب کبھی مجھکو خیال آجاتا ہے تو میرا جگر خون ہوجاتا ہے۔ ایک دن جب مین ریجنٹ اسٹریٹ مین اون سے دوچار ہوا اور اون کو ٹھہرا کر کہنے لگا کہ بھائیو پرانی رفاقت کا صدقہ دوچار پونڈ اس وقت مجھکو دو تاکہ مین پیٹ بہر پانے سے بہرنے کی مصیبت سے نجات پاؤن تو اونہون نے میرے ساتہہ ایسا سلوک کیا کہ مین دنگ رہ گیا اور دنیا میری آنکھون مین اندہیر ہوگئی ۔ بیرونٹ نے جب میری آواز سنی تو آنکھ پر عینک لگا کر کچہہ دیر تک تو مجھکو گہورتا رہا اور اس کے بعد اس انداز سے کہ گویا میری اوس کی کبھی کی جان پہچان ہی نہ تھی اپنے رفیق سے مخاطب ہوکر کہنے لگا۔ یہ مسخرا کون ہے ؟" یہ سوال سنکر چیسٹر نے مجھ سے کہا۔ بھلے آدمی آگے بڑہو۔ ہم صرف اونہی کو خیرات دیا کرتے ہین جو اس مضمون کا صداقت نامہ پیش کرسکین کہ اون کا چال چلن اچھا ہے

قصاب:۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم اوسوقت پھٹیل حالت مین ہو گے ۔"

پوکاک:۔" ہان اوسوقت میری پوشاک ایسی اچھی تو نہ تھی جیسی اس وقت ہے ۔"

قصاب :- "ماشاءاللہ ! اس وقت گویا آپ کا یہ ٹھاٹھہ ہے کہ ملکہ کی بیوی کے دربار مین ہر ایک کی نظر آپ ہی کے قیمتی لباس پر پڑے گی - اس پھٹی حالت پر اون دونون چھیلون نے تمکو دھتکار دیا تو کیا برا کیا -"

پوکاک :- "یہ دل لگی مجھے نہین بھاتی - مین نے تم کو اپنا قصہ سنا دیا - اگر اسکو دلچسپ سمجھتے ہو اور میرے ساتھ اس کے صلہ مین کچھ سلوک کرنا چاہتے ہو تو کچھ بھنے ہوئے کباب منگوا دو کیونکہ کئی دن سے گوشت کو ترس گیا ہون - قرص اوّل تو لون کس برتے پر اور دوسرے یہ سبق بھی مین نے سیکھ لیا ہے کہ

"بہ تمنائے گوشت مردن بہ + کہ تقاضائے زشت قصابان"

قصاب نے جو حقیقت مین ایک نیک طینت شخص تھا اور خوشحال بھی تھا - پوکاک کی بھوکی انسٹڑیون کو خوشی سے اپنا ممنون احسان بنانے کا ارادہ کر لیا - چنانچہ پوکاک کے سوال کے جواب مین اوس نے کہا - "ایسی مزیدار دعوت کھلاؤنگا کہ کئی دن تک یاد رکھو گے - (قہوہ خانے کے ملازم کو پکار کر) ذرا بھاگتے ہوئے میری دکان تک تو چلے جاؤ - وہان میری بڑھیا سے دو سیر گوشت کے پسندے بنوا کے لاؤ اور یہان لا کر بھون لو - دیکھنا ذرا کرارے ہون - کچھہ انڈون کا خاگینہ بھی تیار کر لو - اور روٹی اور مربہ اور مکھن بھی خوب سا ساتھ لاؤ - برانڈی تو ہو ہی گی - لیکن جلدی کرو -"

قہوہ خانہ کا ملازم ان ہدایات کی تعمیل کرنے کے لئے فورًا باہر نکلا اور باتین پھر سابق کے مضمون پر ہونے لگین - پوکاک نے وہ تمام حالات پوست کندہ بیان کئے جن سے ناظرین پہلے ہی بخوبی واقف ہین - مارکھم نے اپنے دل مین یہ بات ٹھان لی تھی کہ جب پوکاک سب کچھہ بیان کر چکے گا تو مین اپنے آپ کو ظاہر کرونگا -

غرضکہ وہ دونون ہاتھون سے آنکھون کو چھپائے سب سے علیحدہ اپنے گوشہ تنہائی مین بیٹھا ہوا سب کچھہ سنتا رہا۔ اوس کے سامنے اخبار "مارننگ اڈورٹائزر" کا ایک پرچہ اٹھا رکھا ہوا تھا اور اوس کی نظرین اوسپر جمی ہوئی تھین تاکہ اگر کوئی اوس کی طرف دیکھے تو یہ جانے کہ یہ شخص اخبار کے مطالعہ مین محو ہے۔

جس وقت سے پوکاک نے اون معاملات کے متعلق جن سے رچرڈ کو اسقدر دلچسپی تھی گفتگو کرنی شروع کی تھی رچرڈ دل کے کانون کو کھول کر اوس کا ایک ایک حرف سن رہا تھا۔ اور جب پوکاک کے اقبالی بیان کو سنکر اوسے یہ معلوم ہوا کہ اب مین اپنی بیگناہی کو اچھی طرح سے ثابت کر سکتا ہون تو اوس کے دل و دماغ مین انبساط و شادمانی کا ایک تلاطم بپا ہو گیا اوس کی نبض مین شدید تموج برپا ہوا اور اوس کا دل اس زور زور سے دھڑکنے لگا کہ اوسے یہ خوف ہونے لگا کہ مبادا میرے دل کی ضربون کی آواز کوئی دوسرا سن لے۔ قہوہ خانہ مین داخل ہوتے وقت اوس نے اس ناپاک و نجس مقام کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھا تھا لیکن اب اوس کے دل کی یہ کیفیت تھی کہ وہ بے اختیار چاہتا تھا کہ اسی ناپاک قہوہ خانہ کے فرش پر گر پڑے اور اوس کے غلیظ فرش کو فرط شکر گذاری سے چوم لے۔

کئی گھنٹے گذر گئے۔ پاس کے گرجا کے گھڑیال نے گیارہ بجائے لیکن ابھی تک مردہ فروش نہ آیا۔ قصاب اور پوکاک کھانا کھا رہے تھے اور مارکھم پوکاک سے صاحب سلامت کرنے کی فکر مین تھا کہ اتنے مین قہوہ خانہ کا دروازہ یکایک زور سے کھلا اور دو شخص جو بڑے بڑے لبادے اوڑھے ہوئے تھے بے تحاشا "ڈارک ہاؤس" مین داخل ہوئے۔ یہ دونون شخص چرٹ پی رہے تھے اور ان کے ہاتھہ مین

موٹے موٹے لٹھ تھے -

ان مین سے ایک نے ایک کرسی پر دراز ہوکر اور زور سے قہقہہ لگا کر کہا-

"رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت

یہان کسی کی مجال نہین جو ہم کو آکر چھیڑے- اس جگہ کو مین خوب جانتا ہون- اسکے علاوہ اس قہوہ خانہ کے دروازہ پر پہونچنے سے پہلے پہلے پولیس مین کی نظرون سے ہم غایب ہو چکے تھے"

دوسرا- قسم ہے یار مجھکو اس قسم کی لونڈون کی سی حرکتین پسند نہین- شہر کی ان پیچ در پیچ گلیون مین میونسپلٹی کی لالٹینون کو پتھر مار کر پھوڑتے پھرنا حقیقت مین قابل مضحکہ ہے- لیکن تم مجھکو کس ناپاک محلہ مین لے آئے- مین آج تک نہ جانتا تھا کہ لندن مین ایسے ایسے غلیظ و نجس محلے بھی ہین"

پہلا- خیر تمکو یہان آنے سے فائدہ ہی ہوا نقصان تو نہین ہوا- بڈھے کو اس خیال سے کہ ایک بیرونٹ اوس کی میز پر بیٹھ کر تناول طعام سے اوس کی عزت افزائی کرنے والا ہے ایسی خوشی ہوئی کہ باید وشاید- تم نے دیکھا نہین کہ تیسرے ہی گلاس پر اوس نے کیا دند مچائی اور سر ور مین آکر اس خوشی مین کہ مین اپنے دوست بیرونٹ کو اوس کے ہان مہمان بنا کر لایا میری پیٹھ پر کیسی تھپکیان دین"

اس تقریر کا آخری حصہ سرگوشیون کی وجہ سے سنائی نہ دے سکا- لیکن جب کانا پھوسی ہو چکی تو دونون نے بڑے زور سے ایک اور قہقہہ لگایا جس کی وجہ غالبًا یہ تھی کہ جس کام کے لئے وہ لندن کے مشرقی حصہ مین آج شام کو آئے تھے وہ اون کے حسب مراد طے ہو گیا-

دوسرے قہقہے کی آواز ابھی قہوہ خانہ مین گونج ہی رہی تھی کہ مسٹر پوکاک اپنی جگہ سے اٹھا اور تازہ وارد اجنبیون کی طرف باہستگی بڑہا اور پاس پہونچکر کہنے لگا۔

"صاحبو حقیقت مین آپ نے اسپٹل فیلڈ مین قدم رنجہ فرماکر ہم غریب لوگون کی عزت بڑہائی۔ کیون جی یہ میری طرف گھور گھور کر دیکھنا کیا معنی۔ کیا اب بہی یہی کہوگے کہ ہم نے تمکو پہچانا نہین۔ کہو چیچسٹر میرے گل میرے دلبر اچھے تو ہو۔ غالبًا اوس بڈہے کباڑی اپنے باوا سے ملنے آئے ہوگے ؟"

پوکاک کی یہ باتین سنکر قصاب زور سے ٹھٹھا مار کر ہنسا اور قہوہ خانہ مین جو اور لوگ بیٹھے ہوئے تھے اونہون نے بہی اس کھلی مین اوس کا ساتھ دیا۔

چیچسٹر اور ہیرونٹ کے اوسان اس خلاف توقع مٹ بھیڑ پر خطا ہوگئے۔ لیکن چیچسٹر کی جبلی شوخ چشمی اس وقت اوس کے آڑے آئی چنانچہ اوس نے دریدہ دہنی کی راہ سے بڑی آن بان کے ساتھ پوکاک سے کہا "کیون بے مسخرے تو ہے کون ؟"

سر رپرٹ ہاربرو۔ "قسم ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص نے ہمکو پہچاننے مین غلطی کی۔"

پوکاک۔ "ایسی غلطی کی کہ ابھی ابھی تمہارے آنے سے پہلے تمہارا ہی ذکر کررہا تھا۔ (حاضرین کی طرف مخاطب ہوکر) صاحبو! یہی وہ دونون بدمعاش ہین جنہون نے مجھکو اپنے جال مین پھانسا تہا اور جن کا ابھی تھوڑی دیر ہوئی مین آپ سے ذکر کررہا تھا۔ اور اب دیکھئے یہ مجھکو پہچانتے تک نہین۔"

چیچسٹر (دہشت زدہ ہوکر) "یہ کہتا کیا ہے؟ ہاربرو تمکو معلوم ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے؟"

سر رو برٹ ۔ "قسم ہے مجھکو ذرا بھی معلوم نہین ۔ خدا جانے کیا کہہ رہا ہے"

کنندہ کار ۔ "تو لو مین ہی تمکو بتائے دیتا ہون کہ مین کون ہون ۔ مین وہی شخص ہون جس نے وہ جعلی نوٹ تیار کئے تھے جن کے چلانے کی علت مین رچرڈ مارکھم کو دوسال قید کی سزا ہوئی ۔ اور تم دونون اچھی طرح سے جانتے ہو کہ وہ اوس جرم کی پاداشت مین سزایاب ہوا جس کا ارتکاب ہم نے کیا تھا"

چیسٹر اور بیروئٹ اپنے راز کے اس ناگھانی اور خلاف توقع افشا سے بہوت دم بخود ہو کر رہ گئے ۔ وہ نہ جانتے تھے کہ اس وقت کیا کہین اور کیا کرین خود اونکے چہرے بتائے دیتے تھے کہ یہ مجرم ہین ۔

پوکاک نے نہایت جوش مین آکر اپنا سلسلہ خطاب اسطرح جاری رکھا "صاحبو ان دونون کو آج رات اس مقام پر کوئی یزدانی یا شیطانی تحریک اس غرض سے لائی ہے کہ جو کچھ مین نے آپ سے بیان کیا ہے اوس کی تصدیق ہو جائے"

چیسٹر نے اپنی جبلی بے باکی اور بے حیائی کی مدد سے پھر ایک دفعہ سنبھالا لیا اور جو الزام اوسپر اور اوس کے رفیق پر لگایا جارہا تھا اوس کی تردید کرنے کی اسطرح کوشش کی "کیسے ڈھیٹھ سے پالا پڑا ہے ۔ بھلے آدمی مین چیسٹر نہین ہون ۔ چیسٹر کوئی اور ہوگا ۔ تم غلطی پر ہو ۔"

پوکاک ۔ (فرط غیظ وغضب سے منھہ مین کف بھر لاکر) "جھوٹا دغاباز کہین کا ۔ ایسے مین تجھکو اور تیرے ساتھی کو لاکھہ آدمیون مین پہچان لون"

مارکھم (اپنے کونے سے اوٹھکر اور اون لوگون کے سامنے دفعۃً ظاہر ہو کر جن کو اوس سے وہان ملنے کی بالکل توقع نہ تھی) "اور مجھکو بھی پہچاننے مین

کچھ تکلف نہ ہو"

اس وقت قہوہ خانہ مین لوگون کے دلون پر ایک عجب کیفیت طاری ہو گئی تماشائی بصد شوق منتظر تھے کہ دیکھین اس عجیب و غریب نظارے کا خاتمہ کس طرح ہوتا ہے رچرڈ نے سب کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

"صاحبو حقیقت مین یہی وہ بدمعاش ہین جن کی بدولت مجھے طرح طرح کے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ آج کی رات ہم سب اس مقام پر حسن اتفاق سے جمع ہو گئے اور یہ ہرگز نہ خیال کرنا چاہیئے کہ محض اتفاقیہ طور پر اس مکان مین دھوکا دینے والون اور دھوکا کھانے والے کا میل ہو گیا۔ نہین بلکہ اس مین خدا کی خاص مصلحت تھی اور قادر مطلق کا یہ منشا تھا کہ ایک ناکردہ گناہ شخص کی بے گناہی الم نشرح ہو جائے"

رچرڈ نے جب یہ باتین نہایت پر اثر اور عبرت خیز لہجہ مین کہین تو لوگون کے دل بے اختیار متاثر ہو گئے اور چارون طرف ایک سناٹا چھا گیا۔ وہ خبیث الباطن اور قسی القلب شخص بھی جو اس موقعہ پر قہوہ خانہ مین موجود تھے وقعت اور تعظیم کی نظر سے اوس نوجوان کو دیکھنے لگے جس نے اس عیاشی اور سیاہ کاری کے خرابات مین قادر مطلق کا نام لیا تھا۔

کچھ دیر کے بعد مارکہم نے اپنا سلسلہ تقریر اس طرح شروع کیا "اگر مجھکو یہ خوف نہ ہوتا کہ ایک شخص جس نے برضا و رغبت خود (بغیر اس امید کے کہ مین اوس کو صلہ دونگا اور بلا اس امر کے علم کے کہ خدا نے اوس کی تمام باتین سننے کے لئے مجھکو یہان بھیجدیا) اپنے جرم کا اقبال اور میری بے گناہی کا اعتراف کیا ہے تباہ ہو جائیگا

اور اگر مجھکو یہ خطرہ نہ ہوتا کہ اس شخص کو میرے طرز عمل سے نہایت سخت نقصان پہونچیگا تو مین اسی وقت تم کو پولیس کی حراست مین دیدیتا اور کہدیتا کہ یہی دونون شخص اوس شیطانی جعل کے اصلی محرک ہین جس مین ٹالبٹ کو اونہون نے اپنے اغراض کا آلہ بنایا اور مجھکو فریب دیکر اپنے جال مین پھانسا۔ لیکن گو مین تم کو سزا نہین دلوتا پھر بھی خدا کبھی اس بات کو جائز نہ رکھیگا کہ تم اپنی بد یون مین کامیاب ہو"

پچیسٹر (یہ دیکھہ کر کہ اب کسی بات کا خوف نہین اور اس لئے شوخ چشمی سے کام لیا جاسکتا ہے) "ماشاءاللہ کیا عمدہ تقریر فرمائی ہے۔ اس درفشانی کے قربان جائیے"

بیرونٹ۔ "قسم ہے میری سمجھہ مین نہین آتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ چلو یار یہان سے چلدین۔ مجھکو تمہاری اسٹیل فیلڈ کی یہ ایراغیرا بیچ کلیان صحبت پسند نہین آئی"

مارکھم۔ "جلد منہ کالا کرو۔ اگر ذرا دیر بھی تم یہان اور ٹھہرے تو میرا ہاتھہ میرے قابو مین نہ رہیگا"

قصاب "نہایت دلجمعی سے اپنا کوٹ اوتار کر اور اپنی نیلی جاکٹ کی آستینین چڑھاکر) "مگر پہلے ان کی ذرا گت تو بن لے۔ ایک کی مرمت تو مین کرتا ہون۔ دوسرے کی مدارات کون کرے گا؟"

اس کے جواب مین ایک حجام کے شاگرد نے اوٹھکر کہا "مین کرونگا" یہ کہہ کر اس نے اپنے پائپ کو میز پر رکھدیا اور پورٹر شراب کا ایک بہت بڑا پیالہ چڑھاکر گھونسا تانے ہوئے دونون بدمعاشون کی طرف بڑہا۔

اس وقت رچرڈ نے بآواز بلند پکار کر کہا "بھائیو ٹھہرو۔ مین تم سے بمنت کہتا ہون کہ ان پر سختی نہ کرو۔ مین اس قسم کا انتقام نہین چاہتا"

قصاب نے رچرڈ کی ان باتون کی طرف ذرا التفات نہ کی اور کہا "جب تک ان شہدون پر لات کی نہ برسیگی اوسوقت تک ان کی بناوٹ اور اکڑ نہ جائیگی" اتنا کہکر قبل ازانکہ رچرڈ مزید مزاحمت کرے قصاب نے بیرونٹ کی ناک پر اس زور کا گھونسا جمایا کہ وہ چشم زدن مین قہوہ خانہ کے فرش پر لیٹا ہوا نظر آیا۔"

ادہر نائی نے مسٹر چیسٹر پر اپنے بوٹ کی ٹھوکرون کا تار باندہ دیا اور اتنے ڈک رسید کئے کہ چیسٹر صاحب ادھموئے ہوگئے۔ بیرونٹ گر کر اوٹھا لیکن قصائی نے اوس کی داہنی کنپٹی پر ایک گھونسا اور مارا جس سے وہ پھر دہڑام سے نیچے گر پڑا اور اس حالت مین قصائی نے ٹہوکرون سے اوس کی خاطر خواہ گت بنائی۔

جب چیسٹر اور سر روپرٹ ہاربرو کی قرار واقعی مرمت ہوچکی اور اتنا پٹ چکے کہ اونکا جسم لہولہان ہوگیا اور اون کی ٹانگون مین بہی سکت نہ رہی کہ اوٹھ کر کھڑے ہوسکین تو قصاب اور حجام نے لاتین مار کر اون کو باہر نکالدیا جس پر قہوہ خانہ کے تمام حاضرین نے نعرہاے تحسین و آفرین بلند کئے۔

کچھ دیر کے بعد جب امن قایم ہوچکا تو مارکہم نے اپنے دونون حمایتون کا یہ کہکر شکرادا کیا کہ مین آپ کی ہمدردی اور خیر خواہی کے لحاظ سے آپ کا بہت ممنون ہوا لیکن آپ کو میرا بدلہ اسطرح نہ لینا چاہیئے تہا بہرحال مین آپ دونون کا دل سے شکرگزار ہون۔ یہہ کہکر رچرڈ نے ان دونون کو انعام کے طور پر پانچ پانچ پاؤنڈ بہی دے۔ اس کے بعد رچرڈ نے پوکاک کی طرف مخاطب ہوکر کہا "کیا تم اس مضمون کے بیان پر دستخط کرنے پر رضامند ہو کہ مین بالکل بے قصور ہون؟"

پوکاک "بشرطیکہ یہ بیان میرے خلاف استعمال مین نہ لایا جاے"

رچرڈ "جب کہ تم خود اقبال کرچکے ہو کہ بس بیسٹ پر سے جعلی بینک نوٹ بھناے گئے تھے وہ تمہاری ہی تیار کی ہوئی تھی تو کیا مین اسی وقت تم کو پولیس کی حراست مین نہین دے سکتا ہے"

پوکاک "آپ بجا فرماتے ہین - مین نے غلطی کی کہ کوئی بھی شرط پیش کی آپ اپنے قول کے سچے اور بات کے پکے ہین"

مارکھم نے بیان مذکورہ بالا کا مسودہ مرتب کرکے ایک کاغذ پر صاف کیا اور پوکاک نے اوسکے نیچے دل مضبوط کرکے دستخط کر دیے - جب بیان مکمل ہوچکا تو رچرڈ نے پچاس پاونڈ کے نوٹ کندہ کار کے ہاتھ مین رکھے اور کہا -

"مین تم کو صدق دل سے معاف کرتا ہون اور تمہارا دلی شکر ادا کرتا ہون - یہ رقم میرے شکریہ اور میری خطابخشی کا ثبوت ہے - افسوس ہے کہ میرے ذرایع آمدنی محدود ہین - ورنہ زیادہ دیتا - اگر میرا کہا مانو تو نیک کرداری اور دیانت داری کا رستہ اختیار کرو اور موجودہ طرز زندگی کو چھوڑ دو اگر کبھی تمکو کسی دوست کی مدد کی ضرورت ہو تو بلا تامل مجھسے آکر ملو یا مجھے لکھ بھیجو"

پوکاک فرط احسان مندی و پشیمانی سے بے اختیار رونے لگا اور رچرڈ کی فیاضی اور فراخ حوصلگی سے اسقدر متاثر ہوا کہ اوس کے منہ پر مہر خاموشی لگ گئی - اب رچرڈ قہوہ خانہ سے رخصت ہوا - ہمرک لین مین قدم بڑھاے ہوے وہ چیرنگ کراس کے رخ مین جارہا تھا کہ یکایک ایک شخص نے جس کے ہاتھ مین ایک بڑا سا لٹھ تھا اوس کو روک لیا - رچرڈ نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا تو مردہ فروش کو اپنے سامنے

کھڑا پایا۔ رچرڈ سے روس نے کہا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ میرا انتظار کرتے کرتے تم تھک گئے؟"

رچرڈ "ہان امید تو نہ تھی کہ آج رات آؤگے"

مردہ فروش "خیر صبح کا بھولا شام کو بھی گھر آجائے تو اوسے بھولا نہ سمجھنا چاہیئے اچھا ہوا کہ اس وقت ہم تم مل گئے ورنہ کل رات تمکو پھر آنا پڑتا"

رچرڈ "ہان اچھا ہوا کہ تم مل گئے کیونکہ میرا وقت اب ایسا قیمتی ہے کہ مین اوسکو ضایع نہین کرسکتا"

مردہ فروش "تو پھر ڈارک ہاؤس کو پلٹ چلو۔ یہ قہوہ خانہ رات بھر کھلا رہتا ہے۔ یا اگر وہان جانا نہین چاہتے تو رقم یہین میرے حوالے کردو۔ رسید تو تمکو لینی ہی نہین۔ یا لینی ہے؟"

رچرڈ "اب رسید دینے کی تمکو ضرورت بھی نہین"

مردہ فروش "مجھے بھی یہی خیال تہا۔ چور دوسرون کے ساتھ پڑے خیانت کیا کرین لیکن آپس مین دیانت ہی کا برتاؤ کرتے ہین۔ کیون کیسے پتے کی کہی۔ مگر روپیہ بھی لائے ہو یا نہین؟"

رچرڈ "ابھی ابھی جب مین قہوہ خانہ مین داخل ہوا تو پوری رقم میری جیب مین موجود تھی"

مردہ فروش "تو اب تک بھی وہین ہوگی"

رچرڈ "کل تو نہین۔ اس مین سے ساٹھ پاؤنڈ مین نے خرچ کرڈالے"

مردہ فروش (سختی سے) "کیسے خرچ کرڈالے۔ کیا مین نے تمکو متنبہ نہین کردیا تھا کہ مین ایک کوڑی کم نہ لونگا"

رچرڈ" مجھکو ایک نہایت عجیب طور پر اپنی بے گناہی کا ثبوت مل گیا۔ اور ان داموں کچھ مہنگا نہیں پڑا۔ مجھکو اپنے کپڑے تک بیچنے سے بھی اگر یہ ثبوت حاصل کرنا پڑتا تب بھی مین دریغ نہ کرتا"

مردہ فروش (رچرڈ کی بے اعتنائی اور خاطر جمعی سے مشوش ہوکر) "خیر تو جو کچھ بچا ہے وہی لاؤ"

رچرڈ" اب تو ایک شلنگ بھی تمکو نہ دونگا اور یہی کہنے کے لئے اتنی دیر سے کھڑا ہوا تم سے باتین کر رہا ہون۔ اپنی بے وقوفی اور ناعاقبت اندیشی کے باعث جن لوگون سے مین نے حقیقت حال اب تک چھپائے رکھی۔ اب مین نے عزم بالجزم کر لیا ہے کہ سب واقعات سچ سچ بلاکم وکاست اون سے کہدونگا"

مردہ فروش" تم سمجھتے ہو کہ مین ان چکمون مین آجاؤنگا۔ مین ٹالے سے ٹلنے والا نہین۔ سیدہی طرح سے روپیہ دیتے ہو تو دو ورنہ صبح ہی رچمنڈ کو جاکر بھانڈا پھوڑے دیتا ہون"

رچرڈ" تمہین یہ تکلیف کرنے کی ضرورت نہین۔ مین خود ہی سب کچھ کہہ ڈالونگا۔ مگر اس ناحق کی گھس گھس سے کیا نتیجہ۔ جاؤ جو تمہاری مرضی ہو کرو۔ مین تم سے ذرا نہین ڈرتا"

مردہ فروش (مایوس ہوکر) "خفا کیون ہوئے جاتے ہو۔ مین نے تو دوستانہ طور پر تم سے مدد مانگی تھی۔ اس وقت میری حالت تباہ ہے پرانی دوستی کا طفیل اسوقت مجھکو سو پاؤنڈ ہی دو۔ بڑا احسان کروگے"

رچرڈ (بعزم و استقلال کے لہجہ مین) "ہرگز کچھ نہین دونگا اگر تم پہلے انسانیت کے

ساتھ ہمدردی مانگتے تو مین بخوشی تمکو کچھ دے دیتا - لیکن تم نے ایک بہت بڑی رقم مجھ
سے بالجبر استحصال کرنی چاہی - اب جبکہ تم نے دیکھ لیا کہ تمہاری پاجیانہ دھمکیان
کارگر نہین ہوتین تو تم نے منت اور لجاجت کا ڈھنگ اختیار کیا - ایسی حالت
مین تمکو مین ہرگز کچھ نہین دے سکتا -"

مردہ فروش :- تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جو کچھ مین نے کہا تھا اوسے مین کر بھی
دکھا نا ؟"

رچرڈ :- مین خوب جانتا ہون کہ کوئی بدمعاشی ایسی نہین ہے جس مین تم
سبقت لے جا سکو - مگر اب مین زیادہ وقت ضایع نہین کرنا چاہتا - مین صرف تمکو یہ
بتانے کے لئے ٹھہر گیا تھا کہ تمہاری کمینہ دھمکیان مجھ پر اثر نہین کر سکتین - چلو اب
ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا کھاؤ - مجھے تم سے اب کچھ سروکار نہین - میرا اور تمہارا رستہ
اب سے الگ الگ ہے "

یہ کہہ کر مارکھم آگے بڑھا - لیکن زیادہ دور نہ جانے پایا تھا کہ مردہ فروش نے پھر
اوسکو آلیا اور ایک وحشیانہ لہجہ مین کہنے لگا :- تو تم مجھکو مدد دینے سے انکار کرتے ہو؟"

رچرڈ :- ہان کرتا ہون - چلو ہٹو - اپنا رستہ لو "

مردہ فروش (مارے غصہ کے دانت پیکر) انکار تو کرتے ہو مگر اس کا
نتیجہ تمہارے حق مین اچھا نہ ہوگا - مین تمکو اس ہٹ دھرمی کا بہت جلد مزا چکھاؤنگا
واللہ کہ انتقام لیے بغیر نہ رہونگا "

رچرڈ :- مین اپنی حفاظت اچھی طرح کر سکتا ہون "

یہ کہکر رچرڈ تیز تیز روانہ ہوا اور ایک دفعہ بھی مڑکر پیچھے نہ دیکھا -

مردہ فروش کچھہ دیر تک خاموش کھڑا ہوا سوچتا رہا کہ کیا کرے لیکن دفعتہً ایک خیال اوس کے دل مین گذرا اور وہ قدم بڑہاتے ہوے دبے پاوٗن رچرڈ مارکھم کے پیچھے پیچھے ہولیا۔

اکتالیسوان باب

مردہ فروش کی مان

اسپٹل فیلڈ اور بتھنل گرین کے محلے رچرڈ مارکہم کے لیئے بالکل نئے تھے اور آج سے پہلے اس نواح مین اوس کا گذر کبھی نہ ہوا تھا۔

اسوقت آدہی رات کا عمل تھا اور گلیون مین ایک متنفس بھی دکھائی نہ دیتا تھا۔ لالٹینین جو دور دور نصب تھین ان پیچ در پیچ اور تنگ و تار گلیون کو روشن کرنے کے بجائے ایک دھندلکا سا پیدا کر رہی تھین جس مین گویا تاریکی کا وجود نظر آرہا تھا۔ رچرڈ کا مقصد تھا کہ جس قدر جلد ممکن ہو شورڈچ کے گرجا تک پہونچ جائے کیونکہ اوس کو معلوم تھا کہ گرجا کے مقابل کرایہ کی گاڑیون کا اڈا ہے یہان اوسکو گھر جانے کے لیے گاڑی کرایہ پر مل سکتی تھی۔ برک لین کو طے کر کے اوس نے چرچ اسٹریٹ قطع کی اور یہان سے اون نجس و ناپاک اور خطرناک گلیون مین ہولیا جن کا ذکر فصل گذشتہ کے شروع مین کیا جاچکا ہے۔ بہت جلد اوسکو معلوم ہوگیا کہ مین راستہ بہول گیا ہون۔ دیر تک ان تنگناؤن مین بھٹکتا پھرا اور آخرکار اوس نے اپنے آپکو ایک لمبی سی تنگ گلی مین پایا جس مین سے غضب کی سڑاندا اٹھ رہی تھی

اور جہان جا بجا گھورے کے ڈھیر اور کیچڑ سے اٹے ہوئے گڑھے موجود تھے۔
اس خطرناک گلی مین ایک لالٹین بھی روشن نہ تھی۔ رات بھی چاندنی نہ تھی کہ اوس کے
اجالے مین رستہ دکھائی دیتا۔ چارون طرف کالی سیاہ رات نے ایک اندھیر
ڈال رکھا تھا۔

ایک دو مرتبہ رچرڈ کو خیال ہوا کہ اوس کے پیچھے پیچھے کوئی شخص آرہا ہے
قدمون کی چاپ سنکر وہ رک گیا تاکہ جب وہ شخص آجائے تو اوس سے رستہ پوچھ
لے۔ لیکن یا تو وہ آواز خیالی تھی اور یا اوسکے رکنے پر وہ شخص بھی رک گیا جس کے
قدمون کی آواز رچرڈ نے سنی تھی۔ گلی کے دونون طرف جو مکانات تھے اون مین سے
بھی کسی مین چراغ روشن نہ تھا اور کسی قسم کی آواز کسی مکان سے نہ آتی تھی۔

رچرڈ اس وقت نہایت سراسیمہ ہو رہا تھا اور اوس کے دل مین طرح طرح کے
وسوسے بھی گذرنے لگے تھے اخبارون مین جو واقعات اس مضمون کے اوس کی
نظر سے گذرے تھے کہ لندن کے مشرقی حصہ مین بسا اوقات اکیلے دکیلے راہرو
پر اسرار طور پر غایب ہوگئے اب اوس کو یاد آئے۔ ساتھ ہی اون ہیبتناک جرایم
کی یاد بھی اوس کے دل مین تازہ ہوگئی جن کا سراغ حال ہی مین عین اوس نواح مین
ملا تھا جہان وہ اس وقت بھٹکتا پھرتا تھا۔ ان تمام باتون کے خیال سے اوسکے
دل پر بے اختیار خوف طاری ہوگیا۔

اس خوفناک اور تیرہ و تار گلی مین رچرڈ ہاتھون سے رستہ ٹٹولتا ہوا جا رہا تھا
کہ کسی نے دفعتہً پیچھے سے اوس کے سر پر لٹھ کا وار کیا۔ رچرڈ لڑکھڑا کر ایک
مکان کے دروازہ کی چوکھٹ پر گر پڑا۔ اسکے ساتھ ہی دروازے کے پٹ زور

سے نکلے اور کسی شخص نے دونون ہاتہون سے اوس کو دروازہ سے
کے اندر دھکیل دیا - اسکے بعد اس شخص نے جبکے وحشیانہ وار سے رچرڈ چکر کھاکر
گر پڑا تھا اندر داخل ہوکر مکان کا دروازہ بند کر لیا -

اس تمام واقعہ کو دو سیکنڈ سے زیادہ نہ لگی ہوگی اگرچہ رچرڈ کو اسقدر چوٹ
نہین آئی تھی کہ اوسکے ہوش و حواس بالکل جاتے رہین لیکن پھر بھی حملہ ایسی تیزی
کے ساتھ اور ایسے ناگہانی طور پر ہوا تھا کہ اوس کے اوسان خطا ہوگئے اور اسی
لئے اوس کے منہ سے کوئی آواز نہین نکلی - غالباً یہی وجہ تھی کہ اوس کی جان بچ گئی
کیونکہ جس بدمعاش نے اوس پر وار کیا تھا اوسکو یہ خیال ہوا کہ ہاتھ کاری پڑا اور یہ
سمجھ کر اوس نے دوسرا وار نہین کیا بلکہ اوس کے جسم کو پھلانگ کر ایک کمرہ مین چلا گیا
رچرڈ نے اس وقت چاہا کہ اوٹھ کر دروازہ کی راہ سے بھاگ جائے لیکن یہ
خیال اوس کے دل مین پوری طرح سے آنے بھی نہین پایا تھا کہ خونخوار حملہ آور نے
دیا سلائی جلا کر ایک لیمپ روشن کیا جسکی تیز روشنی چارون طرف پھیل گئی - کمرہ مین
جسوقت اسطرح دفعتہً اجالا ہوا تو رچرڈ اٹھنے ہی کو تھا لیکن روشنی مین کمرہ کے اندر
جو نظارہ اوس نے دیکھا وہ ایسا تھا کہ تھوڑی دیر کے لئے اوس کے حواس پراگندہ
ہوگئے اور مارے خوف کے وہ ہلنے جلنے یا بات کرنے کے ناقابل ہوگیا -

ایک تختہ پر جو تین کرسیون پر بچھا ہوا تھا ایک لاش رکھی ہوئی تھی - یہ لاش بالکل
برہنہ تھی اور اسکا رنگ وہ نیلاہٹ لئے ہوئے تھا جو ہوتا ہے کہ سڑنے کا عمل
شروع ہوگیا - اسکے قریب ایک بہت بڑی بالٹی رکھی ہوئی تھی جس مین پانی بھرا ہوا تھا
اور بالٹی کے عین اوپر چھت مین دو مضبوط کنڈے لگے تھے جن مین موٹی موٹی

رسیان لٹک رہی تھین - کمرے کے ایک کونے مین لوہے کے لچکدار گز - کدال - پھاوڑے - لیزم - موٹے رسّے کے پنڈے - آریان - ہتھوڑے - کنجیان اور اسی طرحکا متفرق سامان رکھا ہوا تھا -

ان چیزون کو دیکھکر رچرڈ کو نفرت آمیز تعجب ہوا - لیکن اوس کے تحیر و استعجاب کی کچھ انتہا نہ رہی جبکہ اوس کی نظر اوس ناپاک خبیث پر پڑی جس نے اوسکو اس ہیبتناک مکان کے اندر دھکیل دیا تھا - کیونکہ اوس نے کریہ المنظر اور خبیث الباطن مردہ فروش کو کمرے مین کھڑا ہوا پایا - رچرڈ نے کچھ دیر کے لئے اس خوفناک نظارہ کو دیکھکر اپنی آنکھین بند کرلین گویا کہ اسطور پر خوف اور اوس کا خیال اوس کے دل سے دور ہو جائین گے - کچھ دیر کے بعد اوس نے مردہ فروش کو یہ کہتے ہوئے سُنا -

"ممی یہان آکر اس لیمپ کو تو تھامو - مین نے ایک نیا شکار پھانسا ہے اوسکی تلاشی لیتا ہون "

یہ لفظ مردہ فروش کے منھ سے نکلے ہی تھے کہ مکان کے بیرونی دروازے پر آہستہ سے کسی نے دستک دی - مردہ فروش نے جب یہ آواز سنی تو ایک ایسے لہجہ مین جس سے چڑچڑاپن پایا جاتا تھا کہا - " لعنت ہو ان مردودون پر لاش کے لئے ان کو آنا بھی تھا تو اسی وقت جبکہ مین اور کام مین مشغول ہون "

یہ سن کر رچرڈ مارکھم کو اور زیادہ تشویش پیدا ہوئی کیونکہ اوسکو فوراً ہی یہ خیال ہوا کہ یہ مردہ فروش کے دوست ہین جو اندر آنا چاہتے ہین اور یقین ہے کہ مجھکو لوٹنے اور میری جان لینے مین یہ اور اولٹی اوس کی تائید کرینگے -

اس وقت مردہ فروش پھیر یہ کہتا ہوا سنائی دیا۔ "ممی تم پر شیطان کی مار آئی ہی ہو یا نہیں"

اسکے جواب مین ایک عورت نے اوپر کی منزل سے آواز دی کہ "آتی ہون۔ آتی ہون" کچھ دیر بعد ایک بڑھیا جسکی پیٹھ دوہری ہوگئی تھی جس کے منھ مین ایک دانت نہ تھا اور جو سوکھ کر چھوہارا ہو رہی تھی نمودار ہوئی۔ اوسکی آنکھون مین مگڑے پڑے ہوئے تھے۔ اوس کے جسم مین بجز پوست و استخوان کے کچھ باقی نہ تھا۔ غرضکہ بحیثیت مجموعی اوسکی شکل ایسی نفرت انگیز اور مردہ صفت تھی کہ ممی سے بہتر اوس کے لئے اور کوئی عرف تجویز نہ ہوسکتا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی ابھی مصر کے کسی مقبرے سے دو ہزار برس کی لاش آئی ہے اور اوس مین خدا نے جان ڈالدی ہے۔

بڑھیا جسوقت سیڑھیون سے اتری تو مردہ فروش نے چپکے سے اوس سے کہا "ممی ذرا مجھکو مدد تو دو کہ اس چھوکرے کو گھسیٹ کر پچھواڑے لے چلون۔ اس کی جیبون مین بہت سا مال بھرا ہوا ہے۔ وہ لوگ لاش لینے کے لئے آگئے ہین۔ جو کہین اونہون نے اس نئے شکار کو دیکھ پایا تو کہین گے ہمارا ابھی سا چیلا دو"

اس وقت دروازہ کو باہر کے شخصون نے دوسری مرتبہ کھٹکھٹایا۔

رچرڈ دل مین خوب سمجھے ہوئے تھا کہ اس موقعہ پر مزاحمت کرنی بیفائدہ ہے یہ سوچ کر اوس نے اپنے تئین جان کر مردہ بنایا اور بیحس و حرکت پڑا رہا۔ اس حالت مین مردہ فروش اور ممی اوسکو گھسیٹتے ہوئے ایک کمرے مین لے گئے جو مکان کے حصہ عقب مین واقع تھا۔ اور ممی نے اس کمرے کی زنجیر لگا کر قفل ڈالدیا اسکے بعد مردہ فروش نے جلدی سے جاکر باہر والے کواڑ کھولے اور دو آدمی

اندر داخل ہوئے۔

ان مین سے ایک تو تام کریکسمین تھا اور دوسرا بھی ایک اسی کینڈے کا بدمعاش تھا جسکو اوس کے ساتھی بفر کے نام سے پکارتے تھے۔ اس شخص کا یہ دعوی تھا کہ مین جب کسی کو لوٹتا ہون تو اوس کے جسم پر کپڑا تک نہین چھوڑتا اور چونکہ حالت برہنگی کو اصطلاح مین "ان بف" کہتے ہین اس لیے اس شخص کے عرف کی وجہ تسمیہ آسانی سمجھہ مین آسکتی ہے۔

کریکسمین نے خفگی کے لہجہ مین مردہ فروش سے کہا "چہ خوش! آپ ہمکو اب پہرون دروازہ پر منتظر بھی کھڑا رکھنے لگے۔ جی مین تو آیا تھا کہ لات مارکر دروازہ توڑ ڈالون لیکن معلوم نہین کیا سوچکر درگزر کر گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب تمہارا دماغ آسمان کی خبر لانے لگا۔"

مردہ فروش "اے بڑہ بڑہ کے کیون باتین بنا رہا ہے۔ مین نے جان بوجھ کر کچھ تھوڑی ہی دیر لگائی۔ ممی لینی تانے سو رہی تھی اور مین اوپر جا کر اوسکو جگا رہا تھا۔ مگر تم آج آ کیسے گئے۔ مین تو سمجھتا تھا کہ کل رات آؤ گے۔"

کریکسمین "آتے تو ہم نہین لیکن تیس اشرفیان آج رات بھر مین کمانے کا خیال لیتا آیا۔"

مردہ فروش "خاصے رہے۔ تو اس وقت لاش لینے کو نہین آئے ہو"

کریکسمین "نہین آج اس مردہ کی ضرورت نہین۔ جس ڈاکٹر کے لیے یہ مردہ تیار کیا گیا ہے اوسکو کہین کل رات کو جا کر اس کی ضرورت ہوگی۔ اس لیے ہمکو اب اوٹھا لیجانا لاحاصل ہے۔ لیکن ایک اور ڈاکٹر جو مڈل سکس اسپتال کے

قریب رہتا ہے ہم کو سینٹ ورڈ چ کے گرجا کے پیچھے ڈیڑھ بجے ملنا ہے"

مردہ فروش۔ "کیا آج ہی رات ؟"

کریکسمین۔ "ہان ابھی کوئی گھنٹہ بھر مین اور تمام اوزارون کے ساتھہ۔"

بفر۔ "ڈاکٹر کہتا ہے کہ گرجا کے قبرستان کے اندر جاکر ہمکو کارروائی کرنی ہوگی مگر تیس پونڈ بھی کچھہ ہنسی ٹھٹھا نہین۔ تینون مین سے ہر ایک کے حصہ مین دس دس پاونڈ آئے۔ قسم ہے یہ قبرون مین سے مردے نکالنے کا کام تو نقب زنی سے بھی زیادہ فائدہ کا ہے۔ اوسمین مین تو پھر بھی نقصان کا خطرہ لگا رہتا ہے مگر اسمین پو بارہ ہی ہین۔ کہو تام تمہاری کیا رائے ہے۔"

کریکسمین۔ "جو کچھہ بھی ملجائے غنیمت ہے جب کسی خاص دن مین ایک آدھ مردہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ نہین معلوم ہوتا کہ کسی قبرستان کو جاکر کریدین تو پھر گلی مین سے کسی زندے ہی کو پکڑ کر مردہ بنا ڈالتے ہین۔"

بفر۔ "خیال تو میرا ہی سچا ہوا ہے۔ تمہین یاد نہین کہ جب ہم کو اسی ڈاکٹر کے لئے جس سے ہم عنقریب ملنے والے ہین ایک لاش کی ضرورت پڑی تو ہم اس مکان کے دروازہ پر دو گھنٹہ تک انتظار کرتے رہے اور آخر کار ایک شخص کو جو مزے مین سیٹی بجاتا ہوا اور چاند کی طرف دیکھتا ہوا جا رہا تھا پکڑ لیا"

کریکسمین۔ "اور اوسوقت مجھکو یہ ترکیب سوجھی کہ اوسکو اولٹا لٹکا کر اوس کا سر پانی کی بالٹی مین ڈبوے رکھنا چاہیئے یہانتک کہ اوس کا دم نکل جائے۔ اس طریقہ سے افشائے راز کا خوف بھی نہین ہوتا کیونکہ نہ جسم پر کوئی زخم ہوتا ہے۔ نہ معدہ مین زہر ہوتا ہے اور الٹا لٹکے رہنے کے باعث پیٹ کے اندر زیادہ پانی بھی

نہین ہوتا۔"

بفر۔" کیا مزے کی ترکیب سوجھی تھی۔ اور اب تو ہم باقاعدہ طور سے اس پر عمل کرتے ہین۔ پانی کی بھری ہوئی بالٹی نیچے فرش پر اور پاؤن کو باندہ کر لٹکانے کے رسے اور کنڈے چھت پر اور اوس کے بعد مردہ صاحب سر نیچے پاؤن اوپر لٹکے ہوئے ہین۔ کپڑے نہون تو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ قصائی کی دوکان پر بکرا ٹنگا ہوا ہے۔"

کریکسمین۔" تو کپڑونکو بدن پر ہم کب چھوڑتے ہین (مردہ فروش کی طرف مخاطب ہوکر جو ان دونون کے مکالمہ کے اثنا مین خاموش بیٹھا ہوا تھا) مگر یار تمہین کیا ہو گیا مگر یار تمہین کیا ہو گیا کیا سوچ رہے ہو؟"

مردہ فروش۔" مین یہ سوچ رہا تھا کہ جس ڈاکٹر سے تمہارا آج رات ملنے کا قرارداد ہوا ہے اوسکو ایک خاص لاش مطلوب ہے۔"

کریکسمین۔" ہان ہے تو سہی۔ جو لاش اوسے چاہیئے وہ ایک حجرہ مین دفن ہے۔"

مردہ فروش۔" تو اچھا پھر جلدی چلو۔ ایسے اچھے گاہک سے خلاف وعدگی نہ کرنی چاہیئے۔"

مردہ فروش کو پورا یقین تھا کہ اپنے زبردست لٹھ کا جو وار اوس نے کیا تھا اوس سے رچرڈ کا کام تمام ہو گیا ہوگا۔ اسی لئے اوس کے دو ساتھیون نے جو نیا معاملہ اوس کے سامنے پیش کیا تھا اوس مین شریک ہونے کی نسبت اوس نے ذرا بھی تامل نہین کیا۔ وہ جانتا تھا کہ رچرڈ کی جیبون مین جو کچھ ہوگا وہ صبح

تک اوسکی اپنی جیبون مین پہونچ جائیگا کیونکہ می پر جو اس خبیث کی حقیقی مان تھی اوسکو پورا بھروسہ تھا۔ غرضکہ بڑھیا کو چپکے سے چند ہدایتین کرکے کریکسمین اور بفر کے ساتھہ چلنے کو تیار ہو گیا۔

ان تینون بدمعاشون نے چند لوہے کے لچکدار گز اور دوسرے اوزار جنکی تفصیل اوپر لکہا چکی ہے اپنے ساتھہ لے لئے۔ اور مردہ فروش نے ایک الماری مین سے دو ڈبے جن مین سے ہر ایک کا حجم چھہ مربع انچ ہوگا نکالے۔ یہ دونون ڈبے ساتھہ لے چلنے کے لئے اوس نے اپنے ساتھیون کے حوالے کردئے اور خود اپنے کوٹ کی جیب مین ایک لیمپ رکھہ لیا جس پر ٹین کا ایک روزن دار خول چڑھا ہوا تھا۔ تاکہ جس مقام پر روشنی ڈالنی مقصود ہو اوس روزن کی راہ سے ڈالی جاسکے۔ جب یہ کل تیاریان ہوچکین تو تینون بدمعاش روانہ ہوئے۔

اب ہم رچرڈ مارکھم کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔

جسوقت مردہ فروش اور اوس کی مان رچرڈ کو مردہ سمجھکر عقب کے کمرہ مین ڈالکر چلے گئے تو وہ گھبراکر اوٹھہ بیٹھا اور ناقابل بیان پریشانی اور خوف کی گونا گون کیفیتون نے اوس کے دلکو چھالیا۔

معاذاللہ! جرم۔ سیاہ کاری اور خباثت نفس کی یہ کیسی گھناونی اور ڈراونی کمین گاہ تھی۔ جس مین اوس نے اپنے آپکو اسوقت قید پایا۔ برابر کے کمرے سے سڑتی ہوئی لاش کی بو آرہی تھی جس کا تعفن اوسکے دماغ کو پراگندہ اور معدہ مین متلی پیدا کئے دیتا تھا۔ لیکن کیا یہ لاش کسی ایسے شخص کی تھی جو اپنی موت مرا تھا

یا قتل کر ڈالا گیا تھا۔ اوسکو اتنی ہمت نہ ہوئی کہ اس سوال کا جواب شافی اپنے آپ کو دیگی کیونکہ وہم نے اوس کے دل مین یہ خوف پیدا کر دیا کہ مبادا اس راز کا افشا اوس حق مین بھی ویسا ہی بُرا شگون پیدا کرے۔

اوس نے بے اختیار چاہا کہ اس پر خوف جرم گاہ سے جو ایک اچھا خاصا مقتل تھی فرار ہو جائے۔ مگر فرار کیسے ہوتا۔ دروازہ مین قفل پڑا ہوا تھا اور دریچہ مین چیٹکنی لگی تھی۔ اگر ذرا سی بھی آہٹ ہوتی تو وہ خبیث جو برابر کے کمرہ مین بیٹھے ہوئے ہیبت ناک تجویزین لڑا رہے تھے دفعتاً گھس آتے اور اوس کو قتل کر ڈالتے۔

یہ خیال رچرڈ کے دل مین گذر رہے تھے کہ اوس نے اون بدمعاشون کو باتین کرتے ہوئے سنا جسکے مفہوم سے اوس کو کسی قدر اطمینان ہوا۔ جو دو شخص باہر سے آئے تھے وہ تیسرے کو قبر کھود کر مردہ نکالنے کے لئے لیجانا چاہتے تھے۔ بیچارے رچرڈ کے دل مین امید پھر تازہ ہوگئی اور اوسکو ڈھارس بندھ چلی کہ اوسکی جان بچ جائیگی

اس وقت جس ہیبت انگیز مضمون پر برابر کے کمرے والے خبیثون نے گفتگو کرنی شروع کی اوسکو سن کر رچرڈ کے جسم کا ہر ایک رونگٹا کھڑا ہو گیا۔ یہ ناپاک بدمعاش آپ ہی آپ خوش ہو رہے تھے کہ قتل کے مخفی رکھنے کے لئے ہمنے کیسی کیسی عجیب ایجادین کی ہین۔ رچرڈ نے خوف آمیز استعجاب کے ساتھ پانی کی بالٹی اور چھت کے کنڈون اور رسّون کی حقیقت کی توضیح کو سنا۔ پھر اوس کمبختی کے مارے کا واقعہ اوسکو معلوم ہوا جو رات کے وقت اس ملعون مکان کے دروازے کے پاس سے گذرا تھا اور جسکو یہ قاتل مکان کے اندر گھسیٹ لائے تھے اور منھ مین کپڑا ٹھونس کر سر نیچے پاؤن اوپر کر کے چھت سے لٹکا دیا تھا اور سر پانی کی بالٹی

مین ڈبو دیا تھا۔ اس طرح اس بچارے نے جان دی تھی اور اوسکے دیو سیرت قاتلون نے اوس کو وہان رہنے دیا تھا تاکہ لاش سڑ جائے اور جس ڈاکٹر کے ہاتھ بیچی جانے والی تھی اوسکو زیادہ تازہ نہ معلوم ہو۔

خدا کی پناہ! کیا ایسے واقعات کا سچ ہونا ممکن ہے؟ کیا ایسے وحشیانہ اور دہشت ناک جرایم کا ارتکاب ایک ایسے بڑے شہر مین ممکن ہے جسکی حفاظت کے لئے پولیس کے ہزارہا بڑی بڑی تنخواہین پانے والے سپاہی مقرر ہین؟

القصہ تینون آدمی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے باہر چلے گئے اور رچرڈ نے اطمینان کی سانس لی۔ مردہ فروش نے کریکسمین اور بفر کے ہمراہ روانہ ہونے سے قبل ممی کے کان مین یہ لفظ کہے تھے "جب مین جا چکون تو اوس چھوکرے کی جیب مین سے جو کچھ پاؤ سب نکال لینا۔ کوئی چار پانچ سو پاونڈ کے نوٹ اوس کے پاس ہونگے۔ دیکھنا احتیاط سے نکالنا۔ جب پاکٹون کی تلاشی لے چکو تو اوس کے سب کپڑے اوتار لینا اور کھوپری کو دیکھنا غالباً کھوپری چکنا چور ہو گئی ہو گی۔ کیونکہ میرا لٹھہ کاری پڑا تھا۔ اگر زخم ہوا تو کل نیچے والی کوٹھری مین گاڑ دون گا۔ ورنہ پانی مین غوطہ دیکر بیہر ٹے پر ڈالدینا۔ کسی نہ کسی ڈاکٹر کے ہاتھ بیچ ڈالون گا"

یہی ہدایات تھین جن کی تعمیل کے لئے ممی نے اپنے بیٹے اور اوس کے دونون ساتھیون کے رخصت ہوتے ہی ایک شمع ہاتھ مین لی اور عقب والے کمرے کی طرف بڑھی۔ لیکن دروازہ کھولکر اوس نے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ رچرڈ نے جھپٹ کر اوس کی کلائی پکڑ لی۔ بڑھیا کے منھ سے اس ناکامی پر ایک وحشیانہ ندا بلند ہوئی جو بلی کے غرانے کے مشابہ تھی لیکن اور کسی طرح کا خوف

یا سراسیمگی اوس نے ظاہر نہین کی رچرڈ نے تندی کے لہجہ مین اوس سے کہا۔
"او لزادی قحبہ! خدا نے آخر مجھکو تم خبیثون کے جرایم دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے
یہان بہیجا۔"

بڑھیا۔ "مجھکو مار و مت۔ جو کچھ کہو گے اوس کی تعمیل کرون گی۔"

رچرڈ۔ "سچ سچ بتا کہ دوسرے کمرہ مین وہ لاش کیسی رکھی ہوئی ہے۔"

بڑھیا۔ "میرے بیٹے نے اس آدمی کو مار ڈالا تھا۔"

رچرڈ۔ "اوس کے کپڑے کدہر گئے ممکن ہے کہ اون مین کچھ کاغذات
ہون جن سے مقتول کے نام اور سکونت کا حال معلوم ہو سکے۔"

بڑھیا۔ "میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ تم کو دکھاتی ہون۔"

بڑھیا کمرہ سے نکلکر ایک دوسری کوٹھری کی جانب آہستہ آہستہ روانہ ہوئی اور رچرڈ
اوس کے پیچھے ہولیا۔ اوسکو خیال ہوا کہ اگر اس بدنصیب شخص کا نام اور پتا معلوم
ہو سکے جسکی لاش اس دوزخ نما مکان مین رکھی ہوئی ہے تو ممکن ہے کہ مین اوس کی
ورثا کی تشویش رفع کر سکون اور گو مین اونکو خبر بد ہی جا کر سناؤن گا لیکن اونہین رو پیٹ
کر صبر تو آجائیگا۔ بڑھیا نے ایک چھوٹے سے مودی خانہ کا دروازہ کہولا اور شمع
آگے بڑھا کر کچھ کپڑون کی طرف اشارہ کیا جو اندر ایک کھونٹی پر لٹکے ہوئے
تھے اور کہا "اندر جا کر کھونٹی پر سے خود ہی اوتار لو۔ مین انکو نہین چھوتی۔"

یہ کہکر بڑھیا پیچھے ہٹ گئی لیکن شمع کو اسطرح تھامے رہی کہ اوس کی روشنی
مودی خانہ مین پڑتی رہے۔ رچرڈ کپڑے لینے کے لئے آگے بڑھا اور کھونٹی
پر سے اونکو اوتارنے کے لئے ہاتھ بڑھاتے وقت اوس نے اپنا ایک پاؤن

سودی خانہ کے اندر رکھا۔ قدم کا رکھنا تھا کہ معاً ایک چور دروازہ کا پٹ نیچے کی طرف کھل گیا۔ اور رچرڈ دھڑام سے ایک زمین دوز خندق میں گر پڑا۔

چور دروازہ جو کمانی کے ذریعہ سے کھلتا اور بند ہوتا تھا رچرڈ کے گرتے ہی خود بخود بند ہو گیا اور رچرڈ نے گرتے گرتے بڑھیا کے دماغ خراش قہقہے کی آواز تیرہ و تار خلا میں گونجتی ہوئی سنی۔

اس کے بعد ممی جا کر اوس کرہ میں ایک کرسی لیکر بیٹھ گئی جس میں بوسیدہ لاش رکھی ہوئی تھی اور جھوم جھوم کر یہ گیت گانے لگی۔

نباشوں کا ترانہ

نازنین جسم اک مہ پارہ کا — لائے مٹی میں ملانے کے لیے
ساتھ بیٹی کو لیے آتا ہے باپ — کنج مرقد میں لٹانے کے لیے
قبر تک آتی ہے ماں بھی ساتھ ساتھ — اپنے روٹھی کو منانے کے لیے

ایک مدت سے قضا تھی تاک میں
خاک مل جاتی ہے آکر خاک میں

بھائیو لے کر چلو گرز اور کدال — سو رہی وہ ماہ پیکر ہے جہاں
کر دیا مٹی کو مٹی سے جدا — ہمکو بھی سوجھی ہیں کیا اٹکھیلیاں
اب نکالو لاش کو تابوت سے — تاکہ ڈالے عکس ماہ آسمان

مردنی چھائے ہوئے رخسار پر
اور سنہری زلف عنبر بار پر

تو پھر دو اوپر سے بھر کر بھائیو — قبر سے کھودی ہے مٹی جو تر
لے چلو اس گوری گوری لاش کو — اپنے کندھوں پر اوٹھا کر جلد تر
پڑ گئی ہے چاندنی بھی ماند اور — کر رہا ہے تیز نشتر ڈاکٹر

تاکہ چیرے اور پھاڑے شوق سے
بند بند اس نعش سیم اندام کے

دل زدہ ماں تو سویرے تڑکے یہاں — آئے گی آنسو بہانے کے لئے
مانگنے کو حق میں بیٹی کے دعا — پھول تربت پر چڑھانے کے لئے
آرزو کرنے کو خود بھی موت کی — جذبہ دل آزمانے کے لئے

اوس کو کیا معلوم کیسے ہم نے کل
نعش کے آرام میں ڈالا خلل

ممی کو یہ گیت گاتا ہوا چھوڑ کر ہم مردہ فروش اور اوس کے دونوں ساتھیوں کو ہمراہ شور ڈچ کے گرجا کو جاتے ہیں تاکہ دیکھیں کہ اونہوں نے وہاں جا کر کیا کارروائی کی۔

بیالیسوان باب

نباش

مردہ فروش کرکیمین اور بفر اون تنگ و تار اور غلیظ گلیون کو جلد جلد طے کرنے لگے جن کے دوسرے سرے پر شور ڈچ کا گرجا واقع تھا۔ رات اگرچہ ایسی اندھیری تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ سوجھائی نہین دیتا تھا لیکن یہ لوگ بلا تامل چپ چاپ چلے جا رہے تھے۔ وہ اس نواح سے ایسے ہی واقفیت تھے جیسے کوئی شخص اپنے مکان کے کمرون اور رستون سے ہو۔

آخرکار نباش اوس پست چار دیواری کے پاس جا پہونچے جپر ایک بلند کٹہرا لگا ہوا ہے اور شور ڈچ کے گرجا کے قبرستان کے گرداگرد چلا گیا ہے یہ لوگ اسوقت قبرستان کے پچھواڑے کی ایک تنگ و تاریک گلی مین کھڑے ہوئے تھے جہان ایک بھی متنفس موجود نہ تھا۔ اور اگرچہ شور ڈچ کے کلیسا کی عمارت لندن کے سب سے زیادہ آباد حصہ مین واقع ہے لیکن جس جگہ پر وہ کھڑے ہوئے تھے وہ ایسی تھی کہ وہان سے وہ بہ آسانی قبرستان مین داخل ہوکر اوس مقصد کو پورا کرسکتے تھے جس کے لئے آئے تھے۔

نباشون کے آنے سے کچھ دیر پہلے ایک شخص ایک لمبا فرغل پہنے دیوار کے سائے تلے ٹہل رہا تھا۔ یہ شخص وہ سرجن تھا جسکی علم پرستی نے اس

بات قبرون مین سے مردے نکالنے والون کی قوت نباشیہ کو تحریک ہونچائی تھی۔ سب سے پہلے کریکسمین آگے بڑھا اور جب اوس نے دیکھا کہ ڈاکٹر آ چکا ہے اور مطلع بالکل صاف ہے تو اوس نے ایک خاص انداز سے سیٹی بجا کر اپنے دونون ساتھیون کو بھی بلا لیا۔ جب یہ سب لوگ ایک جگہ جمع ہوئے تو سرجن نے چپکے سے پوچھا۔

"تم لوگ اپنے سب اوزار تو ساتھ لیتے آئے ہو گے؟"

مردہ فروش۔ "ضروری اوزار سب ہمارے پاس موجود ہین۔"

سرجن۔ "مگر یہ یاد رہے کہ یہ مقبرہ سنگین ہے اور گرجا کے اندر واقع ہے۔ اس کے پتھرون کا ہٹانا آسان نہ ہوگا۔"

مردہ فروش۔ "صاحب آپ وہ مقبرہ ہمکو دکھا دیجئے۔ اور تھوڑی دیر مین لاش لے لیجئے۔"

سرجن۔ "تو ٹھیک ہے۔ میری گاڑی بھی گلی مین ٹھیک تین بجے آ موجود ہوگی۔ اس کام کے لئے ہم کو کافی وقت ملیگا کیونکہ ۵ بجے تک کوئی شخص گھر سے باہر نہین نکلتا اور اندھیرا تو سات بجے تک بھی رہتا ہے۔"

اسکے بعد سرجن اور نباش کٹھرے کے اوپر چڑھ کر دوسری طرف قبرستان کے اندر اتر آئے۔ اس وقت مردہ فروش نے سرجن اور اپنے دونون ساتھیون سے کہا۔ "آپ لوگ یہان دیوار کے سائے مین آرام سے بیٹھے رہین اور مین آگے جا کر دروازہ کھولنے کا انتظام کرتا ہون۔" یہ کہہ کر وہ دبے پاؤن قبرون مین سے ہوتا ہوا گرجا کی طرف بڑھا۔

سرجن اور کریکسمین دیوار کے قریب ایک قبر کے تعویذ پر بیٹھ گئے اور بقیہ

زمین پر اوندھے منھہ پٹ لیٹ گیا اور زمین سے کان لگا کر کچھہ سننے لگا- اس وضع مین چند منٹ تک رہنے کے بعد اوس نے اپنے منھہ سے اس طرح کی آواز نکالی جیسے کوئی ریچھ آہستہ سے غراتا ہو اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ کسی خاص اشارہ کا جواب دے رہا ہے جسکی آواز اوسی کے کانون تک پہونچی- چنانچہ تھوڑی دیر مین بعفر نے سر اوٹھایا اور کرکسین اور سرجن سے چپکے سے کہا-

"مردہ فروش کہتا ہے کہ میری کنجی سے دروازے کا قفل نہین کھلتا"

یہ کہہ کر اوس نے اپنا کان پھر زمین سے لگایا اور پٹ لیٹ کر سننے لگا- کچھہ دیر دگذری تھی کہ اوس نے پھر کسی اشارہ کا جواب دیا لیکن اس دفعہ جواب مین سیٹی بجا دی- پھر اوٹھہ کر اوس نے اپنے دونون ساتھیون سے چپکے سے کہا-

"معلوم ہوتا ہے کہ قفل بڑا مضبوط پڑا ہوا ہے اور اوسکو رہتی سے کاٹنے مین پاؤ گھنٹہ لگیگا"

اس کے بعد تقریباً بیس منٹ گذر گئے- سرجن کے دانت مارے سردی کے بج رہے تھے اور یہ خیال اوس کے دل مین رہ رہ کر آرہا تھا کہ مین بھی آج کی رات کس نامطبوع کام کے لئے اس جگہ آیا ہون- ان دونون آدمیون کا اتنے فاصلہ پر بات چیت کئے بغیر ایک دوسرے پر اپنے خیالات ظاہر کر لینا- اپنے کام کی انجام دہی مین گھڑیال کی سی باقاعدگی ظاہر کرنا اور قبر مین سے مردہ نکال لینے کی خدمت کو اس اطمینان اور دلجمعی کے ساتھہ اپنے ذمہ لینا- یہ تمام ایسی باتین تھین جنہون نے سرجن کو بے اختیار متاثر کیا- چنانچہ وہ سر سے لیکر پاؤن تک کانپ اوٹھا اور گھن اور نفرت کی وہی کیفیت اوسپر طاری ہوئی جو اوس

حالت مین ہوتی جب کہ حشرات الارض اوس کے ننگے جسم پر رینگنے لگتے۔

بفر نے دفعتاً زمین سے اوٹھکر کہا "سب معاملہ ٹھیک ہے۔ چلو"

یہ کہکر بفر گرجا کے جنوبی حصہ کی طرف روانہ ہوا اور سرجن اور کریکسین اوس کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ کچھ دور چلکر وہ ایک زینہ کے قریب پہونچے جس کو طے کرکے ایک دروازہ آیا۔ یہ دروازہ کھلا ہوا تھا اور مردہ فروش اوس کے اندر ایک گنبد کے نیچے کھڑا ہوا تھا۔ جب سب اندر آچکے تو دروازہ باحتیاط تمام بند کردیا گیا۔ ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ باہر خوب سردی پڑرہی تھی۔ لیکن گرجا کے اندر بھی ٹھنڈ کچھ کم نہ تھی۔ یہان سردی کی یہ کیفیت تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ ریڑھ کی ہڈی کا مغز تک جمتا چلا جارہا ہے۔ باہر ہوا سائین سائین چل رہی تھی اور گنبد کے اندر ہر قدم رہ رہ کر گونجتا تھا۔

اس وقت مردہ فروش نے سرجن سے کہا "لیجئے صاحب ہم تو تیار ہین اب آپ فرمائیے کہ کام کس مقام پر شروع کرنا چاہیئے"

سرجن ہاتھون سے رستہ ٹٹولتا ہوا آگے بڑھا اور کچھ دور جاکر رک گیا اور کہنے لگا "میں مقرر اوسی پتھر پر کھڑا ہوا ہون جسے تمکو ہٹانا ہے۔ بہرحال ہم خود معلوم کرسکوگے کہ یہی وہ قبر ہے یا نہین کیونکہ تجہیز وتکفین کل ہی صبح ہوئی تھی اور اس لئے چونا ضرور ہے کہ ملایم ہو"

مردہ فروش نے جھک کر ہاتھ سے اوس خاص مقام کے پتھر کے جوڑون کو ٹٹولا اور پھر اپنی چھری اوس مین داخل کرکے دیکھی اس کے بعد چند منٹ تک خاموش رہ کر اوس نے کہا "آپ کا قیاس درست ہے اس پتھر کی

سل کو یہان نصب ہو کر ایک دو دن سے زیادہ کی مدت نہین گذری - لیکن کیا آپکا یہ مقصد ہے کہ ہمارے کام کے آثار ذرا بھی باقی نہ رہین ؟"

سرجن -" یقیناً مین ہرگز نہین چاہتا کہ متوفیہ کے اعزا کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ اس مقبرے مین دست اندازی کیگئی ہے - اگر اون کو معلوم ہو گیا تو فوراً مجھپر شبہ کیا جائیگا کیونکہ مین نے نعش کا طبی امتحان کرنے کی باصرار خواہش کی تھی اور اونہون نے جم کر انکار کر دیا تھا "

مردہ فروش - " تو پھر ہمکو لیمپ روشن کرنا پڑیگا اور اسی مین سب سے زیادہ خطرہ ہے "

سرجن -" بغیر اس کے چارہ بھی نہین - ایک دو دن مین جب قفل ٹوٹا ہوا پایا جائے گا تو ضرور گرجا کے اندر یہ تحقیقات کیجائے گی کہ آیا قفل کے توڑنے والے چور تھے یا نباش - ایسی حالت مین نہایت ضروری ہے کہ قبر مین سے لاش کے نکالے جانے کا کچھ بھی سراغ باقی نہ رہے "

مردہ فروش -" بہت خوب جناب - آپ حکم کیجیے ہم تعمیل کو تیار ہین - چلو یارو لگا لگاؤ "

کچھ دیر مین مردہ فروش نے وہ لیمپ روشن کیا جس کا ذکر فصل گذشتہ مین کیا جا چکا ہے - اس لیمپ کی شعاعین نیچے کی طرف پڑ رہی تھین اور عمارت کے باقی حصہ مین پھیلنے نہ پاتی تھین - اس روشنی مین مردہ فروش نے بہ سرعت تمام تعویذ کے اوس بڑے پتھر کے جوڑون کو دیکھ لیا جس کا ہٹانا مقصود تھا اور جس پر ابھی تک کوئی کتبہ کندہ نہین کیا گیا تھا اوس نے بغور دیکھ لیا کہ چونا کہان کہان اور کس

طریقہ پر لگا ہوا ہے اور کس مقام پر کم ہے اور کس مقام پر زیادہ اس معائنہ کے بعد اوس نے لیمپ گل کر دیا اور کریکیمین اور بفر کے ساتھ ملکر کام شروع کر دیا۔

سرجن کی آنکھین بتدریج اندھیرے سے مانوس ہو چلین اور ایک حد تک اوسکو نباشون کا طریقہ کارروائی نظر آنے لگا۔

نباشون نے اول تعویذ کے پتھر کے گرداگرد چونے پر سرکا ڈالا۔اس کے بعد اپنی جیبون مین سے لمبی لمبی نوک دار اور لچکدار پھل والی چھریان نکالکر پتھر کے جوڑون کے اندر داخل کین۔چند سکنڈ تک وہ ان چھریون کو جوڑون کے اندر جلد جلد آگے پیچھے چلاتے رہے تاکہ چونا کھرچا جائے اور کچھ کچھ دیر کے بعد درزون مین سرکا ڈالتے گئے۔

جب یہ عمل ختم ہو چکا تو اونھون نے ایک بیرم کا پتلا اور نوک دار سرا اوس تعویذ والے پتھر اور اوس کے برابر کے پتھر کے درمیان داخل۔مردہ فروش جس کے ہاتھ مین یہ بیرم تھا بہت آہستہ آہستہ اس کو دبا رہا تھا لیکن ہر دباؤ پر کریکیمین اور بفر ایک لکڑی کا فانہ اوس خالی جگہ کے اندر داخل کرتے جاتے تھے جو بیرم کے عمل سے زیادہ زیادہ فراخ ہوتی جا رہی تھی۔ان خانون کا یہ فائدہ تھا کہ اگر بیرم ٹوٹ جاتا تو پتھر پھر اپنی اصلی جگہ پر نہ گرنے پاتا۔آخرکار پتھر اس قدر اونچا اوٹھ آیا کہ اونھون نے لکڑی کے ایک موٹے سے لٹھے کے سہارے جس کا طول تین فٹ ہوگا۔اوسکو کھڑا کر دیا۔اس وقت مردہ فروش نے سرجن سے جو ان لوگون کی

کی کارروائیون کو خوف و نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا کہا کہ اگر اس پتھر کے اوٹھانے مین ہمکو مدد دیجے۔ اس پر سرجن نے تینون کے ساتھ ملکر زور لگایا اور پتھر کو ہٹا کر دو لکڑی کے بیلنون کے ذریعہ سے قبر کے منہ سے کچھ دور لیجا کر ڈالدیا۔ اب مردہ فروش نے سرجن سے پوچھا "آپ کو یقین تو ہے نا کہ یہی وہ قبر ہے؟"

سرجن "پورا یقین ہے۔ دن کی روشنی مین پاؤ گھنٹے تک اس کے سرہانے کھڑے رہکر بھی اندھیرے مین نہ پہچان سکون تو حیف ہے میری یاد پر۔ اسکے علاوہ چونا بھی گیلا ہی تھا۔"

مردہ فروش۔ (بات کاٹ کر) "چونے کے گیلے ہونے پر زیادہ بھروسا نہین کیا جاسکتا۔ ممکن ہے کہ پاس ہی کسی اور کا جنازہ دفن کیا گیا ہو۔ مگر ابھی معلوم ہوا جاتا ہے کہ آپ کا اندازہ صحیح ہے یا نہین۔ کیا تابوت لکڑی کا تھا؟"

سرجن "ہان، شاہ بلوط کی لکڑی کا تھا اور کالے کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔ چونکہ متوفیہ کے خاندان سے میرا قدیم کا تعارف تھا اس لئے تجہیز و تکفین کا انتظام خود مین نے ہی کیا تھا۔"

یہ سن کر مردہ فروش نے اون لمبے لچکدار لوہے کے گزون مین سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایک گز نکال کر زور سے قبر کے اندر مارا۔ گز کا سرا ایک تابوت کے ڈھکنے کے اندر گھس گیا۔ اس کو کھینچ کر مردہ فروش نے وہ سرا اپنی زبان پر رکھ کر چکھا اور ہونٹ چاٹ کر بولا "ہان تابوت تو شاہ بلوط ہی کی لکڑی کا ہے اور ڈھکا ہوا بھی کالے کپڑے سے ہے"

مسٹر جن ؛ مین نے پہلے ہی کہا تہا کہ میرا قیاس غلط نہ ہوگا"
بناشون نے رسون کے ذریعہ سے تابوت کو قبر مین سے باہر نکالا اور ایک پتھر پر رکھہ دیا- اس کے بعد مردہ فروش نے ایک چھینی سے تابوت کا ڈھکنا باحتیاط تمام کہولا اور دوسری مرتبہ لیمپ جلایا- لیمپ کی روشنی لاش کے زرد چہرہ پر پڑی یہ چہرہ ایک نوعمر لڑکی کا تھا جسکی عمر ۱۶ سال کے قریب ہوگی اور سرجن نے اسکو دیکہتے ہی کہا کہ ہان یہی وہ لاش ہے جو مجھے چاہیئے تھی"- مردہ فروش نے لیمپ کو پھر بجھا دیا اور اپنے ساتھیون سمیت لاش کو تابوت سے نکالا- اس کے بعد ان خبیثون نے لاش کا کفن اتار کر اوسکو بالکل برہنہ کر دیا اور گردن اور پاؤن کو ایک مضبوط رسی سے باندہ کر ایک بڑے تھیلے مین جو اسی غرض سے تیار کیا گیا تھا ڈالکر اوپر سے منہہ بند کر دیا-

جب یہ سب کچھ ہوچکا تو نباشون نے قبر کو پھر اپنی اصلی حالت پر لانا شروع کیا تابوت پر ڈہکنا احتیاط کے ساتھہ جڑ دیا گیا اور اس گہوارۂ مرگ کو جواب خالی ہوچکا تھا قبر کے اندر اتار دیا گیا- اِسکے بعد پتھر کو لڑھکا کر قبر کے منہ پر نصب کر دیا گیا اور جن چھوٹے ڈبونکا اون پر ذکر ہوا ہے اون مین سے ایک مین سے چونا نکالا گیا تاکہ درزون مین لگادیا جائے- اس وقت مردہ فروش نے تیسری مرتبہ اپنا لیمپ روشن کیا اور چونا اسطرح سے لگایا کہ جن راجون نے خود اپنے ہاتھ سے تعویذ کا پتھر بٹھایا تھا وہ بھی اگر آکر دیکہتے تو نہ کہہ سکتے کہ یہ پتھر اپنی جگہ سے ہٹایا گیا ہے- لیکن چونکہ پہلے چونے کے مقابلہ مین یہ چونا جواب لگایا گیا تھا ذرا زیادہ ہلکے رنگ کا تھا اور نیا بھی معلوم ہوتا تھا لہذا مردہ

فروش نے دوسرے ڈبہ مین سے جو اپنے گھر سے ساتھہ لایا تھا ایک بہورے رنگ کا سفوف نکالا اور چوفے پر چھڑک دیا۔ بالاخر ش سے جگہ صاف کردی گئی جس سے بناشون کی غارتگری کے تمام آثار مٹ گئے۔

گھڑیال نے تین بجائے تھے کہ سرجن اور کفن کھسوٹ لاش والے تھیلے کو اوٹھائے ہوئے گرجا سے باہر نکلے قبرستان کے پچھواڑے کی دیوار کے قریب پہونچکر اونہون نے اپنا بوجھہ نیچے رکھدیا اور کریکسمین یہ دیکھنے کے لئے گیا کہ سرجن کی گاڑی آئی ہے یا نہین۔ چند منٹ مین وہ کٹہرے کے قریب واپس آیا اور چپکے سے بولا کہ سب ٹھیک ہے۔ اب ان سب نے ملکر لاش کو اوٹھاکر کٹہرے پر سے دوسری طرف نیچے اتارا اور گاڑی مین لیجاکر رکھا۔ اس کے بعد سرجن نے ہر ایک کفن کھسوٹ کے ہاتھہ مین دس دس اشرفیان گن کر رکھین اور گاڑی مین لاش کے برابر بیٹھ گیا جو تیز تیز اوس کے مکان کی طرف روانہ ہوئی۔

تینون نباش لوٹ کر اوسی مکان مین پہونچے جہان سے ایک ساتھہ روانہ ہوئے تھے اور کریکسمین اور بفر تے سامنے کے کمرے مین اوزار رکھہ کر اپنے اپنے گھر کی راہ لی۔

مردہ فروش نے اپنے ساتھیون کے رخصت ہوتے ہی لیمپ ہاتھہ مین لیکر عقب کے کمرہ کا اس امید پر رخ کیا کہ وہان رچرڈ کی برہنہ لاش دہلی دہلائی رکھی ہوگی لیکن کمرہ خالی پاکر اوسے نہایت تعجب ہوا۔ چنانچہ پہلے تو اوس نے آپ ہی آپ کہا "اس بے وقوف بڑھیا نے یہ کیا تماشا کیا ہے" اور پھر

سیڑھیون کے قریب جاکر باآواز بلند پکارا۔

"ممی جاگتی ہو؟"

چند منٹ مین اوپر کی منزل کا دروازہ کھلا اور بڑھیا لباس شب خوابی پہنے ہوئے سیڑھیون کے اوپر نمودار ہوئی اور کہنے لگی "بیٹا ٹونی تم ہو۔

مردہ فروش "عجب بیہودہ ہے۔ مین نہین تو اس وقت اور کیا تیرا باپ ہوسکتا تھا۔ مگر وہ تازہ لاش کیا ہوئی۔؟"

بڑھیا "تازہ لاش پھر زندہ ہو گئی۔"

مردہ فروش "لاحول ولاقوۃ۔ کیسی باتین کر رہی ہو۔ روپیہ کہان ہے کسقدر تھا۔ اور اوسکی کھوپڑی بھی ٹوٹی تھی یا نہین؟"

ممی "مین تم سے کہتی ہون کہ وہ پوری طرح سے ہوش مین آگیا۔ جب تمہارے چلے جانے کے بعد مین اوس کمرہ مین گئی تو اوس نے مجھے شیر کی طرح آدبوچا"

مردہ فروش (زمین پر پاؤن مار کر) "شیطان کی پھٹکار مجھ پر۔ مین بھی کیا گدھا تھا کہ تین انچ فولاد اوسکے جسم مین نہ بھونک دیا۔ تو وہ بھاگ گیا اور روپیہ بھی لے گیا اور شاید پولیس والون کو ابھی بلاکر لاتا ہوگا۔؟"

ممی۔ (قہقہہ لگاکر) "ٹونی بیٹا فکر مت کرو۔ وہ ہمارے پنجہ سے چھوٹ کر کہان جاتا ہے۔ مین نے اوسکو ہمیشہ کے لئے سلانے کا پورا پورا انتظام کر لیا"

مردہ فروش۔ "کہان ہے۔ کدھر ہے۔ جلد بتاؤ۔"

ممی۔" جہان اوس کے اچھے اوس سے پہلے گئے "

مردہ فروش (نہایت تشویشناک تذبذب اور بیقراری کے عالم مین)" کیا صحیح سچی کے کنوئین مین؟"

ممی۔" نہین۔ اوس گڑھے مین جو مودی خانہ کے نیچے ہے"۔

مردہ فروش۔ (رعد کی طرح گرج کر)" کٹنی ملعون۔ ڈھڈو کہین کی! بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا۔ نابکار تو نے اوس کو اوس جگہ لے جا کر گرایا جہان سے اوس کا بچ نکلنا یقینی تھا"

بڑھیا۔" (نہایت تشویش کے لہجہ مین) بچ نکلنا یقینی تھا۔"

مردہ فروش۔" ہان یقینی تھا۔ مہینہ ڈیڑھ مہینہ ہوتا ہے کہ مین نے تم سے کہا تھا کہ برابر والے خالی مکان اور اس گڑھے کے درمیان والی دیوار کا ایک حصہ ٹوٹ گیا ہے۔ باوجود اس کے تم نے اوسکو اسی گڑھے مین جا گرایا"

بڑھیا۔ (آنکھین نکالکر) تو نے کبھی مجھ سے یہ بات نہین کہی۔ تیرا ہمیشہ سے یہ قاعدہ ہے کہ اپنے سر سے بلا ٹالنے کے لیئے ہر ایک الزام میرے سر تھوپ دیا کرتا ہے۔"

مردہ فروش۔ (دانت پیسکر)" ہان مجھے زیادہ غصہ مت دلاؤ۔ تم جانتی ہو کہ مین نے دیوار کے ٹوٹ جانے کا ذکر تم سے کیا تھا اور تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ مین نے تم سے کہا تھا کہ اب اس بچے سے کام نہین لینا چاہیئے۔

ممی۔" جھوٹ۔ سراسر جھوٹ"

مردہ فروش۔" سچ۔ سراسر سچ۔ تم کو یاد نہین کہ اوس وقت مین نے

تم سے یہ بھی کہا تھا کہ مین کسی رات کو یہ دیوار اپنے ہاتھ سے چن دونگا ورنہ اگر کوئی شخص بازو والے مکان مین آکر آباد ہوگیا اور اوس نے یہ گڑہا دیکھہ پایا تو وہ دل مین خیال کریگا کہ ایسے زمین دوز چہ بچے کی ہم کو کیا حاجت ہوسکتی ہی اور اسطرح ہمارا راز کھل جائیگا ؎"

ممی ؎ "توجہوٹ بکتا ہے۔ تو نے اس کے متعلق ایک حرف بھی مجھسے نہین کہا"

مردہ فروش۔(سب سے جہنجھلاکر) "خدا تجھے غارت کرے۔ تو نے میری خانہ خرابی کی۔ یہ ملعون مارکہم ہم دونون کو تباہ کرکے رہے گا؎"

مردہ فروش کے دل مین ابہی تک کچھہ کچھہ امید باقی تھی۔ زمین دوز گڑہا نہایت عمیق تھا اور اسلئے ظن غالب تھا کہ مارکہم گرکر بے ہوش ہوگیا ہو۔ یہ سوچکر وہ جلدی سے مودی خانہ کے طرف گیا اور چور دروازہ اٹھایا۔ اوس کے لیمپ کی کی تیز روشنی گڑہے کی تہ تک پہونچی۔ لیکن گڑہا بالکل خالی تھا۔ آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے پر بھی اوسکو کچھہ نظر نہ آیا۔ مایوسی اور خوف کی شدت سے اس وقت اوس کی کیفیت جنونیون کی سی ہوگئی۔ وہ نہ جانتا تھا کہ اس مکان سے بھاگ جائے یا وہین رہے۔ اس سخت اضطراب اور تشویش کی حالت مین اوس نے مودی خانہ کے سامنے ٹہلنا شروع کیا اور اس وقت اوس خونی کو بھی اوس کی حالت پر رشک نہ آتا جس کا سولی چڑہنے کا وقت قریب آپہونچا ہو۔

تینتالیسوان باب

تلاش بے سود

جب رچرڈ مارکہم مِمی کی دغابازی سے مودی خانے والے غار کے اندر گر پڑا تو اوس کا سر ایک پتھر سے ٹکرایا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوگیا اس طور پر پڑے پڑے اوسکو آدہ گھنٹے سے زیادہ دیر گذری ہو گی کہ ٹھنڈی ہوا کے ایک جھونکے نے اوس کو اس بیخودی کی نیند سے جگا دیا اور جب وہ ہوش مین آیا تو وہ تمام خطرات یکے بعد دیگرے اوس کے دل مین گذرنے لگے جنہون نے اس وقت اوس کو گھیر رکھا تھا۔ اس رات کو جو کچھہ اوس پر گذرا تھا وہ ایسا تھا کہ اچھے اچھون کے ہوش بگڑ جاتے۔ جس ملعون مکان کے ایک زمین دوز زندان مین وہ اس وقت مقید تھا اوس کے خوفناک راز شورڈچ کے گرجا کی طرف سدھارنے سے پہلے نباشون نے جو گفتگو کی تھی اوسکے سفاکانہ اسرار کسی بدنصیب مقتول کی لاش اور وہ تمام ہیبت انگیز آلات جو اسکیلے ڈ کیلے رہروون کو ڈبو کر مار ڈالتے کے متعلق اس دوزخ نما مکان کے سامنے کے کمرے مین رکھے ہوئے تھے۔ ان تمام تصورات

سے نے اوس کے دماغ کو چکرا دیا اور اوس کی حالت قریب قریب مجنونون کی سی ہو گئی۔ اس وقت اوسے ایسا محسوس ہونے لگا کہ اگر اس زندان مین سے بچ نکلنے کا اوسکو رستہ نہ ملا تو وہ اپنا سر دیوار سے پٹک پٹک کر مر جائیگا شدت کرب مین اوس نے اپنی مٹھیان بند کر لین اور سر پیٹ پیٹ لیا۔ کچھ دیر کے بعد جب یاس و کرب کا اشتداد کم ہوا تو اوس نے کوشش کی کہ اپنے دل کو سمجھائے اور جو خطرات اوسکو گھیرے ہوئے تھے اونکے مدافعت کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن یہ کوشش اور اولٹی سوہان روح ہو گئی اور آخر کار بے اختیاری کے عالم مین وہ بآواز بلند اسطرح چلا آیا۔

"اے خدائے بلند و برتر! مین نے تیرا کیا قصور کیا ہے جو مجھکو ان مصائب مین مبتلا کیا گیا؟ کون سا گناہ مجھ سے ایسا صادر ہوا ہے جس کی پاداش مین مجھے یہ عذاب دیا گیا؟ کیا مین نے اپنے مقدور بھر قولاً و فعلاً تیری اطاعت گزاری نہین کی؟ کیا مین تیری عظمت و عبادت نہین کرتا؟ اے خدائے جل و علا! کیا تیری یہی مرضی ہے کہ مین ایسی بے وقت موت اور پھر ایسی سفاکانہ موت مرون؟ کیا دنیا مین اتنی وسعت نہین کہ مجھ جیسے ہیچ میرز اور کس مپرس کیڑے کے لئے گنجایش نکل سکے؟ کیا مین پہلے ہی کافی آزمایشون اور امتحانون مین نہین ڈالا جا چکا ہون اور کیا اپنے روحانی عذاب کے جانگزا ساعت مین مین کبھی تیرا منکر ہوا؟ جب دغاباز اور باطل پرست لوگون نے دنیا کی نظرون مین مجھکو ذلیل کرنے کا بیڑا اوٹھایا تو کیا تیری مشیت عالیہ کے برخلاف مین نے طاغیانہ خیالات

کو دل مین جگہ دی ہ اے میرے خدا میری سن میری دعا قبول کر مجھے اس بے وقت موت سے بچا اور مجھکو اس تباہی سے نکال۔"

یہ وہ خلوص آمیز اور پرجوش دعا تھی جو رچرڈ نے اپنے خالق سے شدت یاس مین کی دعا کرتے وقت اوس نے اپنے ہاتھ اوپر اوٹھائے اور اتفاق ایسا ہوا کہ وہ ایک سوراخ مین جا پڑے جو دیوار مین تھا۔ معاً اوس کے دل مین امید کی شمع روشن ہو گئی اور جب مزید تلاش پر اوس کو معلوم ہوا کہ یہ روزن اس قدر بڑا تھا کہ وہ اس مین سے سمٹ سمٹا کر باہر نکل سکتا تھا تو اوس کے منھ سے یہ آواز نکلی۔

"اے ارحم الراحمین۔ اے بیکسون کے دستگیر! مین تیرا شکر ادا کرتا ہون۔ تو نے میری التجا سن کی اور میری مراد بر لایا۔ میری زبان درازی اور ہرزہ درائی کو معاف کر۔ میری نادانی تھی کہ مین نے تیری مشیت مین چون وچرا کرنے کی جرات کی۔"

اب اوس نے قصد کر لیا کہ جو ہو سو ہو اس روزن مین سے باہر نکلنا چاہیے کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ جس حالت مین وہ اب تھا باہر نکلکر اوس سے بدتر حالت ہونی کسی طرح ممکن نہ تھی اس کے علاوہ ایک خفیہ اثر نے جس کو اوس نے اوسکو تائید غیبی سے تعبیر کیا یہی تقاضا کیا کہ وہ یہان سے فوراً نکل کھڑا ہوا القصہ وہ رینگتا ہوا اس سوراخ سے باہر نکلا اور نرم گیلی زمین پر اپنے آپ کو کھڑا پایا۔ چارون طرف اندھیرا گھپ چھایا ہوا تھا۔ اوس نے اپنا رستہ ہاتھون سے ٹٹولنا شروع کیا اور قدم قدم پر رکتا ہوا آگے بڑھا۔ کچھ دیر کے بعد اوس کا قدم

ایک زینے پر پڑا اور اوس کے اطمینان اور خوشی کی کوئی حد نہ رہی جب اوسکو معلوم ہوا کہ مین پتھر کی سیڑھی پر کھڑا ہوا ہون اس زینے پر چڑھ کر اوسکو ایک دروازہ ملا جو دھکا دیتے ہی کھل گیا - دروازے مین داخل ہوکر وہ ہاتھون سے رستہ ٹٹولتا ہوا آہستہ آہستہ آگے بڑھا - چند منٹ مین اوس کو ایک اور دروازہ ملا جس مین ایک چٹکنی لگی ہوئی تھی - اس کے کھولتے ہی اوس نے اپنے آپکو گلی مین پایا دروازے کو باحتیاط تمام بند کر کے وہ اس مقام سے بے تحاشا بھاگا - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا تازی کتے اوس کے پیچھے پیچھے آرہے ہین - بھاگتے مین نہ اوسکو اسکی خبر رہی کہ رستے مین گر رہے ہین نہ اس کا خیال رہا کہ کیچڑ سے اوسکے تمام کپڑے لت پت ہو گئے ہین - بلکہ جی ہی جی مین یہ کہتا ہوا سرپٹ بھاگا کہ جان بچی لاکھون پائے -

ایک گھنٹہ تک وہ اسی طرح برابر بھاگتا ہوا چلا گیا - آخر کار تکان سے چور ہوکر وہ ایک مکان کے دروازے کے سامنے بیٹھ گیا جہان ایک لالٹین ٹمٹما رہی تھی اپنے پریشان خیالات کو اوسنے جہان تک ہوسکا جمع کیا اور یہ سوچنے لگا کہ میری یہ شتر بے مہار کی سی دوڑ مجھکو آخر کس نواح مین لے آئی ہوگی - لیکن اوس نے جتنا قیاس دوڑایا اوتنا ہی اپنے موجودہ حوالی کا راز سربستہ پایا - بہر حال اوسکو اتنا معلوم تھا کہ وہ پایہ تخت لندن کے کسی مشرقی حصے مین ہے لیکن یہ ناممکن تھا کہ وہ یہ بتا سکے کہ کس خاص مقام پر ہے -

وہ اسی اودھیڑبن مین تھا کہ کسی شخص کی پانوان کی چاپ اوسکے کان مین پڑی جو اوس کی طرف آرہا تھا - لالٹین کی روشنی مین اوسے جلد معلوم ہوگیا

کہ ایک پولیسمین ہے جو آہستہ آہستہ گشت کرتا ہوا آرہا ہے سو رچرڈ نے بڑھ کر اوس سے صاحب سلامت کی اور کہا۔

"مہربانی کر کے مجھے یہ بتایئے کہ مین اسوقت کہان ہون؟ چلتے چلتے مین اپنا رستہ بہول گیا۔ یہ کون محلہ ہے؟"

پولیسمین۔ "رٹکلف ہائی وے"

رچرڈ۔ (تعجب اور پریشانی کے لہجہ مین سپاہی کے الفاظ کو دہراکر) رٹکلف ہائی وے!"

رچرڈ پسینے مین تر ہو رہا تھا اور اوس کے کپڑے کیچڑ مین سنے ہوئے تھے۔ سردی بلا کی پڑ رہی تھی اور اس پر تکان نے اور اوسے مضمحل اور ناتوان کر دیا تھا۔ پولیس کے سپاہی سے یہ سنکر کہ وہ اس وقت رٹکلف ہائی وے مین تھا جہان سے اوسکا مکان کوسون دور تھا اوسے بہت پریشانی ہوئی لیکن اس وقت یکایک اوسے یاد آیا کہ اوسے ایک ایسا فرض بھی ادا کرنا ہے جو ابنائے جنس کی طرف سے اوسکے ذمہ ہے اور جس سے پہلوتہی کرنا کسی طرح جائز نہین ہوسکتا۔ اوسکو اس بات کا پورا یقین ہو گیا تھا کہ آج رات تائید ایزدی نے مجھے موت کے پنجے سے اس لیے چھوڑایا ہے کہ جرم وسیہ کاری کے ایک خوفناک کمین گاہ کے استیصال وانہدام کا ذریعہ بنون اس وقت ایک ایک منٹ قیمتی تھا۔ تینون بدمعاش بہ اطمینان تمام شور ڈچ کے گرجا کو گئے ہوے تھے تاکہ اوس مقدس عمارت کی اپنے ناپاک دستبرد سے بے حرمتی کرین۔ اس لیے ممکن تھا کہ اب بھی اتنا وقت مل سکے کہ اونکو وہین گرفتار

کر لیا جائے۔

پولسمین ابھی تک اوسکے قریب کھڑا ہوا تھا جس سے اوسنے دفعتاً اسطرح خطاب کیا: "تھانہ کدھر ہے؟ مجھے ایک نہایت ہی ضروری امر کی پولس کو اطلاع کرنی ہے۔ مین پولس کو تین ایسے خبیث بدمعاشون کا سراغ بتا سکتا ہون جو ——"

پولسمین۔ (قطع کلام کرکے) "آپ کو ان کا پتہ کیسے ملا؟"

رچرڈ۔ "بڑی لمبی داستان ہے۔ یہان اگر بیان کرونگا تو خواہ مخواہ وقت ضایع ہوگا اور ممکن ہے کہ وہ بدمعاش اتنے مین بچ کر نکل جائین"

یہ باتین رچرڈ نے کچھ ایسے اضطراب اور جوش کے لہجے مین کہین کہ سپاہی کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اس کا دماغ چل گیا ہے۔ بہرحال اوسنے جواب مین کہا کہ "اچھا میرے ہمراہ چلئے اور جو کچھ آپ کو کہنا ہے سپرنٹنڈنٹ صاحب سے کہئے"

رچرڈ اس پر رضامند ہوا اور دونون محلے کے تھانے کی طرف روانہ ہوے تھانے مین پہونچ کر پولس مین نے رچرڈ کو سپرنٹنڈنٹ کے سامنے پیش کیا اور رچرڈ نے اپنا قصہ اس طرح بیان کیا:۔

"مین آج کی رات ایسے خطرون سے بچ کر نکلا ہون جن کے تصور تک سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جائین۔ شورڈچ کے گرجا کی نواح مین ایک تنگ و تاریک اور نجس گلی مین سے مین گذر رہا تھا کہ کسی نے مجھ پر لٹھ کا وار کیا جس سے مین بیہوش ہو کر گر پڑا۔ اسکے بعد وہ شخص جس نے مجھ پر حملہ کیا تھا مجھکو ایک مکان کے اندر لیگیا جہان قتل و خونریزی کا بازار ہر وقت گرم رہتا ہے۔ اس وقت بھی کسی بدنصیب کی

لاشش اس مکان مین رکھی ہوئی ہے۔ جس بیدردی سے اس شخص کو قتل کیا گیا ہے مین اوس کی کیفیت آپسے کیا بیان کرون۔

"مین آپ کو بتا سکتا ہون کہ اس مکان مین جن خبیثون کی آمد و رفت رہتی ہے وہ کس طریقہ پر اون کمبختی کے مارون کو جو اون کے مکان کے دروازے کے سامنے سے گذرتے ہین جادبوچتے ہین اور گھسیٹتے ہوئے مکان کے اندر لے آتے ہین اور وہان انواع و اقسام کے عذاب دیکر اون کو مار ڈالتے ہین۔ ان ہیبت انگیز حالات کی تفصیل اگر مین آپسے کرون تو آپ کانپ اٹھین لیکن وقت گذرتا چلا جارہا ہے۔ جلدی کیجئے اور میرے ہمراہ چلئے۔ اب بھی وقت ہے کہ اون تینون بدمعاشون کو آپ گرفتار کرسکین جنکے جرایم کا راز آج کی رات تائید ایزدی سے مجھہ پر آشکارا ہوا ہے۔"

سپرنٹنڈنٹ۔ (رچرڈ کو سر سے پاون تک ایک عجیب طریقہ سے دیکھہ کر) "اور ان لوگون کو ہم گرفتار کہان کرسکتے ہین؟"

رچرڈ۔ "وہ اس وقت شورڈچ کے گرجا مین ہین اور ایک سرجن کے لیئے جس سے وہ قبرستان کے پچھواڑے ڈیڑھ بجے ملنے والے تھے قبر مین سے ایک لاش کھود کر نکال رہے ہین۔"

سپرنٹنڈنٹ۔ "اس وقت تین بجے ہین اور غالبًا اب تک وہ لوگ اپنا کام ختم کرچکے ہون گے۔ پس بہتر ہوگا کہ آپ اس انگیٹھی کے قریب آرام کرسی پر بیٹھہ کر آگ تاپئے اور آرام کیجئے۔ جب صبح ہوگی تو تھانہ کا کوئی سپاہی آپ کے ساتھہ کردیا جائے گا تاکہ آپکو آپ کے گھر پہونچا دے۔"

رچرڈ " یہ آپ کیا فرماتے ہین - یہ ناممکن ہے کہ مین یہان مرنے سے بیٹھا ہوا آگ سنا پا کردن حالانکہ انصاف پکار رہا ہے کہ جو خبیث اپنے ابنائے جنس کا خون چوس رہے ہین اون کا سدباب کیا جائے - اگر آپ ان قاتلون کو جو -"

سپرنٹنڈنٹ " حضرت اپنی طبیعت کو سنبھالیے اور اس قسم کے خوفناک خیالات اپنے دماغ سے نکال ڈالیے - ذرا عقل کے ناخن لیجیے - آپ جانتے ہین یہ شہر لندن ہے - ایسے آباد شہر مین ایسے واقعات کا پیش آنا جو آپ بیان کرتے ہین - بالکل ناممکن ہے -"

رچرڈ - (بگڑ کر) " اجی حضرت آپنے مجھے بڑا مقرر کیا ہے - مین آپ سے کھتا ہون کہ مین نے جو کچھ آپ سے کہا ہے اوسکا حرف حرف سچ ہے -"

سپرنٹنڈنٹ - " اور آپ ایسی جگہ سے بچ کیسے نکلے ؟"

رچرڈ - " جس بدمعاش نے مجھپر حملہ کیا تھا اوسنے یہ سمجھا کہ اوسکے وار نے میرا کام تمام کر دیا لیکن حقیقت مین کچھ دیر کے لئے مین صرف بیہوش ہو گیا تھا"

ایک پولیس مین - (دوسرے کے کان مین) " ابھی کہتا تھا کہ تین قاتل تھے - اب صرف ایک رہ گیا - پورا سٹری ہے پاگل خانہ توڑ کے آیا ہے -"

رچرڈ - (اپنا سلسلہ تقریر جاری رکھ کر) " اسکے بعد مجھے دھوکے سے ایک گہرے گڑھے مین ڈالدیا گیا - جہان سے ایک سوراخ کے رستہ نکلکر مین بھاگ آیا"

دونون پولیس مینون کو بے اختیار ہنسی آگئی جسکو ضبط کرنے کے لئے اونھون نے اپنے منہ پھیر لیئے - سپرنٹنڈنٹ سے بھی بغیر مسکرائے نہ رہا گیا -

اس وقت رچرڈ نے پھر سپرنٹنڈنٹ سے مخاطب ہو کر کہا: " اب تو آپ

میرے ہمراہ ضرور چلین گے تاکہ شورڈچ کے گرجا مین پہنچکر ان خبیثون کو گرفتار کیا جائے۔"

سپرنٹنڈنٹ۔" بہتر ہوگا کہ ہم صبح تک انتظار کرین۔ آپ براہ مہربانی بیٹھ جایئے اور اپنی طبیعت کو سنبھالیئے آپ کے تمام کپڑے پسینہ مین شرابور اور کیچڑ سے آلودہ ہورہے ہین۔ غالباً آپ بڑی دور سے چل کر آرہے ہین۔"

رچرڈ۔" مین اب آپ کے اس تامل اور پس و پیش کا سبب سمجھ گیا۔ شاید آپ کو میرا کہنا باور نہین آیا۔ اور آپ کا خیال یہ ہے کہ مین اختلال حواس مین مبتلا ہون۔ مین آپ سے بہ منت کہتا ہون کہ اس غلط فہمی کی وجہ سے انصاف کا خون نہ کیجیئے۔ اس مین شک نہین کہ جو داستان مین نے آپ کو سنائی ہے وہ نہایت عجیب ہے اور اگر کوئی شخص مجھکو ایسی حالت مین یہ قصہ سناتا جس حالت مین مینے آپ کو سنایا تو خود مجھے اوسکے ماننے مین تامل ہوتا۔ اسمین بھی شک نہین کہ میری وضع اور قطع اس وقت عجیب ہورہی ہے اور میری صورت سے وحشت اور میرے لہجہ سے غایت درجہ کا اضطرار ظاہر ہو رہا ہے مگر اوس خداے بلند و برتر کی قسم کھاکر کہتا ہون جو سمیع و بصیر ہے کہ مین بالکل ہوش مین ہون اور مجھے اختلال حواس کا عارضہ نہین ہے اگرچہ خدا جانتا ہے کہ جو مصائب آج رات مجھ پر گذرے ہین وہ مضبوط سے مضبوط دماغ کی چولین ڈھیلی کر دینے کے لیئے کافی تہین۔"

سپرنٹنڈنٹ۔ (رچرڈ کے وثوق آمیز اور مدلل تقریر سے متاثر ہوکر)

"کیا آپ ہمکو اوس مکان مین سے لیے چل سکتے ہین۔ جہان آپنے ان جرایم کے سرزد ہونیکا ذکر کیا ہے؟"

رچرڈ "وہان تو نہین لے چل سکتا کیونکہ ان تنگ وتار اور پیچ در پیچ گلیون مین جہان میرا پہلے کبھی نہین گذر ہوا رستہ بھول گیا۔ اسکے علاوہ رات بھی اندہیری تھی۔ ایسی حالت مین مین ان مجرمون کی کمین گاہ تک آپکو کیسے لے چل سکتا ہون۔ لیکن یہ مین پھر کہتا ہون کہ قاتل ایک سبجے سے کچھ ہی دیر بعد شورڈچ کے گرجا کی طرف گئے تھے تاکہ اوس مقدس عمارت کے اندر ایک ایسے فعل کا ارتکاب کرین جس سے اوسکی بے حرمتی ہو۔ آپ کہتے ہین کہ اسوقت تین بجے ہین۔ ممکن ہے کہ ان مردہ فروشون کی گورکنی کا کام ابھی تک اختتام کو نہ پھونچا ہو اور اگر ایسا ہو تو آپ اونہین عین ارتکاب جرم کی حالت مین گرفتار کرسکتے ہین"

سپرنٹنڈنٹ "اور اگر ہمکو شورڈچ کے گرجا مین پہونچکر معلوم ہوا کہ کسی شخص نے وہان مداخلت بیجا نہین کی تو"

رچرڈ (ایک ایسے لہجہ مین جس سے سپرنٹنڈنٹ کو بھروسہ ہوگیا) "تو مین مان جاؤن گا کہ مین دیوانہ ہون اور مینے آپ کو دہوکا دیا ہے اور اس قابل ہون کہ کسی پاگل خانہ مین بھیجدیا جاؤن"

غرضکہ سپرنٹنڈنٹ نے چار کانسٹیبلون کو حکم دیا کہ رچرڈ کے ہمراہ کلیسا سے شورڈچ کو جائین۔ یہ مختصر جماعت جلد جلد اپنی مہم پر روانہ ہوئی مگر منزل مقصود پر جب پہونچے تو گھڑیال نے ٹھیک چار بجائے۔ یہ لوگ جلدی سے کٹہرے پر سے پھاندکر قبرستان مین داخل ہوئے اور اوس دروازے کی طرف بڑھے

جہان سے مردہ فروش ایک گھنٹہ پہلے نکل چکے تھے۔ کانسٹبلون مین سے ایک سنے دروازہ کو دھکا دیکر کھولنا چاہا جو فوراً ہی کھلگیا۔ ساتھ ہی کانسٹبل کا پاؤن کسی سخت چیز پر پڑا جسکو اوسنے اوٹھاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک قفل ہے۔ جسکے اوپر کے حلقہ کو ریتی کے ذریعہ سے کاٹ ڈالا گیا ہے۔

اب چارون کانسٹبل رچرڈ کے ساتھ گرجا مین داخل ہوئے اور اونہون نے اپنی لالٹینون کی تیز روشنی مین چارون طرف نگاہ تجسس بغور دوڑانا شروع کی جب دیکھ بھال چکے تو کانسٹبلون مین سے ایک نے کہا:۔

"بیشک ان صاحب نے جو کچھ کہا تھا سب سچ تھا لیکن یہ بھی سچ ہے کہ پھنسا ہوا شکار ہاتھ سے جاتا رہا۔"

"دوسرا کانسٹبل" اگر اونھون نے اپنے جرم کا کوئی سراغ نہین چھوڑا تو اپنا کام بھی اونھون نے نہایت ہی ہوشیاری اور چالاکی سے کیا ہوگا۔"

رچرڈ۔ "مین نے سنا ہے کہ مردہ فروش اپنے فن مین ایسے یکتا اور کامل ہوتے ہین کہ جس مقام پر اونہون نے اپنا عمل کیا ہو اوسکا سراغ باریک مین سے باریک بین شخص بھی نہین لگا سکتا۔"

دوسرا کانسٹبل۔ "خیر اگر ہمکو یہ نہ بھی معلوم ہو سکے کہ ان بدمعاشون نے کس قبر کو کھودا تھا تو فکر کی بات نہین۔ جو کچھ ہمنے دیکھا ہے اوس سے ہم کو کافی طور پر اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ جو باتین آپ نے ہم سے کہی تھین وہ سب سچ تھین۔"

تیسرا کانسٹبل۔ "چونکہ مردہ فروش یہان موجود نہین لہذا بہتر ہوگا کہ جسقدر

جلد ممکن ہو یہان سے لوٹ چلین اور سپرنٹنڈنٹ صاحب سے رپورٹ کرین کہ گرجا مین ان چور مردہ فروشون نے نقب لگائی ہے یہ کارستانی کی ہے۔"

رچرڈ۔ "مین بھی آپ لوگون کے ہمراہ چلونگا کیونکہ ممکن ہے کہ دن کی روشنی مین مین اوس محلہ کے قریب آپ کو لیجا سکون جہان وہ مکان واقع ہے جس مین یہ بدمعاش رہتے سہتے اور آمدورفت رکھتے ہین۔"

القصہ پولیس کے کانسٹبل اور رچرڈ اوسی تھانہ کو لوٹ گئے جہان سے آئے تھے اور جب سپرنٹنڈنٹ نے سنا کہ حقیقت مین گرجا کا قفل ٹوٹا ہوا پایا گیا تو اوسنے رچرڈ سے اپنے سابق کے شکوک و شبہات کے لحاظ سے معافی مانگ کر کہا:۔ "لیکن جناب اس بات کا تو آپ کو بھی اقرار ہو گا کہ جو حکایت آپنے بیان کی تھی وہ ایسی عجیب و غریب تھی کہ سننے والے کا ذہن معاً اس امر کی طرف منتقل ہوتا کہ اس حکایت کا بیان کرنے والا صحیح دماغ نہین رکھتا۔"

رچرڈ۔ "غالباً آپکا یہ خیال ہو گا کہ مین کسی پاگل خانہ سے بھاگ آیا تھا۔"

سپرنٹنڈنٹ۔ "بات تو حقیقت مین یہی تھی آپ کی حالت ایسی خوفناک ہو رہی تھی کہ بے اختیار گمان ہوتا تھا کہ آپ مجنون ہین۔ ہان اسپر مجھے یاد آیا کہ آپ کے کپڑون پر کیچڑ کے داغ دھبے پڑے ہوئے ہین اور پسینے مین آپ لت پت ہین اسلیئے مہربانی فرماکر ساتھ کے کمرہ مین چلے جایئے جہان غسل اور تبدیل لباس کا تمام ضروری سامان آپ موجود پائین گے۔

\+ \+ \+ \+ \+ \+

سات بجے کے کچھ ہی دیر بعد آفتاب طلوع ہوا اور اس وقت رچرڈ مارکھم

چند افسران پولیس کے ہمراہ جو سادہ کپڑے پہنے ہوئے تھے اون گلیون کے نواح مین چکر لگاتا ہوا پایا گیا جو "برڈ کیج واک" کے نواح مین واقع ہین۔ جس مکان مین شب گذشتہ رچرڈ کو ایسے ایسے دل دہلا دینے والے خطرات کا سامنا کرنا پڑا تھا اوسکی تلاش مین اوسنے اپنے ساتھیون سمیت گھنٹون کوچہ نوردی کی لیکن یہ تلاش و جستجو ایسی ہی بے سود ثابت ہوئی گویا کہ اوس مکان کا وجود ایک خوابِ پریشان سے زیادہ حقیقت نہ رکھتا تھا۔

آخر کار رچرڈ کو ہار کر کہنا پڑا کہ مین مکان کا پتہ نہین بتا سکتا۔ غرضکہ اہالی پولیس اس موقعہ پر مزید سراغ رسانی کی کوشش ترک کر کے واپس تھانہ کو چلے گئے۔ لیکن مارکھم مین اور اون مین یہ باہمی قرارداد ہوگیا کہ اس کل معاملہ کو نہایت راز مین رکھا جائے تاکہ جو کوششین سراغ برآری کے متعلق آیندہ کی جانے والی تھین اون مین زبان خلق نقارہ بن کر کھنڈت نہ ڈالدے۔

چوالیسوان باب

رچرڈ اور اسابیلا

رچرڈ مارکھم نے عزم بالجزم کر لیا تھا کہ اون واقعات کو جو دو سال تک اوسکے مقید رہنے کا باعث ہوئے تھے کاونٹ الٹرانی پر ظاہر کرنے مین ذرا بھی پس و پیش نہ کرے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اون امیدون سے دست بردار ہونا بھی بہت ہی شاق تھا جو خاتون اسابیلا کے متعلق اوسنے اپنے دل مین قایم کی تھین۔ اس سے بڑھکر اوسکے لئے اور کیا تلخ کامی ہوسکتی تھی کہ وہ ساغر عیش جو مدتون کے بعد اوسکے منھ تک پہونچا تھا دفعتاً ہٹا لیا جائے۔

اوسکو نہ معلوم تھا کہ جب یہ ماجرا وہ کاونٹ سے بیان کریگا تو کاونٹ پر کس قسم کا اثر پڑیگا۔ رچرڈ کا خیال تھا کہ کاونٹ الٹرانی اوسکے واقعات کو سنکر بلاشبہ برہم ہوگا کیونکہ سوسائٹی ہمیشہ سے اس کی عادی ہے کہ ظاہری حالات سے کسی شخص کی اندرونی حالت کا اندازہ لگائے۔ اگر کاونٹ ازراہ شرافت نفس و فیاضی طبع دنیا کے ان عام تعصبات سے اپنے آپ کو ارفع اور اعلےٰ ثابت کرے اور رچرڈ کی بےگناہی پر یقین لے آئے جسکی تصدیق ٹالبٹ عرف پوکاک کی دستخطی تحریر سے ہوئی تھی تو رچرڈ کا خلوص آمیز اقبالی بیان بہت کچھ مفید ثابت ہوگا۔ لیکن اگر برعکس معاملہ ظہور مین آئے اور کاونٹ بگڑکر اپنے نوجوان دوست کی ملاقات سے

ہمیشہ کے لیئے کنارہ کشی اختیار کرے تو ایسی حالت مین رچرڈ کو یہ تسکین تو ہوسکتی تھی کہ اوس نے ایک حسرت انگیز فرض پورا کیا لیکن ساتھہ ہی یہ خیال اوسکے دل اور دماغ کو ہلا دینے والا تھا۔ کہ اوسنے اپنے پاؤن پر آپ کلھاڑی ماری اور اپنے ہاتھہ سے پتھر مار کر اپنی محبت کے شیشہ کو توڑ دیا اگرچہ وہ شیشہ ایسا تھا جو کسی اتفاقی ٹھیس سے خودبخود چکنا چور ہو جاتا۔

جن واقعات کا گذشتہ فصل مین ذکر کیا گیا ہے اون کے وقوع مین آنے کی دوسری صبح کو جب رچرڈ بستر راحت سے اوٹھا تو اوس نے اپنے دل سے یہ باتین شروع کین ۔" اگرچہ مین اپنے دل پر ایسا جبر کرنے والا ہون جس سے میری زندگی کی خوشگوار ترین امید کا خون ہو جانا لازمی ہے لیکن پھر بھی مین خوش ہون خدائے بزرگ و برتر نے جسکی حکومت کے حدود لامتناہی ہین یہ فرمایا ہے کہ ہماری زندگی کا پیالہ رنج کے تلخ شور آب سے بھرا ہوا ہوگا ۔ یہ ارشاد پاک بالکل سچ ہے کیونکہ مین خود اس کی تصدیق کر سکتا ہون ۔ لیکن جہان رنج و آلام کا سہنا ہمارے مقدر مین لکھا ہے اون کی تلافی کے لیئے خوشیان اور لذتین بھی موجود ہین ہم کو حظ نفس اور قوت روح کے لیئے اخلاق کا پاکیزہ سرچشمہ عنایت کیا گیا ہے اور اس لیئے ہمکو لازم ہے کہ جو نعمتین اور احسانات ہم پر درگاہ باری تعالےٰ سے مبذول کیئے جاتے ہین اون کے لحاظ سے اوس ہستی ذوالجلال والاکرام کے شکر و منت سے عہدہ برا ہونے کی ہر طرح کوشش کرین ۔"

یہ خیالات رچرڈ مارکہم کے دل مین دیر تک گذرتے رہے ۔ دن اوسنے جون تون کر کے کاٹا جب شام ہوئی تو گھر سے روانہ ہوا اور کھانے کے وقت سے

چند ہی منٹ پہلے کاونٹ کے مکان واقع رچمنڈ مین پہونچا - کاونٹ اور اوس کی بیگم نے مسرت بھرے دل سے اوسکا خیر مقدم کیا اور خاتون اسا بیلا کی آنکھون مین اوسکو دیکھکر ایک ایسی چمک پیدا ہوگئی جسے دیکھکر نہین بتایا جاسکتا تھا کہ امین محبت غالب ہے یا حیا - کھانا کھا چکنے کے بعد جب رچرڈ کاونٹ کے ساتھ بیٹھا ہوا سگار پی رہا تھا تو اوس نے قصد کیا کہ اپنی رام کہانی اپنے رفیق کو کہہ سنائے وہ سلسلہ تقریر شروع کرنے ہی کو تھا کہ کاونٹ نے کہا: -

"آپ یہ سنکر خوش ہونگے کہ آج صبح میرے نام گرین وڈ کے پاس سے چند خطوط آئے جن مین اوس نے مجھکو یقین دلایا ہے کہ وہ منصوبہ خوب چل رہا ہے"

رچرڈ "حقیقت مین یہ سنکر مجھکو بڑی خوشی ہوئی لیکن آج میرے یہان خاص طور پر آنے کا مقصد یہ تھا ------"

کاونٹ - (قطع کلام کر کے) "کہ تجارتی جہازون کے سلسلے والے معاملے پر گفتگو کرو - مین تمکو اپنا عزیز جانتا ہون - اگر اس مین تم بھی حصہ دار بننا چاہتے ہو تو ابھی وقت ہاتھ سے نہین گیا - لیکن اب مین تم سے ایک راز کی بات کہتا ہون - ہمارے خاندان کا حال تم سے کچھ چھپا ہوا تو ہے نہین - اسلیئے جو بات مین تم سے ابھی کہنے والا ہون - اوسکے متعلق تمہارا مشورہ مفید ہوگا - اس کے علاوہ مین یہ بھی جانتا ہون کہ تمہارے دل مین اسا بیلا کی بہت کچھ وقعت ہے اور تم اوس کو بہن کی طرح چاہتے ہو - پس -"

رچرڈ - (بات کاٹ کر گھبرائی ہوئی آواز مین) "کاونٹ مین آپ کا مطلب نہین سمجھا - آپ نے کیا فرمایا؟"

کاونٹ ۔" مین تم سے یہ کہنے والا تھا کہ مسٹر گرین وڈ جو بے انتہا دولت مند ہے اوس کے دل مین اسابیلا کی طرف سے محبت پیدا ہو گئی ہے۔"

رچرڈ ۔" خوب!"

کاونٹ ۔" اور مین نے بھی گرین وڈ کی کسی قدر حوصلہ افزائی کی۔"

رچرڈ ۔" یہ آپ کیا فرماتے ہین؟ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ خاتون اسابیلا کے دل رجحان کا اندازہ کئے بغیر آپ نے مسٹر گرین وڈ کی امیدین بڑھا دی ہون۔"

کاونٹ ۔" اس کا تو خیال بھی نہ کرو۔ کیا تم کو یہ معلوم نہین کہ ایک نیک اور سعادتمند لڑکی اوسی مین راضی ہوتی ہے جس مین اوسکی والدین کی رضا ہو۔"

رچرڈ ۔" جس حدتک معاملات دل کو تعلق ہے انگریزی قوم تو اس اصول پر عمل نہین کرتی۔"

کاونٹ ۔(پر غرور لہجہ مین)" انگریزون کا اصول نہ ہو اٹلی مین تو یہی اصول رائج ہے اور مجھے اس مین ذرا شک نہین کہ اسابیلا نہ صرف دوسرے معاملات مین بلکہ اس معاملے مین بھی اپنے والدین کے احکام کی تعمیل کو اپنا فرض عین سمجھے گی۔"

یہ کہہ کر کاونٹ اوٹھا اور ملاقات کے کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس طور پر رچرڈ کا وہ عزم فسخ ہو گیا جس کی نیت کر کے وہ گھر سے چلا تھا۔ کاونٹ کی باتین سن کر رچرڈ کے دل پر رنج و حسرت کا غبار چھا گیا۔ اس بات کے معلوم ہونے سے کہ کاونٹ مسٹر گرین وڈ کو اپنی فرزندی مین لے لینے کے خلاف نہین ہے رچرڈ کے دل پر ایک تیر لگا اور اوسے اب پہلی مرتبہ معلوم ہوا کہ اسابیلا سے اوسکو

کس قدر محبت تھی اور دلربا ناتالین کا عشق اوسکے دل پر کیسا گہرا النقش جا چکا تھا۔ مصیبتین جب آتی ہین تو ایک جتھا باندہ کر آتی ہین۔ رچرڈ کے مقدر مین لکھا تھا کہ ملاقات کے کرہ مین داخل ہوتے ہی ایک صدمہ جانکاہ اوٹھائے اگرچہ اس صدمہ کا پہونچانے والا نہ جانتا تھا کہ اس کا پہاڑ رچرڈ کے دل پر ٹوٹے گا۔

کاونٹس اپنی بیٹی سے اپنے میکے کے قرابت دارون کا ذکر کر رہی تھی۔ کاونٹ اور رچرڈ جب داخل ہوئے تو مان بیٹیان بات کرتے کرتے رک گئین۔ اس پر کاونٹ نے کہا:۔ "ہم کچھ تم لوگون کی باتون مین مخل ہونے کے لئے نہین آئے ہین۔ باتین کرتے کرتے یکایک رک کیون گئین؟"

کاونٹس ۔" مین مسٹر گلڈرسٹین کا ذکر کر رہی تھی جس کے انتقال کے خبر کل ہی اخبار مین شایع ہوئی ہے اسابیلا سے مین یہ کہہ رہی تھی کہ جب چند سال قبل مجھکو معلوم ہوا کہ مسٹر گلڈرسٹین جو اپنے آپ کو ہمارا رشتہ دار بتایا کرتا تھا حقیقت مین ہم سے قرابت نہین رکھتا تو مجھکو بے انتہا خوشی ہوئی۔"

کاونٹ ۔"خوشی ہونے کا کیا محل تھا؟"

کاونٹس ۔" میری خوشی کی وجہ یہ تھی کہ مسٹر گلڈرسٹین کے باپ نے اسٹریا مین بہ علت قلب سازی پھانسی پائی تھی اس مین شک نہین کہ اوسکے پھانسی پانے کے چند سال بعد سرکار پر اوسکی بے گناہی ثابت ہوگئی اور اس کا اعلان بھی کر دیا گیا لیکن تاہم میرا دل اس بات کو قبول نہین کر سکتا کہ میری آبا و اجداد مین ایک ایسے شخص کا بھی شمار ہو جو کسی جرم سنگین کے ارتکاب کی علت مین سزایاب ہو چکا ہو۔ اگرچہ حقیقت مین وہ کیسا ہی بے قصور اور گناہ سے پاک کیون نہ ہو۔"

کاونٹ۔ "بالکل سچ کہتی ہو۔ مجھکو بھی اوس شخص کی قرابت کے اقرار کرنے سے دلی صدمہ ہو جس کے چال چلن پر دہبا لگ چکنے کا شایبہ بھی پایا جاسے گا"

اسابیلا۔ "اباجان نہ مجھے آپ کے قول سے اتفاق ہے نہ امان جان کی رائے کے ساتھ۔ جس شخص پر جھوٹا الزام لگایا گیا ہو۔ وہ محض اس وجہ سے ذلیل اور بے وقعت نہین سمجھا جا سکتا۔ ہمکو تو اور الٹی ایسے شخص کے ساتھ جان و دل سے ہمدردی کرنی چاہیئے لوبر۔"

کاونٹس۔ "ہین! مسٹر مارکہم یہ آپ کو یکایک کیا ہو گیا؟ کیا نصیب اعدا طبیعت بگڑ گئی؟ بیلا گھنٹی بجاؤ اور نوکر سے مسٹر مارکہم کے لئے ٹھنڈے پانی کا ایک گلاس جلد منگواؤ۔"

رچرڈ۔ (جس کا چہرہ زرد پڑ رہا تھا۔ ٹوٹی آواز مین) "مین بالکل اچھا ہون۔ مس اسابیلا آپ تکلیف نہ فرمائیے۔ میرے دماغ مین یکایک چکر آ گیا تھا۔ اب اوس کا اثر جاتا رہا۔"

یہ کہہ کر رچرڈ اپنے کمرہ مین جو کاونٹ کے مکان مین اوس کے لئے مخصوص تھا چلا گیا۔ جن جن روحانی عذابون مین انسان مبتلا ہو سکتا ہے سب ایک ایک کر کے رچرڈ پر گذرنے لگے۔ بستر پر گر کر اوس نے پیچ و تاب کھانا شروع کیا معلوم ہوتا تھا کہ ایک سانپ ہے جو اوس کے گرد اگرد لپٹا ہوا ہے اور وہ اپنے آپ کو اوسکے ہیبتناک آغوش سے چھڑانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اوس کی آنکھین حدقون سے نکلی پڑتی تھین۔ بتیسی بند ہو گئی تھی۔ شدت درد و کرب مین وہ کبھی اپنے بال نوچتا تھا۔ کبھی سینہ پر دوہتڑ مارتا تھا اور رہ رہ کر آہین بھرتا تھا۔ اوس وقت جو

درد انگیز خیالات اوس کے دل مین گذر رہے تھے اون کا ماحصل یہ تھا۔ "کاونٹ اپنا فیصلہ سنا چکا۔ اوس کے خاندان سے جس شخص کو تعلق پیدا کرنے کا خیال یا خواہش ہو ضرور ہے کہ سیزر کی بی بی کی طرح اوس کا چال چلن شبہ سے بالکل پاک ہو۔ محض یہی کافی نہین کہ ایسے شخص سے کوئی جرم سرزد ہوا ہو۔ بلکہ لازم ہے کہ اوسپر کبھی کوئی الزام بھی نہ لگایا گیا ہو۔ اتفاقیہ اور غیر مترقبہ طور پر کاونٹ کی طبیعت اور خصائص کا حال مجھکو معلوم ہو گیا۔ نیکی اور پاکبازی کے متعلق اوس کے خیالات جب اس قدر سختی اور تنقید کا پہلو لیے ہوت تو بھلا مجھکو کب یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میرے مصائب سنکر وہ میرے ساتھ ہمدردی کریگا۔"

کچھ دیر کے بعد جب رچرڈ کی طبیعت ذرا سنبھلی اور اوس کے ہوش بجا ہوئے تو اوس نے اپنے دل سے اس طرح باتین کرنی شروع کین۔ "مگر مین مجنون تھا جو یہ سمجھتا رہا کہ ایسا بیاہ میری ہو سکتی ہے۔ حقیقت مین اس موہوم امید کے چراغ کو اپنے دل مین جلا کر مین نے اپنی حماقت اور نادانی پر پوری طرح سے روشنی ڈالی۔ اب میرے لئے سوائے اس بات کے اور کوئی چارہ نہین کہ اپنی قسمت پر صابر و شاکر ہو کر یہان سے بلا توقف مزید چلدون اور جو کچھ میرے مقدر مین لکھا ہے اوس کے خلاف جد و جہد کرنے مین وقت ضایع نہ کرون۔ اب میرا دہی پرانا گھر ہوگا اور مین اس کنج تنہائی سے مجھکو کوئی ترغیب خواہ وہ کیسی ہی زبردست کیون نہ ہو نہ نکال سکے گی۔ کاش مین آج ہی شام کو یہان سے چلا جا سکتا۔ لیکن ظاہر داری کا تقاضا ہے کہ کم از کم کل صبح تک یہان رہون۔ مجھکو چاہیئے کہ اپنی وضع و انداز کو اوسی مخلصانہ رفاقت کے سانچے مین ڈھالنے کی کوشش کرون جو اس پاک مکان کے مکینون

کاشعار خاص ہے اور چند گھنٹے تک ریا کار بنا رہون - کل یہ بیانفرسا ضرورت
باقی نہ رہے گی کیونکہ مین دل پر پتھر رکھکر پیاری اسا بیلا سے ہمیشہ کے لئے رخصت
ہوجاؤن گا - اب مجھکو اپنے گذشتہ آلام و مصائب کے اظہار کی ضرورت نہین ہے -
کیونکہ کل سے اس مہمان نواز گھر سے مجھکو ایسا رخصت ہونا ہے کہ پھر پلٹ کر آنا ہی نہین

سفینہ جب کہ کنارے پر آلگا غالب
خدا سے کیا ستم و جور ناخدا کہیئے

اس وقت دلزدہ نوجوان کے دل کی بھڑاس کو آنسوؤن کی ایک جھڑی نے
کسی قدر کم کیا اور وہ اپنے کمرے سے نکلکر ملاقات کے کمرے مین آیا - چہرہ پر
ابھی تک زردی چھائی ہوئی تھی لیکن متانت و ضبط کی کیفیات بدستور اوس
کے اندر سے نظر آرہی تھین - اسا بیلا کچھہ دیر کے بعد کنکھیون سے اوس پر
پر تشویش نگاہین ڈالنے لگی اور اگرچہ رچرڈ نے بہتیری کوشش کی کہ اپنے دل
اضطراب اور بے چینی کو کسی طرح ظاہر نہ ہونے دے لیکن اس کوشش کا
اثر اگر کچھہ ہوا تو یہ ہوا کہ اوس کے وضع و انداز سے رکاوٹ اور کھچاوٹ ظاہر ہونے لگا
اسا بیلا کے دل کو اس برتاؤ سے نہایت صدمہ پہونچا اور اوسنے دلاویز باتین
کرکے اول تو یہ کوشش کی کہ رچرڈ کی افسردگی کو مٹائے اور جب دیکھا کہ اس
کوشش مین کامیابی نہین ہوئی تو اوسکے نازک دل کو اس قدر صدمہ پہنچا کہ قریب
تھا کہ وہ بھی اپنے دل کے غبار کو آنسوؤن سے دہوئے -
رچرڈ نے دل مین کہا کہ اگر مجھ کو پاس آبرو ہے تو کاونٹ اور اوس کی بیگم کی
اوس رائے کے معلوم ہوجانے کے بعد جس کا اظہار اتفاقیہ طور پر ہوگیا تھا یہ اگر

ہرگز جائز نہین ہوسکتا کہ خاتون اسابیلا سے شادی کرنے کی تمنا کو دل مین جگہ دیسکے
اسی لیے اوسنے اسابیلا کے لطف صحبت کو دوبالا کرنے یا اپنے آپکو اوسکی دلبستگی
کا موید و معین بنانے سے احتراز کرنا شروع کیا۔ یہ سوچ کر اوسنے اپنی وضع و انداز مین
ایک طرح کی رکھاوٹ اور کھنچاؤ پیدا کر لیا۔ کاونٹ اور کاونٹس نے سمجھا کہ اوسکی
طبیعت ناساز ہے لہذا اونکو اوس کا برتاؤ گران نہ گذرا مگر بیچاری اسابیلا نے جو اوسکی
دل سے شیدا تھی اوسکے اس برتاؤ کو کشیدگی خاطر سے منسوب کیا اور اوس کے
اس خیال کو اور بھی تقویت ہوئی جب رچرڈ نے باتون باتون مین یہ کہا کہ مین کل گھر
کو لوٹ جانا چاہتا ہون۔ یہ سنکر کاونٹ نے کہا: ”کل گھر کو لوٹ جاؤ گے؟
یہ کیون؟ وہان تو تم سے کوئی ملنے جلنے والا بھی نہین اور یہان پھر بھی تم چند لوگون
مین مل بیٹھتے ہو گو اون چند لوگون کی صحبت کیسی ہی روکھی پھیکی اور دل اچاٹ
کر دینے والی کیون نہو۔“

رچرڈ۔ ”آپ کیا فرماتے ہین۔ مین نے جتنے دن آپ کے مہمان نواز گھر مین
گذارے ہین وہ میری زندگی کا خوشگوار ترین حصہ ہین۔“

کاونٹ۔ ”تو پھر کم از کم ہفتہ عشرہ اور رہو۔ ہم کو بھی دس پندرہ دن کے بعد
خود لندن جانا ہے۔ کیونکہ لارڈ اور لیڈی ٹریارڈن نے ہم سے وعدہ لے رکھا ہے
کہ ہم ایک ہفتہ اونکے یہان گذارین۔“

رچرڈ۔ ”لارڈ ٹریارڈن!“

کاونٹ۔ ”ہان کیا تم اونھین جانتے ہو؟“

رچرڈ۔ ”صرف نام سنا ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس کی بیٹی کی شادی

سر روبرٹ ہاربرو (اس نفرت انگیز نام کو زبان سے نکالتے ہوئے کانپ کر) کہتے ہوئی تھی؟"

کاونٹ" ہان وہی سر روبرٹ اپنی بیوی سے نہایت بُری طرح پیش آتا ہے اور مہینون گھر نہین آتا۔ اسکے علاوہ جتنی جائداد وہ اپنے ساتھ لائی تھی اوس سب کو یہ خدا کا بندہ اوڑا چکا اور اب سنتا ہون کہ پھر بے طرح قرض مین پھنس گیا۔"

اسابیلا۔" بیچاری لیڈی سسیلیا کی حالت قابل افسوس ہے۔ مجھے اوس پر رحم آتا ہے۔"

کاونٹ۔" ہان مگر یہ تو کہو کہ یہان سے کل چلے جانے کا خیال جو دفعتہً تمہارے دل مین پیدا ہو گیا اسکی کیا وجہ ہے۔"

اسابیلا۔ (شرما کر) "حقیقت مین آپ نے بہت ہی جلد قصد کر لیا۔"

رچرڈ۔" اس مین شک نہین کہ میرا عزم فوری ہے لیکن بعض حالات جو میرے حیطہ ضبط واختیار سے باہر ہین۔ اور جن کا بیان کرنا بے فائدہ ہے۔ مجھ کو بسا اوقات مجبور کیا کرتے ہین کہ فوری عزم قایم کر لیا کرون اور اوسپر کاربند ہوا کرون مگر ساتھ ہی مین آپکو یہ بھی یقین دلاتا ہون کہ آپ کی مہربانیون اور عنایتون کی یاد محبت اور شکر کے حروف سے میرے لوح دل پر لکھی رہے گی۔"

کاونٹ۔" آپ تو ایسی باتین کرتے ہین۔ جیسے ہم سے پھر کبھی ملین گے ہی نہین۔"

رچرڈ۔ اس دنیا مین واقعات کے ظہور کو ہماری مرضی سے ہر موقع پر ہی لگاؤ نہین ہوا کرتا۔ واقعات کے ظہور کو مشیت ایزدی سے تعلق ہے۔

عرفت الٰہ بفسخ العزایم"

اِسابیلا۔ (سر جھکاکر) "مگر بعض حالات ایسے بھی ہین جنمین ہم فاعلیت اور اختیار کی اون صفات کو کام مین لا سکتے ہین جو مختار مطلق سے نے ہم مین ودیعت کی ہین۔ ایک مقام پر رہنا یا دوسرے مقام کو جانا بہ ظاہر وہ افعال ہین جن کا انحصار ہماری اپنی مشیت پر ہے۔"

اس وقت ایک خادم نے کمرے مین داخل ہوکر کاونٹ کو اطلاع دی کہ کسٹاسیدکالا کے گرانڈ ڈیوک سے سفیر متعینہ دربار انگلستان کے پرایویٹ سکرٹری دوسرے کمرے مین آپ کی ملاقات کا انتظار کر رہے ہین۔

یہ سنکر کاونٹس نے بھی اپنے خاوند کے ساتھ چلنے کی خواہش ظاہر کی اور اوسکی مرضی پاکر اوسکے کمرے مین چلی گئی جہان سکرٹری بیٹھا ہوا انتظار کر رہا تھا

رچرڈ" اور اسابیلا اب تنہا رہ گئے اور اسی کا رچرڈ کو خوف تھا۔ اسابیلا کے سامنے وہ نہ جانتا تھا کہ کیا کرے اور کیا کہے۔ کچھ دیر تک دونون خاموش رہے اور یہہ خاموشی ایک حد تک دونون کو شاق گذری۔ آخرکار اسابیلا نے نیچی نظر کرکے اور اپنے لہجہ کو جہان تک ممکن تھا بے مہر اور بے پروا بناکر سلسلہ کلام اس طرح شروع کیا:

مسٹر مارکھم! بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہان سے چلے جانے کی دل مین ٹھان لی ہے۔"

رچرڈ (گھبراکر) "خاتون صاحبہ! مجھے یہان ٹھیرے ہوئے پہلے ہی بہت عرصہ گذر چکا۔"

اسابیلا۔ "مسٹر مارکھم! کیا آپ کا مقصد اس کہنے سے یہ ہے کہ ہم نے آپ کی خاطر مدارات مین کمی کی ہے؟"

رچرڈ۔ "خاتون صاحبہ خدا کے واسطے ایسی باتین کر کے میرا دل نہ دکھائیے"

اسابیلا۔ (صیغہ واحد غائب مین) "ہم نے اپنی ناچیز بساط کے موافق مسٹر مارکھم کی آسایش کا ہر طرح سے خیال رکھا لیکن وہ ایسے ناگہانی طور پر ہمارے یہان سے رخصت ہو رہی ہین۔ جس سے ہمارا یہ خوف غیر حق بجانب نہین کہ مبادا اونکی آسایش مین کوئی کمی ہوئی ہو"۔

رچرڈ۔ "مین آپ کو کیسے یقین دلاؤن کہ آپ کے شبہات و شکوک سب بیجا ہین"

مس اسابیلا۔ ! مین جانتا ہون کہ میری نسبت اس قسم کے بے بنیاد شبہے کر کے آپ دیدہ و دانستہ میرا دل نہ دکھائین گی۔ میرے یہان سے جانے کا باعث یہ نہین کہ خدانخواستہ آپ کے یہان میری آسایش مین کوئی کمی ہوئی۔ بات یہ ہے کہ میری دلی مسرت۔ میری عزت و آبرو اور ہر وہ چیز جو مجھے دل سے عزیز ہے مجھے مجبور کرتی ہے کہ اس مکان کو جہان باوجود اس اتفاقی طور پر رخصت ہونے کے بھی بہت سی طرب افزا اور دلخوش کن یادگارین چھوڑے جاتا ہون خیرباد کہون۔

اس وقت مین اپنے دل کا حال مفصل بیان کرنے کی جرات اپنے آپ مین نہین پاتا۔ اور شاید یہ حال آپ کو کبھی بھی معلوم نہ ہو۔ لیکن مین جنون سا میں یہ کیا بک رہا ہون۔ خاتون صاحبہ میری اس ہرزہ درائی کو معاف فرمائیے"

اسابیلا۔ "مسٹر مارکھم از برائے خدا اس اضطراب اور بے چینی کو اپنے دل سے دور کر ڈالیئے"۔

رچرڈ۔" اسابیلا! توبہ توبہ مین کیا کہہ گیا - خاتون صاحبہ ان سب بےچینیون اور بےتابیون کا میرے دل سے نکلنا ناممکن ہے - آہ اگر آپ سب کچھ جانتی ہوتین تو آپ کو میری حالت پر رحم آتا - مین چاہتا ہون کہ اپنا دل چیر کر آپ کے سامنے رکھدون اور جس راز کا دھوان میرے سینہ سے اُٹھ رہا ہے اوسکو آپ پر ظاہر کردون مگر مجبور ہون - آج آپ کے والد ماجد کے منھ سے ایک لفظ اتفاقیہ ایسا نکل گیا جس نے میری تمام امیدون کا خون کر دیا - مگر مین پھر بہکنے لگا - خدا کے واسطے میری باتون کا خیال نہ کیجیے - مین تو سچ مچ کا سودائی ہوگیا -"

اسابیلا" (دبی آواز مین) " اباجان نے کونسی ایسی بات کی تہی جو موجب انتشار خاطر ہوئی؟"

رچرڈ - کچھ جان بوجھ کر تھوڑا ہی اونھون نے وہ لفظ منھ سے نکالے - خود اون کو یہ نہ معلوم تھا کہ اون کی کمان سے ایک تیر چھوٹ رہا ہے -"

اسابیلا - " کیا آپ مجھہ پر بھروسا نہین فرماتے - مین بھی تو سنون وہ کیا بات ہے جو نادانستہ اباجان کے منہ سے نکلی اور آپ کے دلی صدمہ کا باعث ہوئی"

رچرڈ -" افسوس کیون آپ مجھہ سے وہ بات کہلواتی ہین جس کی وجہ سے ایک ایسی حقیقت پر روشنی پڑے جسکا انکشاف آپ بےسود ہے آپ کے والد اور والدہ دونون نے ملکر ایک ایسی بات کہی جس سے میری تمام امیدون کا خاتمہ ہوگیا مگر ہائے آپ میرے رنج و تشویش اور ناامیدی کے اسباب کا اندازہ نہین کرسکتین میرے دردِ دل کی کیفیت آپ کے دل سے بالا ہے -

یہ اضطراب یہ بےچینیان یہ بےتابی مجھے ہمیشہ ہین بجلی کو ایک پل کے لئے "

اسابیلا۔ "مگر آپ کیون اس رنج وغم مین مجھکو اپنا ہمراز نہین بناتے۔ مجھکو آپکے دل کی کیفیت معلوم ہو تو آپ کی غمگساری کرون۔"

رچرڈ۔ "بہ حیثیت دوست کے! خاتون صاحبہ امید کا جو باغ مین نے اپنے دل مین لگایا تھا اور جسے صرصر یاس نے اس بیدردی سے پامال کیا اب اوس پر آنسو بہانے سے کیا فائدہ۔ آپ کو کیا خبر کہ کیسے ناخوشگوار واقعات آپکو پیش آنے والے ہین اور آپ کے متعلق آپ کے والد نے کیا کیا تدبیرین سوچی ہین۔"

اسابیلا۔ (فرط غم سے بھرای ہوئی آواز مین) "اور کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ تدبیرین کیا ہین؟"

رچرڈ۔ "خاتون صاحبہ! ان تدابیر کے متعلق مجھ سے کچھ نہ پوچھئے اور مجھے اپنے ہی حال زار کی مرثیہ خوانی کرنے دیجئے جسے سنکر آپ کو رحم تو آئے گا۔ کچھ عرصہ سے میری زندگی آلام و مصائب مسلسل کا مرقع بن رہی ہے۔ جب مین سن بلوغ کو پھونچا تو مجھے معلوم ہوا کہ میری جائداد کثیر جو والد مرحوم ایک شخص کی تحویل مین چھوڑ گئے تھے وہ اوس نے تباہ اور برباد کردی۔ مین جس گھر مین بچپن مین کھیل کود کر بڑا ہوا تھا اور جسکی اینٹ اینٹ سے مجھے محبت تھی۔ کچھ اتفاقات ایسے پیش آئے کہ وہی گھر مجھے کال کوٹھری ہو گیا۔ ہائے چھٹپن مین اسی گھر مین بیٹھ کر مین امیدون کے کیسے کیسے اونچے قلعے بنایا کرتا اور ریاست و امارت کے کیسے کیسے خوش آیند خواب دیکھا کرتا تھا! جب مین اسی مکان مین دو سال کی غیر حاضری کے بعد واپس آیا اور اون جذبات کا جو کسی زمانہ مین میرے سینہ مین تلاطم بپا کیا کرتے تھے اون خیالات سے جو اس مکان مین داخل ہونے کے بعد مرے دل مین

پیدا ہوئے مقابلہ کیا۔ جب مین نے اس پر غور کیا کہ کسطرح ابتدا مین میرے دلمین تمنائین پیدا ہوئین۔ کس طرح آغوش فارغ البالی مین پرورش پاکر پلین۔ بڑہین اور کسطرح پروان چڑہنے سے پہلے ہی اون کا کام تمام ہوگیا۔ جب مین نے خیال کیا کہ مجھے زندگی کی کس سڑک پر جانا چاہیئے تھا مگر واقعات واسباب کی قوی کشش مجھے کسی سڑک پر کشان کشان لے گئی اور کس قدر بیکار اور کم زور تھین وہ کوششین جو مین نے اس گرداب کشمکش مین پڑنے سے بچنے کے واسطے کین تو میری آنکھین کھلین اور مین ایک گہری نیند سے چونکا۔ مجھپر یہ حقیقت کھلی کہ انسان ضعیف البنیان ہے اور اوسکی تجاویز محض پوچ و پادر ہوا۔ مجھے اپنی نسبت یہ معلوم ہوا کہ مین تماشاگاہ عالم مین اوس کٹھ پتلی کی مثال ہون۔ جسکا تار کسی دوسرے کے ہاتھ مین ہو اور جو واقعات مجھے پیش آئے وہ درحقیقت میری ذاتی مساعی یا افعال پر منتج نہ تھے بلکہ خداوندتعالی کی مرضی کے مطابق تھے! خاتون صاحبہ! اب پھر مری وہی کیفیت ہوئی۔ مین ایک پرلطف خواب دیکھ رہا تھا کہ بہشت برین مین کسی پیکر تمثالی کے ساتھ وصل کے مزے لوٹ رہا ہون اور میرے ہر بن مو سے یہ صدا نکلتی ہے۔

مکن بیدار ازین خوابم خدارا
کہ دادم صحبتے خوش با خیالش

لیکن افسوس! جس طرح گذشتہ زندگی بھر مری تمام امیدون کا عین شباب مین خون ہوتا رہا ہے۔ میری شومی بخت نے اس موقع پر بھی میٹھی نیند سے یکایک چونکا دیا۔ اب نہ وہ بہشت برین ہے نہ وہ پیکر تمثالی۔"

اسابیلا۔ (نیچی نظر کئے ہوئے) "آپ کو کیسے معلوم ہوا کا اب نہ وہ بہشت بریں رہا نہ پیکر تمثالی "

رچرڈ" ہاے اسابیلا! مین تمہارے قابل نہین۔ تاہم تمھین سے مین عقد کرنا چاہتا تھا۔ تمھین میری تمام امیدون کا مرجع تھین۔ تمھین میرے مسرت کدہ دل کا چراغ تھین۔ پیاری اسابیلا! خدا جانتا ہے۔ جب مین خیال کرتا ہون۔ کہ کیا تھا اور کیا ہوگیا۔ تو جی چاہتا ہے کہ رو رو کر اپنی جان دیدون "

اسابیلا۔ (شرما کر اور نظر نیچی کر کے دبی آواز مین) "آپ فرماتے ہین کہ مجھ سے آپ عقد کرنا چاہتے تھے۔ یہ میری ایسی عزت افزائی ہے جسکے ادائے شکر سے زبان قاصر ہے "

رچرڈ۔" خاموش۔ پیاری اسابیلا خاموش! مجھے اب اتنی جرارت نہین کہ تمہاری زبان سے امید تازہ کرنے والے الفاظ سن سکون مگر اتنا ضرور کہون گا کہ مجھے تم سے محبت ہے۔ شہد باللہ کہ مجھے تم سے سچی محبت ہے۔ مین تمہاری محبت مین تباہ ہو رہا ہون۔"

اسابیلا۔ (رچرڈ کے قریب جاکر اور اپنا نازک اور خوبصورت ہاتھ آہستہ سے اوسکی کلائی پر رکھ کر) "اب بیفایدہ ہے کہ مین بھی اپنے دلی جذبات کو تم سے چھپاؤن "

رچرڈ جس پر خوشی اور مایوسی کے متفقہ اثر کی وجہ سے اس وقت دیوانگی اور وارفتگی کی حالت طاری ہوگئی صرف اس قدر جواب مین کہہ سکا۔

"تو تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو! تم بھی مجھے چاہتی ہو" اور اوس جذبے سے مغلوب ہوکر جس پر ایسے وقت مین قابو پانا خارج از امکان بشری ہے اوس نے اسابیلا

کو آغوش شوق مین کھینچ کر اوس کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ دیر تک اسطرح بغلگیر رہنے کے بعد رچرڈ نے عالم سرخوشی مین اسابیلا سے پوچھا "پیاری اسابیلا کیا تمھین مجھ سے محبت ہے؟"

ایک نازک آواز نے اس سوال کا جواب اثبات مین دیکر رچرڈ کو پھر از خود رفتہ کر دیا اور اوسنے دو محبت کرنے والون کے عہد نامے پر مہر لگانے کی غرض سے اسابیلا کے لب لعلین سے گرم گرم بوسے لئے۔

لیکن ہمان اوسے یاد آیا کہ کاونٹ الزاق کہہ چکا ہے کہ کوئی شخص جس پر جرم کا شبہ بھی ہو اوسکے خاندان سے کسی قسم کا تعلق پیدا نہ کر سکے گا۔ اس خیال کا آنا تھا کہ رچرڈ کی نیک نفسی اور پاس آبرو کے خیال نے فوراً اوسکے کان مین چپکے سے کہا کہ ایک بھولی بھالی اور شریف الطبع لڑکی سے اوسکو پیمان محبت استوار کرنیکا کوئی حق نہین۔ دران حالیکہ اوس لڑکی کا باپ کبھی انکے عقد پر راضی نہوگا۔ اوس کا دماغ جو پہلے ہی چکر مین تھا اب قریب تھا کہ بالکل چل جائے چنانچہ وہ اوس پری جمال کے آغوش سے جس نے ابھی ابھی اپنی محبت کا اقرار کیا تھا علیحدہ ہوگیا اور کچھ غیر مربوط الفاظ کہتا ہوا جنھین وہ بالکل نہ سمجھ سکی دروازہ کے باہر چلا گیا اور جلدی جلدی قدم بڑھاتے ہوئے اوس باغ مین آیا جو مکان کی پس پشت تھا۔ یہان آکر وہ ایک روش پر ٹہلنے لگا۔ جس کے دونون طرف سایہ دار درختون کی قطارین تھین اور جو باغ کے احاطہ کی دیوار کے متوازی تھین۔ پہلے تو تلاطم خیالات کی وجہ اوسکے قدم تیز تیز پڑتے رہے۔ مگر جب کچھ دیر کے بعد اس تلاطم مین سکون کی کیفیت پیدا ہو چلی تو اوسنے اپنی چال بھی آہستہ کر دی اور گذشتہ نصف گھنٹہ کے

واقعات پر اس طرح غور و فکر کی نظر ڈالنا شروع کی -

"اس مین ذرا بھی شک نہین کہ اسابیلا کو مجھ سے محبت ہے لیکن مین ایسا خوش قسمت کبھی نہین ہو سکتا کہ اوس سے عقد کرسکون - میرے لیے نصیب کہان کہ مین اوسکو گرجے مین لے جاؤن جہان ہمارے پیمان محبت کی توثیق اور میری قابلی مسرت کی تصمیم ہو سکے - افسوس کہ میری خواہشون اور اس امر کے امکان مین ایک ناقابل گذار خندق حایل ہے! بس میرے لئے بجز اسکے چارہ نہین کہ اپنے پہلے ارادہ کی طرف عود کرون اور صبح ہوتے ہی یہان سے اپنے مکان کی طرف چلدون -"

چاندنی صاف چھٹکی ہوئی تھی اور آسمان پر ستارون کی مجلس گرم تھی - رچرڈ کو اوس کا سلسلہ خیالات روش کے انتہائی سرے تک لے گیا تھا جو کاونٹ کے مکان سے بہت دور تھا وہ پلٹ رہا تھا کہ چاند کی روشنی مین اوسے ایک آدمی کا چہرہ نظر پڑا جو باغ کے احاطہ کی دیوار پر سے سر جھکائے اوس کی طرف ٹکٹکی باندھے ہوئے تھا -

رچرڈ اس چہرہ کو دیکھتے ہی اوچھل پڑا اور قریب تھا کہ کسی کو آواز دے کہ ایک جانی پہچانی آواز سنائی دی :-

"خاموش! مین تم سے صرف ایک سوال کرنا چاہتا ہون اور پھر ایک بات تم سے کہنا چاہتا ہون مگر یہ سمجھ لینا کہ اخیر بات کا انحصار پہلے سوال کے جواب پر ہوگا"

رچرڈ "بدمعاش - حرامزادہ - قاتل! یاد رکھ کہ مجھے اس امر مین کوئی بات مانع نہ ہوگی کہ تجھے گرفتار کر کے قانون کے سپرد کرون"

مردہ فروش ۔ (کچھ نکھبنی تخص تھا) "بیوقوف ہی رہا ! ارے اندہیرے اور کھلے میدان میں کس کی مجال ہے کہ مجھے پکڑ پائے ۔"

رچرڈ ۔ "خیر اگر اللہ نے چاہا تو وہ دن قریب ہے کہ تجھے اپنی بد کرداریون کی سزا ملے"

مردہ فروش (نہایت طنز کے لہجہ مین) "صاحبزادے صاحب مہربانی کر کے ان چونچلون کو اور وقت کے لیئے رکھہ چھوڑئے اور اس فقیر کے سوال کا جواب دیجئے ۔ کیا آپ ٹھنڈے ٹھنڈے چپ چپاتے ڈیڑہ سو پاؤنڈ سید ہے ہاتھ سے ادہر دلوائینگے ۔ یاد رکھیئے کہ اگر آپ یون نہ دینگے تو یار لوگ کسی نہ کسی طرح لے ہی مرینگے"

رچرڈ ۔ "تم مجھے اس طرح سے کیون پریشان کرتے ہو ؟ مین سانپ کے منہ مین ہاتھہ دینا تم جیسے خبیث کی وہان دوری کرنے کے مقابلہ مین آسان سمجھتا ہون ۔"

مردہ فروش ۔ "اچھا تو اسکا نتیجہ بھگتنے کے لیئے بھی تیار رہو"

چاند کی روشنی مردہ فروش کے ناپاک اور منحوس چہرے پر پوری پڑ رہی تھی ۔ رچرڈ نے دیکھا کہ ان الفاظ کے کہتے وقت اوسکا چہرہ فرط غیظ و غضب سے تمتما اوٹھا ۔ اوسکے بعد مردہ فروش دیوار کے نیچے اوتر گیا اور نظر سے غایب ہو گیا ۔

اتنے مین کاونٹ کی آواز سنائی دی جو روش پر ٹہلتا ہوا رچرڈ کی طرف آرہا تھا

"مارکھم ! کس سے باتین کر رہے ہو ؟"

رچرڈ ۔ (گھبرا کر اور پریشان ہو کر) "باتین کر رہا ہون ؟"

کاونٹ "ہان مین نے تمہاری آواز سُنی اور ساتھ اوسکے دوسرے شخص کی آواز بھی جو تمہاری باتون کا جواب دے رہا تھا۔"

رچرڈ "ہان سڑک پر ایک شخص تھا۔"

کاونٹ "جب مین واپس آیا تو تمکو ڈرائنگ روم مین نہ پایا بیلا سے پوچھا تو اوس نے کہا کہ شاید تمہاری طبیعت ناساز ہوگئی اور تم تازہ ہوا مین ٹہلنے کے لئے باغ مین گئے ہو کسٹلسیکا لا کے متعلق جو اطلاع سفیر کے سکرٹری کے ذریعہ سے مجھے ملی ہے وہ یہ اُمید نہین بندہاتی کہ مین وطن کو جلد واپس جاسکون اس سبب سے مین نے بہت ہی اچھا کیا کہ اپنا سرمایہ اس کام مین لگا دیا۔ لیکن اسوقت ہم ان معاملات پر بحث نہ کرینگے کیونکہ کچھ مہمان مکان پر آئے ہین اور مناسب ہے کہ ہم بھی چلکر اونکے شریک لطف صحبت ہون۔ بھلا بتاؤ تو اس وقت کون کون لوگ آئے ہین۔"

رچرڈ "مسٹر آرم اسٹرانگ اور اونکے رفقا تو نہین ہین۔"

کاونٹ "آرم اسٹرانگ یہان کہان۔ وہ تو براعظم یورپ کی سیاحت مین مشغول ہین۔ مہمان آئے ہین سرجیری باونس اور کپتان اسمایلکس ڈیمپر اور مین اونکی صحبت سے کسی طرح خوش نہین ہون تاہم اونکے عزیز ستوفی نے جو کچھ میری خدمات کی ہین اونکی وجہ سے میرا دروازہ اونکے لئے ہمیشہ کھلا ہی رہنا چاہیئے۔"

رچرڈ کاونٹ کے ساتھ ساتھ ڈرائنگ روم مین واپس آیا جہان کپتان اسمایلکس تو خاتون اسابیلا کے برابر بیٹھا ہوا تھا اور سرجیری باونس اپنے سفر

لندن سے آنے کے حالات بیان کرکے کاونٹس کو باتون مین لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب ان دونون نے رچرڈ کو آتے دیکھا تو ہاتھ پانون کے طوطے اوڑ گئے اور دونون نے گھبراہٹ مین اوٹھکر اوس سے نہایت ادب آمیز تپاک سے صاحب سلامت کی اور اوسکے بعد پھر باتون مین مشغول ہوئے ؛

سر چیری جیسا کہ مین ابھی کہہ رہا تھا پہاڑی کے دامن مین ایک گاڑی ٹوٹ گئی اور گھوڑے بھاگ نکلے اگرچہ اسمائیلکس نے شدید و غلیظ گالیان دیکر چاہا کہ گاڑی روک لی جائے مگر وہ کہان رکنے والی تھی ۔ یہان تک کہ گاڑی مع گھوڑون کے ایک کھڈ مین دھڑام سے جا گری اس پر ڈیپیر نے بیل کی طرح ڈکرانا شروع کیا اور مین نے ۔۔۔ "

اسمائیلکس ڈیپیر (لقمہ دیکر) "رونا شروع کیا۔ واللہ اگر جھوٹ کہتا ہون تو اتنا ہی بڑا مرجاؤن۔ ایک گنوار جو پاس سے گذرا تو پوچھنے لگا کہ کیون جی تمہاری امان جان کو خبر ہے کہ تم باہر نکلے ہو۔ سر چیری نے یہ سمجھکر کہ گنوار نے یہ سوال سنجیدگی سے کیا تھا اوسکو جواب دیا کہ بھئی مین امان جان سے سفر کی اجازت لیکر یہان آیا تھا سو اللہ مجھے عمر بھر کبھی اتنی ہنسی نہین آئی جیسی اوس وقت آئی ۔"

سر چیری "بڑے شریر اور جھوٹے ہو جو کہتے ہو کہ مین نے رونا شروع کیا۔ یہ ٹھیک نہین ۔ خیر تو ہم نے گاڑی کھڈ مین سے نکلوا کر اوسکی مرمت کروادی "

کاونٹ "اچھا تو یہ کہیے ۔ آپ ہفتون کی منزل طے کرکے آئے ہین "

اسمائیلکس ڈیپیر " واللہ مین اس کو نظم کرنا چاہتا ہون ۔ اگر جھوٹ کہون تو اتنا ہی بڑا مرجاؤن ۔ مجھے امید ہے کہ خاتون صاحبہ مجھے اجازت دین گی کہ اس نظم کو

مین اونکے البم مین داخل کردون ۔"

اسابیلا۔ (ہنسکر) " پہلے مین اوس نظم کو پڑہ تو لون۔ مگر چونکہ آپ نے میرے البم کا ذکر کیا ہے مین آپکو دکھانا چاہتی ہون کہ اس خزانہ مین کس کس جواہر کا اضافہ ہوا ہے"

کپتان ڈیپر۔ (اسابیلا نے جو کتاب اوسے دیکھنے کو دی تھی اوسکے ورق الٹ پلٹ کر) " واللہ یہ منظر نہایت خوشنما ہے۔ پن چکی کے پہیے پر پانی کا چلنا نہایت اصلی اور بے تصنع بات ہے اور یہ درخت تو کاغذ مین سے گویا اوگے پڑتے ہین۔ واللہ مین جھوٹ کہتا ہون تو کسی خوبصورت عورت کے لب ہاے تبسم بار دیکھنے نہ نصیب ہون"

سر جیری باوتس ۔" کیا کہنے ہین۔ فی الحقیقت تصویر مین دریا بہتا ہوا موجین مار رہا ہے۔ سبز کھیتون مین گائین بھیڑین چل رہی ہین۔ مہربانی کر کے فرمائے کہ اس بے عدیل تصویر کا بنانے والا کون ہے"

خاتون ۔" یہی تو راز ہے۔ اچھا ان سطور کو بھی پڑہیئے"

کاوئٹ ۔" بیلا تم خود پڑہو۔ جس خوبی سے تم پڑہنے کا حق ادا کرتی ہو وہ تمہارا ہی حصہ ہے"

غرضکہ خاتون اسابیلا نے ذیل کی نظم ایسی دلکش اور سریلی اور شیرین لحن مین پڑھی کہ الفاظ کا حسن دوبالا ہو گیا۔

لندن

لیلی شب نے مانگ سنواری آدھی عمر اسی مین گذاری
بجتے ہین پہلے بارہ ٹن ٹن پھر بجتا ہے گجر کا ارگن

چاند کی پھیلی پھیلی کرنین — پیاری چھبیل چھبیلی کرنین
سقف فلک پر ناچین چھم چھم — صحن زمین پر اوترین جھم جھم
دیتی ہین تارون کو جھکولے — نور کے لٹکاتی ہین ہنڈولے
پگھلی ہوئی چاندی کا سمندر — بہتا لنکا باہر اور اندر
جس نے ملمع اپنا چڑھایا — اور پلٹی اوس شہر کی کایا
جو ہے غداری مین بابل — کہتے ہین سب ملکون کا جسے دل
یعنی عروس دنیا لندن — شاہد دلکش وزیبا لندن
قلعہ کوہ و دشت و بیابان — ہامون دریا وادی میدان
سب یہ تیری آبادی پھیلی — ہو نہین سکتی جس کی گنتی
تیرے عرصۂ دل کے اوپر — تیرے حجلۂ جان کے اندر
کیسے کیسے جذبے ہین پویان — کیسے کیسے بھرے ہین ارمان
اے دنیا کے شہرون کے افسر — سب سے افضل سب سے برتر
حشمت والے شوکت والے — نشۂ دولت کے متوالے
صنعت اور تجارت والے — دولت اور حکومت والے
دانش والے حکمت والے — فلسفہ والے ہیئت والے
ہنڈیون والے نوٹون والے — فائدون والے ٹوٹون والے
برجون اور مینارون والے — باغون اور بہارون والے
ہالون والے پارکون والے — لائنون والے بارکون والے
ریلون والے تارون والے — برقی موٹر کارون والے

قصرون اور ایوانون والے — ہوٹلون اور میخانون والے
وسکی والے اکشا والے — لیمنڈ والے سوڈا والے
مرغیون والے انڈون والے — ریزنون اور آمنڈون والے سلہ
توپون اور بندوقون والے — عاشقون اور معشوقون والے
تینکے چننے والون والے — سر کے دھنکنے والون والے
گورے گورے گالون والے — بھورے بھورے بالون والے
پیاری پیاری جبینون والے — ابھرے ابھرے سینون والے
چوری کرنے والون والے — جیب کترنے والون والے
لقون والے لچون والے — شہدون والے اچکون والے
کیسے کیسے گنہ اور بد یان — ہین تیرے دل کے اندر پنہان

دیکھنا ہو گر تمکو تماشا — اچھی طرح سے کبھی لندن کا
واٹرلو کے پل سے دیکھو — وقت پہ صبح صادق کا ہو
پہلی شعاعین سورج کی جب — چاک ہین کرتی دامان شب
وہ دامن کہ ٹکے ہین یکسر — جس مین کروڑون کوکب واختر
گیسو جب کہ نگار سحر کے — شبنم کے قطرون سو ہون بھیگے
گذرو اگر اس پل پہ قضارا — دیکھو لو لندن کا نظارہ
سیر کا اصلی وقت یہی ہے — یہ وہ گھڑی ہے جس مین چھپی ہے
مستی عہد شباب لندن — نازو ادا و حجاب لندن

نوٹ۔ ریزن انگریزی مین کشمش کو کہتے ہین اور آمنڈ بادام کو کہتے ہین

یہ وہ ساعت حسن افزا ہے
جوبن اس کا پھٹا پڑتا ہے

صبح کو ہے یہ عروس نکھرتی
ندی پر آکر پانی سے بھرتی

جیسے کوئی دلبر خندان
کرتا نقاب سے ہو اچپلیان

ویسے ہی لندن نور کے تڑکے
اپنی جبین نورفشان سے

بادل مست اور جھومنے والے
پیشانی کے چومنے والے

ایک طرف کو ادا سے ہٹا کر
ناز سے شرما کر اٹھلا کر

چہرے کی تاب دکھا دیتا ہے
سورج جسکو جلا دیتا ہے

ایسے مین دیکھے کوئی لندن
اوس کے قصر و بام و برزن

گرجا دیکھے مندر دیکھے
دریا دیکھے بندر دیکھے

دیکھے دریا کی موجون کو
دیکھے بارکون مین فوجون کو

کشتیون کے مستولون کو دیکھے
شاخون پہ پھل اور پھولون کو دیکھے

رونق دیکھے بازارون کی
کثرت دیکھے نظارون کی

پردۂ عبرت پر پھر کھینچے
اپنے تصور کے رنگون سے

اگلون کے آثارون کا نقشہ
پچھلون کے دربارون کا نقشہ

منعم کے اقبال کی صورت
مفلس کے جنجال کی صورت

دل کی فراخی و تنگی دیکھے
بخت کی رنگارنگی دیکھے

دیکھے غرض یہ سب تصویرین
شان خداوندی کی نظیرین

لندن کا آوازۂ عظمت
سنتی آئی ہے کب سے خلقت

اس نے ایک زمانہ دیکھا — صدیوں کا آنا جانا دیکھا
شور یہ تھمت اس کا کہیں ہے — خامشی اس کا شعار نہیں ہے
جوشِ جوانی گرچہ ہوا کم — ہے وہی لیکن اس کا دم خم
سیلِ حیات بہے جاتی ہے — امنڈی موج چلی آتی ہے
صبح کو جب سورج ہے نکلتا — نور کا ایک چشمہ ہے ابلتا
دیکھو پھر وہی شکلِ مثالی — اور وہی فانوسِ خیالی
دل کی لگی سینہ میں دکان ہے — درد کا جس میں بھرا سامان ہے
بیم و رجا و حسرت و ارمان — سازِ عیان و سوزشِ پنہان
ہے کہیں فقر کہیں ہے تنعم — قسمت کا برپا ہے تلاطم
لاکھوں کروڑوں عسرت والے — محنت اور مشقت والے

خون پسینا ایک ہیں کرتے
اور امیروں کا گھر بھرتے

کپتان ڈیپر ”نایاب۔ نادر! واللہ میں نے ایسی اچھی اور پیاری نظم اس سے پہلے کبھی نہیں سنی“

مرجیری باونس ”یہ اوس نظم سے لگتی کی ہے جو تم نے سمندر کے سانپ پر لکھی تھی۔ خاتون صاحبہ! کیا یہ نظم بھی اوسی شخص کی لکھی ہوئی ہے جس نے یہ تصویر کھینچی ہے“

اسابیلا ”ہاں دونوں ایک ہی ہیں اوس کے نام کے حروف وہ کیا کونے

پر لکھے ہین"

ڈیمپیر۔ "یہ کون شخص ہوسکتا ہے؟"

اسابیلا۔ (مسکراکر) "شاید رابرٹ مانٹگمری ہو"

سرجیپری باونس "نہین رابرٹ مانٹگمری نہین ہوسکتا۔ یہ نام رچرڈ مارکھم ہے"

اسکے بعد سرجیپری باونس اور اوسکا دوست یہ خیال کر کے نہایت ہی جز بز ہوئے کہ اس شخص کو ہم عرش معلٰے پر پہونچا رہے ہین۔ وہ وہی ہے جس نے ایک تو ایسا ڈرایا تھا کہ پیٹ مین پانی ہوگیا تھا اور دوسرے کے وہ ڈک رسید کئے تھے کہ ہڈیان بلبلا گئی تھین۔

یہ لوگ تو یون ہنستے بولتے رہے مگر رچرڈ بالکل ساکت وصامت بیٹھا رہا۔ خاتون اسابیلا نے راز ونیاز کے اظہار کے اون طریقون سے جو ہمیشہ عاشق و معشوق کے درمیان سلسلہ تاربرقی کا کام دیتے ہین اور جسکے فہم معانی اور درک مطالب سے گردوپیش کے لوگ قاصر ہوتے ہین۔ رچرڈ کا دل بہلانے اور اوسکی ہمت بڑھانے کی لاکھ لاکھ کوشش کی مگر سب رائیگان اور بے سود ثابت ہوئی۔ رچرڈ نے پاس آبرو کے اقتضا سے جو ارادہ کیا تھا اوسپر نہایت ثبات واستقلال سے قایم رہا۔ اور اوسے نہایت افسوس ہوا کہ کیون وہ "شرح احوال درون" کر کے پہلی سے بھی زیادہ گرداب مصیبت مین پھنس گیا۔

آخر کار آرام کرنے کا وقت آگیا۔ رچرڈ اپنی خوابگاہ کے کمرے مین گیا مگر سونے کے لئے نہین بلکہ اپنی قسمت پر رونے کے لیے اوسکے ذہن مین دن بھر کے تمام واقعات محفوظ تھے۔ جن تدابیر پر اوسنے عمل کیا اور جن پر عمل کرنا

چاہتا تھا۔ جس شدت سے اسابیلا کی محبت اوسکی جگر تشنگی ونمک پاشی کر رہی تھی اور جس سختی سے اسابیلا کے والد کی طرف سے اس پر معترض ہونے کی امید تھی جو جو دہمکیان مردہ فروش نے اوسے دی تھین۔ اور جو بدقسمتی و مصیبت کا سلسلہ نا متناہی اوسکو چپ و راست سے گھیرے ہوئے تھا۔ یہ سب باتین اوس کے دماغ مین فانوس کی طرح چکر لگاتی اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد علی الترتیب اوسکے چشم تصور کے سامنے آتی رہین۔ نیند کا تو ذکر ہی کیا۔

چشم وا ہے شام سے ہر چند دروازے کی طرح

کیا ہجوم رنج ہے آنے نہین پاتی ہے نیند

جس کمرے مین رچرڈ لیٹا ہوا اپنے آلام و مصائب کا جائزہ لے رہا تھا۔ اوسکی کھڑکی اوس باغ کی طرف تھی جو مکان کی پس پشت واقع تھا۔ یکایک اسی جانب سے ایک عجیب اور خوفناک آواز سنائی دی۔ رچرڈ نے کان لگا کر سنا مگر کچھ معلوم نہ ہوا اور اوسنے سمجھا کہ یہ میرا واہمہ ہی واہمہ تھا۔ چند ہی منٹ گذرے ہون گے۔ کہ پھر ایک ایسی آواز سنائی دی جیسے کھڑکی کے کھلے کواڑ کے بند ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ اب اوسے ایک قسم کی گھبراہٹ پیدا ہوئی اور اوسنے یہ قصد مصمم کر لیا۔ کہ جا کر دیکھین کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ اوسنے چارپائی سے اوٹھ کر کھڑکی کھولی اور نیچے کی طرف دیکھا۔ رات بالکل اندھیری تھی۔ اوس نے بہت غور سے دیکھا مگر کچھ معلوم نہ ہوا۔ تاریکی کی اس قدر شدت تھی کہ باغ مین جو درخت کھڑے تھے وہ بھی نظر نہین آتے تھے۔ رچرڈ نے اپنی سانس روکی۔ اوسکے کان مین ایسی آواز پڑی جیسے کچھ لوگ باہم سرگوشیان کر رہے ہون

مگر اون کی باتون کا ایک حرف بھی اوسنے سنائی نہ دیا۔ صرف اتنا معلوم ہوا کہ نہایت آہستہ آہستہ سرگوشیان ہو رہی ہین۔ اس سے اوسے یقین ہوگیا کہ اوس کی کھڑکی کے بالکل نیچے لوگ آپس مین باتین کر رہے ہین۔ چند لمحہ کے بعد دروازہ یا کھڑکی کے بھڑنے کی آواز جیسی اوس نے پہلے سنی تھی پھر سنائی دی اور اوسکے بعد سرگوشی بند ہوگئی۔

اس عرصہ مین اوس کی نگاہ تاریکی مین کچھ دیکھنے کی عادی ہوگئی تھی اور اوسکو پشت کی جانب والے دروازہ کے پاس دھندلی دھندلی شکلین ایک دوسرے کے قریب کھڑی ہوئی نظر آئین۔ وہ یہ نہ جان سکا کہ ان کی اس وقت یہان موجودگی کا اصلی باعث کیا ہے اور یہ لوگ کیا کر رہے ہین۔ تاہم یہ ظاہر تھا کہ یہ لوگ کس اچھی نیت سے اس وقت یہان جمع نہین ہوئے تھے یہ خیال کر کے اوس نے ارادہ کیا کہ ان کی سارقانہ تجاویز کا ردعمل کرنے کی فوری کارروائی کرے۔ چنانچہ اوسنے جلد جلد کپڑے پہنے۔ روشنی جلائی اور کمرے سے نکل کھڑا ہوا دروازہ سے باہر قدم رکھتے ہی اوسنے دیکھا کہ کاونٹ بھی لباس شب خوابی پہنے دونون ہاتھون مین ایک ایک پستول لیے اور بغل مین ایک خنجر دبائے دبے پاؤن آرہا ہے۔ رچرڈ کے قریب پہونچتے ہی اوس نے چپکے سے کہا۔ ”مین تمھین جگانے کے لئے آرہا تھا۔ خوب ہوا جو تم خود اُٹھ آئے ہو چور مکان کے اندر گھس رہے ہین۔ ہم دونون ملکر ان کو قابو کر لیتے ہین۔ کیا ضرورت ہے کہ باؤنس یا ڈیپر کو مدد کے لئے بلا یا جائے۔ میرے پاس پستول ہین۔ تم یہ خنجر لو۔ چلو اب آہستہ آہستہ نیچے اوترین۔ یہ لو وہ کر بھی آگئے“

یہ کہہ کر کاونٹ۔ رچرڈ اور تین ملازمون کے ساتھ جلد جلد زینہ سے نیچے اوترا
باورچی خانہ مین جو مکان کے پچھلے حصہ مین واقع تھا انھون نے کچھ شور سنا
جب یہ باورچی خانہ کے قریب پہونچے تو سُنا کہ ایک کرخت اور بھدی آواز
یہ کہہ رہی ہے "یارو لالٹین بجھا دو اور جھپٹ کر بچ نکلو۔ پاجی کا مقابلہ ہے"
یہ سنتے ہی کاونٹ نے جھپٹ کر باورچی خانہ کا دروازہ زور سے کھولا اور رچرڈ
بھی شمع ہاتھ مین لیے اوسکے ساتھ ساتھ باورچی خانہ کے اندر داخل ہوا۔ چورون
مین سے دو نے جان توڑ کر نکل بھاگنے کی کوشش کی اور فرار ہو گئے لیکن
تیسرا اس کوشش مین ناکام رہا اور گرفتار کر لیا گیا۔ شمع کی روشنی اس بدمعاش
کے چہرہ پر جو غصہ اور خوف کی مجسم تصویر بن رہا تھا۔ پڑی۔ رچرڈ اسکے دیکھتے ہی
کانپ اوٹھا کیونکہ گرفتار شدہ چور مردہ فروش تھا۔ لیکن فوراً ہی سنبھلکر اوس نے
کہا۔ "کمبخت ملعون آخر تو پکڑا گیا۔ اب قانون کے پنجہ سے تیرا چھٹنا مشکل ہوگا"

کاونٹ۔ (ازراہ استعجاب) "کیا آپ اس نابکار کو جانتے ہین"

مردہ فروش۔ "یہ جانتے ہین اور اسکے اچھے جانتے ہین۔ لیکن سرکار
اگر مین آپ کو ایک ایسی قیمتی اطلاع دیسکون جس کا تعلق خود آپ سے اور آپکے
کنبہ سے ہو تو کیا آپ مجھپر رحم کھا کر مجھے چھوڑ دین گے؟"

کاونٹ۔ "وہ کیا ہے کوئی ایسی ہی بیش بہا خبر ہو گی کہ تم جیسے شخص کو یہ خیال
ہو کہ مین اس تجویز پر راضی ہو جاؤن گا"

مردہ فروش۔ "اگر سرکار مجھے قول دین کہ مجھکو چھوڑ دیا جائیگا تو مین آپ سے
ایک ایسی بات کہون گا۔ جس سے آپ کی بیٹی کی نہ صرف خوشی اور دلی اطمینان

بلکہ آبرو کا بچپا و مقصود ہے ۔"

رچرڈ۔" حرامزادہ پاجی کہین کا۔ خبردار جو تو نے اس خاتون کے مقدس نام کو اپنی ناپاک زبان پر لانے کی گستاخی کی ۔"

کاونٹ۔" حقیقت مین اس بدمعاش کی گستاخی کی کوئی حد نہین۔ لیکن ممکن ہے کہ دراصل اوسے کوئی بات ایسی کہنی ہو جو کچھ وزن رکھتی ہو۔ بہرحال اس کو موقع دینا چاہیئے" (مردہ فروش کی طرف مخاطب ہو کر) "اچھا جو کچھ کہنا ہو کہو۔ مین قسم کھا کر وعدہ کرتا ہون کہ تمہارا بیان قابل وقعت ہوا تو مین نہ خود تم سے تعرض کرونگا نہ کسی دوسرے کو اجازت دونگا کہ تم سے بازپرس کرے ۔"

رچرڈ۔" کاونٹ یہ آپ کیا کر رہے ہین۔ للہ جلد بازی سے کام نہ لیجیئے اور کوئی عہد و پیمان نہ کیجیے۔ آپ نہین جانتے کہ یہ خبیث کس قماش ۔"

کاونٹ۔ (تحکمانہ لہجے مین قطع کلام کر کے) "عزیز من خاموش مین ضرور اس شخص کی بات سنونگا۔ انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال ۔"

مردہ فروش۔" سرکار نے خوب کیا کہ میری بات سننے کی جی مین ٹھان لی سنئے آپ نے اپنی آستین مین ایک سانپ پال رکھا ہے اور وہ سانپ اسوقت آپ کے سامنے کھڑا ہوا ہے اوسکو اس بات کا فخر ہے کہ اوس نے اپنی چالاکی سے آپ کی بیٹی کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے اور اب اس کوشش مین ہے کہ دھوکا دیکر آپکو اس بات پر آمادہ کر لے کہ آپ اوسے اپنی فرزندی مین لے لین ۔"

رچرڈ۔ (غیظ و غضب سے) "شیطان۔ خونی۔ ڈاکو کہین کا۔ ارہ تو حرامزادے۔ مین نے تجھے نہ جیتا پایا ہو تو میرا نام رچرڈ مارکھم نہین ۔"

کاونٹ ،، خاموش۔ پہلے یہ سن لینا چاہیئے کہ یہ شخص کہتا کیا ہے۔
اگر اس کی بات سچ ہوئی تو معلوم ہو ہی جائیگا۔ اور اگر جھوٹ بولا تو ذرا بھی رحم
نہ کرونگا۔،،

رچرڈ ،، مگر کاونٹ پہلے میری ایک بات سن لیجئے۔ مین خود سب ماجرا آپ سے
بیان کئے دیتا ہون۔ سب مجھے،،

کاونٹ ۔،، مسٹر مارکھم مجھے معاف کیجئے۔ پہلے مجھکو اوس کی بات سن لینے
دیجئے (مردہ فروش سے) ہان کہو۔،،

مردہ فروش ۔،، جس سانپ کا مین نے ابھی ذکر کیا ہے وہ یہی مارکھم
ہے۔ اسی کی تحریک اور ترغیب سے مینے اور میرے ساتھیون کریکسمین اور
بفر نے آج کی شب آپکے مکان پر چھاپہ مارا۔،، بدنصیب رچرڈ یہ سب بے بنیاد بہتان
سنکر چیخ اوٹھا ،، خدا کی پناہ کیسا افترا پرداز اور جعلساز ہے۔،،

خود کاونٹ کے دل پر اس بات کے سننے سے صدمہ پہونچا۔ کیونکہ اوسکو دفعۃً
رچرڈ کی گذشتہ شب کی پریشانی یاد آگئی اور ساتھہ ہی اوس عزم کی یاد بھی اوسکے
دل مین تازہ ہوگئی جو رچرڈ نے یکایک رخصت ہو جانے کے متعلق دل مین قائم
کیا تھا۔ بہرحال اوس نے ان خیالات کو ظاہر نہین کیا بلکہ مردہ فروش سے
کہا :۔ ،، ہان کہو۔،،

مردہ فروش ۔ (رچرڈ کی طرف حقارت سے اشارہ کرکے) ،، یہ دہ
روز سے زیادہ ہوتے ہین کہ یہ مجھکو اس نواح مین آپ کی صاحبزادی کے ساتھہ
ٹہلتے ہوئے ملے تھے اور اوسکے دوسرے روز میرے لئے چند امور کا تصفیہ

کرنے کی غرض سے لندن چلے گئے تھے - مجھکو ان کی سب حرکتین معلوم ہین -"

رچرڈ - (آپے ہی باہر ہوکر) " اور تم نہایت باحیانہ طریقہ سے میری جان کے درپے ہوئے -"

کاونٹ - (پہلے سے بھی زیادہ تحکمانہ لہجہ مین) " خاموش مارکھم - تمھارے بولنے کی باری بھی آئیگی -"

مردہ فروش " ہم نے لندن ہی مین اسکے مشورہ سے سب تدبیرین سوچلین تھین اور آج ہی شام کو اسنے باغ کی دیوار کے پاس کھڑے ہوکر مجھسے کہا کہ سب معاملہ ٹھیک ہے -"

کاونٹ " الہی مین یہ کیا سن رہا ہون - یہ سب واقعہ تو کچھ صحیح سا معلوم ہوتا ہے"

رچرڈ " اس مین شک نہین کہ مین نے اوس سے بات کی اور باغ ہی مین کھڑے ہوکر مگر -"

کاونٹ (چین بہ جبین ہوکر) "مسٹر مارکھم یہ بار بار بیچ مین بول اوٹھنا مناسب ہے"

مردہ فروش " سرکار - بس مجھے اب تھوڑا ہی اور کہنا ہے - مجھ سے اس مارکھم نے کہا تھا کہ آپ کے گھر مین بہت سی سونے کی اینٹین اور اشرفیان ہر وقت موجود رہتی ہین - اور چونکہ اس کی اپنی جائداد تو تلف ہوچکی ہے لہذا اپنے گذارہ کی تدبیر اسنے یہ نکالی کہ بڑے گھرون کی ہم لوگون سے مخبری کرکے چوری کے مال مین سے حصہ بٹا لیا کرے -

ہم لوگون مین یہ ٹھیری تھی کہ اس معاملہ کو طے کرنے کی غرض سے ہمین لندن مین ایک جگہ جمع ہونا چاہیئے - چنانچہ ہم بریک لین کے ڈارک ہاؤس مین ملے

جہان کرکیس مین اور بنفر کے مشورہ سے جو ابھی ابھی فرار ہو گئے ہین اس معاملہ کا فیصلہ ہوا۔ بس مجھے صرف اسی قدر عرض کرنا تھا۔ البتہ اس پر اتنا اور مستزاد کر سکتا ہون کہ آپ کے دوست مارکھم صاحب مجھ سے اوّل اوّل محبس نیوگیٹ مین ملے تھے جہان بہت دنون تک ہماری ان کی گاڑھی چھنا کی ؟ "

کاونٹ۔ (سرتاپا استعجاب وہیبت مین غرق ہو کر) "محبس نیوگیٹ ؟"

مردہ فروش "۔ جی ہان سرکار محبس نیوگیٹ ہی مین مین اس سے ملا تھا جہان یہ اس انتظار مین قید بھگت رہا تھا کہ اس پر جو جعلسازی کا الزام لگایا گیا تھا اوس کی عدالت مین تحقیقات ہو۔ اس حالت مین اس کو دو سال قید کی سزا بھی ہوئی۔ پوچھ لیجیے اس سے کہ مین سچ کہہ رہا ہون یا نہین منھ سے تو انکار کرے "

یہ خوفناک لفظ مردہ فروش کے منھ سے نکلے ہی تھے کہ ایک دل کو ہلا دینے والی چیخ سیڑھیون کی طرف سے بلند ہوئی اور اسکے ساتھ ہی کسی شے کے سنگ مرمر کے فرش پر دھم سے گرنے کی آواز آئی۔

یہ چیخ اسابیلا کی تھی۔ رچرڈ بے تاب ہو کر بڑھا کہ جا کر اوسے فرش سے اوٹھالے اور بے اختیار اوسکے منھ سے اسابیلا کا نام نکلا۔ لیکن کاونٹ نے اوسے روک کر سختی کے لہجہ مین کہا "خبردار صاحب جو آپ میری بیٹی کے پاس گئے۔ جب تک مین واپس نہ آؤن کوئی شخص یہان سے نہ ہلنے جلنے۔" یہ کہہ کر کاونٹ نے رچرڈ کے ہاتھ سے شمع لی اور جلد جلد اپنی بیٹی کی کیفیت دریافت کرنے کی غرض سے بڑے کمرہ کی طرف گیا جس کے فرش پر وہ شب خوابی کے لباس مین بیہوش پڑی تھی۔ وہ لڑکی کو اوٹھانے کے لیے جھکا ہی تھا کہ اتنے مین کاونٹس

اپنی ایک خادمہ کے ساتھ ہاتھ مین لیمپ لیے ہوئے نمودار ہوے۔ اور کاونٹ نے بیٹی کی خبرگیری بی بی کے سپرد کی۔

جب اس طرف سے پورا اطمینان ہوچکا تو کاونٹ باورچی خانہ کی طرف پلٹا جہان خاموشی کے عالم مین اوس کا انتظار کیا جارہا تھا۔ اوس نے آتے ہی مردہ فروش سے پوچھا:۔

"کچھ تمکو اور کہنا ہے؟"

مردہ فروش ۔ (رچرڈ کی طرف خبثآمیز اطمینان سے دیکھ کر) "جو کچھ مجھکو کہنا تھا کہہ چکا۔ کیا یہ کافی نہین۔"

کاونٹ ۔ (رچرڈ کی طرف پلٹ کر) "اچھا صاحب اب آپ کہیے۔ کیا اس شخص کے بیان کی تردید آپ بہ آسانی کرسکتے ہین؟"

رچرڈ "افسوس مجھے مجبوراً مقر ہونا پڑتا ہے کہ اگرچہ مین بالکل بے گناہ تھا لیکن قراینی شہادت میرے خلاف ایسی جمع ہوگئی کہ مجھے سزایاب ہونا پڑا اور نیوگیٹ اور کامپٹر کے محابس مین قید بھگتنی پڑی۔ مگر ۔۔"

کاونٹ ۔ (درد و کرب کے لہجہ مین) "اب آپکے کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہین۔ خدا میرا گناہ بخشے کہ مین نے اس قماش کے آدمی کو اپنی بی بی اور بیٹی سے ملنے دیا۔"

رچرڈ "کاونٹ الزانی نے مجھے اپنی صفائی مین صرف ایک بات اور عرض کرنے کی اجازت دیجیے۔ اس کاغذ پر اگر آپ نظر ڈالینگے تو آپ کو یقین ہوجائیگا کہ مین بالکل بے خطا ہون۔"

یہ کہہ کر رچرڈ نے وہ تحریر جس پر ٹالبٹ عرف پوکاک کے دستخط ثبت تھے
کاونٹ کے حوالہ کی لیکن کاونٹ نے فرط حقارت سے اس کاغذ کو زمین پر پھینکدیا
اور کہا:۔

"اور تم خود اپنے منھ سے اقرار کرچکے ہو کہ ایک سنگین جرم کے ارتکاب کی
پاداش مین تم نے خونیون اور ڈاکوؤن اور طرح طرح کے مجرمون کے ساتھ قید کاٹی
ایسی حالت مین تم کو نہ ثبوت اپنی صفائی کا ایسا پیش کر سکتے ہو جس سے ایسا
ناپاک داغ مٹ سکے۔ اب یہان سے چلے جاؤ اور میرے گھر کو اپنے وجود سے
ناپاک مت کرو۔"

مارکھم نے ہزار کوشش کی کہ کاونٹ کو اپنی بے گناہی باور کرادے لیکن
کاونٹ نے اوس کی ایک نہ سُنی اور مارے غصے کے لال پیلے ہوکر بدنصیب رچرڈ
سے یون خطاب کیا:۔

"بس اب فوراً چلے جاؤ۔ مین تمہارے ایک منٹ بھی یہان ٹھہرنے کا روادار نہین
ہوسکتا۔ تم کو شرم نہین آتی کہ باوجودیکہ تم پر جعل سازی کا شرمناک الزام لگایا گیا
اور تم نے سنگین سزا بھگتی تم پھر بھی قیدخانے سے چھوٹ کر آتے ہی ہم لوگون سے
ملنے جلنے لگے۔ اللہ اکبر! ایسے شوخ چشم اور بے حیا لوگ بھی دنیا مین ہوتے
ہین۔ جب مین اوس ذلت اور بے عزتی کا خیال کرتا ہون جو اتنے دنون مجھکو
میری بی بی کو اور میری معصوم اور بھولی بھالی بچی کو تمہاری بدولت اوٹھانی
پڑی تو میرے خون مین تلاطم بپا ہوجاتا ہے۔"

یہ کہہ کر کاونٹ نے رچرڈ کو دھکے دیکر باورچی خانہ سے باہر نکال دیا۔ نوکرون

نے اپنے آقا کے برتاو کو دیکھ کر بیچارے رچرڈ کو نہایت ذلت کے ساتھ احاطے سے نکال باھر کیا۔

مردہ فروش نے بھی گھر کے پچھواڑے سے باغ کی دیوار پھاند کر اپنی راہ لی رچرڈ جس وقت احاطے سے باہر جارہا تھا تو مکان کی ایک کھڑکی کھلی جس مین سے سر نکال کر سر جیمری باؤنس اور آنربل کپتان ڈیپر دونون نے ملکر اوسپر گالیون کا جھاڑ باندھ دیا۔ اس طور پر گوناگون مصائب و آلام مین مبتلا ہوکر اور بے بنیاد اور ناحق شبہات کا نشانہ بن کر رچرڈ اپنی بے گناہی کے یقین کی پونجی لیے ہوئے جس سے اوسکی ذرا بھی تسکین نہین ہوسکتی تھی کاونٹ الزانی کے عشرت خانہ سے نکلا۔

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے

کچھ دور جاکر رچرڈ ایک پتھر پر بیٹھ گیا اور فرط یاس حسرت نگاہ اوٹھا کر آخری مرتبہ اوس مکان کی طرف دیکھنے لگا۔ جہان اوس کے ٹوٹے دل کی مالک اسابیلا رہتی تھی۔ کمرون مین روشنی ادھر سے اودھر جاتی ہوئی اوسکو نظر آئی جس سے اوسے خیال ہوا کہ شاید وہ مسیحا خو بیمار ہے۔ یہ خیال رہ رہ کر رچرڈ کے لئے سوہان روح ہوتا تھا کہ جو خوفناک الزامات مردہ فروش نے اوس کے عاشق پر لگائی تھے وہ یقینا اوسنے سن لئے ہونگے اور اوسے باور بھی آگئے ہون گے۔

زبان و قلم اوس جگر شگاف اور سینہ سوز تکلیف کے اظہار سے قاصر ہین۔ جو اس وقت ستم رسیدہ اور مظلوم نوجوان کے دل پر گذری۔ شرم۔ ذلت۔ اور

مصیبت کا ایک پہاڑ اوس پر ٹوٹ پڑا تھا اور اوس کی ہستی کو سرمہ کی طرح پیس کر برباد اور صفحۂ گیتی سے محو کئے ڈالتا تھا۔ آخر کار اپنے خیالات کے خفاءت کرنے کی بھیانک اور ڈراونی ہئیت سے جس کے ساتھ خود کشی کا تصور وابستہ تھا ڈر کر وہ سرد پتھر سے اوٹھا اور اسا بیلا کے مکان کی طرف ایک حسرت اور ارمان بھری نگاہ دیر تک ڈالکر اپنے مکان کی طرف ایسا بے تحاشا بھاگا کہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک ہرن ہے جسکے پیچھے تازی کتے لگے ہوئے ہین۔ لیکن جیتے جاگتے اور حقیقی تازی کتے ہرگز ایسے خوفناک نہ ہوسکتے جیسے وہ روح گداز اور جان فرسا خیالات تھے جو اوس کے ساتھ ساتھ دوڑ رہے تھے اور جن سے اوس نے لاکھہ آگے نکل جانے کی کوشش کی لیکن نہ نکل سکا۔ آخر کار اوس کے دماغ مین جوش خون کی سیل بہنے لگی اور وہ مست و بے خود ہو کر اوس ناشتے کی طرح دوڑنے لگا جو حدی خوان کا رجز سن کر وارفتہ ہوگئی ہو۔ رجبہ ڈکا حدی خوان اس وقت اوس کا دل تھا جو چلا چلا کر یہ رجز اوسکے کانون مین پڑھ رہا تھا۔ کہ "رہا شدہ قیدی۔ رہا شدہ قیدی"

مین عدم سے بھی پرے ہون ورنہ غافل بارہا
میری آہ آتشین سے بال عنقا جل گیا

پینتالیسوان باب

الایزا اسٹڈنی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جو واقعات ہم نے اس وقت تک بیان کئے ہین وہ ختم ۱۸۳۸ء تک کے ہین۔ اس طور پر گویا تین سال اوس مشہور عدالتی تحقیقات کو گذر گئے تھے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ الایزا اسٹڈنی پورے چوبیس مہینے کی سزا بھگتنے کو محبس نیوگیٹ مین پابجولان کرکے بھیجی گئی اور اس خوفناک زندان سے اوس کی رہائی کو اب ایک سال کا زمانہ گذر چکا تھا۔

لہذا ماہ دسمبر ۱۸۳۸ء مین ہم پھر الایزا اسٹڈنی کی طرف متوجہ ہوتے ہین اور یہ قریب قریب وہی زمانہ ہے جس مین اون واقعات کا ظہور ہوا جن کی تفصیل ہم گذشتہ چند فصلون مین درج کر چکے ہین۔ ناظرین کو اس امر کے معلوم ہونے سے غالباً تعجب ہوگا کہ ہم الایزا اسٹڈنی کو پھر اوسی خوشنما بنگلہ کا مکین پاتے ہین جو اپر کلیپٹن مین واقع تھا۔ جس شام کا ہم ذکر کر رہے ہین اوس شام کو الایزا اسٹڈنی بنگلے کے ڈرائینگ روم مین تابدان کے پاس بیٹھی ہوئی کچھ پڑھ رہی تھی۔

اب اوس کی عمر اٹھائیس سال تھی اور اگرچہ پہلے سے اب کسی قدر اوس کے جسم مین بھاری پن آگیا تھا لیکن پھر بھی اوس کی دلربائی اور جادو ادائی مین کسی طرح کا فرق نہ آیا تھا۔ بدن مین تھوڑی سی فربہی کے آجانے سے گولائی

اور گدازی ایسی پیدا ہوگئی تھی کہ دلکو بے اختیار چھینے لیتی تھی۔ غرضکہ یہ ہیئت مجموعی اوس کا جسم نور کے سانچے مین ڈھلا ہوا معلوم ہوتا تھا لیکن اس کی مستی خیز جوش کا رد عمل وہ پاک اور بے لوث اثر کرتا تھا جو اوسکی سعادت آثار پیشانی اور رسیلی وشفقہ گون آنکھون مین کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ الایزا اس وقت بیٹھی ہوئی پڑھ رہی تھی۔ چونکہ دسمبر کا مہینہ تھا اور وقت بھی شام کا تھا اس لئے باہر شدت کی سردی پڑ رہی تھی۔ سردی سے بچنے کے لئے ڈرائنگ روم کی انگیٹھی مین لکڑی کے موٹے موٹے لٹھے دہک رہے تھے اور اون کی حرارت پہونچکر کمرے کی آسایش کو دوبالا کر رہی تھی۔ کچھ دیر ہوئی خوشنما فرانسیسی وضع کی گھڑی نے جو آتشدان کی کارنس پر رکھی ہوئی تھی آٹھ بجائے۔ گھنٹے کی ٹن ٹن کا سریلا تموج ابھی کانون مین گونج رہا تھا کہ اوئیسا جلدی سے گھبرائی ہوئی کمرے مین داخل ہوئی اور دروازہ باحتیاط بند کرکے کہنے لگی:-

"بیوی بھلا بتاؤ تو کہ کون آیا ہوا ہے"

الایزا۔ (متبسم ہوکر) "اس پہیلی کو مین کیسے بوجھون"

خادمہ۔ "تو مین بھی آپ کو زیادہ منتظر نہین رکھنا چاہتی۔ مسٹر اسٹیونس باہر کھڑے ہین اور بہت منت سماجت کر رہے ہے کہ آپ اونکو باریابی کا موقع دین۔"

الایزا۔ (متحیر ہوکر) "مسٹر اسٹیونس! ناممکن!"

خادمہ۔ "اسٹیونس اور سچ مچ کے گوشت وخون کے اسٹیونس لیکن سوکھ کر کانٹا ہو رہے ہین اور منہ پر زردی چھا رہی ہے۔ پہچانے ہی نہین جاتے

ہین نے بڑی مشکل سے صورت پہچانی -"

الایزا - (از راہ استعجاب) "لوئیسا کیا دیوانون کی سی باتین کر رہی ہو مسٹر اسٹیونس کو تم نے کہین خواب مین دیکھا ہوگا - کیا تمکو یہ معلوم نہین کہ جو سزا اوس بدنصیب کو عدالت سے ملی تھی اوس کی رو سے اوسے انگلستان سے کالے کوسون دور ہونا چاہیئے -"

خادمہ - (امر از وثوق کے لہجے مین) "بیوی دیوانی تو ہون لیکن اتنی بھی بوکھلا نہین گئی - کہ ایک تشکل خیالی کو انسان مجسم سمجھنے لگون - مسٹر اسٹیونس انگلستان مین موجود ہین - لندن مین موجود ہین - اور اس وقت یہان آپ کے دروازے پر کھڑے ہوئے ہین اور جہان تک موم بتی کی روشنی کی مدد سے میری نگاہ کام کر سکی مین کہہ سکتی ہون کہ بیچارے نے چیتھڑون اور پیوندون سے جسم کو ڈھک رکھا ہے"

الایزا - (کچھ سوچکر) "تو وہ مجھ سے ملنا چاہتے ہین"

خادمہ "ہان بیوی"

چند منٹ تک خاموشی طاری رہی - آخر کار الایزا نے ایک قطعی لہجے مین کہا "اچھا مین اوس بدنصیب سے ملون گی - ممکن ہے کہ اوسکی محتاجی اور ناداری فاقہ کشی کی حد تک پہونچ گئی ہو - اس کے علاوہ مجھ کو یہ واقعہ بھی بھول نہین سکتا کہ عدالت اولڈ بیلی مین علی رؤس الاشہاد اوس نے میری بے گناہی کا اعلان کیا تھا"

یہ سن کر لوئیسا کمرے سے چلی گئی اور ایک منٹ کے بعد اسٹیونس قیدی الایزا اسٹینلی کے سامنے آکھڑا ہوا -

اللہ اکبر! تغیر اور کیسا تغیر! اسٹیونس کی آنکھیں گڑھوں کے اندر گھسی ہوئی اور بالکل بے نور تھیں۔ اوسکے گال زرد اور پچکے ہوئے تھے بالون مین قبل از وقت سپیدی آگئی تھی اور بدن کی سوکھہ کر ہڈیان نکل آئی تھین۔ اسکے علاوہ اوسکے کپڑے ایسے پھٹے پرانے تھے کہ حقیقت مین اون پر چیتھڑون کی تعریف صادق آتی تھی۔

الایزا کی آنکھون مین بدنصیب اسٹیونس کی حالت زار دیکھہ کر آنسو بھر آئے اور رقت بھری آواز مین اوس نے اسٹیونس سے اس طرح خطاب کیا:۔ "یہ مین تمھین کس حالت مین دیکھہ رہی ہون؟ اپنے وطن مین واپس بھی آئے تو کس صورت مین؟"

اسٹیونس۔ (اکھڑی آواز مین) "خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ یہان آنے کی دھن مین کن کن مصیبتون اور تکلیفون کا مین نے سامنا کیا ہے۔"

الایزا۔ "تو آپکا جرم معاف کر دیا گیا؟"

اسٹیونس۔ "میرے جیسے مجرمون کو اس آسانی سے معافی نہین ملا کرتی مین فرار ہوکر آیا ہون۔"

الایزا۔ "فرار ہوکر آئے۔ کیا اسکا خوف نہین کہ مکرر گرفتار کئے جاوگے؟"

اسٹیونس۔ "خوف تو ہے مگر کیا کرون۔

ہر چہ آید بر سر فرزند آدم بگذرد

مگر پہلے مجھکو کہانا دو۔ بھوک کے مارے میرا دم نکل رہا ہے۔"

یہ کہکر یہ بدنصیب شخص فرط ضعف و ناتوانی سے ایک کرسی پر بیٹھہ گیا

اور الایزا نے لوئیسا کو بلا کر کہا کہ کچھہ کھانے کو لائے - خادمہ ایک کشتی مین مختلف قسم کے مطعومات لگا کر لا ئی اور میز پر رکھہ کر چلی گئی - اسٹیونس کھانے پر جو اوسکی سامنے لا کر دھرا گیا تھا - بیقرار ہو کر گرا - الایزا کی چشم عبرت سے یہ خیال کر کے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے کہ جو شخص کسی زمانہ مین اس گھر کا مالک تھا وہ آج اسی مین روٹی کا ایک ٹکڑا مانگتا ہوا آیا ہے -

عجب نادان ہین جنکو ہے عجب تاج سلطانی

فلک بال ہما کو پل مین بخشی ہے مگس رانی

آخر کار اسٹیونس جس نے اثنائے طعام مین ایک بات بھی نہ کی تھی کھانا کھا چکا اور کہنے لگا :- "مین کل دوپہر سے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھا - جیب مین اوسوقت صرف ایک پنس تھا جو ایک گردہ نان پر صرف ہو گیا - کل رات مین دریا کے گھاٹ کے قریب ایک کھلے گودام مین سویا - فرش خاک میرا بستر تھا اور ایک بڑا سا پتھر میرا تکیہ - آج دن بھر مین لندن کی سب سے زیادہ غیر معروف اور سب سے زیادہ غلیظ و ناپاک گلیون کی خاک چھانتا پھرا - مین نہ جانتا تھا کہ کہان جاؤن اور کیا کرون - ساتھہ ہی یہ خوف بھی دامنگیر تھا کہ ممکن ہے کہ کوئی جان پہچان کا شخص ملجائے اور گرفتار کرا دے (طنز کے لہجہ مین) مگر وہ شخص بھی حقیقت مین میرا بہت ہی بڑا واقف ہو جو ان پھٹے حالون مین مجھکو پہچان لے - (پھر ایک غمناک اور حسرت انگیز آواز مین) کیا میری حالت حقیقت مین بہت زیادہ متغیر ہو گئی ہے ؟"

الایزا - (فرط ہمدردی سے اشکبار ہو کر) اس مین ذرا شک نہین کہ آپنے

بہت کچھ مصیبتین اوٹھائی ہین ۔"

اسٹیونس "الایزا تم روتی ہو اور اوس شخص کے حال پر آنسو بہا رہی ہو جو ہرگز تمہاری ہمدردی اور توجہ کا مستحق نہین ۔"

الایزا "گذشتہ را صلواۃ ۔ مین اون نقصانات کی یاد سے آپ کے دلکو دکھانا نہین چاہتی ۔ جو مجھکو آپ کی وجہ سے پہونچے بلکہ آپ کی مہربانیون کی یادکو تازہ رکھنا زیادہ اچھا سمجھتی ہون ۔ پچھلے واقعات کو فراموش کر دینا چاہیئے ۔

؎ گر ملا ئے بود بود و گر خطا ئے رفت رفت "

اسٹیونس ۔ (بے اختیار متاثر ہوکر) "اے شریف اور پاک دل عورت خدا تجھے اس نیک نیتی کی جزا ئے خیر دے ۔ جو مصائب انگلستان کو واپس آتے وقت مجھہ پر نازل ہوئی اون کے اعادہ سے مین تمہاری سمع خراشی نہین کرنا چاہتا میرے کان مشتاق ہین کہ اون واقعات کو سنین جو اس عرصہ مین تم پر گذرے ۔"

الایزا " میری داستان کچھہ زیادہ لمبی نہین ۔ نیوگیٹ کی قید کا زمانہ جون تون کرکے گذر گیا ۔ یہ دو سال مین نے جن حالون گذارے اون کی تفصیل اس موقع پر بے سود ہے ۔ البتہ اس امر کی توضیح ضروری ہے کہ میری میعاد سزا کی تخفیف کے لیے بہت بڑے زبردست رسوخ کو کام مین لایا گیا ۔ مگر بے فائدہ ۔ ارل آف وارنگٹن نے سکرٹری آف اسٹیٹ سے میرے حق مین سفارش کی مگر سکرٹری آف اسٹیٹ نے یہ جواب دیا کہ عدالت نے مجھے جو نہایت ہی نرم سزا دی ہے اوس مین مداخلت نہین کی جا سکتی ۔ ایک اور واقعہ قابل ذکر ہے ہر تین مہینے کے تین مہینے جب محبس کے قواعد کے بموجب قیدیون کو رشتہ دارون سا

کو اون سے ملنے کی اجازت دی جاتی ہے ایک خاتون مجھ سے آکر ملتی رہی۔ اس خاتون کو اگرچہ ارل آف وارنگٹن نے گھر مین ڈال رکھا ہے لیکن مین اوسکو اپنی بہن کہنا اپنے فخر و مسرت کا موجب سمجھتی ہون۔"

اسٹیونس -"خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اوسنے تمکو بے یار و مددگار نہ رکھا"

الایزا" ارل آف وارنگٹن نے اس خاتون کی معرفت مجھے یہ کہلا بھیجا کہ مین تمہاری مان کی یاد کی طفیل نہ صرف تمہارے قصور معاف کرتا ہون بلکہ تمہاری امداد و اعانت کو بھی موجود ہون - مگر اس امیر نے جو فیاضانہ اور شریفانہ برتاو میرے ساتھ بعد مین کیا اوس کا مجھے وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا - جب میری رہائی کی صبح طلوع ہوئی تو مسز آرلنگٹن ارل کی خاص گاڑی مین سوار ہوکر مجھکو لینے کے لیے قیدخانہ کے دروازہ پر آئین - قیدخانہ سے نکلکر مین گاڑی مین بیٹھ گئی اور جب وہ خوشی کا تلاطم جو میرے دل مین قید سے چھوٹنے کی وجہ سے برپا ہو گیا تھا ذرا فرو ہوا تو مین نے دیکھا کہ ہماری گاڑی ہیکنی روڈ پر اپر کلیپٹن کی سمت مین جا رہی ہے - مین نے مسز آرلنگٹن پر نگاہ استعجاب ڈالی مگر بجاے اسکے کہ وہ میری تشفی کرتین - اونہون نے تبسم پر اکتفا کی - آخرکار گاڑی بنگلہ کے قریب پہونچی اور میرا تحیر اور زیادہ بڑھ گیا مگر مسز آرلنگٹن پھر بھی مسکراتی ہی رہین - چند منٹ مین گاڑی بنگلہ کے احاطہ مین داخل ہوکر دروازہ پر آ ٹھیری - مجھکو تعجب پر تعجب ہو رہا تھا اور مسز آرلنگٹن کا چہرہ مارے خوشی کے دمک رہا تھا - لیکن ساتھ ہی اون کی آنکھون مین آنسو بھی چمک رہے تھے - کیا نیک نہاد اور پاک نفس عورت ہے - یہ آنسو اس خوشی کے آنسو تھے کہ ارل نے ایک ایسا دلخوش کن اور روح

آسا کام اون کے تفویض کیا۔ القصّہ سامنے کا دروازہ کھلا اور لوئیسا دوڑی ہوئی مجھکو لینے کے لئے اندر سے آئی۔ مسز آرلنگٹن میرا ہاتھ اپنے ہاتھ مین ڈالے مجھکو کھانے کے کمرے مین لائین۔ کمرے کا سامان بالکل نیا تھا۔ اِسکے بعد اونھون نے مجھکو مکان کے سب کمرے ساتھہ چلکر دکھائے۔ باقی کے کمرون کا سامان بھی نیا اور پر تکلف تھا۔ آخر کار فرط مسرت وشادمانی اور انتہائے بیم ورجا کی حالت مین مین اس کمرے کی ایک کوچ پر بیٹھہ گئی۔ مسز آرلنگٹن نے اس وقت مجھہ سے کہا میری پیاری الائیزا یہ جو کچھہ تم نے دیکھا ہے۔ سب تمھارا ہے۔ یہ مکان بھی تمہاری ہی ملک ہے۔ ارل آف وارنگٹن نے اسکو تمہارے لئے خریدا ہے۔ اور ارل کے مشیر قانونی مسٹر بکینہم کل تمہارے نام کا قبالہ ملکیت لیکر تمہارے پاس آئینگے یہ سن کر مجھکو اس قدر خوشی ہوئی اور احسان مندی کا ایک ایسا تلاطم میرے دلمین برپا ہوا کہ مجھکو غش آگیا۔"

اسٹیونس۔" شرافت اسی کو کہتے ہین۔ مین جانتا تھا کہ یہ مکان آرل آف وارنگٹن نے خریدا ہے۔ کیونکہ اوس مہلک زمانہ سے پہلے جب میری تمام امیدون کا خون ہوگیا مین نے اس مکان کو پوری قیمت پر رہن کر دیا تھا۔ میری روانگی کے چھہ مہینے بعد میرا بھائی جو لورپول مین رہتا تھا۔ نیو ساؤتھہ ویلز مین جاکر آباد ہونیکی غرض سے انگلستان سے ہجرت کر گیا۔ اوسکی زبانی مجھکو معلوم ہوا کہ جس شخص کے پاس مین نے مکان گرو رکھا تھا اوس نے اسے ارل کے ہاتھہ بیچ ڈالا۔ میرے بھائی کا مقصد یہ تھا کہ سڈنی مین سکونت اختیار کرے اور حکام سے کہہ سنکر مجھکو اپنا ملازم کرا لے اوس حالت مین مین آزاد ہو جاتا۔ لیکن

"قسمت تو دیکھیے کہ کہان ٹوٹی جا کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا"

میرا بدنصیب بھائی لنگر انداز ہوتے ہی تپ محرقہ مین مبتلا ہو گیا اور کچھ دن کے بعد رہ گرائے عالم باقی ہوا۔ اس سے اندازہ کرو کہ مین کیسا بدنصیب تھا۔

"کم نصیبی اسکو کہتے ہین کہ میرے ہاتھ مین
آتے ہی خاصیت اکسیر آدھی رہ گئی"

الا یزا یہ آدھی کیا رہ گئی بالکل ہی جاتی رہی۔ مصیبتین جب آتی ہین تو بہت سی ایک ساتھ ملکر آتی ہین۔" (کچھ دیر سوچنے کے بعد) "خوشیان بھی آتی ہین تو ایک ساتھ بہت سی آتی ہین۔ مجھکو دیکھئے۔ جب تک رنج مقدر مین لکھا تھا مصیبتون کے پہاڑ کے پہاڑ تابڑ توڑ سر پر ٹوٹتے چلے جاتے تھے۔ جب خوشیان آئین تو اونھون نے بھی وہی کیفیت دکھائی۔ مین اپنا قصہ بیان کرتے وقت آپ سے یہ کہنا بھول گئی کہ مسز آرلنگٹن کے قول کے موافق دوسرے دن علی الصباح مسٹر پیکنہم مجھ سے آکر ملے۔ اور قبالہ ملکیت مکان میرے حوالے کیا۔ مین نے اون سے کہا کہ میری طرف سے اس دستاویز کو آپ اپنے ہی پاس رکھیے۔ اس کے بعد مسٹر پیکنہم نے مجھکو مطلع کیا کہ ارل آف وارنگٹن نے چار سو پاونڈ سالانہ کی آمدنی کی ایک جائداد میرے لئے خریدی ہے۔ مین آپ سے کیا کہون اس فیاضی نے میرے دل پر کیسا اثر کیا۔ مین نے بہ منت مسٹر پیکنہم سے کہا کہ مجھکو اجازت دیجائے کہ جا کر اوس فیاض طبع امیر کے قدمون پر گر پڑون اور اپنے دلی شکریہ کا اظہار کرون لیکن مجھے یہ جواب ملا کہ ہز لارڈشپ کو مجھ سے ملنا شاق گذریگا۔

قصہ مختصر یہ کہ مسٹر پکینہم سے نے یہ امر میرے ذہن نشین کیا کہ مجھ کو اپنے محسن کے روبرو جاکر اوسکا شکریہ ادا کرنے کی کبھی توقع نہین رکھنی چاہیئے۔ بلکہ مجھ کو خط کے ذریعہ سے بھی کبھی اپنی دلی کیفیت کے اظہار کی کوشش نہ کرنی چاہیئے لیکن اس اچھے وکیل سے نے ایک طرف سے میرا اطمینان کردیا۔ اوس سے نے مجھ سے یہ کہا کہ ارل کو مجھ سے کوئی عناد یا ذاتی مخاصمت نہین ہے لیکن اونکو یہ گوارا نہین ہوسکتا کہ جس عورت پر وہ ہزار جان سے عاشق تھے اوس کی بیٹی کو اپنے روبرو دیکھ سکین۔"

اسٹیونس۔ (حسرت کے لہجہ مین) "تو تم خوش وخرم اور باوسیلہ ہو اور مین

بلبل ہون صحن باغ سے دور اور شکستہ پر

پروانہ ہون چراغ سے دور اور شکستہ پر،

کاش گذرا ہوا زمانہ پھر واپس آجائے اور وہ داغ جو میرے سینہ مین دہک رہا ہے سرد پڑکر بالکل مٹ جائے لیکن مین اپنے اوس تحیر اور استعجاب کو دعا دیتا ہون جس سے نے مجھے آج کی رات اس نواح مین پہونچا دیا ہے۔ دعا اس لئے دیتا ہون کہ مجھکو خلاف توقع یہ بات معلوم ہوگئی کہ کم سے کم تم تو خوش اور فارغ البال ہو۔ جب مین سے نے بنگلہ کے قریب ایک رہگذر سے پوچھا کہ اس مکان مین اب کون رہتا ہے اور اوس سے نے جواب مین کہا کہ مس سڈنی تو میری حیرت اور مسرت کی کوئی حد نہ رہی۔ مین سے نے دل مین کہا کہ ہونہو یہ مس سڈنی تمھین ہو۔ ارل آف وارنگٹن کی فیاضی کا جو قصہ تم سے نے سنایا ہے اسکے سننے کے لئے مین پہلے سے طیار تھا۔"

الائیزا۔ مین نہین جانتی کہ بغیر اون کی اعانت اور دستگیری کے میرا کیا حشر ہوتا اور مین اس وقت کہان اور کس حال مین ہوتی۔ اونھون نے میرے ساتھ جو برتاؤ کیا ہے او سکے اعتراف کے لئے میرے پاس کافی لفظ نہین ہین۔ دوست تو کیا باپ اور بھائی بھی اس سے زیادہ مہربانی کے ساتھ پیش نہ آسکتے اور اوس فرشتہ خصال خاتون مسز آرلنگٹن کے شکریہ کی بھی مجھ مین استطاعت نہین جسنے قید کے زمانہ مین آکر میری روح خستہ پر دم دلاسا سے اور تسکین و تشفی کے مرہم کا پھایا رکھا اور مجھکو وہ امیدین دلائین جو بوجہ احسن پوری ہوئین ہین۔ اور سب سے بڑھ کر شکر و منت کا مستحق خدائے جل و علی ہے جسنے باوجود میری خطاؤن اور قصورون کے مجھکو ایسے ایسے انعامات عظیم و احسان عمیم کا مورد بنایا

شکر نعمتہاے او رچندان کہ نعمتہاے او

عذر تقصیرات من چندان کہ تقصیرات من

ہان مین نے یہ تو آپ سے کہا بھی نہین کہ جس زمانہ مین مسٹر آرلنگٹن مجھ سے ملنے کے لیے محبس مین آیا کرتی تھین۔ اون کی زبانی مجھکو اون تعلقات کا حال معلوم ہوا جو اون مین اور ارل آف وارنگٹن مین قایم ہین۔ وہ اپنے آلام و مصائب کی شرح میرے آگے کیا کرتی تھین اور اون کی زبانی مجھکو معلوم ہوا کہ جس نابکار نے اون کو نیکی کے رستہ سے اوّل اوّل بھٹکایا وہ جارج مانٹیگ تھا۔"

اسٹیولنس۔" جارج مانٹیگ !معلوم نہین یہ شخص اب کہان ہے۔ بڑا عیار اور چلتا پرزا ہے اور قابلیت بھی رکھتا ہے۔ اور اگر چاہے تو مجھے مدد بھی دیسکتا ہے"

الائیزا۔" سنتی ہون کہ اب اوسنے گرین وڈ کا نام اختیار کرلیا ہے اور محلہ

اسپرنگ گارڈنز مین ایک شاندار حویلی مین رہتا ہے۔ مسز آر لنگٹن کچھہ دن ہوئے یہان آئی تھین۔ یہ واقعات مجھکو اون کی زبانی معلوم ہوئے اونھون نے مجھہ سے یہ بھی کہا کہ مانٹیگ نے اپنے شناساؤن اور دوستون مین یہ خبر مشہور کر رکھی ہے کہ ایک دور کے رشتہ دار کے انتقال کی وجہ سے اوسکو ایک بہت بڑی جائداد ترکہ مین ملی ہے اور چونکہ اس رشتہ دار کا نام گرین وڈ تھا اور اوس نے اپنے وصیت نامہ مین ترکہ پانے والے کیلیئے یہ شرط لازمی قرار دی تھی کہ وہ گرین وڈ کا نام اختیار کرے لہذا مانٹیگ نے یہ نام اختیار کر لیا ہے۔"

اسٹیونس۔" تو مانٹیگ عروج پر پہونچگیا اور مین خاک مین مل گیا۔ اوسکی سازشون اور جعلسازیون نے اوسکو مالا مال کر دیا اور مجھے اس حال کو پہنچایا۔ ایک دولتمند رشتہ دار کے مرنے کی خبر اوڑانا محض ایک دہوکے کی ٹٹی ہے جسکی آڑ مین وہ اوس تمام دولت اور مال متاع کے انبار کو دنیا کی آنکھون کے سامنے ظاہر کرنا چاہتا ہے جو گذشتہ چار پانچ سال کے اثنا مین اوس نے جمع کی ہے۔ کیا تم اس عرصہ مین اوس سے ملی ہو؟"

الائیزا۔ (مسکراکر) "میرے قید خانہ سے رہا ہونے کے چند دن بعد وہ یہان آیا تھا مگر مین نے اوس سے ملنا پسند نہین کیا۔ مین تنہائی اور خلوت گزینی کو زیادہ پسند کرتی ہون۔"

اسٹیونس۔" تو مین تمھاری گوشہ گزینی مین مخل ہوا۔"

الائیزا۔" مین آپ کو اس سے زیادہ اچھی حالت مین دیکھتی تو زیادہ خوش ہوتی لیکن جیسا کہ مین ابھی کہہ چکی ہون مجھکو اون عنایات کی یاد کا دھرانا

بمقابلہ اسکے زیادہ مرغوب ہے کہ اون مصائب پر نظر ڈالون جو آپ کے التماس مجرمانہ سے منتج ہوئے - اگر میری محدود آمدنی کسی حدتک آپ کے حوایج کی کفیل ہوسکتی ہے تو مین حاضر ہون - اب آپ کیا قصد رکھتے ہین -"

اسٹیونس "میرا قصد ہے کہ امریکہ چلا جاؤن اور جو تجارتی تجربہ اور معلومات مجھکو حاصل ہین - اون کی مدد سے اپنے لئے کسب معاش کی کوئی تدبیر آمیز تدبیر نکالون - انگلستان مین میرا ایک ایک منٹ کا قیام خطرات و مخاوف سے پر ہے کیونکہ اگر مین گرفتار ہوجاؤن تو مجھکو یقیناً اوسی دور دراز سرزمین مین واپس بھیجدیا جائے جہان میرے بہت سے ہموطن وہ وہ مصیبتین سہ رہے ہین جنکی تصور سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین اور جہان میری حالت اب کی دفعہ ایسی ہوجائیگی کہ قلم اور زبان اوس کے اظہار سے قاصر ہونگے"

الائیزا "آپ کے اس قصد مین مین آپ کی معاونت کرون گی - مسٹر بکنھم کے پاس میرا روپیہ جمع رہا کرتا ہے - اسوقت میرے حساب مین اونکے پاس سو پاونڈ جمع ہونگے - مین کل ہی وہ روپیہ منگوائے لیتی ہون - اگر یہ رقم آپ کی تدابیر و تجاویز کی ممد و معاون ہو تو حاضر ہے -"

اسٹیونس - (فرط مسرت و شادمانی سے اوچھلکر) "الائیزا مین کس منھ سے تیرا شکر ادا کرون - مینے

'تیرے جود و کرم مین ابر نیسان کا مزا پایا' "

الائیزا "آپ میرا شکریہ نہ ادا کیجئے - اگر مین اپنے ابنائے جنس مین سے کسی کی پیشانی پر سے غم و فکر کی ایک شکن کو مٹا سکون تو اتنی ہی خوشی میرے لئے

کافی ہے" (اشرفیون سے بھرا ہوا ایک بٹوا دیکر) آپ اپنی موجودہ ضروریات کے لئے یہ چند اشرفیان لیتے جایئے اور کل شام کو پھر آیئے۔ اوسوقت مین وہ سو پاونڈ بھی آپ کو دونگی تاکہ آپ دنیا کے دوسرے حصہ مین جاکر قسمت آزمائی کرسکین۔"

اسٹیونس نے فیاض منش اور شریف الطبع عورت کے نازک ہاتھہ سے بٹوا لیلیا اور شکر اور احسان کے آنسو بہائے۔ اسکے بعد وہ رخصت ہوا اوس کے دل کا بوجھ اوس وقت کے مقابلہ مین بہت زیادہ ہلکا ہوگیا جبکہ ایک گھنٹہ پیشتر اوسنے ڈرتے ڈرتے عجز و انکسار کے ساتھ بنگلہ کے دروازہ پر دستک دی تھی۔

اے زر تو خدا نہ ولیکن بخدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

چھیالیسوان باب

مسٹر گرین وڈ کے ملاقاتی

جس واقعہ کا گذشتہ فصل مین ذکر کیا گیا ہے اوسکی دوسری صبح کو مسٹر گرین وڈ اپنے کتب خانہ مین بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت وہ اوس قسم کا ڈھیلا ڈھالا لباس پہنے ہوئے تھا جو امرا اپنے مکانون مین پہنا کرتے ہین۔ ایک فرانسیسی وضع کی مخملی ٹوپی جس کے حاشیہ پر چپہ چپہ پر سنہری لیس ٹکی ہوئی تھی اوس کے گھونگر والے

عطر و خوشبو مین بسے ہوئے بالون کی زینت کو دوبالا کر رہی تھی - ایک پر تکلف ریشمین
لبادہ جسکو کمر پر سے ایک طلائی ڈوری نے سمیٹ رکھا تھا اور جو بڑے بڑے
خوشنما پھندنون سے مزین تھا - اوس کے جسم کے تناسب کو چھپانے کی بیفایدہ
کوشش کر رہا تھا - اوس کی قمیص کا کالر ایک کالے ریشمین فیتے کے اوپر جس مین
ایک ہیرے کی پن لگی ہوئی تھی مڑا ہوا تھا - اوس کی انگلیون مین بیش قیمت
جڑاو انگوٹھیان چمک رہی تھین -

لکھنے کی میز پر ایک خوشنما فرانسیسی وضع کی جیبی گھڑی ایک لمبی سونے کی
زنجیر سمیت خطوط کے ایک ڈھیر مین اس انداز کے ساتھ رکھی ہوئی تھی کہ معلوم ہوتا
تھا کہ بے پروائی سے یہان ڈال دی گئی ہے - ایک ہزار گنی کا ناتمام چک -
چند بنک نوٹ اور کچھ اشرفیان ایک طرف کو پڑی ہوئی تھین - اور میز کے ایک
کنارے پر متعدد ملاقاتیون کے کارڈ مشہور مہاجنون - سوداگرون امیرون اور پارلیمنٹ
کے ممبرون کے نام کے اس طرح پڑے ہوئے تھے کہ دیکھنے والے کو گمان
ہوتا تھا کہ جلدی مین بے ترتیبی کے ساتھ رکھ دیے گئے ہین -

دولتمندی و تمول اور بڑے درجہ کے لوگون سے شناسائی رکھنے کی یہ تمام
غیر مرتب شہادتین صرف دکھانے کی تھین حقیقی نہ تھین - مسٹر گرین وڈ نے
دنیا کو دہوکا دینے کے جو ڈہنگ اختیار کر رکھے تھے یہ بھی اون مین سے ایک
تھا - جن مہاجنون اور سرمایہ دارون اور امیرون کے نام کے کارڈ اوس کی میز پر
رکھے ہوئے تھے اون مین سے بہت کم ایسے تھے جن سے اوس کی شناسائی
تھی - گھڑی چکون کی کتاب اور اشرفیان جس پریشان طور پر میز پر بکھری ہوئی

تھین اوس کی ترتیب خود اوسکے اپنے ہاتھہ نے کی تھی کسی معشوق نے کبھی کسی خاص غمزہ یا انداز کو اوس احتیاط سے اختیار نہ کیا ہو گا۔ جس احتیاط سے مسٹر گرین وڈ ان چھوٹی چھوٹی باتون کو خواہ وہ کیسی ہی خفیف تھین کرتا تھا اور اسمین ذرا شک نہین کہ جو لوگ اس کمرہ مین آکر اوس سے ملتے تھے اون پر انہی باتون کا بہت بڑا اثر پڑتا تھا۔ جو کچھہ وہ کرتا تھا اوسکا ایک خاص مقصد ہوتا تھا۔ اور وہ پہلے سے سوچ لیتا تھا کہ مجھکو فلان بات فلان اشارہ اور فلان کام کے لئے فلان وقت طیاری کر رکھنا چاہیئے۔ اوس کا ایک ایک لفظ خواہ کیسا ہی جلدی مین اوسکی زبان ادا کرتی کچھہ نہ کچھہ وزن اور کوئی نہ کوئی مفہوم رکھتا تھا۔ اور اوس کی عقل دقیقہ سنج کی ترازو مین تولا جاچکا ہوتا تھا۔ باوجود ان تمام باتون کے وہ شخص جسنے فطرت انسانی کا تجربہ کرنے مین اس کمال سے کام لیا تھا اور جو ایسی باریکیون اور نفاستون سے کام لیتا تھا۔ صرف اپنے اٹھائیسوین سال مین تھا۔ افسوس اوسنے اپنی خداداد قابلیتون کو کسقدر برے کامون مین صرف کیا اور وہ حیرت انگیز ملکہ جو فطرت نے ترقی کے راز کے دریافت کرنے کے متعلق اوس مین ودیعت کیا تھا۔ اوسنے کیسے ناپاک طریقہ پر استعمال کیا۔

میز پر جو چیزین ایسے باترتیب اور ساتھہ ہی اسقدر غیر مرتب طور پر چنی ہوئی تھین اونکو مسٹر گرین وڈ متانت آمیز اطمینان سے کے ساتھہ دیکھہ رہا تھا اور جب اوس کے دل مین یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ انہی چھوٹی چھوٹی باتون نے اوسکو اتنے بڑی درجہ پر پہنچا دیا تو ایک خفیف سا تبسم اوسکے گوشہ ہائے لب پر نمودار ہو جاتا

تھا۔ دنیا کو وہ حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور اہل دنیا کو مضحکہ مین اوڑاتا تھا۔
قانون کی اوسکو تل بھر بھی پروانہ تھی کیون کہ وہ نہایت اطمینان اور جسارت کے
ساتھ اوس رستہ پر چلتا تھا جسکے کنارے پر خطرون اور آفتون سے بھرا ہوا
ایک خوفناک غار واقع تھا لیکن اوسکے قدم نے کبھی لغزش نہین کھائی۔
اوسنے بہت سے لوگون کو لوٹا تھا اوسنے بہت سے شخصون کی دولت کو
اپنی دولت مندی کا ذریعہ بنایا تھا اوسنے اپنے تمول کی عمارت کی بنیاد اپنے ابنائے
جنس کی امیدون اور کامیابیون پر رکھی تھی لیکن باین ہمہ وہ اپنی تجویزون اور
منصوبون کو اس حکمت سے قایم کرتا تھا کہ قانون کی زد سے خود ہمیشہ بچ جاتا
تھا اور اگر اوسکے ستم رسیدون مین سے کوئی شخص اوسپر بدمعاملگی اور بددیانتی کا الزام
لگاتا تھا تو اوسکے پاس ہمیشہ ایک نہ ایک معقول عذر اپنے طرز عمل کے حق بجانب
ثابت کرنے کے لئے موجود ہوتا تھا۔

اگر کوئی شخص اوس سے یہ کہتا کہ تمھاری تجویزون اور منصوبون نے مجھکو
برباد کر ڈالا اور میرے پاس ایک پیسہ بھی نہین رہا تو وہ نہایت دلیری اور شوخ
چشمی سے یہ جواب دیتا کہ اس آدمی کے ہوش تو ٹھکانے ہین۔ کیا اسے یہ معلوم
نہین کہ جتنا نقصان اس کا ہوا ہے۔ اوس سے زیادہ میرا ہوا ہے۔ اگر اس نے
سینکڑون کا نقصان اوٹھایا ہے تو مین نے ہزارون کا۔ تجارت ایک طرحکا
جوا ہے۔ جس مین نفع بھی ہے اور نقصان بھی۔ مین بھلا اس بات کب ذمہ دار
ہوسکتا ہون کہ اسے نفع ہی ہوتا۔ ایسی حالت مین اس کا مجھہ پر الزام لگانا کیسی
بےوقوفی کی بات ہے۔

اس قسم کی باتون سے پاس والون کو تو یہ گمان ہوتا کہ حقیقت مین جو کچھ یہ کہہ رہا ہے اس کا حرف حرف سچ ہے اور یہ نہایت ہی راستباز اور معاملہ کا کھرا ہے لیکن اطمینان نہ ہوتا تھا تو اوس بیچارے کا جسکا نقصان ہو چکا تھا۔

گرین وڈ نے اپنی ان سازشون اور دو نصلدین کی کارروائیون کا آغاز خاص شہر لندن کے اندر کیا تھا۔ جہان وہ جارج مانٹیگ کے نام سے مشہور تھا۔ جب اوسنے بہت کچھ دولت جمع کر لی تو محلہ ویسٹ انڈ مین اوٹھ آیا اور اپنے نام کے ساتھ گرین وڈ کا دم چھلا لگا کر گویا ایک نئی زندگی بسر کرنے لگا۔

ایک بہت بڑا کمال اوس مین یہ تھا کہ اپنے تمام جذبات اور خواہشات کے ضبط پر اوسے پوری قدرت تھی - البتہ عورتون کے مقابلہ مین اوس کی کچھ پیش نہ جاتی تھی - وہ اپنی نفسانی خواہشون کا پورا غلام تھا اور ایک نہایت بیباک عیاش تھا۔ جہان ایک دفعہ اوس کا دل آجاتا تھا کوئی چیز اوسکی نفسانی خواہشون کی راہ مین مانع اور مزاحم نہین ہو سکتی تھی - وہ بھاری سے بھاری رقم اور بڑی سی بڑی تکلیف کے متحمل ہونے کے لئے طیار ہو جاتا بشرطیکہ ایسا کرنے سے اوسکے جذبات نفسانی پورے ہو سکتے اور دیوانی و فوجداری قانون کی پیچیدگیون مین مبتلا ہونے کا اگر امکان تھا تو صرف اوس صورت مین جبکہ اوسے اپنی ناجائز خواہشون کی تعمیل مدنظر ہوتی - دنیا مین اس قسم کے بہت سے لوگ پائے جاتے ہین اور بڑے شہرون خصوصاً لندن مین ایسے لوگون کی تعداد بہت ہے

جب مسٹر گرین وڈ اپنے کتب خانہ کی میز پر حسب طریقہ متذکرہ بالا ترتیب دے چکا تو اوسنے گھنٹی بجائی - اوس کا فرانسیسی خانسامان جسکا نام لفلیور تھا گھنٹی سنکر

حاضر ہوا اور ادب سے مسٹر گرین وڈ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ مسٹر گرین وڈ ایک آرام کرسی پر جو میز کے قریب رکھی ہوئی تھی لیٹ گیا اور اپنے نوکر کو حسب ذیل ہدایتین دینے لگا۔

"لفلیور آج صبح کاونٹ الٹرانی آئین گے۔ جب اون کو آئے ہوئے دس منٹ گذر چکین تو تم یہ چٹھی لاکر مجھکو دینا۔"

یہ کہہ کر گرین وڈ نے ایک سر بمہر چٹھی اپنے نام کی خانساماں کو دی اور پھر سلسلہ ہدایات اس طرح شروع کیا:۔

"بارہ بجے کے قریب لارڈ ٹریارڈن آئین گے۔ پندرہ منٹ تک جب وہ مجھ سے باتین کر چکین تو اندر آکر تم یون کہنا کہ حضور! ڈیوک آف پورٹس ماتھ نے اپنے آدمی کے ہاتھ کہلا بھیجا ہے کہ آج شام کا خاصہ حضور بالضرور اونکے ساتھ تناول فرمائین۔ سمجھے؟"

اس کے جواب مین لفلیور نے جو ایک جہاندیدہ اور زمانہ شناس خانساماں تھا اور اپنے آقا کی کارروائیون پر نگاہ یا اشارے تک سے نکتہ چینی کرنا خلاف آئین خانساماں گری سمجھتا تھا نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا کہ "حضور خوب سمجھا" اس کے بعد گرین وڈ نے اپنے ملازم سے کہا:۔

"اب سنو! سر روبرٹ ہاربرو دس بجے کے قریب آئین گے۔ اون سے کہدینا کہ سرکار مکان پر تشریف نہین رکھتے۔"

لفلیور۔ "بہت خوب سرکار۔"

گرین وڈ۔ ٹھیک ایک بجے لیڈی سسیلیا ہاربرو آئین گی۔ اون کو ملاقات کے

کمرہ مین لاکر بٹھانا۔"

لفلیور۔" بہت خوب سرکار۔"

گرین وڈ۔" اور کوئی آئے تو کہدو کہ نہین مل سکتے۔"

"امشب اے دربان مہمان عزیز آمدست گر کسے احوال من پرسد بگو در خانہ نیست"

لفلیور۔" بہت خوب سرکار۔"

گرین وڈ۔" چار بجے مین ہوا خواری کے لئے گاڑی مین سوار ہوکر باہر جاؤنگا۔ اوس وقت تم ہرکلیپٹن کے محلہ کی طرف جانا اور کسی مناسب طریقہ سے جو باعث شبہ نہ ہو کسی سے یہ پتہ لگانا کہ آیا بنگلہ مین ابھی تک مس سٹڈلی ہی فروکش ہین اور آیا اب بھی وہ ویسی ہی تنہائی کی زندگی بسر کرتی ہین جیسی اوس وقت کرتی تھین جب پچھلی مرتبہ اوس نواح مین جاکر تم نے تحقیقات کی تھی۔"

لفلیور۔" مین سرکار کے حکم کی پوری پوری تعمیل کرونگا۔"

گرین وڈ۔" اودہر سے ہالبوے کی طرف بھی چکر لگاتے آنا اور کسی نہ کسی طرح یہ دریافت کرتے آنا کہ مسٹر مارکھم مکان پر موجود ہین یا نہین۔ اس کے علاوہ اور بھی جو کچھ اطلاع اونکے متعلق تمکو مل سکے حاصل کرتے آنا۔ مین تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ اس نوجوان کے حالات اور اوس کی خفیف سے خفیف حرکات و سکنات و افعال و کردار کے معلوم کرنے سے مجھے عمیق دلچسپی ہے۔"

لفلیور۔" بہت خوب سرکار۔ مین اس حکم کی بھی پوری پوری تعمیل کرونگا۔"

گرین وڈ۔" آج رات کو تم ادنی درجہ کے لوگون کا لباس پہن کر اوس کلال خانہ مین جانا جو سیفرن ہل پر واقع ہے اور جسے اوس نواح کے چور اچکے اور شہدے

"بوزنگ کن" کے نام سے پکارتے ہین - اس کلال خانہ مین ایک شخص نام کریکسیین نامی اکثر آیا جایا کرتا ہے - اوس سے ملکر میرا نام لینا اور کہنا کہ کل شب کے ۹ نو بجے تم کو ایک ضروری کام کے لئے بلایا ہے - یہ پانچ پونڈ کا نوٹ بھی اوس کو پیشگی اجرت کے طور پر دینا"

لفلیور - "بہت خوب سرکار"

گرین وڈ - "اب یہ مصنوعی ہیرے اور یہ پانچسو پونڈ کا نوٹ لیکر جلدی سے اوس مہاجن کے پاس جاؤ جو کوچۂ اسٹرانڈ مین رہتا ہے اور انکے ساتھ کے اصلی ہیرے جن کی تفصیل اس پرچہ مین درج ہے - چھڑا تے لاؤ - تمکو اتنا وقت ملجائیگا کہ قبل اسکے کہ کوئی شخص میری ملاقات کو آئے تم ہیرے واگذاشت کرکے یہان پہونچ جاؤ"

لفلیور - "جی ہان سرکار ابھی جاتا ہون"

گرین وڈ - "اگر تمہاری واپسی پر لارڈ ٹریمارڈن یہان موجود ہون تو ہیرون کا پکٹ جو سفید کاغذ مین لپٹا ہوا ہوگا مجھکو دینا اور یہ کہنا کہ ڈیوک نے حضور کو سلام کہا ہے اور یہ پکٹ بھیجا ہے"

لفلیور - "بہت خوب سرکار"

اس طور پر صبح کی ہدایات ختم ہوئین - اور خانساماں وہ چٹھی جو مسٹر گرین وڈ نے خود اپنے نام لکھی تھی اور ہیرون کے مصنوعی مثنے اور بینک نوٹ لیکر چلا گیا - کوئی آدھ گھنٹے کے بعد وہ ایک چھوٹا سا سرخ چمڑے کا ڈبہ لئے ہوئے پھر کمرے مین داخل ہوا - اس ڈبہ مین جگمگاتے ہوئے ہیرون کا ایک ہار تھا جنکی

قیمت کم سے کم بارہ سو گنی ہوگی۔ ڈبہ دیکر خانساماں کمرے سے باہر چلا گیا لیکن چند منٹ کے بعد پھر آکر اوس نے اپنے آقا سے کہا کہ کاونٹ الٹرانی سرکار سے ملاقات کرنا چاہتے ہین۔

مسٹر گرین وڈ اٹالین امیر سے معمول سے زیادہ تپاک اور گرم جوشی سے ملا۔ اور جب دونون ایک کوچ پر پہلو بہ پہلو بیٹھ گئے تو مسٹر گرین وڈ نے اپنی ملاقاتی سے کہا:۔ ”مائی ڈیر کاونٹ آپ یہ سنکر نہایت خوش ہونگے کہ ہمارا منصوبہ خوب چل رہا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ مین نے آپ سے کہا تھا کہ علاوہ اوس سرمایہ کے جو مین نے اور آپ نے ملکر اس کام مین لگایا ہے ہمکو دو لاکھ پاونڈ اور چاہئین۔ تب کہین جاکر ہمارا کام اچھی طرح سے چل سکتا ہے۔ سو کل ہی ایک مہاجن کا خط اس کے متعلق مجھکو وصول ہوا۔ جس مین وہ آسان شرایط پر یہ رقم دینے کے لئے آمادگی ظاہر کرتا ہے۔ اب اس مین ذرا بھی شک نہین کہ سرمایہ کی طرف سے ہم کو پورا اطمینان ہے۔“

کاونٹ۔ ”تو آخر کمپنی قطعی طور پر قایم ہوچکی؟“

گرین وڈ۔ ”جی ہان قطعی اور حکمی طور پر۔“

کاونٹ۔ ”اور وہ دستاویز مجھکو کب ملے گی۔ جس مین اس امر کی کفالت ہوگی کہ جو سرمایہ مین نے اس منصوبہ مین لگایا ہے وہ جون کا تون محفوظ رہے گا خواہ آخر مین چلکر کمپنی کا حشر کچھ ہی کیون نہ ہو۔“

گرین وڈ۔ ”اوس دستاویز کی تکمیل کل شام تک ہوجائے گی۔ کل شام کا کھانا آپ میرے ہمراہ کھائیے کھانے کے بعد اس معاملہ کا تصفیہ ہوجائے گا۔

مین نے اپنے وکیل سے کہہ رکھا ہے کہ ساڑھے آٹھ بجے شام تک اپنے کسی کارندہ کے ہاتھ وہ دستاویز بھیجدے۔"

کاونٹ۔ (اس انتظام سے خوش ہوکر) "مین بسروچشم حاضر ہون گا۔"

مسٹر گرین وڈ۔ "کچھہ تعویق تو اس کارروائی مین ہوگئی۔ لیکن قصور میرا نتھا۔"

کاونٹ۔ "جو تشویش اور تعجیل مین نے اس بارہ مین ظاہر کی ہے اوسکی لحاظ سے مین قابل معافی ہون۔ اس مین شک نہین کہ مین نے اس دستاویز کی تکمیل کے لئے آپ پر حد سے زیادہ تقاضا کیا ہے لیکن ساتھہ ہی آپ کو اس کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ مین نے اپنا تمام سرمایہ اس تجویز مین لگا دیا ہے۔"

مسٹر گرین وڈ۔ "آپ معافی مانگ کر مجھکو کس لئے محجوب فرماتے ہین۔ آپ نے جو کچھہ کیا بہ تقاضائے احتیاط و پیش بندی کیا۔ مگر آپ مجھکو بھی معاملہ کا نہایت کھرا پائین گے۔"

کاونٹ۔ "مجھکو بے اطمینانی کی کوئی وجہ نہین ہوسکتی۔ اگر مجھکو آپ پر پورا بھروسا نہ ہوتا تو مین اپنا روپیہ ہی کیون آپکے حوالے کردیتا۔ آپ جانتے ہین کہ مین اس ملک مین اپنے اور اپنے خاندان کے لئے اس سرمایہ کی مدد سے ایک معقول گذارہ کی صورت نکالنا چاہتا ہون کیونکہ اگر میرے اپنے ملک مین صورت حالات بدل کر میرے موافق نہ ہوگئی۔ تو پھر باقی عمر مجھے کسٹلسیدکالا سے جلاوطنی کی حالت مین گذارنی پڑے گی۔ اور اس کی مجھکو بہت ہی کم توقع ہے کہ میری قسمت کا ستارہ اب اوس افق سے طلوع ہوگا۔ میرے جمہوری اصولون نے کسٹلسیدکالا کے گرانڈ ڈیوک اور وہان کے امرا کو میرے سخت خلاف کردیا ہے

اور چونکہ اقتدارات اب امرا کے ہاتھ مین آ گئے ہین اور ظن غالب ہے کہ یہی حالت ایک غیر محدود زمانہ تک قایم رہے گی۔ لہذا مجھے کوئی امید نہین ہو سکتی مین بخوشی تمام جمہور کی معاونت و تائید کرتا اور باشندگان کسٹلسیکا کے لئے ایک ایسی حکومت کے قیام مین حصّہ لیتا جو جمہوری و شخصی اصول کی امتزاج پذیرفتہ ترکیب پر مبنی ہو لیکن مشکل یہ ہے کہ جو لوگ اس وقت برسر اقتدار حکومت ہین وہ اس قسم کے اصول کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہین۔"

مسٹر گرین وڈ۔ مین نے سُنا ہے کہ شہزادہ کسٹلسیکا جو گرانڈ ڈیوک کا بھتیجا اور ولیعہد ہے آپ اوسکے دست راست تھے۔"

کاونٹ۔ آپ کو یہ اطلاع صحیح ملی ہے۔ مین حقیقت مین ولیعہد بہادر کا ایک جان نثار رفیق ہون۔ لیکن اگر پوپ روم اور شاہان نیپلز و سارڈینیا نے امرائے کسٹلسیکا کی حمایت کی تو شہزادہ صاحب ولیعہدی سے ہٹا دیئے جائینگے اور ایک غیر ملک کا شہزادہ گرانڈ ڈیوک کے تخت پر بٹھایا جائے گا۔ ایسی حالت مین موجودہ ولیعہد تادم مرگ جلاوطن رہین گے۔ اور اون کے گذارہ کے لیئے اون کو ریاست سے ایک حبہ بھی نہ ملے گا۔"

مسٹر گرین وڈ۔ کسٹلسیکا عمدہ ملک ہوگا۔؟"

کاونٹ۔ ایک نہایت دلکشا۔ وسیع اور آباد ملک ہے۔ اور پیداوار کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہی ہے۔ آبادی بیس لاکھ سے اوپر ہے۔ پایۂ تخت مانٹانی ایک شاندار اور خوشنما شہر ہے جس مین ایک لاکھ مخلوق خدا رہتی ہے۔ گرانڈ ڈیوک کی سالانہ آمدنی دو لاکھ پاؤنڈ ہے لیکن اس پر بھی وہ قانع نہین۔ اوس کی

رعایا اوس سے کچھ خوش نہین ہے۔"

مسٹر گرین وڈ "اور وہ قابل ستایش شہزادہ اسوقت کہان ہے جس نے محض اپنے اہل ملک کی خیرخواہی اور بہبودی کے واسطے اپنی ولیعہدی کی آرزوئن اور تمناؤن کا خون کرڈالا۔ اور تاج و تخت کے مالک بننے کے بجائے جلاوطن ہونا زیادہ پسند کیا"

کاونٹ "یہ ایک راز ہے جو شہزادہ صاحب کے سفر کا حال ہی کو معلوم ہے"

مسٹر گرین وڈ "مین جانتا ہون کہ آپ شہزادہ صاحب کے جان نثار ہوا خواہون مین سے ہین اور مجھے یہ حق ہرگز حاصل نہین کہ ایک ایسے پاک راز کے افشا کے لئے آپ پر اصرار کرون لیکن چونکہ میرے اور آپکے مقاصد ایک ہین اور آپکی ہوا خواہی کا مین دم بھرتا ہون اس لئے مجھکو اگر آپ اپنا ہمراز بنالین تو کوئی مضایقہ نہین ہے"

اس وقت دروازہ کھلا اور لفلیور چاندی کی کشتی مین ایک خط رکھے ہوئے اندر داخل ہوا۔ یہ خط اوسنے گرین وڈ کو دیا اور پھر خود اسیطرح پاؤن باہر چلا گیا۔ گرین وڈ نے کاونٹ سے معافی طلب کی اور خط کھول کر پڑھنے لگا۔ چند منٹ کے بعد اوس نے کاونٹ سے کہا: "یہ خط اوسی سرمایہ دار کا ہے۔ اس مین اچھی خبر بھی ہے اور بری بھی۔ وہ رقم دینے کا وعدہ تو کرتا ہے مگر ابھی نہین بلکہ تین مہینے کے بعد۔"

کاونٹ (پریشانی کے لہجہ مین) "تین مہینے کے بعد! تو اتنی اور دیر ہوگی"

گرین وڈ "تین مہینے ہوتے ہی کتنے ہین۔ چٹکی بجاتے مین گذر جائینگے

"یہ خط پڑھ کر آپ میرے دوست کے صادق الوعدہ ہونے کا اندازہ خود کر سکتے ہین"

یہ کہہ کر گرین وڈ نے یہ خط (جو خط بدلکر اوسنے خود لکھا تھا) کاونٹ کو دیا جسے پڑھ کر اوس کی پوری طرح سے طمانیت ہوگئی - اسکے بعد کاونٹ رخصت ہونے کے لیئے اٹھا اور کہنے لگا " مین کل شام کو ٹھیک سات بجے آپ کے دولت کدہ حاضر ہونگا - یہ تو آپکو یاد ہی ہوگا کہ چند دن مین مین بال بچون سمیت کچھ عرصہ کے لیئے لارڈ ٹریمارڈن کے ہان مہمان ہونیوالا ہون -"

گرین وڈ " اوس وقت مین خاتون اسابیلا کو اپنی جانب ملتفت کرنیکی جسارت سی کام لونگا"

کاونٹ " مین یہ تو آپ سی کہنا بھول ہی گیا کہ رچرڈ مارکھم جو میرے ہان آتا جاتا تھا اور جسکے ساتھ میرا برتاو بالکل عزیزون کا سا تھا نہایت پاجی نکلا -"

گرین وڈ - (حقیقی تعجب کے لہجہ مین) " پاجی نکلا !"

کاونٹ " پاجی اور وہ بھی اول درجہ کا ایک سنگین جرم کی علت مین قید کاٹ آیا ہی"

گرین وڈ - (اس دفعہ بناوٹی استعجاب کی راہ سے) " ناممکن ہے کہ ایسا ہو"

کاونٹ " افسوس حرف بحرف سچ ہے - پرسون رات اوسنے چورون سی میرے مکان مین نقب لگوا ہی دیا تھا - اور ان بدمعاشون سے ازراہ مشیخت یہ بھی کہا کہ وہ میری بیٹی کو عقد مین لانا چاہتا ہے -"

گرین وڈ - (زور دیکر) " ایسا ہرگز نہ ہوا ہوگا - آپ کو غلط اطلاع ملی "

کاونٹ " میرے پاس اسکا پورا پورا ثبوت موجود ہے - لیکن اب تو مجھے جلدی ہے کل اس واقعہ کو مفصل عرض کرونگا -"

یہ کہہ کر کاونٹ رخصت ہوا -

افسانہ و دکن ریویو

(۱) یہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتہ مین شایع ہوتا ہے اور اسکا حجم ساٹھ صفحہ ہے

(۲) دکن ریویو مین نظم و نثر کے اعلی درجہ کے علمی و اخلاقی مضامین اس مقصد سے شایع کئے جاتے ہین کہ ملک مین علم کا صحیح مذاق پھیلے اور اردو زبان کو ترقی ہو اسکے علاوہ جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے مصنفین کی تصانیف پر ریویو بھی کئے جاتے ہین - قابل مضمون نگارون کے مضامین نہایت خوشی کے ساتھ درج کیئے جاینگے لیکن ایڈیٹر کو حق حاصل ہوگا کہ جس مضمون کو چاہے نہ شایع کرے

(۳) افسانہ مین صرف ایسے انگریزی ناولون کے ترجمے درج کئے جاتے ہین جو دلچسپ اور پر لطف ہونے کے ساتھ مہذب اور نتیجہ خیز ہون -

(۴) قیمت سالانہ پیشگی صہ سکہ انگریزی یا سے سکہ حالی قسم اول کے لیئے اور سے سکہ انگریزی یا ہے سکہ حالی قسم دوم کے لیئے مقرر کیگئی ہے - جو صاحب صرف دکن ریویو خریدنا چاہین اونسے سالانہ پیشگی سے سکہ انگریزی یا ہے سکہ حالی قسم اول کے لیئے اور عہ سکہ انگریزی یا عہ سکہ حالی قسم دوم کے لیئے لیئے جائینگے - محصول ڈاک ہر صورت مین معاف ہے -

(۵) جو صاحب درخواست خریداری بھیجین اون سے التماس ہے کہ اپنا پتہ واضح و مفصل تحریر فرمائین اور سکونت تبدیل کرنے کی صورت مین اطلاع دین -

(۶) افسانہ مین بالفعل مسٹر رینالڈز کی ایک مقبول تصنیف کا ترجمہ بنام فسانہ لندن شایع ہو رہا ہے سال گذشتہ کے بارہ پرچون کو کتاب کی شکل مین ترتیب دیا گیا ہے جسکا نام فسانہ لندن جلد اول ہے ہمارے دفتر سے یہ کتاب جسکا حجم ۶۰۰ صفحے ہے محصول ڈاک کے علاوہ ہے سکہ انگریزی یا للعہ سکہ حالی بھیجنے پر یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے منگوانے پر مل سکتی ہے -

(۷) اجرت طبع اشتہارات کا نرخ حسب ذیل مقرر کیا گیا ہے (پورا صفحہ سالانہ ماعہ ششماہی للعہ سہ ماہی نصف صفحہ سالانہ للعہ ششماہی ئے سہ ماہی للعہ

ایک دفعہ کے لیئے فی سطر ۲ر اور تقسیم اشتہارات کی اجرت ۸ر سیکڑہ لیجائیگی -

(۸) جملہ خط و کتابت خریداری وغیرہ کے متعلق منیجر افسانہ و دکن ریویو سے اور مضامین کے متعلق ایڈیٹر سے ہونی چاہیئے -

ظفر علی خان بی - اے - مالک و ایڈیٹر

خیابان فارس

یعنی

ہز اکسیلنسی لارڈ کرزن ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند کے بے نظیر سفرنامہ قلمرو ایران کا اردو ترجمہ جو ہز اکسلنسی ممدوح کی خاص اجازت سے ظفر علیخان بی۔اے نے کیا اور اعلیحضرت حضور نظام بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ کے اسم گرامی سے باجازت خاص منسوب کیا گیا۔ ہز اکسلنسی لارڈ کرزن کے زمانہ ورود حیدرآباد میں مترجم کو اس کتاب کا ایک نسخہ ہز اکسلنسی ممدوح کی بارگاہ میں پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا ترجمہ کی خوبی کی یہ شہادت کافی ہے کہ مشاہیر ملک مثلاً آنریبل نواب عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی بی۔اے شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی بی اے۔ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علیخان بہادر۔ شمس العلما مولانا شبلی نعمانی۔ اُستاد الشعرا نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی اور مولانا محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی اور نیز اخبارات پائینیر۔ ابزرور۔ نیر آصفی مدراس۔ مخزن لاہور وغیرہ وغیرہ نے نہایت بیش قیمت رائیں اسکی نسبت لکھی ہیں چوڈو تصاویر لندن کے کارخانہ کی تیار شدہ اور ایک تصویر ہز اکسلنسی ممدوح کی کتاب میں موجود ہے۔ جلد انگریزی خاص اہتمام سے تیار کرائی گئی ہے ضخامت ۴۴۶ صفحے قیمت جلد اوّل قسم اوّل عنہ وقسم دوم عله سکہ انگریزی علاوہ محصولڈاک ہے۔

سیر ظلمات

یعنی زمانہ حال کے سحر نگار افسانہ نویس رائیڈ ہیگرڈ کے بے نظیر انگریزی ناول میپل آف دی مسٹ کا فصیح اور بامحاورہ اردو ترجمہ (مترجمہ جناب مولوی ظفر علیخان صاحب بی۔اے) جسکی نسبت مشاہیر ملک اور اخبارات نے نہایت عمدہ رائیں ظاہر کی ہیں قیمت کتاب باوجود ۳۵۱ صفحے کی ضخامت کے صرف مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک ہے۔

المشتہر محمد اسحاق علی منیجر افسانہ و دکن ریویو